خدابخش لائبریری جرنل پٹنہ



خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ

رجسٹریشن نمبر : ۲۳۶۲۴/۷۷

شمارہ : ایک سو چار (۱۰۴)

سالانہ : ۳۰۰ روپے

: ۶۰ ڈالر ایشیا، ۱۲۰ ڈالر غیر ممالک

اس شمارے کی قیمت : پچھتر روپے

۱۹۹۶ء

مصطفیٰ کمال ہاشمی نے پاکیزہ آفسیٹ، شاہ گنج، پٹنہ میں چھپوا کر خدا بخش لائبریری، پٹنہ سے شائع کیا

فہرست

جرنل ۱۰۴

جہانِ غالبؔ

جہانِ مصحفی

ہندِ عہدِ وسطیٰ

حوالہ جات

مشاہیر کے خطوط

مراسلات

حصہ انگریزی

رشید احمد صدیقی کے کچھ خطوط، کچھ رقعات

بنام

پروفیسر مسعود حسین خاں

حرفے چند

مسعود صاحب (ڈاکٹر مسعود حسین خاں) کے نام رشید صاحب (رشید احمد صدیقی) کے ۱۹۰ رقعات قبلاً خدا بخش لائبریری سے شائع ہو چکے ہیں۔ اس درمیان میں مسعود صاحب کے نام رشید صاحب کے ڈیڑھ سو کے قریب رقعات/خطوط اور مل گئے بس فرق اتنا ہے کہ رقعات رشید کی پہلی قسط کتابت میں شائع ہوئی لیکن موجودہ مجموعہ رشید صاحب کی اصل تحریر میں عکسی طور سے پیش کیا جا رہا ہے۔

رشید صاحب کے وہ رقعات آپ ملاحظہ فرما چکے، جو ۱۹۸۸ء میں خدا بخش لائبریری کی طرف سے شائع ہوئے۔ بجا طور سے ان کا نام رقعات رکھا گیا تھا، کیونکہ یہ زیادہ تر علی گڑھ سے ہی علی گڑھ کو لکھے گئے، جب مسعود صاحب اور رشید صاحب دونوں کے گھروں کے درمیان پچاس ساٹھ گز کا فاصلہ ہوگا۔ پھر مسعود صاحب عثمانیہ یونیورسٹی میں لسانیات کے پروفیسر ہو کے چلے گئے، جامعہ ملیہ کے وائس چانسلر رہے، بیچ میں پیرس امریکہ وغیرہ۔ علی گڑھ بھی آتے رہے جاتے رہے ٹھہرتے رہے، اس درمیان خط بھی آتے رہے رقعات بھی۔ ان کا ایک مجموعہ جو رقعات رشید کی اشاعت کے وقت ہمیں میسر نہیں تھا، اب خدمت میں پیش ہے۔

ایک خط خود مسعود صاحب کے بارے میں ہے، اس کو اس مجموعہ کا تعارف سمجھا جائے کہ اس سے بہتر تعارف ہو ہی نہیں سکتا تھا۔

مسعود صاحب نے رقعات رشید صدیقی (شائع کردہ خدا بخش لائبریری ۱۹۸۸ء) پر جو تمہید یہ/تعارف لکھا تھا اس مجموعے میں بھی اسکی شمولیت مناسب بلکہ ضروری لگی، اس لیے اسے پس گفتار کے طور سے پیش کیا جا رہا ہے۔

——— عابد

R. A. SIDDIQI,
CHAIRMAN

DEPARTMENT OF URDU,
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY,
ALIGARH.

مسعود حسین خاں صاحب اب ملک میں کچھ بے تعارف ہوں گے۔ انھوں نے اس درسگاہ سے
ایم اے کیا اور یورپ جا کر اردو میں ڈاکٹری حاصل کی۔ وہ بڑے سنجیدہ، محنتی اور ذی استعداد طالب علم
اور جستجو بہت اور انہیں اچھا نمونہ پیش کرتے رہے۔ انھوں نے اپنی طالب علمی
میں نہ اردو شعر و ادب کو پورے طور پر سمجھنے سیکھنے اور اس سے نتائج نکالنے میں بسر کیا
اور بہتوں پر ایسا کیا ہم معاصر طلبا اور نئے ساتھ دونوں آپ ان کی طرف رجوع کرتے ہیں۔
اردو کی ادبیات عالیہ پر انھوں نے برابر ریسرچ کی ہے اور اردو شعر و ادب کے
جدید رجحانات سے پورے طور پر آشنا ہیں۔ یہ دونوں خوبیاں ایک شخص میں بالخصوص
موجودہ دور کے نوجوانوں میں بہت کم ملتی ہیں۔ وہ بڑی اچھی اردو لکھتے ہیں
اور اچھی اردو بولتے بھی ہیں۔ مسعود حسین خاں صاحب کو اگر میں نے اپنا
یا شعبہ کی طرف سے اردو شعر و ادب کی کسی محفل یا ادارہ میں
نمائندے کی حیثیت سے بھیجنے پر نازاں ہوتا ہوں گا۔

رشید احمد صدیقی
۱۳ - مارچ سنہ ۱۹۴۲

۹ اپریل [illegible] یونیورسٹی [illegible]

(۲)

مسعود صاحب ۔ [illegible] شکریہ ! [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] معلوم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اندر کی طرف ہے ، اور کبھی ہوتا تھا کہ میرا سائنٹسٹ ہے یہ مقالات آتے ہیں ۔
خدا کرے آپ ان مقالات میں گھومتے جائیں ۔ اقبال کا معرفہ تو یہ ہو سکتا ہے
یہ سائنٹفک مقالات میں گھومتے ہیں ! لیکن ہر کی ہدایت پر عمل کریں تو [illegible] قریب
ہو جائیں گے ۔ [illegible] کی بہت ہم آہنگی ہے ۔ اتنا پہنچ کر حقیقت بہت سی اور باتوں پر
۔ [illegible] کچھ عرصہ ہوا [illegible] آئے تھے تو کسی دن ہم بیٹھے
[illegible] Dimension [illegible] کا سوال [illegible] ۔ [illegible] کو [illegible] سمجھ
پر گفتگو ہے جس کا [illegible] کی تعریف میں تھا ۔ [illegible] یہ سب بھی موضوع ہو
آگے [illegible] تحقیقات ہے ہم سب کی آنکھ بند [illegible] ہے ۔ [illegible] آپ سے
ایک بات عرض کرنی ہے ۔ اتنا [illegible] ایک معمولی سی مثال ۔

خدا سمجھ بہت [illegible] کی حیثیت سے کچھ دن کسی ہسپتال میں رہنا پڑ جائے
تو بھی محسوس ہونے لگتا ہے جیسے دنیا میں مرض اور مریض ہی ہیں ، کچھ نہیں اور [illegible] چند
تعلقات ۔ [illegible] تھے [illegible] تو [illegible] محسوس ہوتا کہ
دنیا خاص [illegible] اور تندرستی اور ہسپتال میں جو کچھ ہوا [illegible]
تھا ۔ [illegible] سال [illegible] نیا [illegible] میں [illegible] کی [illegible]
آ گیا ہوں ؟ [illegible] ۔ [illegible] تو [illegible] محسوس ہوتی ۔ [illegible]
مجموعہ [illegible] آ گیا ۔ [illegible] کا ایک نسخہ
[illegible] ۔ بہت [illegible] کو [illegible] اب
تعلق بہت [illegible] تھے ہیں ۔

اچھا ایک بات یاد آرہی ہے!

Nursery man

آپ یہاں کیلئے جیسے نکلیں تو وہاں کی کسی نرسری مین

Goocha Sons کی طرف نکل جائیں اگر

ان کے ہاں کچھ seedlings (پودے) عمدہ قسم Pome

Carnation (کارنیشن) کے پھول ملیں تو –x

میرے لئے لیتے آئیے گا - بیج نہیں بلکہ پودے - تحفہ

کیونکہ سنا ہے کہ پودے بہترین - بھولنا نہ یار

اسپر آپ کچھ ادھر کو صرف کردیں تو پھر برا نہ مانوں گا!

ختم کرتے شفقت بہت ہے اور مسودہ رہیں

x پھول کی قسم

لکھا

مسعود

۳ ستمبر ۱۹۵۶ء

(۳)

مسودات پر تنقید

(۱) ایک شعر اقبال کا مجھے یاد آگیا ہے

برا ہے شاہ [illegible] ترقی کرنے زمانہ کی

برا ہے جال بچھے عمر جاوداں کے لیے!

یہ مسودہ [illegible] آپ کے بورڈ سے اتنا متعلق نہیں ہے جتنا آپ کے زیر نگرانی [illegible]! [illegible] مضامین اور [illegible] سب کا وزن ایک ہی [illegible] سے [illegible] ہے تاہم [illegible] لیجئے!

(۲) اچھا ہو تبصرہ [illegible] ایک [illegible] ہوتا ہے؟

(۳) thoroughness کا حق ادا ہو [illegible] کی [illegible] thoroughness کی تحقیق [illegible] [illegible] یہ تھا [illegible] ہے [illegible] رہتا ہے [illegible]

اس کے [illegible] "Ambitious" کا مفہوم [illegible] ادا [illegible]

"The Scheme is too Ambitious" [illegible]

[illegible]

(۴)

۱۰ دسمبر ۵۶ء [illegible] یونیورسٹی [illegible]

مسعود صاحب تسلیم - آداب

امریکن یونیورسٹی کی [illegible] کوئی [illegible]

آنے جانے [illegible] میں [illegible] کا کوئی [illegible] ایک نہیں

[illegible] ہے کہ وہ مرد ہیں یا عورت! [illegible] دونوں [illegible]

حال دیکھ [illegible] زیادہ [illegible] ہے کیوں [illegible]!

[illegible] وقفہ سے [illegible] الحمد للہ [illegible]

اور [illegible] مسعود [illegible] اردو [illegible]

[illegible] اور [illegible] کسی [illegible] کی [illegible] آپ کا [illegible]

اور [illegible] یونیورسٹی سے [illegible] کو [illegible] آ رہے ہیں [illegible]

[illegible] نہیں [illegible] - [illegible] تو آپ [illegible]

[illegible] اور [illegible] زندگی [illegible] کہ [illegible]

[illegible] - [illegible] مسعود [illegible]

وہ [illegible] - [illegible] جائے [illegible] -

[illegible]

(۵)

یونیورسٹی علی گڑھ [illegible] شنبہ

مسعود صاحب — تسلیم

[illegible]

پوسٹ کارڈ

साथ का कार्ड जवाब के लिए

केवल पता



Dr. Masud Husain
(from Aligarh)
C/o The School of Linguistics
D.A.V. College
Dehradun.

(١) [illegible] یونیورسٹی علی گڑھ (٦)

[illegible] یوسف صاحب [illegible]

مسعود صاحب [illegible]

[illegible]

...... یوسف [illegible] صاحب [illegible]

[illegible] عبدالحق [illegible]

[illegible] یوسف صاحب سے [illegible] یوسف [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] شیخ [illegible]

[illegible] عبدالحق صاحب [illegible]

یوسف [illegible]

[illegible]

[illegible] یوسف [illegible]

[illegible] یوسف [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] یوسف صاحب [illegible]

[illegible] (xx) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] صاحب [illegible]

(xx) [illegible]

(۲) علمی، ادبی اور تہذیبی [illegible] ۔ کہ کی جلدوں کی حیثیت ایسی نہیں

الگ طور پر بھی پہلی جلد کی مقدمات کی صورت میں آزادانہ گردش کر سکیں آپ کا ارادہ ہو

آپ تینوں جلدوں کے مقدمہ کر دیں [illegible]

بقیہ جلدوں میں لکھنے والوں کی تالیفات بھی پیش نظر رکھی جائیں ۔ بس ایک تو یہ

جیسا کہ [illegible] آپ صاحب کو بڑی قابلیت عبارت اور فنی چابکدستی

اپنے اپنے مقالے ترتیب دینے پڑیں گے ۔ تاریخ پر نفس کا اطلاق ہوتا ہو جیسے

میں تاریخ کو تاریخ کی شکل میں رکھنا ہے ۔ تاریخ بغیر تعبیر و تنقید کے

ایک بے معنی عمل ہے ۔ جب تعبیر کا دخل ہوا وہاں آرٹ کی کار فرمائی ہے

مسلمانوں کی تاریخ لکھنے والوں [illegible] کی نقاب کشائی [illegible] جو اردو کو

ہر دور [illegible] ۔ ان عوامل کی نقاب کشائی [illegible] اور دلیری کے [illegible]

بہر حال [illegible] کہاں یہی جو [illegible] مقصد [illegible] ۔ مقصد

[illegible] اتفاق [illegible] کام شروع ہو جائے ۔ [illegible]

مقصد کی [illegible] مواد [illegible] ترتیب [illegible]

سرور صاحب ۔ [illegible] موضوع [illegible] ترتیب [illegible]

صفحات [illegible] کر دیں گے ۔ آپ نے جو پروگرام [illegible]

[illegible]

[illegible] مختلف [illegible] ہے " [illegible]

[illegible] " مواد [illegible] ... وغیرہ " [illegible]

ایک [illegible] ۔ [illegible]

تعجب نہیں [illegible]

۴

لعنت بھیجنی چاہیے تھا - افسانوں میں نہیں آسکتی ہیں ان کی کچھ رعایت ~~[illegible]~~ رکھنی پڑتی ہے — ان افسانوں کو حقیقی
سمجھنا تو ضروری نہیں ترتیب کے لحاظ سے جو پڑھے ہوئے کی تالیف ہوتی ہے - حکمت کے اس سلسلے میں بھی جو حکایت ہے کوئی کیفیت ذرا بھی
نو از قسم ~~[illegible]~~ پیکر کوئی جزئیات حاصل نہیں مگر صحیح تو بس کہ ~~[illegible]~~ ہے کہ ان کے جملہ اول سے پہلے تک مقامی لٹریچر (ادبی آپ اور
سرمایہ ہے) کو کچھ مدد ملتی تھی —— املای ان الفاظ کے بارے میں آپ نے جو مشورہ
دیا ہے Means & Resources
وہ بستوں کی دی میں تفصیل سے لکھا ہوا ہے - وہی تو یہ مسئلہ خاص نہیں ہے کہ مندرجہ ذیل پڑھا جائے
اور سارے عبارت تامل طلب ہو - کیا ہوا اگر یہ مسئلہ ایسی نوعیت کا ہے تو ہم مسئلہ منزل سے نہ آئے۔ جو عیب
اور جملہ خطبہ ~~[illegible]~~ اپنے مادری زبان میں ہیں یہ آلہ نہیں ہے ! دکن کے نثر نویس کو بڑا ہونا ہے خلاف دیکھ تو
کیوں ہے کیوں تک پہنچا ! ~~[illegible]~~ کیا وجہ کہ زبان اور کیا اردو ؟ کیا کوئی شخص کر سکے
سکتا ! کیا اپنے شخص کو دوست کی شکایت میں بھی زیبا ! معلوم نہیں غالب کو یہ پالیسی کہاں تک صحت مند
یا ترقی پسند ہے ! دو ایک خط سے معلوم ہوا کہ تقریباً ۵ آدمی کے انتقال نے بڑی پریشانی پیدا کر دی ہے۔ رانچی میں تحقیقاتی کام
ختم ہوا - اب انجمن کے لئے دو مقالات کا مجموعہ ہے۔ جیسا کہ اخبار بیان ہوتی تھی - شام کو معلوم ہوا کہ ادبی
تیار ہو کر ہو گیا ہے - اتنی اہمیت کی تکلیف بھی جاتی رہے گی - والد صاحب کی طبیعت درست ہو گئی - چائے بھی پی کے ٹھیک ہو گئے ۔
خط سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی ہر طرح سے خیریت ہے ۔ کبھی کبھی حال لکھ کر جی خوش کیا کیجئے ۔
آپکا
رشید حسن خاں

(7)

[illegible]

पोस्ट कार्ड

जवाबी

केवल पता

Dr. Masud Husain Khan
(of the Muslim University Aligarh)
C/o
School of Linguistics
Maharaja's College
Mysore

[illegible]

۸

[illegible]

(Visiting Cards)

[illegible]

पोस्टकार्ड

MYSORE-1

POSTAGE

INDIA

Dr. Masud Husain of Aligarh
c/o School of Linguistics
Maharaja's College
Mysore

۹

یونیورسٹی علی گڑھ ۱۱ جولائی ۵۳ء

مسعود صاحب تسلیم ۔ سلام شوق ۔ نامہ گرامی ۔ ادھر دو دن ہوئے آپ کی طرف بھی لفافہ
بھیجا تو اپنی غزلوں کے سلسلے میں ادبیات کو بھیجا ہے ۸ اکتوبر عشق کے بارے میں چھپی غزل کی
اوراق میں سے کسی آیت کا ہیں ۔ جہنم میں منصف کا ہمارا دوزخ کے تصور کو اب
ملتے ہیں ۔ تم جیسا ایک بیراگی رہتا ہے ان میں آتش نمرود آمیں اور آتش کا تمثیل نہیں ہے
حسن کے دو انسانی پہلو لیے ہے ۔ ایسی دوزخ بنائی گئی تو پھر آپ کی روح خواہی تحمل نہ کرے
حکمت رشتے ابھی میرے ایک کون سے نقطہ پر ہم نہ ہو سکے ایسی دوزخ بنائی جائے !
ایسے نقشے ہیں تو زمانوں میں ملتے ہیں فردوس نہیں ۔ اسحٰق صاحب کا جہنم لاجواب !
—— آپ کو دکھا دیتے ہیں ۔ (اعمال صالح ہیں یا نہیں) اگر مولانا کے پہلے نقشے تک ادھر ہی رہیں
آتش نمرود میں عشق کا بے خطر کود پڑنا ، احباب نے دیکھا ہوگا لیکن آپ کا عشق کرنا کہ آتش جون میں
کود پڑنا بیچاروں کو بیباک دکھاتا تھا ۔ ایسی حالت میں خاص طور پر جب آپ عشق سے
عاری اور ہم عقل سے معدوم ہوں ۔ اب دل زمانے کی عاشقی اگر جب آتش نمرود میں
کودنے کے بجائے محبوب کے گھر میں کود پڑتے تھے ۔ پچھلے دنوں میں شاید آپ کی یاد میں
ہوتا ہو ۔ تاہم تجھے کی تاریخ اب بازار میں کھلی ہے ؟ —— اور یہ فرمانا کہ آتش میں
جو شعلہ کی طرح ہے اگر آپ کا حسن خیال اگر حسن عمل میں تبدیل ہونا چاہتا ہے تو مجھے کوئی خدا نخواستہ
کہیں اعتراض کرنے کا بڑا ایک ملکہ ہے ۔ یعنی جب آرام ہو گیا رہے جو ننگ آتا جیسا کہ
لیکن آپ تو پھر کچھ اس طرح کی حرکت کرتا ہے جیسی ہندو جیوتشی کو آتا یا شکر لعل کرتا ہے
محمود الدین صاحب تاریخ کیا کرتا کرتے ہیں ۔ ہم میں دوستوں کو تحائف دے کر کیا کرتا ہوتا
جب زندہ تھے میں ایک ایسا حقہ نہیں ہوا یا موقع ملتا تو وہ لا کر دیتے ہو ہر کسی کے لیے کوئی تحفہ ملا
اسے کمرے میں رکھ ۔ لیکن میں ہمیشہ بتا دیا کرتا ہوں ۔ اعجاز صاحب نے یہ تحفہ دیا تھا
میں نے اپنے بعد واپس رکھ لیا تھا ۔ آپ کی خوش بختی اور آپ کے ایک بہتر کوئی تحفہ
نہیں ملا ۔ اسحٰق اب آپ کی نذر ہے ! —— آپ کے یہاں سے ایک بوتل شہد

(قسم اعلیٰ) ملا کر دیں تھی ۔ ۔ آپ سے بچتا ہے ۔ ایسی لطیفہ ہے کہ مولوی کی حیثیت سے کھا کر اسکی بے حرمتی کرنے کا جی نہیں چاہتا ہے ۔ کوئی بھی ایسا نہ ملا ہے
وہ کہ خوش ہوتا ہے پھر یہ ہوا کہ اس کا خواجہ ہو گیا ۔ یعنی شیرہ اور شکر عمدہ ملا دیا گیا ۔ چلیے تو شیرے کا [illegible] ۔ آپ نے بنایا تھا کہ
پیشتر اور جسم میں کچھ سفید ہوتا ہے جیسا کہ وہ بتول محلے کی ایک عورت کو دیکھا جو بالے ترکمان کی اور بچی کی امی ہو جاتی تھی ۔ اس
شب کے کھانے سے پہلے تھوڑے کو کچھ ایسی آسودگی ہوتی کہ انکو اتنا غلط ہوتا ہے ۔ قصہ مختصر یہ فرمائش جو آپ نے منگائی تھی
وہ ہر بار نہیں ملی دوستوں کو دیا ہے ۔ ایسی طرح کی فرمائش کا اثر تازہ رہنے سے اگر ہے وہ لکھنؤ سے بھیجا کر اور عطر لا کر
پہنچے وصول ہو جائیں تو کیسی خوشی ہوتی ہے ۔ اب کچھ دنوں کوئی دوست یا عزیز گھر سے خالی ہاتھ نہ جا سکے گا ۔ انکو اتنی
چیزیں فراہم کر دو اور اچھے اچھے لوگوں کو نذر کرنا ہم معالجے داد دیا ۔ سرور صاحب والی کتاب ہر سال ۔ جیسا کہ آپ نے
خاتمہ ہو گیا وہ پروردگار کی مستحق ہو چکی ہے ۔ خدا کرے انکی سجادہ نشین آ گیا ۔ آپکے لئے دعا کیا کرتا تھا
کچھ دنوں سے کرو دیا تھا ۔ آپ کبھی تو زعم کو ردیا تھا اور برائی کھیت جاتے وقت تو آپ بالجبر ہر اتوار آتے تھے
قدیمی آداب خوب خوب بہاری دیکھی غیبت کرنے ورد نمودار ہوتا ہے اور کنارے سکنہ " ۔ آپ نے اپنی
کتابوں کے سادہ تعلق کو صرف کر دیا تھا اور اپنی [illegible] کنارے " یہ غور فرمائے گا :
دوسری تحریر ہے تو ہر کنارے اور ہر مردے ہر جگہ ہے ۔ حیدرآباد میں مشاعرہ خود تاریخ کو
ملنے والوں سے ملاقات ہوئی بالخصوص زور اور سعادت علی خاں ہے ۔ دنیا سے تعلق کرتے آتے تھے

اب جبکہ آپ حیدرآباد پہنچ چکے ہیں وہاں سے ایک گروانی کیلئے

بیدر کے بنے ہوئے آتے تھے - انکی شکل گول ہو (دونوں طرف گول) یا مستطیل یا مثلث نہیں -

اور قلم باریک ہو - باریک قلم کا مفہوم مرے نزدیک یہ ہے کہ

بیل بوٹیاں باریک لائنوں کی بنی ہیں - قیمت

ایسی ہو جو مرے بجٹ کے اندر ہی ہو! ——— سردار ما شاید

اس کے ختم ہونے سے پہلے رائلٹی سے کچھ آ جائیں -

ڈاکٹر زور ہم آپ کے حیدرآباد جانے کے منتظر ہیں

ابھی ابھی آدمی بھیج کر آپ کی کوٹھی سے

خیریت دریافت کروائی تھی - جواب آیا کہ سب خیریت ہے -

آپکی ماں نے آپکی خدمت میں سلام عرض کرنے کو بھی

کہلا بھیجا ہے - یوسف صاحب کی خدمت میں سلام شوق

[signature]

[signature]

١٠

[illegible]

By Air

Via Air Mail

POSTAGE

5 nP INDIA

Dr. M. Hussain Khan
(from Aligarh India)
112 West 18th Street
Austin - (Texas) U.S.A.

BY AIR MAIL
PAR AVION

(۱۱)

یونیورسٹی مسلم گرلز ۵ فروری ۱۹۵۰ء

مسعود حسن صاحب — سلام مسنون آپ کا دوسرا خط ملا — معلوم ہوتا ہے [illegible] وہ کارڈ آپکو نہیں ملا جو میں نے آپکا پہلا خط ملنے پر
فی الفور لکھا تھا — مگر تو [illegible] یہ خط پہنچا ہوا معلوم ہوتا — پچھلا خط جیسے ملنے کی وجہ [illegible] حسب طریقہ حزنیہ کا باعث ہوا اس لیے بڑی تفریح ہوئی
شام کو یونیورسٹی سے آئی تو آپکا خط ملا تھا پڑھ کر دل کو بھی لطف اندوز ہوئی — مقصد یہ تھا کہ [illegible] سے موصوف کی گفتگو کرنے کا موقع آیا
تو [illegible] دور ہو گیا — آپ نے اس سے پہلے جو [illegible] اک طرح کا [illegible] مجھے [illegible] کو یہ دوکوکس کر دیا ہوا — لیکن کیا کیجئے تا
شیدا نہ ہے بڑا [illegible] کون ہوتا ہے — وہ [illegible] یا لوگ [illegible] نہیں ہوا — [illegible] نے اس [illegible] کو نا [illegible] کی [illegible]
ابھی [illegible] کی جیسی! دیدی کہیں — [illegible] اپنی [illegible] کو جیسی نہیں دی — [illegible] ابھی [illegible] اور [illegible] کچھ مختلف لیکن زیادہ سخت میں
ہوتی ہے — شاید [illegible] کو [illegible] خود ان میں مبتلا ہو — آپ [illegible] خط [illegible] سمجھنے کے لئے اردو [illegible] تکنیک [illegible] وہ تمام باتیں حذف
کر دوں گا — [illegible] "برقع پہ کفن" یا "جملہ تاج و زلیخا" سے دور دور کا بھی مقصد — آپ نے تو خود [illegible] خط [illegible] اعتماد
[illegible] کافی ہو تک ہوتی ہے! یہ خط بہ [illegible] ہے اتنا اچھا معلوم افزا اور فکر انگیز [illegible] کہ اس [illegible] کہاں ظلم ہوتا — آپ نے [illegible] اور ایمان کے
مختلف [illegible] کے [illegible] کا موازنہ بھی کیا ہے جس طرح ہر [illegible] کی [illegible] اپنی فطرت کے مطابق ایک ہوتی ہیں [illegible] کی قوم کو
ایک [illegible] ہوتی ہے ان "نیم وحشیانہ" یا "نیم وحشی" اصناف کو کیا کہئے! — یہ [illegible] آخری [illegible] معمولی [illegible] اور [illegible] کی وجہ نا قبول ہیں
مجھے [illegible] کا مرکز [illegible] سے بہت پسند رہا ہے لیکن جب [illegible] ہر طرف سے [illegible] کو [illegible] تو [illegible] ہوں اس [illegible] ارادہ کر [illegible] کا اظہار

- [illegible] سے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جاری

پہلے طالب علمی کے زمانے کا [illegible] ہوف میں ہو سکتا تھا۔ کیمبرج مدرسے یعنی کالج میں جب ناک سے پانی اور
گرنے لگا تو اس طبیعے کی حرکتیں ہونے لگتی ہیں۔ ایسے حسین موسم کی داد دیکر ختم ہو رہے [illegible] وقت آسمان ابر آلود ہو جاتا
جب نیلم [illegible] [illegible] ایک آدھ اور مہینے کی ضعیف ارغوانی کرنیں [illegible] [illegible] ہوتی ہیں۔ [illegible] اپنے محور [illegible] کو اس [illegible]
مغرب کی یونیورسٹیوں کی روایت اس [illegible] کی بین [illegible] دلکش معلوم ہوتا تھا جیسے جھلک [illegible] گورا [illegible] کی تہذیب
قبول کر رہی ہوں — آپ نے قیصر قسم کی [illegible] اور ہوس اور شاہ [illegible] کا ذکر کیا اور امریکہ کی تعلیمی اداروں [illegible] میں ایک
وہاں کی [illegible] [illegible] ہماری قوم کا مستقبل ہے۔ [illegible] [illegible] میں یہ چیز کبھی نہیں ملتی۔ یہاں یونیورسٹی کا وہ تصور [illegible] روایت
آپ یہ تمام نہیں ہوتی جو روایت کی یونیورسٹیوں کی ہے۔ انگریزوں کی [illegible] [illegible] انگریزی [illegible] ہو جاتا ہے۔ اسکول سے [illegible] کر اس یونیورسٹی [illegible] [illegible]
سی [illegible] [illegible] معلوم ہوا کہ تینوں ایک ہی [illegible] ہیں [illegible] [illegible] ترقی آتی ہے۔ انگلستان کی [illegible] اسکولوں کی ایک مخصوص
اور قدیم روایت ہے یونیورسٹی کا [illegible] کیا۔ خود ہندوستان میں انگریزوں نے چند مخصوص [illegible] نے جو [illegible] اسکول قائم کئے ان میں کی ایک
روایت [illegible] کہ [illegible] [illegible] تو یونیورسٹیوں [illegible]۔ [illegible] [illegible] انگریز بنا تے تھے اسی یونیورسٹی حقیقی تصور سے سکتا [illegible]
پہلو [illegible] شوق تھا۔ ہم نوکری بنا تے تھے انگریز کو نوکر کی ضرورت تھی۔ [illegible] [illegible] [illegible] — اپنے اچھے [illegible] کر
یونیورسٹی کا ایک جز اور روایت بنا کر رکھنا [illegible] ہمارا تعلیمی [illegible] کی ذہنی [illegible] اور آج بھی جب [illegible] سے [illegible] تک
سب اپنے اپنے [illegible] خود [illegible] ہیں۔ [illegible] [illegible] تھا اور [illegible] اس [illegible] مخصوص امتیاز یا امتیازات کی ایک روایت قائم ہوتی
جسے [illegible] [illegible] اور [illegible] [illegible] رکھنے کی فکر کی جاتی اور اس کا [illegible] منتقل ہونے نہ پاتا [illegible] طریقہ [illegible] جو آج امریکا کا [illegible]
[illegible] کی یونیورسٹیاں اپنے جوہر قابل کو کسی حال میں اپنے سے جدا نہیں ہونے دیتیں۔ [illegible] سمجھیں کہ آخر [illegible] [illegible]
[illegible] اور [illegible] نوجوان طلبا [illegible] [illegible] [illegible] اور [illegible] عام [illegible] اپنی ہی ملک کی نہیں بلکہ دنیا کی دوسری یونیورسٹیوں کے معیار سے [illegible]
آپ تو جانتے ہیں ہماری ملک کی یونیورسٹیوں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] نہیں آنے دیتیں۔ — [illegible] [illegible] [illegible] کی مثال دیتا ہوں

[illegible] کی ریاضی کا معیار [illegible] مشہور ریاضی دان جناب [illegible] نے ایم اے او کالج میں تعلیم کی تھی —
انکے والد ڈاکٹر ضیاءالدین [illegible] — طالب علمی کے دور تک وہ ٹھیک رہے بلکہ انکی زندگی کا مشغلہ سب کچھ رہا سوا ریاضی کے — انکی [illegible]
[illegible] [illegible] سلسلہ ۲۲-۲۳ سال تک بلاواسطہ یا بالواسطہ اس شعبہ سے متعلق رہے — اس دوران میں ریاضی دان ایسے
ایسے باکمال یہاں ملازمت کیلئے آئے [illegible] کو سمجھئے [illegible] ایک اور کوئی مشہور ریاضی دان [illegible] ان میں سے
کسی کو یہاں پہنچنے نہیں دیا گیا !! — بہرحال چھوڑئیے اس قصے کو — ہمارا تو حال [illegible] ہے کہ ہم نے تنخواہ لی طالب علم نے ڈگری لی —
[illegible] ! آج کل کی یونیورسٹیوں کی پالیسی کا ذکر چھڑا تو میں [illegible] گفتگو کرتے کرتے یہاں پہنچا — حقیقتاً اقبال کا نام
[illegible] اس یونیورسٹی سے تعلق منقطع ہو جانے کے بعد اس موضوع پر اس شدومد سے گفتگو کرنا ٹھیک نہیں — اچھا آپ کو ایک لطیفہ سناؤں
ڈاکٹر [illegible] جب یہاں وائس چانسلر تھے اور [illegible] ۸ [illegible] جب انکی [illegible] تو [illegible] ۱۲ [illegible]
ملنے آئے — اتفاق سے [illegible] کمرہ میں موجود تھا — تقریباً گفتگو ہوتی رہی — کھانے کا وقت آیا تو [illegible]
[illegible] — کھانا کھاتے [illegible] — مجھے [illegible] اقبال [illegible] انگریزی [illegible] — [illegible]
[illegible] بات یہ ہے کہ ہم لوگوں کو جب کہیں نوکری نہیں ملی تو یہاں [illegible] — ہم [illegible]
دے سکتے ہیں سوا اسکے کہ تنخواہ پاتے ہیں ! — امریکہ [illegible] اسلام
[illegible] — امریکہ [illegible] — [illegible] اسلام تو
حرکت اور عمل کا [illegible] — [illegible] اقبال اور مغرب کی عورت [illegible]
[illegible] مغرب کی عورت [illegible] — عورت کی آزادی [illegible] accessibility* [illegible]
یورپ اور عورت دونوں کو [illegible] ! [illegible]
[illegible]

*accessibility — پہنچ !

۱۴

By air

By Air Mail

Dr. Masood Husain Khan
(from Aligarh - India)
1638, Josephine Street.
Berkeley. 3.
California
(U.S.A.)

۱۳

Reflections on America — Jacques Maritain

tempo

- By Air Mail -

- By Air Mail -



Dr. M. H. Khan from Aligarh (India)

1638, Josephine St:

Berkeley 3 (Calif.)

U. S. A

[illegible] مسلم یونیورسٹی علی گڑھ ۲۶ دسمبر [illegible]

[illegible]

Air Mail

INDIA

Dr. Masud Husain Khan
(of Aligarh)

1638, Josephine St:

Berkeley 3.
(Calif.)
(U. S. A.)

(۱۵)

[illegible]

۱۰ ستمبر سنہ ۷۰ء   بیرون بوہڑ گیٹ

(۱۶)

محب مکرم - السلام علیکم - کل ڈاکٹر نذیر احمد کا خط [illegible]

Chaeronea

آپ کی کتاب [illegible] تعریف کر رہے ہیں - یہ کتاب اچھی [illegible] ہے - [illegible] اور [illegible]

ڈاکٹر فریدی ([illegible]) [illegible] جو [illegible] [illegible] ہیں اور [illegible] کی ! [illegible]

ان سے مشورہ کرتا رہتا ہوں - [illegible] [illegible] - [illegible] ڈاکٹر [illegible] دونوں [illegible] تو

[illegible] ! [illegible] آپ کو ضرور دکھا اور [illegible]

[illegible] - [illegible] آپ کی [illegible] خان صاحب [illegible] خواہش تھی - موصوف ڈاکٹر فریدی کو [illegible]

[illegible] - حضرت [illegible] فریدی کلینک [illegible] سے [illegible] - ان کی [illegible] بڑی خوبی [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] اور [illegible] - [illegible] اور [illegible] [illegible]

اور [illegible] شخص [illegible] - ان کی [illegible] تو [illegible] خان [illegible]

[illegible] موصوف [illegible] [illegible] - [illegible] ۵ [illegible]

۱۷

۱۰ ستمبر ۱۹۶۰ء ، ذاکر منزل، دودھ پور ، یونیورسٹی علی گڑھ

ڈاکٹر صاحب محترم ، آداب

جس طرح آپ لکھنؤ کے لئے باعث برکت
و خیر و برکت ہیں اور میرے لئے باعث تقویت ، ڈاکٹر مسعود حسن خاں
(صاحب مرقع) شعبۂ اردو کے لئے بالخصوص اور یونیورسٹی کے لئے
بالعموم باعث خیر و برکت ہیں اور میرے لئے باعث افتخار !
میں نے اصرار کیا ہے کہ یہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں ، اپنی تالیف
پیش کریں اور آپ سے کچھ بہ عمل کریں ۔ یہ بھی بتا دینا ہے کہ آپ کی خوبیاں
آپ سے ملاقات کرنے پر واضح ہوں گی ۔ یہی بات ڈاکٹر مسعود حسن خاں
پر بھی صادق آتی ہے ۔ یہ ڈاکٹر صاحب کے حقیقی بھتیجے ہیں
اسلئے مجھے بھی ان سے محبت ہے ۔ آپ کا بھی یہی رشتہ ہو تو کچھ تعجب نہیں ۔
خدا کرے آپ اچھے ہوں (زیادہ نہیں تو) خوش و خرم ہوں
جیسا لکھنؤ میں آج سے پانچ سات برس پہلے آپ کو دیکھا تھا ۔

آپ کا

رشید صدیقی

۱۸

23.1

[illegible]

۱۹

۲۷ جنوری ۶۱ء
۲۸ر

منصور صاحب کرم - آداب

اپنا مسودہ اور میرا مبیضہ دیکھ لیجئے تو ٹائپ کرانے کی فکر کروں گا۔
مبیضہ میں جہاں کہیں آپکو اختلاف یا شبہ ہو بے تکلف بدل دیجئے گا۔
جس وقت میں اور بے تکلفی کے ساتھ یہ حرکت میں نے کی ہے آپکو اس سے زیادہ کرنے کا اختیار ہے۔
اسکی خوشی ہوئی کیونکہ اس سے مجھے کچھ نہ کچھ لکھنے میں بھی تھا وہ ہے لیکن پھر
آپ کے اقتدار نہ گردن؟! صحیح ہی آپ تو ہاں آ بھیجا تھا لیکن معلوم ہوا کہ
آپ دہلی تشریف لے گئے ہیں تو مرزا یوسف خاں کی خدمت میں بھیج دیا
موصوف نے اسے دیکھ لیا ہے لیکن کوئی مسئلہ نظر نہیں آیا
معلوم ہوگا جب نے پیا کا تقاضا کریں۔ لیکن مناسب ہے کہ نسخہ کو بھجواؤں۔

آپکا
رشید مسعود

۳۰ جنوری ۱۹۶۱ء

(۲۰)

مسعود صاحب۔ محترم۔ تسلیم

آپ اور دوسرے اصحاب کب تک کیمبرج میں ہیں؟

(۱)

(۲) مسودہ تسلیم جو سعید نے بھیجا ہے۔ یہ کمیٹی کی تجویز ہے کہ بہتر سمجھا جائے

تجویز کو فی الحال رد کر دیا جائے۔ اور متفقہ طور پر لکھئے

شروع کر دینے چاہئیں تو کیا مضائقہ ہے۔ چاہئے یہ

آپ نے جو ضروری باتیں لکھی ہیں وہ لکھئے تفصیل سے

بھیجا جائے۔

آپ کا

سعید

(۲۱)

ذکاء اللہ روڈ
مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

محترمی تسلیم

درخواست ہے کہ فروری ۱۴ سنہ ۱۹٦۱ء بوقت
۴ بجے شام غریب خانہ پر چائے نوش فرمائیں ۔

مخلـــــــــــــــــــص
رشید احمد صدیقی

۲۲

[illegible]

۲۳

[illegible]

۴۴

۱۳ اگست ۶۱

مسودۂ جواب ، تسلیم ،

زیر ترتیب میمورنڈم کس منزل میں ہے ؟ آپ نے مجھے بھیجا نہیں ؟

انجمن کے دفتر سے پیراؤ مطبوعہ میمورنڈم کی ایک نقل ، ایک خط میں

اسے محمود صاحب نے لکھا تھا ، اس کو یہاں بلفوف کر دینا ممکن ہے

ڈاکٹر محمود صاحب اس وقت دوسری جگہ ہیں

دعا

رشید صدیقی

ڈاکٹر محمود حسین صاحب دہلی

پیش کیجیے شکریہ ۔

۴۳

۲۵

1. 5. 1961

(۱)

[illegible]

(۲)

[illegible]

(۳)

[illegible]

27/V/1961

(۲۶)

[illegible]

(6.30 [illegible])

[illegible]

ڈاکٹر سید محمود [illegible]

تشریف [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مسعود کا حکم ہے تسلیم۔ آپ نے اخبارات میں بڑا اشتہار ا

[illegible] حضرت کو مسلمانوں کا ایک کنونشن مولانا حفظ الرحمٰن

اور ڈاکٹر سید محمود صاحب کی سربراہی میں ہو رہا ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا ان

سب نے دس بیس کنونشن کئے تھے جن میں کیا ہوا جو [illegible] جبلپور

فسادات سے نمٹنے کی تھی اور اسکی ایک [illegible] کو [illegible]

[illegible] ایک طرف اب دیکھنا یہ ہے ہم آپ

ملک میں مسلم حقوق [illegible] کی [illegible] ایک [illegible]

([illegible]) اختیار کر لیے اور ڈاکٹر سید محمود کی [illegible]

[illegible] ۔ مشکل ہے کنونشن کیا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۲۸

۶۲ .۱. ۵

[illegible]

[illegible] Wayside station [illegible]

[illegible]

[illegible] replace [illegible]

[illegible] replace [illegible]

[illegible] Lunar Room [illegible]

[illegible] Inside [illegible]

[illegible]

Personal & Confidential

(۲۹)

[illegible]

۱۵ر فروری ۶۲ء [illegible] علی گڑھ

[illegible]

محبی، سلام شوق! [illegible] "[illegible]" [illegible]

[illegible] ڈاکٹر مسعود حسین خاں صاحب [illegible] یونیورسٹی [illegible] مسعود صاحب [illegible]

[illegible]

[illegible] مسعود صاحب [illegible]

[illegible] "[illegible]" [illegible]

[illegible] "[illegible]" [illegible]

[illegible] "[illegible]" [illegible] "[illegible]" [illegible]

[illegible] "[illegible]" [illegible] "[illegible]" [illegible]

[illegible] مسعود صاحب [illegible]

یونیورسٹی [illegible] یونیورسٹی [illegible]

مسلم یونیورسٹی [illegible] مسعود صاحب [illegible]

[illegible]

[illegible] مسعود صاحب [illegible] ہندوستان [illegible]

[illegible] مسعود صاحب [illegible]

[illegible] ([illegible]) [illegible] ہندوستان [illegible]

[illegible]

[illegible]

۳۰

[illegible] علی [illegible]

۲۲ رجب سنه [illegible]

مسوده [illegible] تسلیم

آب [illegible] ۲۵۰ [illegible]

۱۰ [illegible]

وغیره وغیره [illegible]

مخدوم من

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(۳۱)

[illegible]

POST CARD

5 nP INDIA

Dr. Masud Husain Khan
Chairman Deptt: of Urdu
Osmania University
Hyderabad Deccan

(۳۲)

۸ فروری ۶۴ء ۔ یونیورسٹی علی گڑھ

مسعود صاحب ۔ تسلیم

مضمون آپ کا رسالہ [illegible]

شکر گزار ہوں ۔ امید ہے

رمضان کی تلافی عید میں کر لی ہوگی!

امید ہے متعلقین مسرور و مطمئن ہوں گے

رشید احمد صدیقی

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ ۱۰ اپریل ۷۲

Personal

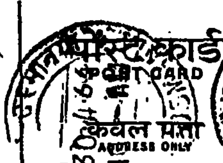
(30)

مسعود صاحب کرم - تسلیم - آپکی یونیورسٹی

کی جانب سے پرچہ کا ممتحن بننے

پیپر سٹر کی

M. A (Final) (New) Exam.
Urdu Paper IV
(Contemporary Literature)





Professor
Dr. Masood Husain Khan
Chairman Deptt. of Urdu
10 A. Bungalow Osmania University
Hyderabad (Deccan)
A.P.

(۳۴)

اتوار - ۳۰ جنوری ۱۹۳۸ء

یونیورسٹی علی گڑھ

مسعود جان عزیزم - سلام شوق

سکالرشپ یونیورسٹی کی طرف سے

بذریعہ ڈاک کے ... بھیجا گیا ہے

مگر تسلی ہے جب آپ کے لکھنے

[illegible] دونوں کو [illegible]

الحمد للہ کہ [illegible] !

[illegible]

[illegible]

محمد اقبال

۱۷ / [illegible]

[illegible] ۔ [illegible]

آپکا اسکا اصلاح درج [illegible]

آپ [illegible]

[illegible] ۔

[illegible]

(۳۶)

۱۴ آذر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۲۴ جون
۱۹۲۵ء

(۳۶)

مسعود صاحب مکرم - تسلیم

نوازش نامہ [illegible] ملا ۔

پرچے کی طرف سے جو تردد پیدا ہو گیا تھا
دور ہو گیا ۔ رسید [illegible] کا تار کل ہی
شامل کر سکتا تھا [illegible]
آپ اور آپ کا دفتر بھی کر سکتے تھے ۔ میں تو
صرف یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آیا [illegible]
معمولی [illegible] اور کچھ نہیں ۔

کیا آپ [illegible] سے ملے ہیں ؟
[illegible] ملے ہیں ؟
سنکر خوشی ہے کہ محمود صاحب [illegible]
عنقریب [illegible] کر سکیں گے ۔
کیسی [illegible] اور کس [illegible] !
خدا کرے [illegible] ایسے ایسے ستارے [illegible]
[illegible] معمولی [illegible] خدمت [illegible] ۔

و رحمۃ اللہ [illegible] ۔

آپکا
[illegible]

۲۶ کو جلسہ میں شرکت کرنے بھوپال [illegible]
[illegible]

(۳۸)

۲۰۔ مارچ ۱۹۶۶ء

[illegible] یونیورسٹی علی گڑھ

[illegible] ۔ تسلیم

سلام مسنون۔ تحریر ملی [illegible]

[illegible] ملنے کی [illegible] [illegible]

[illegible] شکریہ اور [illegible] ۔ [illegible]

اوسطاً [illegible] پیشاب کی [illegible]

[illegible] ۔ [illegible] بہت کم [illegible] frequent

[illegible] ہے ۔ [illegible] تو [illegible]

[illegible] ۔ [illegible] pus cells ۔۔۔ R.B.C. [illegible]

[illegible] کو [illegible] کر [illegible] ۔ [illegible]

[illegible] ۔ [illegible]

نہیں [illegible] اور [illegible] ۔

[illegible] ۔ [illegible]

[illegible] ۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] ہو گیا۔ [illegible] لکھ نہ سکا

[illegible] مسودہ [illegible] آپ نے [illegible]

[illegible] اشد ضرورت ہو!

[illegible] اور

[illegible]

دو ورق [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

خدا کرے آپ [illegible] ہوں

مخلص

رشید احمد صدیقی

۳۸

(۳۹)

۱۸ فروری ۳۶ء

مسعود صاحب مکرم - آپ کے دونوں خطوط مل گئے - ایک
مجھے اور دوسرا [illegible] [illegible] - [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] کہ [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] اور [illegible] [illegible] ہم دونوں
[illegible] [illegible] [illegible] - [illegible]
[illegible] [illegible] کہ محفوظ کر دیں -
[illegible] [illegible] [illegible] - [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] - [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ارادہ [illegible] [illegible] [illegible]

اگرچہ [illegible] ڈاکٹر [illegible] بالکل [illegible]
[illegible] ایرانیوں سے [illegible] [illegible]
پہنچا ہے - لیکن ہم [illegible] آسانی سے [illegible]
[illegible] ایرانیوں سے [illegible] -
ضرورت یہ ہے کہ ڈاکٹر [illegible] واپس ہو سکے -
[illegible] فاروقی صاحب [illegible] [illegible]
[illegible] تار دیتے ہیں -
[illegible] کی [illegible] کا شکریہ -
[illegible] [illegible] انشاء اللہ [illegible] -
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] ختم ہو [illegible]

مخلص محمد اقبال

٤٠

١٨ مارچ ١٩٢٩

مسعود [illegible] ۔ آداب ۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Animula [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اسلام کے متعلق کچھ کرنا چاہیے - ابو ظفر Extension کے لیے ہر دو

کتابیں طلب کی جاتی ہیں انگریزی نہ ہونے کے سبب سارا کام رکا ہوا

ہے۔ اس سے قطع نظر اتنا اُن کو ترجمہ کرنے کا شوق ہے

بہت ضرور ہے -

ہر کتاب کے مسودے پر جلد نظر ثانی کر کے آپ کا شکریہ ادا کروں

اسے دیکھئے اور تقسیم و ترجمہ کروانا آپ کا کام ہے

امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے

آپ کا

(۴۱)

23.10.65

مسعود صاحب، محترم - آداب

(۱) مضمون کے ابتدائی اوراق آپ نے کاتب کو پڑھوانے شروع کر دیے ہوں گے - غالباً پانچ چھ اوراق ہر روز - چاہتا ہوں کہ دو جگہ تھوڑا سا اضافہ کر دوں اور یہ اسی وقت ممکن ہو سکے گا جب تھوڑی دیر کے لیے مسودہ مجھے مل جائے یا مل جاتا۔ لیکن یہ بھی چاہتا ہوں کہ کاتب کا حرج نہ ہو۔ اس لیے آخر کے چند صفحات تو جلد ہی بھیجوں گا کہ ان کو [illegible] اضافہ کر دوں گا۔ یہ تو ذہن میں ہے لیکن یہ یاد نہیں کہ وہ مقامات کہاں ہیں اس لیے سرسری طور پر ورق گردانی کرنی پڑے گی۔ اور مسودہ درکار ہوگا

(۲) یہ ٹھیک ہے کہ عنوان "ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہیں جسے" رہے گا۔ ذرا دیکھ لیجیے گا کہ "لاؤں" ہے یا "لاؤں" [illegible] - غالباً اول الذکر ہی ہے۔

(۳) غالب کا جو شعر اضافہ کرنا ہے اس کا ثانی مصرع کچھ اس طرح کا ہے

"[illegible] اندازِ [illegible] تم نے لکھا ہے تو کہیں —

(۴) کتابت جس حصہ سے ہو [illegible] اگر بہ [illegible] تو سہولت ہوگی۔

مخلص

رشید حسن خاں

(۴۲)

۲۵ اکتوبر ۱۹۶۶ء

مسودے ملے ۔ مسودہ نمبر ۲ اور ۳

واپس بھیج رہی ہوں ۔ ایک آدھ پیراگراف جیسا آپ نے حذف کر دیا ہے

ہے اور ایک آدھ پر ... دئیے ہیں ۔ البتہ اسے ... کر دیا ہے

کہ آپ کو ... میں زیادہ دشواری ہو ۔ ضروری بات (آپ کی)

کوشش نے کچھ Contact کر لیا ۔ ... معلوم ہوا کہ

... جب ... انگریزی ... خوشی اور ...

علم تک ... انگریزی میں ... دشواری ... مسئلہ ہے

... الفاظ مسودہ ... کر دیا ۔ ... آپ ...

اندازہ ... مسودہ ... آپ اپنی ذمہ لیں

اور ... سمجھ ... آپ ضروری ...

... ۔ ... [illegible]

(۴۳)

24/10/64

مسعود صاحب مکرم۔ تسلیم۔ میرا ایک مقالہ قسط وار [illegible]

رسالہ نو نے "اردو ادب" میں شائع ہو رہا ہے

میرا نسخہ کوئی صاحب لے گئے ہیں۔ حسب معمول واپس نہ کرنے کے لئے۔

ممکن ہو تو ایک نسخہ مرحمت فرمائیے۔ شکریہ

آپکا

سوچئے تو کیا یہ درست ہے [illegible] آدمی!

اور یہ سب کچھ حکیم صاحب کی خوبیاں

[illegible] مسعود

۴۴

۲۹ نومبر ۱۹۲۶ء

مسعود صاحب — تسلیم

سرکش صاحب نے میرے مضمون کا مکمل پروف
بھیجا تھا جسکی جا بجا تصحیح کر دی
اور [illegible] سرکش صاحب تحریر
[illegible] کو درست کر دینگے ۔ میں نے
عرض کر دیا ہے ۔ آپ بھی تاکید کر دیں کہ تو
[illegible] نہ جانے پائے ۔

مخلص
[illegible]

بعض محذور [illegible]

[illegible]

۴۵

22 Dec. 1969

مسعود صاحب مکرم - آداب

ڈاکٹر نعیم صاحب نے جو فہرست بھیجی ہے اس کے متعلق عرض ہے

تعلق دو حصوں سے ہے ادیبوں اور اردو ادب یا اُن کی مسائل کے تبادلہ میں

ملتا ہے۔ اب جس کو بر طرف ہے اسکو حسب نظر۔ کہ چونکہ نے اندر سے مقصد

پیدا کر دیا ہے کہ ایک شخص [illegible] ہندوستان کے لوگوں اور

شامل سمجھے جائیں جنکے نام ادب میں معروف ہیں۔ اسی طرح [illegible]

ڈاکٹر [illegible] ہوگا۔ ذیل کے [illegible] کے نام ہیں۔

۱ - ڈاکٹر سید عبد اللطیف - حیدر آباد

۲ - قاضی عبد الودود صاحب بیرسٹر پٹنہ [illegible]

۳ - پروفیسر نور الحسن صاحب سابق [illegible] - دہلی

۴ - پروفیسر سلیم صاحب ڈپٹی [illegible] انسٹی ٹیوٹ دہلی

بالکلیۃ جامعہ اردو سے وابستہ ہو گئے تھے۔ [illegible]

مسلم کر چکے ہیں

۵ - پروفیسر [illegible] کاکوروی [illegible] - الہ آباد

۶ - پروفیسر محمد حبیب صاحب - یونیورسٹی - علی گڑھ

[illegible] ہے۔

آپکا مسعود [illegible]



فون نمبر ۹۰
نمبر



جامعۂ اردو
علی گڑھ
سنہ ۱۹۳۹ء

۱۵ ؍ دسمبر ۶۹ء

مکرمی ... تسلیم

(۱) اشتہار آپ کا ذکر ... ایک نسخہ ... کی
... اور ... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... اور ... [illegible]

(۲) بھیجے ... نسخے ... [illegible]

(۴۷)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] Release [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
ایک نسخہ اشفاق احمد قدوائی (… کمیشن)
کی خدمت میں بھجوا [illegible]

(۴۸)

23rd Jan. ۱۹۷۰

مسعود صاحب مکرم - تسلیم

غالب کے زمانے میں عجیب بے قاعدگیاں
تھیں۔ اب میں آگے لکھتا ہوں، آپ کے زمانے میں
بھی کچھ ضابطے تھوڑے کچھ آسان تھے نہیں۔ یہ مسودہ
ہمارے سلسلہ اردو کے لیے ہے۔ اس مرتبہ مجھے
دیکھا ہے اس میں ترمیم کر سکتے ہیں
آپ کو یقیناً مناسب ہے۔ اس نے پڑھ کر
اس مسودے کو اور کچھ ترمیم ہو سکے تو

مخلص

رشید احمد صدیقی

[illegible]

11/3

Sunday

۴

سو رہا تھا ۔ اٹھا ۔ اکیلے ؛

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

٥١

[illegible]

[illegible]

(١) [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

(٢) [illegible]

(٣) [illegible]

[illegible]

سے محبت کرنا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] بے کلی ہے؟

[illegible]

[illegible]

(٥٢)

30 May 70

مسعود صاحب [illegible] تسلیم

کل شام جب [illegible] پر [illegible] رسید [illegible] کی

طرف سے مجھے یاد [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت [illegible] اور [illegible] کی [illegible]

ضرورت باقی ہو [illegible]

ختم — [illegible] کے جواب کی ضرورت نہیں۔

[illegible]

رشید احمد صدیقی

۵۳ ۲ ستمبر ۱۹۷۰ء

مسعود صاحب کرم۔ تسلیم

امید ہے آپ آسانی سے
منزل پر پہنچ گئے ہوں گے۔
لفافے آنے لگے ہیں۔

آپ کا
عسکری

(۵۴)

[illegible] صاحب [illegible]

[illegible] صاحب - تسلیم - آپ حسب وعدہ آ کر [illegible]

[illegible] سے پہلے - [illegible] یونیورسٹی نے

M.O.L. کے تیسرے پرچے (اقبال کا کلام) کا

معاوضہ 55 = 200 Rs. اور [illegible]

بھیجا ہے [illegible] - کیا [illegible]

[illegible] نہیں ملتا -

723 Code word تھا - پھر [illegible]

[illegible] استعمال کیجئے تاکہ

[illegible] کیا کرتے تھے؟ [illegible]

[illegible] اگر آپ [illegible]

[illegible]

محمود [illegible]

[illegible]



۲۲ دسمبر ۸۰ء — ۱۰ بجے — لوور بیٹی ہسپتال

مسعود صاحب تم ۔ تسلیم ۔ کہاں سے پیر

آپ کے گھر ہونے کا مژدہ آ گیا ہے

بہت بہت دعا کرنا!

اب کچھ اس طرح سوچیے اور محسوس کرتے ہیں لاہور

مشکل نہ تو جب تھو آسان

آسان نہ تھوا تھا تو مشکل !

اور اس کے ساتھ تحفہ عرض کرنے کی عادت ہو گئی ہے!

کہ آج ان سے بخیر احسان کا معلوم اپنی اہلیہ (مادر بیگم مسعود)

کو تحفہ ۔ ۔ زیادہ سے زیادہ سو قسم کے سیر آپ کا ذکر خیر آتا ہے

آپ ایک سینچے کا برابر اہتمام کرتے

رہیے نا۔

اچھا

رشید احمد صدیقی

(٥٦)

ڈاکٹر [illegible] .. یونیورسٹی [illegible]   ۲۷ دسمبر [illegible]

مسعود صاحب کرم فرما تسلیم - کل رفیقہ الجمعیۃ سے محمود صاحب کی

رحلت کی خبر ملی - کیا کہوں کیا گزری اور اب تو یہ کیا گزر رہی ہے

مجھ سے [illegible] زیادہ مرحوم سے قریب تر تھے - ڈاکٹر صاحب کی وفات پر ان

کے [illegible] آئے [illegible] کا [illegible] ملک [illegible] تکلیف میں مبتلا ہو

پھر کراچی کو [illegible] نے کس حسرت [illegible] اور [illegible] سلام ہے - سب یاد آتا

ہے جانتے ہوں گے کہ ڈاکٹر صاحب مرحوم اور بیگم صاحبہ کے کتنے شکر گزار

اور بیگم صاحبہ تو خاص طور پر شفقت فرماتی رہی ہیں - بیگم صاحبہ

مرحوم کو نہیں دیکھا لیکن بہ وقت ۱۹۱۵ء اور ۱۹۱۶ء کا زمانہ یاد آ رہا ہے

جب وہ کمترین [illegible] سکول میں تھے اور ڈاکٹر صاحب بھی [illegible]

[illegible] یوسف صاحب [illegible] آتے - پڑھاتے تھے مرحوم عزیز [illegible]

کس حسرت سے یاد آتا ہے اور کیا [illegible] کیا [illegible] اور [illegible]

عبرت ہوتی ہے اپنے جیتے رہنے سے - اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت

کرے اور [illegible] صبر [illegible] عطا فرمائے - آپ سب [illegible]

کس مرحوم کو نہ ایسے بزرگ دیکھا اب تک سننے میں نہیں آئے

اسوقت اسکا سہارا اکیڈمی ہے اور یہ بھی سمجھتا ہوں کہ آپ کو

اس کا کرنا ہے۔ اللہ توفیق دے۔ آمین

دہلی جایئے گا؟ آپکو ضرور لکھ دیجئے بشرطیکہ [illegible] اور تعلق

رشید احمد صدیقی

From

Rashid Ahmad Siddiqui

۲۷ دسمبر

Professor Dr. Masood Husain Khan
Javed Manzil
Jamia Urdu Road
Aligarh

1970

[illegible]

۱۶/۱۲/۱۹۷۰

۵٨

٢٨ دسمبر ١٩٧٠ء

یونیورسٹی علی گڑھ

مسعود صاحب کرم۔ آداب۔ کیا بتاؤں کل جب آپ کے خط سے سانحے کے غلط ہونے کی خبر پاکر کتنا خوش ہوا اور دل نے شکر کیا اللہ کا۔ ایسا محسوس ہوا جیسے محمود صاحب مرے نہ تھے اور عزیز ہوگئے ہوں جتنا پہلے کبھی نہ تھے! یہاں تک کہ ذاکر صاحب کے سانحہ جانکاہ کا غم کچھ ہلکا ہوگیا جیسے محمود صاحب مرے نہ اور آپ کے بزرگ کی تلافی کا وسیلہ بن گئے ہیں جو شاید پہلے اتنے زیادہ نہیں محسوس ہوتے تھے۔

یہ خوش خبری آپ کو اور متعلقین کو بیحد از حد مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خوش و خرم اور صحت و اقبال رکھے! سب سے پہلے یہ مژدہ آپ سے ملا۔

مخلص

رشید احمد صدیقی

۵۸

[illegible]

مسعود [illegible] – [illegible]

خط ملا [illegible] آپ [illegible] اور [illegible]

[illegible] اللہ کا بہت شکر [illegible] اور [illegible] مبارک ہو۔

[illegible]

جیسا کہ [illegible] عرض کیا تھا چاہتا ہوں کہ آپ [illegible] پر ایک نظر ڈال لیں

آپکو اختیار ہے [illegible] میرا اصرار ہے کہ [illegible] آپ کی نظر سے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] آپکا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بہت مقبول تھا - انشاء اللہ

[illegible]

Pro-Vice-Chancellor

ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY,
ALIGARH.



D.O. 579 PVC

۱۳؍ فروری ۱۹۷۱ء

محبی و مشفقی تسلیم۔

عنایت نامہ مورخہ ۹ فروری ملا۔

رسم خط سے متعلق آپ کا مضمون فکر و نظر کے لیئے مناسب رہے گا۔ ان دنوں پروفیسر مسعود حسین خاں صاحب اس رسالے کی ادارت کا کام انجام دے رہے ہیں۔ میں ممنون ہونگا اگر آپ مضمون کا مسودہ مسعود صاحب کو بھجوا دیں اور اس بارے میں اُن سے گفتگو فرمالیں یا خط کے ذریعہ اشاعت سے متعلق ان کو تحریر فرمادیں۔

امید ہے آپ مع الخیر ہونگے۔

مخلص

فضل الرحمن

بخدمت جناب پروفیسر رشید احمد صدیقی صاحب
ذاکر باغ۔
مسلم یونیورسٹی
علی گڑھ

٦١

۴ خرداد ۵۳ش

مسعود رضوی صاحب - تسلیم

۴ جولائی ۱۹۷۴ کو بوقت ۴ ½ بجے شام

مس شہرزاد مسعود بار ایٹ لا (مسعود حسن رضوی ادیب مرحوم کی پوتی) مع

ساتھ میرے یہاں آئیں بڑی خوشی ہوئی۔ مس مسعود کو

علمی ادب سے غیر معمولی شغف ہے اب جب کہ آپ سے ملنے

کا بس یہ مقصد ہے امتحانِ متعلق۔

دعا ہے کہ آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں۔

مخلص

[illegible]

۶۳

۵ر فروری

مسعود صاحب — تسلیم

کل شام مسودہ کا جو پلندہ بھیجا تھا

وہ مجھے ایک بجے دوپہر مل گئے۔ خط بھی لیٹر باکس

میں ڈال دیا ہے دوسرا کل میں نے بھیج دیا ہے۔ دونوں کی

رسید بھیجیں۔ کچھ سبز اوراق اور ایک سفید پیپر

عید کے تحفے میں دفتر بھیج دیا تھا۔ کیا میں نے

رکھ دئیے کچھ آپ کے لئے ہیں۔ بھیجتا ہوں گو

ان میں سے بیشتر آپ کے ...

آ گئے ہیں۔ ... ان میں سے چار ...

نکال دیئے ہیں کہ یہ افسانہ حذف کر دیئے جائیں تو بہتر

ہے ... کے ... نکال دیئے ہیں اور

... دیکھ ... ہے۔ ... سے ...

... کر دیجئے۔ آپکا [illegible]

۶۳

[illegible]

مسعود صاحب کرم — تسلیم

مسودہ دیکھنے کی مہلت اب ملی ہے۔

ایک غلطی [illegible] گذشتہ آ گئی ہے۔

ایک عبدالمجید کو ۳ دن کو [illegible]۔

یہ دونوں [illegible] صرف سہو ہے۔

باقی سب [illegible] ہے۔

مخلص

فیض

(۶۴) 1/3

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۲۳ [illegible] ڈھاکہ۔ یونیورسٹی [illegible]

مسعود صاحب تسلیم۔ آداب۔ آپ کے بھیجے ہوئے ترجمے ملے۔

کتنے خوش رنگ، خوش انداز اور خوشبودار!

غالب نے آپ کا یہ ترجمہ دیکھا ہوتا تو آم کی طرح

خسرو کے ترجمے دور ہیں انکو بھی ترجیح دیتے۔

کرخت اور دوسرے تمام جسم و جان حضرات

سایہ فگن کی فتح و شکست بھی شامل ہے۔ انگلینڈ کی گفتگو [illegible]

آخر یہ بھی کیا کم ہے! ہم تو آپ حضرات کے بس اور

دیگر دوسرے کی حضرات [illegible] کر ہم کے مبارک

جانشین ہیں" — امید ہے آپ اور متعلقین

خیر و عافیت سے ہوں گے۔ اور کیا آپ کے یہ ترجمے تو

خیال آتا ہے [illegible]

ایک [illegible]

امید ہے آپ کے ترجمے [illegible] ہو جائے اور [illegible]

[illegible] ختم ہو گئی۔ [illegible]

[illegible]



۲۶ مئی ۱۹۸۹ء

مسعود صاحب ہیں۔ تاثر پیارے

تجھ کو کوئی کہے چندر کہے، کوئی سورج و نور کہے
کوئی حسن کا مندر کہے، کوئی کچھ کہتے کوئی کچھ کہتے

دوسرا یہ

چشم بد دور دلبراں سارے
اپنے ناصر کو پیار کرتے ہیں۔

آپکا

[illegible]

۴

[illegible]

[illegible]

(۱) [illegible] off prints

[illegible]

[illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۶۸

۳۰ اپریل ۸۱ء

مسعود صاحب - تسلیم

خط لکھنے کے بجائے آپ مجھے فون کیا کریں

انکو شاید آپ درمیان رقعہ پڑھ لیں کو نہ دیں اسکیں

جیسے اجزا اسکی اب طور پر شائع نہیں ہوئے ہیں -

پرنس کو دینے سے پہلے

یہ بھی آپ نے خواب تھا -

مجھے دیر کے بعد یہ جانکر کہ آپ کو اس میں تحقیقات

وضاحت احمد صاحب نے توجہ دلائی کہ دور میں تھا سے اگر آپ نے

دانیہ خود اپنے ملا ہے کہ تھی سے اس دور میں غالب

حالی اکبر اور اقبال پر بھی کیا اجزا آتے تھے

مجموعہ ہے - شکریہ آپ انکو شامل کرنا پسند کریں

مخلص

رشید حسن خاں

(۶۹)

[illegible]

مسعود صاحب محترم — تسلیم

رسم خط والے مضمون کے پرچے

[illegible] ۱۳ - ۱۵ Gift from ...

ورکا ہے پونہ گئے ۔

انجمن ترقی اردو کی وکالت میں کس کس کو

توجہ دلا رہا ہے ؟ — [illegible] اور

[illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible]

چار [illegible] آپ کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]



۱۸ مئی ۶۱

مسعود صاحب مکرم - تسلیم

میری طبیعت اچھی نہیں ہے -

چاہتا ہوں کہ آپ کو جیسے ہی پروفیسر چانسلر (نام صحیح لکھئے)

پروفیسر ڈاکٹر محمود [illegible] رضوی صاحب زیارت کے لیے [illegible]

آپ فوراً [illegible] مجھے جواب کا [illegible] سکتے

تمام معاملے [illegible] کے لیے - [illegible] ہوگا

[illegible] کے [illegible] نہیں [illegible] -

امید ہے آپ یہ [illegible]

مخلص

[illegible]

[illegible]

۷۱

[illegible] خدا کرے بخیر ـ [illegible]

مسعود صاحب مکرمی ـ تسلیم ـ نوازش نامہ کا شکریہ

میں نے دفتر کو اطلاع دیدی ہے اور آپ نے

تاجدار نیپال [illegible] شیخ الجامعہ (ڈاکٹر طاہر رضوی صاحب)

وہ کل شیخ الجامعہ کے قریب کام ادا کر کے فیصلہ ہوگا

دیے جلد کا شکریہ آپکی خدمت میں مستعد

ہیں مناسب سمجھے کا ہو کریں ـ ہم نے تو کہا

منتظر جواب [illegible]

مخلص

[illegible]

(۷۲)

۲۰ مارچ ۸۵ء   کراچی - یونیورسٹی ۸۵

مسعود محترم - تسلیم

نثار ترابی صاحب نے بتایا ہوگا کہ آپ نے
میں نے شیخ الجامعہ کی تحریر ملاحظہ کر لی ہے جو درخواست
کی شکل میں آپ کے خلاف تھی - مجھے اس کا اختیار نہ تھا -
لیکن [illegible] نائب شیخ الجامعہ کو نامزد کرنا چاہیے تھا جس کو
چارج دیا جائے - اسکی میں نے اپنے طور پر خطا کی
تصحیح کر دی بغیر آپ کی ضرورت کے - تحریر شمار [illegible] سے
کچھ ہو سکتا ہے میری طرف سے عرض حال کر دیں - حضرت
شیخ آئے تھے کہ اب وقت ہر کام آپ کو تعلیقہ [illegible]
نہیں لکھ سکتا تھا - اب آپ اس ضرورت سے بے فکر قبول فرمائیں
مستقل نائب شیخ الجامعہ (قائم مقام) ان شاء اللہ
۱۰ اور ۱۲ مارچ تک وہ آپ آ جائیں گے - بہر حال اب
اس لیے گزارش ہے کہ آپ چند دن کے لیے [illegible]

مخلص

رشید الدین

(۷۳) 5/7/71

[illegible] صاحب تسلیم

[illegible]

[illegible] شکریہ ۔

[illegible] کی رفتار سست اور [illegible]

بے ترتیب ہے ۔ طبیعت کچھ [illegible]

[illegible] آپ کو مطلع کر دوں گا ۔

[illegible] شکریہ [illegible]

[illegible]



(۷۴)

دوشنبہ (۱۱ جولائی [illegible]) ذاکر باغ ۔ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

مسعود صاحب مکرم ۔ تسلیم ۔ طبیعت خراب ہے لیکن خراب تر ہوتی جا رہی ہے ۔

پیام کا غذات ڈاکٹر فریدی صاحب (لکھنؤ) نے بھیجے ہیں ۔ مرحوم میرے قدیم کرم فرما ہیں اور میں انکو موجودہ ہندوستان کے مخلص ترین مسلمانوں میں سے سمجھتا ہوں ۔ جانتا ہوں کہ انکی ساری عمر یہیں برکت ہو ۔ جب اور جہاں ضرورت ہوئی ہے یہی فریدی صاحب رہنما ہوں ۔ وہاں حیدرآباد کو بہتر) نہ کہا جا سکے ۔ ڈاکٹر صاحب کو لکھ دیجئے اور جواب لکھنے میں تاخیر ہوئی تو ہم آپ جیسے عزیزوں سے بدگمان نہ ہوں ۔ پھر عرض کرتا ہوں ، آپ سب مسعود و مسرور رہیں ۔ ادھر لکھنے کی تمنا ہے ۔

مخلص رشید احمد صدیقی

جمعہ ۳۰ جولائی ۸۱ء ڈاکٹر [illegible] - [illegible] صاحب

مسعود صاحب کرم - تسلیم - مسلم یونیورسٹی سے مجھ کو ایک
ایک Cheque بھیجا گیا ہے Rs 75/- کا [illegible]
یہ ایکسٹنشن لکچرز کے سلسلے میں ہے۔ غالباً یہ رقم خواجہ
منظور [illegible] جی معاوضہ ہے۔ آپکو یاد ہوگا اس کلام کو ایکسٹنشن
کے لئے ہونے کے لئے دیا تو عرض کر دیا تھا کہ معاوضہ کا کوئی سوال نہیں
اسلئے کہ مقالہ یہ مسلم یونیورسٹی کے سیمینار کیلئے لکھا گیا تھا اور وہیں
سنا دیا گیا [illegible] [illegible] یہ بات نامناسب ہوگی
اگر میں [illegible] سے اسکا معاوضہ لوں - ایکسٹنشن میں یہ مضمون
کے لئے [illegible] [illegible] نے معاوضہ پیش کرنے پر اصرار کیا - میں نے
انکو سمجھایا اور یہ کہہ کر ہدایت کر دی تھی کہ وہ اسبارے میں آپ سے
رجوع کر کے [illegible] کریں [illegible] دوران ہو گئے - میں نے
سمجھا بات آئی گئی ہو گئی - لیکن یہ چیک ملا تو بڑا تعجب ہوا اسلئے
یہ ضروری سمجھا کہ ایک مرتبہ پھر آپ سے گذارش کروں [illegible]
اسکے کہ جو کچھ مناسب ہو [illegible] جائے گا۔

ظاہر ہے یہ معاوضہ ڈاکٹر سر ضیاء الدین احمد کے مضمون کے
متعلق نہیں ہے [illegible] [illegible] نہیں ہو رہی ہے۔
اب تو جو کچھ تحریر فرمائیں گے اس پر عمل کروں گا - شکریہ
[illegible] آپ کا [illegible] ممنون ہے -

خیراندیش -
رشید احمد صدیقی

(۷۶)

۱۰ / اگست [illegible] ذاکر باغ ۔ یونیورسٹی علی گڑھ

مسعود صاحب محترم ۔ آداب

کارڈ، نوازش نامہ ملا ۔ شکریہ ۔ آپ [illegible] لطف و کرم [illegible]
یاد کرتا ہے ۔ [illegible] احسان کا خط ہے ۔ [illegible] صاحب کی [illegible]
[illegible] موصوف کو [illegible] خط لکھا ۔ موصوف کے [illegible] کی [illegible]
[illegible] ۔ [illegible]
[illegible] صاحب [illegible] ۔ آپ [illegible] کا اظہار کیا تھا ۔

آپ کا پنجاب کا دورہ کیسا رہا ؟ ۔ [illegible]
[illegible] ۔ [illegible]
[illegible] ۔ [illegible]
[illegible] ۔ [illegible]
[illegible]
[illegible] ہے ۔

[illegible] کہ آپ خوش و خرم ہوں گے

مخلص
[illegible]

(۷۷)

۳۰؍ اگست ۸۲ء   ڈارجلنگ — لوئیزی گیا

مسعود صاحب محترم — آداب

(۱) کل شام فراق کے جشن
دفتر سے جو آیا تھا وہ حسب ذیل ہے ، اکثر اشعار[۱۵]
مجموعہ کلام پر اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں ،
" قطعات کے لکھنے میں اقبال کا بھی درجہ
بہت بلند ہے لیکن ان کے یہاں وہ مابعد الطبیعاتی
اور صنفیہ بھی ہے جو کبھی کبھی فرقہ وارانہ بھی
بن جاتی ہے پھر بھی ان کے بہت سے قطعات بلند اور
پُر تاثیر ہیں "
مابعد الطبیعاتی ، عینی اور حتی جیسے الفاظ کے
بعد فرقہ وارانہ کا اضافہ کیا گیا — فرقہ وارانہ[۱۵]
کے بعد فیصلہ پر آنے میں کتنی دیر لگتی ہے ! حیران
رہ گیا ہوں وہاں سے کچھ کلمۂ خیر (مثلاً فرقہ وارانہ) کہتے
ہوئے پسپا ہو (اختیار کرنے بھی بڑی جیت ہے) — بلکہ
جو کسی جو ترجمہ کا تاثر اور انگریزی شعر و ادب کا اتنا
عالم ہو جتنا کہ فراق تھا !

(۲) معلوم ہے شاید مولانا بھول گئے کہ ڈاکٹر
سید ضیاء الدین احمد صاحب نے مضمون کے مجھے
۲۵ - ۳۰ Reprints دیئے اور میں نے مدراس
عزیزوں اور دوستوں کے لئے بھی تھے جنکو فوراً
یہ شمارہ شامل ملک ہے۔

جیسا کہ پہلے عرض کر چکا ہوں
جب مولوی یوسف صاحب خود لے اور اس مضمون کے
Reprints مطلب ہے ادا کر دیں تو ان کے
دوسرے Reprints کی صورت ہو اگر آپ کو ...
ندوہ سے مجھ سے حاصل کر لے۔ شکریہ

مخلص سید احمد
۳۰

22 Sep. 71

(68)

مسعود صاحب محترم – آداب

ڈاکٹر ضیاء الدین کی شخصیت [illegible]

آپ نے ایک بار فرمایا تھا کہ اسکی کتابت کرا لی گئی ہے۔ [illegible]

[illegible] Extra Reprints

[illegible] Reprint

مجھے ضرورت ہوگی۔ ایک سیٹ اپنی [illegible]

[illegible]

وقت آنے پر دیکھا جائے گا۔

اگر [illegible] Reprints

[illegible]

[illegible]

[illegible]

آپکا

[illegible]

۶۹

یکم اکتوبر [illegible]

مسعود صاحب مکرم - تسلیم

۲ Reprints ذرا کرم فرما ارسال کر دیجیے
دوسرے میں کوئی وقت نہ ہوئی تھی ہے عرض معروف
کر رہا ہوں کتابت کو تو تسلیم نہیں کیا
گزشتہ مرتبہ ۸ پرلس میں تیار ہیں - کیا ایسا
نہیں ہو سکتا کہ آپ اپنے طور پر بھجوا لیں
انتظام کر دیں ۸ بجے ۱۵-۲۰ میں
Reprints (چاہے ان پر cover نہ ہو یا نہیں)
سب اول وقت میں آ جائیں - شکریہ

[illegible]

(۸۰)

۵ اکتوبر ۶۸ء   ڈھاکہ ۲ ۔ شعبۂ اسلامی تاریخ یونیورسٹی ڈھاکہ

مسعود صاحب مکرم ۔ تسلیم

کارڈ ملا، آپ کی بھیجی ہوئی دید

مضمون کے 39 Reprints ملے ۔ شکریہ ۔ پانچ پہلے
مل چکے تھے ۔ اس طرح کل ۴۴ ہوئے ۔ میری درخواست
صرف پچاس کی تھی ۔ لیکن یہاں حال یہ تھا ۔
اس سے پہلے ایک مختصر یادداشت بھی بھیجی اور آرنلڈ نوٹس کو ان
اسمائے ادویہ اور پیمانوں کو ہم تین لکھوا رہا ہوں تو
ان کو کتاب کی صحت میں ترقی ہوگی ۔ معلوم نہیں دفتر نے اس
کو کہاں تک عمل کیا ۔ اس میں تھوڑا سا میرا اپنا فائدہ تھا
یعنی مذکورہ اشعار میں سے بعض کو یہاں کھینچ کے طور
نسخے بھیجے جاتے تھے ۔ مگر دفتر کا یہ دستور ہے چھپنے کے بعد
لاتعلق سا رکھا جاتا ہے اور وہیں مقید ہو کر رہ جاتا ہے
یہ تو گویا دانستہ ہی نہیں ہے ۔ اسکی اشاعت کا انتظام تو
باقاعدہ کسی کو سونپنا چاہیے ۔ آخر آپ کا دفتر خود ہی کیوں

کچھ معلوم نہیں کرتا — مسٹر ووسٹو[۲] کا موقف کے سمجھنے کا اعلان ہے

اتنا سمجھیے تو ہے نہیں اور ایسے کسی قانون اور ادارے کی ضرورت ہی کی

دعا کرنا ہے ۔

والسلام ۲۰ جولائی ۱۹۶۲ء

مخلص

[illegible]

(٨١)

۸ - اکتوبر [illegible]

مسعود صاحب مکرم — تسلیم

نوازش نامہ ملا تھا۔
آپ کی کرم فرمائی کا شکر گزار ہوں

(۲) کچھ سمجھ میں نہیں آیا کہ شاکر و سلفر کیا
سمجھا جائے اور کیا نہ سمجھا جائے بس
اس سند کو آڈیٹر صاحبان طے فرمائیں!

(۳) خدا کرے ضیا [illegible] جب [illegible] ملتوی
نظامی صاحب کو بہت [illegible]

[illegible] پر آ گیا [illegible] مخلص
مضمون پڑھ کر دیکھا۔ رشید احمد صدیقی

دوسرے پرچہ کو [illegible] تو مجھے [illegible]
تو حضرت کے یہ آپ ہی ہوں!

۸۲

۸- نومبر [illegible]

مسعود [illegible] — تسلیم

یہ آپ کی دو چیزیں

مشکور ہیں۔ ایک صحیح دوسری بے پیرا۔

سفر [illegible] — بڑی حفاظت سے آئے تھے

اسی طرح [illegible] infection [illegible]

[illegible] نہیں ہے۔ اور [illegible]

[illegible] مشغول ہوں گا [illegible] فراہم کرنے کا

[illegible] ۔ امید ہے آپ خوش و خرم

اور [illegible] مصروف

مخلص

[illegible]

(۸۳)　　15 Nov 75

مسعود صاحب مکرم — تسلیم

کل آپ سے جب فون پہ یہ ذکر ہوا تو

بھیجے ۲ دو الشوع جدید ایڈیشن کی نانا کی کے کچھ

جو آپکی ادارت میں شائع ہوئے ہیں: (جن میں

میرے ۳ دو مضامین رسم خط اور حروف ہجاء الابجد

بھیجیے ہیں — شکریہ　　مخلص

فیضی

پتہ ہے:

Professor Asaf A. A. Fyzee
102, Bhulabhai Desai Road
Bombay - 36
W. B.

۸۴

2/12 Sat:

مسعود صاحب کرم ۔ تسلیم

مسئلہ صدارت میں کچھ پیشرفت ہوئی ؟

شام کو آپ اگر تھوڑی دیر نکالیں تو بہتر ۔

دس بجے کے بعد ٹھیک، میری طرف نکل آئیے

تو کیا حرج ہے !



۱۰ فروری

مسعود صاحب - تسلیم

(۱) اس تحریر کا مسودہ خوشگوار ثابت ہوا مرسلہ کتب کا شکریہ

(۲) انسانیت کا ایک حصہ اور ادراک ملاحظہ ہوا ہے - ابھی دوبارہ سے مطالعہ نہیں کیا - مسودے کو واپس کرنے کی ضرورت نہیں ہے - آپ کی کوشش کا بہت [illegible] منت نہیں ہے -

(۳) مسعود حسین اور آصف جاہ میر کی کتاب بھیج سکیں گے جس سے معلوم ہو کہ [illegible] مصرعوں میں شعر [illegible] کس کی سرپرستی کیسی ہوتی تھی اور [illegible] اور [illegible] کی [illegible] ؟ [illegible] ضرور - تعجب کی بات ہے -

والسلام

[illegible]

٨٦

17/12

مسعود صاحب مکرم - تسلیم

برادرم [illegible] عبدالشفا [illegible] کل چلے آئے تھے

آپ کے مکتوب ملا، اب [illegible] ہیں

مستعد ہیں - یہ آزار کچھ اتنا اہم نہیں ہے

لیکن مجھ کو زیادہ ستاتا ہے۔ اسلئے دریافت

کرنا پڑی - خدا کرے آپ اچھے ہوں تو

ایک نسخہ میں بیمار کو [illegible] کردیں یا

معائنہ کروں -

مخلص

[illegible]

۸۷

[illegible]

مسعود صاحب محترم ۔ تسلیم

کمال ہے ایک بات تمام عمر ذہن پر [illegible]

لیکن بھول گیا ۔ دینیات کے سلسلے میں ..... کو

[illegible] پر جب کچھ لکھتا ہے تو [illegible] ہوگا ۔

تاہم کسی کا یہ شعر کہ "[illegible]" [illegible]

[illegible] دیکھیے میں آئیں ۔ اگر مرتے دم تک

[illegible] تو اس کی تصنیف

[illegible] سے اپنی [illegible] کی [illegible]

ہوگا ۔ 1950 کی [illegible] [illegible] لے ڈالی تشنگی

کتنی عبرت انگیز ہے ۔ اتنی سی [illegible] خیز سہی !

مخلص

رشید احمد صدیقی

۷۱ء
۲۳ - دسمبر

(۸۸)

مسعود صاحب محترم – آداب

نوازش نامہ کل ملا تھا۔ بہت بہت شکریہ۔
آپکی تحریر عزیز احسن صاحب کو
کام یاب گیا – آپکی
دکھا دی ہے۔ انہوں نے دو خوبصورت شاہکار کلیم الدین صاحب کی
خدمت میں بھیج دیے ہیں گے۔ مگر ان کا نام ابھی تک
پانچ سو کتابوں کی فہرست میں نہ تھا۔
سردی کے دنوں نے اور الرجی کے احترام میں اس دن
آپکی حفاظت خود اختیاری کا جس سے جو جی میں دیکھا تو [illegible]
اس وقت نظروں کے سامنے ہی۔ [illegible] کپڑوں سے جسم کا جو حصہ [illegible]
ہوا تھا اسے ڈھکنا چاہا۔ اس درجہ خلاف تھا [illegible] شخصیت
دونوں سے تلاش کرنا اور پانا ناممکن ہو گیا تھا۔ پر احتمال ہے کہ
اب مرض دور ہو یا نہ ہو الرجی تو اب پاس نہ آئے گی۔

مطلب
[illegible]

۸۹

31/Dec 71

مسعود صاحب سلام و تسلیم

خدا نخواستہ صحت سے متعلق

پھر تو کوئی تعجب و تشویش قسم کی کوئی بات پیش آئی؟

مسلم اوراق کے ذریعے مجھے زیادہ زحمت دی گئی۔

۲۸ صفحات آپ کے پاس ہیں ۔ ۱۷ - ۲۵ کے غائب ہو رہے ہیں۔

اس طور پر کوئی وضاحت پیش کرتے تو آپکا مضمون

مکمل ہے خوشی ہے کہ دیکھ لیا جاتا ہے ۔ اس طرح سے

اطمینان کر لیا جاتا ہے کہ ملنے کی نہایت ملی تو ہو گی

تم بھی پرستش لغات بیت نہ ہو ۔

دعا ہے کہ آپ بخیر و عافیت ہوں

مخلص

[signature]

۹۰

یکم جنوری ۶۳ء ۔ ذاکر باغ ۔ یونیورسٹی علی گڑھ

مسعود صاحب کرم ۔ تسلیم ۔ مسودہ اور نوازش نامہ ملے ۔ طبیعت ناساز ہونے کے باوجود آپ نے جس توجہ سے مسودہ کا مطالعہ فرمایا اس کے لئے ممنون بھی ہوں اور شکر گزار بھی ۔ اب قدرت کے لئے صحت یاب ہو جائیے اور سال کو مبارک فرمائیے ۔ آپ نے جہاں تہاں حاشیے پر جو نوٹس لکھے ہیں وہ صاف پڑھے نہیں گئے ۔ تو اس مسودہ کو جو باتیں تحریر کی گئی ہیں ان کو بھی دوبارہ لکھوا کر سمجھ نہیں سکتا ہوں ۔ سوچتا ہوں کسی وقت جو آپ کیجئے مناسب اور گوارا ہو تو وہ یا کوئی صاحب لے کر آجائیں تو ساری باتیں واضح ہو جائیں گی ۔ انیس کی بحالی تہنیت کے تو ہر دیار دشمن لکھو یہی ۔

مخلص

رشید احمد صدیقی

٩١

یکم ستمبر ۶۲ء

مسعود صاحب — تسلیم

۱۸ ستمبر ۱۸ اپ کے
خط کے پہنچنے تشریف لا سکیں گے
پیرس ... پر جب مجھے ...
تشریف لے جا رہے ہیں ۔ مطلع کیجئے ۱۸
کو شام ... خوش ہوں گے
تشریف لائیں گے آپ آئے
ملاقات اب کسی اور وقت کیجئے
جو لوگ ... پر اطمینان اور
ان کے ... نہیں ۔
... ... آپ کو ... اور
... ...
... ...

(۹۲)

بدھ ۲ فروری ۷۲ء

مسعود صاحب مکرم - تسلیم

آج شام ۴ ۱/۲ بجے مولانا سید ابوالحسن علی صاحب ندوی

ساتھ آئیے۔ یہاں سب بہت خوش ہوں گے - شکریہ

Bi

رشید احمد صدیقی

Wednesday 2nd Feb 72

٩٣

شعبۂ اردو ـ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

۲۰ فروری ۶۲ء

مسعود صاحب مکرم ـ تسلیم

پرسوں دونوں خط ملے۔ آپ کے ایک کرم کا
شکر گزار ہوں۔ شکریہ لکھنے بیٹھا تو پہلے یہ خیال آیا
کہ ہر قسم پر آپ کے بجائے اقبال یا حالی ہوتے تو
انکا شکریہ ادا کرنے کے بجائے انکو دعا دیتا۔ آپ کیلئے
دونوں ہی ہیں۔ یوں بھی میں شکر گزار رہا اور دعا گو بھی
زیادہ طمع نہیں کرتا!

مخلص

رشید احمد صدیقی

(۹۳) Thursday
19/[illegible]

مسعود صاحب کہتی - نسیم پچھلے ماہ سے [illegible] ہو گئی

تو محسوس ہوا جیسے ۸ [illegible] نظر کے زیر علاج [illegible] میں ہوا

معلوم ہوا مسئلہ نہ تھا؟ اگر [illegible] کی اور اقبال [illegible] پریشان ہوا

ایسے میں کب شکوہ ۸ جا کی پر ایک پیرا گراف [illegible]

اضافہ کر پایا ہے - اور یہ تو کیسے ہو!

سری طبیب رسمی صحبت کا ثبوت ہے

مصنف
رشید احمد صدیقی

یہ کچھ ایسا [illegible] نہیں ہے - [illegible] کا ہے
نہ ہو سکے تو نہ سہی - ایک پیرا گراف کے
محنت کا فرق نہیں پڑتا -

٩٥

4/3

مسعود صاحب! آپ سے تسلیم

اختلاف ہے۔ ایک شعر ہے جسے آپ نے سمجھا ہے؟

[illegible]

پہلی سی تو ریک ... تھا ... آپ کا تماشا

پورا شعر کیا ہے؟ اسی پر لکھ کر

آپ کو اس طرح انشاء کی صلاح ہے۔

آپ کا

رشید احمد صدیقی

(٩٦)

۲۷ مارچ ۷۲ء

مسعود صاحب! سلام شوق۔ حسب فرمائش مسودہ بھیج رہا ہوں

[illegible]

چونکہ یہ خطبہ کی شکل میں نہیں بلکہ ایک مستقل

مضمون کی حیثیت سے ہے۔ یعنی "دوستو اور عزیزو" کا انداز نہ ہو

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کچھ اوراق کو "تحلیل بند" کر دیا ہے اور ایک نوٹ [illegible]

[illegible]

یعنی ترک یا اختیار [illegible]

امید ہے آپ بخیر ہوں گے۔

مخلص
رشید حسن خاں
27/3/1972

To
Professor Dr Masud Husain Khan
Jamia Manzil
A.M.U. Aligarh

[illegible]

(۹۷)

۱۰ اپریل ۶۲ء

مسعود حسین صاحب - تسلیم

جناب شاہ صاحب ملاقات -

آپ نے میرے خط کے سلسلے میں بڑی زحمت اٹھائی

اپنڈکس کا حکم کر دیا جو بھیج کر دیا گیا تھا

لیکن یہ خود گزر سکتا تھا - شاید آپ نے پہنچنے کی

جرأت کر سکتا - آپ نے تحریر میں بنیادی کا

حرف نکالا ہے آپ نے تو تھا - بہرحال

آپ کے مضمون میں اس کا اور زیادہ ذکر ہے

جو جلد شعبۂ اردو سے چھپ کر آ جائے گا

کا سرورق ہے کہ پاس ہے - آپ نے کا حکم معروف

اسے دوبارہ شائع کر دیں اور اب ضرورت بھی نہیں رہی

کبھی کبھی دیکھتا ہوں - غالب ----- اقبال کے

اجزاء بھی اس کتاب میں شامل ہیں ۱۹۶۲ء ص ۸۱

بہتر ہے کر دیا گیا ہے - غرض سب باتیں خاطر خواہ

ہو گئیں - ملک اس سے زیادہ

کس منہ سے آپ کا شکریہ اس لطف خاص کا !

ان دنوں طبیعت مضمحل رہتی ہے اور
لکھنے پڑھنے کے کام صرف صبح ہی میں ہوسکتے
جب ایک ہوتا ہے تو لکھنا اور مشکل ہو جاتا
چھوڑ دیتا ہے!
سب کو دعا

مخلص

سید ابوسعید احمد

۱۱ / مئی ۴۲ء
جمعہ

(۹۸)

مسعود ماہ منیر — تسلیم

مرے مضمون کے ۲۰ – ۲۵

Reprints دو ، مرے (حسب معمول)

پریس کو بھجوا دیں گے ہدایت دے دی تھی

شکریہ

۹۹ 15-5-72

مسعود صاحب مکرم - تسلیم

۲ اپنے خطبے کے Reprints کے لیے

عرض کرنا ہے کہ ۱۵ - ۲۰ عدد [illegible]

چاہتا ہوں کہ [illegible] سرورق [illegible]

محض چھپے ہوئے اوراق کو [illegible] کر [illegible]۔

اور میں [illegible] - سرورق پر [illegible]

[illegible] اور خوردہ [illegible]

[illegible] دیکھ رہا ہوں [illegible]

[illegible] اور [illegible] ہے

[illegible] -

مخلص [signature]

[illegible] ۔ ۱۲ [illegible] **Strictly Personal**

مسعود جی مکرم ۔ تسلیم ۔ [illegible] ہفتے گزر گئے ۔ امید ہے آپ بخیریت

ہوں گے اور اپنے کاموں میں خوش و خرم ۔ " [illegible] " کا مسودہ

آپ نے واپس رکھوا لیا تھا [illegible]

[illegible] ۔ آپ نے [illegible]

سکے گا ۔ [illegible] حرج نہیں ۔ طبیعت اچھی نہیں کچھ کرنے کو جی نہیں ۔

خیال آیا مسودے پر نظر ثانی کر ڈالوں ۔ [illegible]

موصوف کے [illegible] سے مصنفین کی کتابوں کی طباعت کیلئے کچھ [illegible] یا

نہیں ۔ [illegible] کوئی جواب نہیں آیا ۔ [illegible]

اس طرح کی اعانت کرتی ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

ایک بات اور کہنا چاہتا تھا [illegible]

[illegible] خیال میں آتی ہے ۔

وہ [illegible] آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] Gratitude [illegible]

[illegible]

[illegible] احترام [illegible]

[illegible] "[illegible]" [illegible] اور [illegible] [illegible]

ذہن اسی طرف منتقل ہوتا ہے۔ [illegible] [illegible] تعلق [illegible] میں [illegible] [illegible]

Catagorees [illegible] [illegible]

مطلقاً نہیں ہے۔ [illegible] مگر ان تمام کو [illegible] ہے کہ [illegible]

الفاظ کے [illegible] نہ [illegible] تھا۔ یہ [illegible] [illegible] تمام [illegible] میں

مسلم [illegible] قرار دیا [illegible] بہر حال [illegible] نہیں [illegible] کا سوال ہے۔ اس سے

جیسے اتفاق نہیں [illegible] احترام کرتا ہوں۔ [illegible] آپ کو [illegible] الفاظ [illegible]

[illegible] مناسب سمجھیں تو اس کی تعریف [illegible] میں [illegible]

[illegible] حال کی [illegible] معلوم ہوا۔ [illegible] [illegible]

کی ہیں۔ [illegible] غریب [illegible] اخراجات سفر کا متحمل [illegible]

طبیعت خراب [illegible] موسم [illegible] خراب [illegible] کیا [illegible] ہے!

[illegible] [illegible] [illegible]

(١٦)

ڈاکٹر صاحب - اورینٹل کالج

۲۷ مارچ
یکم مئی

مسعود صاحب مکرمی - تسلیم - نوازش نامہ ملا۔

آپکی علمی [illegible] پسند آیا [illegible] - میں اللہ سے [illegible]

[illegible] احساس [illegible] کر سکتا ہوں - [illegible]

کہ اپنی تحریروں اور تصانیف کے بارے میں [illegible] احساس

[illegible]

جب تک مسلم یونیورسٹی قائم ہے [illegible]

[illegible] خدمات کے صلے میں جو [illegible]

[illegible]

[illegible] اوراق [illegible]

ایک [illegible] کیا کرتا تھا [illegible] کے علاوہ [illegible]

[illegible] جاتی ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] آپکو [illegible]

[illegible]

دعا [illegible] رحمہ اللہ

[illegible]

Professor Dr Masud Hussain Khan

[illegible]

۱۰۴

۲۸ مئی ۶۳ء

مسعود صاحب — تسلیم و آداب

کمال نظر و لفظ کا حالیہ شمارہ ملا: بہت بہت شکریہ
آپ کی ترتیب اور کتابت خوبصورت اور عمدہ ہے۔ تو مجھے بے حد پسند آئی جس طرح
نظر میں نے اس کی تعداد کا جو جز حرفی ہے اس کو دیا ہے وہ بہت ہی مناسب ہے اور کتاب بھی
آپ نے سنجیدگی سے اور محبت اور لگن سے دیکھی ہے۔ حجم کی بہت اچھا ہے
اس سے پہلے اس کا تھوڑا سا حصہ بہت اچھا ہوتا۔
کمال صاحب! میں تو بہت دیر سے مذکورہ شمارہ پا کر بہت خوش ہوا
میں پہلے بھی نہیں۔ ہمیشہ ہر بات پر عمل کرتا۔ بہر حال یہ تو آپ کو تکلیف کا
سلسلہ ہے [illegible] آزادی کی حد [illegible]
[illegible] امید ہے آپ مع الخیر ہوں گے

مخلص

[illegible]

(١٠٢)

وحدت [illegible]

مسعود صاحب محترم — تسلیم [illegible]

[illegible] کے متعلق اس [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ڈاکٹر صاحب کے [illegible] نہیں [illegible] کتاب [illegible]

[illegible] نہیں [illegible] جا سکتا۔

کتاب [illegible]

[illegible]

[illegible] Layman [illegible]

[illegible] پڑھتا ہوں تو [illegible]

[illegible] لگتا ہے — [illegible] ۸ [illegible]

سختی یا اکڑاؤ ہے - سبب ہے hardening of
arteries [illegible] کتاب ہے [illegible]
[illegible] جیسے [illegible] یا [illegible] کی ضرورت ہے [illegible]
[illegible] - [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] - [illegible]
[illegible] - [illegible]
[illegible] - بہر حال کتاب [illegible]
[illegible] [illegible]

[illegible]

۱۶۲

۱۰، جون ۶۲ء

مسعود صاحب محترم۔ تسلیم!

ایک بات تو میں کہتا تھا ملاقات تیز چیزوں کیلئے

انسپیریشن ہے۔ گندمی - سرخ اور گورا! عورتوں کی

ونڈ فورس لہی ہیں ہم سے سرخی اور سرخ تو ان کے مقابلہ پر

گورا ہی کی جگہ ۵۸ء درگور (گرفتہ) کے گئے ہیں!

کیا اس شعر کے بعد اس کیوں کیفیت جب ان تیزوں کے

پیاہ میں سرچ تو ہر ۵ منٹ کیلئے مرے ہاں کر لیا گیا

انگلیاں تحریر میں دو چار باتیں رفتہ رفتہ

زحمت تو دو اور اتفاقاً [illegible]

~~[illegible]~~

مخلص
[illegible]

۱۰۵

[illegible]

۱۰۶

۱۱ جون ۱۹۶۲

مسعود صاحب محترم   تسلیم   پچھلے ہفتے ... کو خط ... کہ خیال آیا کہ آپ نے تذکرہ (صفحہ ۱۰۱ وغیرہ)
میں خطوں کے ان اجزاء کو حذف کرنے کا خیال ظاہر کیا تھا جو حال میں آپکی خدمت میں بھیجے تھے اور آپ کی طرف سے بہتر ...
ان میں ۵ - ۶ اوراق ایسی تحریر کے ہیں جو ... [illegible]
[illegible] کے ... ایک ... شروع کرنا ... اور ... " ہے - یہ ... [illegible]
... [illegible] ... کی طرف سے
سے ... [illegible] ... ان اوراق میں
خلاصہ ... اقبال کے ... کی طرف ... دلائی گئی ہے - خیال ہے کہ وہ ... لیتہ کیا جائے گا -
لیکن ... عرض کر چکا ہوں ... ان اجزاء کی اشاعت پر ... نہیں ہے - بلکہ ... کی طرف ... ^
... [illegible] ... ^
جیسے ... کی ضرورت نہیں ہے - اگر ... کے معیار ... [illegible]
قصہ مختصر اگر آپ ان اوراق کو حذف کرنا مناسب خیال فرماتے ہیں تو انکو ... [illegible]
... [illegible] ... کی اشاعت ... یا نہیں ؟
آپ ... ؟   موسم نے ... - آپ کو ... [illegible]
بار ... - لیکن دیکھیے "... " "... " ... ہے ؟

مخلص
... [illegible]

24.6.72

(۳۷)

مسعود صاحب مکرم — تسلیم

کیا ملک و قطر کے نئے جشن ابھی آپ کی

گوشے ابھی پیش نظر ہے؟ اگر ایسا ہی ہو تو ایک صاحب کے

بارے میں کچھ عرض کروں گا جن کو بڑا اعتبار ہے۔ انکے دامن (انکا اسلوب)

مستورات سے عشق ہوا۔ ~~[illegible]~~ اور بعض افراد سے تو

انجیر شناسی ہے!

موسم انبہ آ چلا ہے، مبارک ہو۔

مخلص

رشید احمد صدیقی

(۱۰۸) [illegible] جولائی ۳۲ء

مسعود صاحب مکرم ۔ تسلیم

مسودہ [illegible] آپکے ساتھ [illegible] ہے

اگر یہ معلوم [illegible] مجوزہ تحریک [illegible] سے

متعلق بھی کچھ ادراک [illegible] ۔ آپکی [illegible]

[illegible]

۳ [illegible]

[illegible] شاید تحریک [illegible]

[illegible]

[illegible] ۔ شکریہ

مخلص

[illegible]

۱۰۹

۱۷ جولائی [illegible]

مسعود صاحب مکرم - تسلیم۔

جامعہ کا حالیہ شمارہ نظر سے گذرا۔ [illegible] مشکل [illegible]

کیسی [illegible] ہو گیا ہے - آخر میں عبداللطیف اعظمی کا جو مضمون

[illegible] تھا - [illegible] آپ کے [illegible]

آپ کو لکھتے - جامعہ [illegible] کے [illegible] کو دور کرنے کیلئے [illegible]

[illegible] اور [illegible] - جامعہ نے [illegible]

وہ سب [illegible] ہیں - [illegible] کی [illegible] کو جیسے [illegible] ہیں -

[illegible] یونیورسٹی کے [illegible] جامعہ کی جو حیثیت ہے اسکا احساس تو

کرتے نہیں [illegible] ہم [illegible] یونیورسٹی کی [illegible]

[illegible] ہیں - [illegible] چھوٹے بڑے سب [illegible] وغیرہ ہے -

[illegible] - [illegible]

[illegible] کرتے ہیں اور [illegible] ذمہ دار سمجھتے ہیں

[illegible] کسی قسم کا تعلق مسلم یونیورسٹی سے نہیں ہے [illegible] یونیورسٹی [illegible] اور

[illegible] - [illegible] ہے [illegible] تو مسلم یونیورسٹی [illegible]

سمجھے جا سکتے اور انگریزوں کا ردِ عمل ناکامی کے بعض وجوہ جو
مسلم یونیورسٹی کے معاملے میں گھٹنے کے ساتھ اور اس کے اثرات اور
خدمات کو دور اثرات کے عنوان پر رکھتے ہیں اور اس کا حساب کچھ
بے قرار ہیں ! لیکن دونوں برادران ، محمد علی اور شوکت علی صاحبان
پیش پیش تھے اور ایک تو اختلاف اور بے شمار مسلمان جو القران
دور جا پڑے پیچھے ہو گئے ہیں اور ایک کی تقسیم کے بعد قرار دیں ۔
کہ کیا یہ سب اچھے نہیں ہوا اور یہ واقعات ہیں اور کالج
سے لوگوں کو ضرورت پیش آتی ہے اور وہ سمجھ نہ سکا اقتدار کو لینے
اور کر دیں ۔

حالات کے رویے کو دیکھتے ہوئے یہ بات کہنے میں
آتی ہے کہ ایک تعداد مسلمانوں میں ایسی بڑا جرم ہے
اور تعلیم [illegible] کی طرح شیخ کی سزا ہے ۔
دونوں ساتھ کے دوست کا تماشا / تبادلہ بنا کر مسلم یونیورسٹی کو
خدمات اور کارنامے کو کس طرح لے کر گزر ہیں
یہ تاریخ کا بچہ کا جیسا باپ کیا ہے بتا دیں کیسا ہے ۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

21.7.72

مسودہ دیکھ لیا ہے - تعلیم - خطبے کے جو اجزا آپ نے

منظوم ترجمے کے لئے بھیجے تھے وہ 45 صفحات ہیں - اس میں اصل کتاب کے

درج ہیں - ایک (ص ۱ تا ۱۱) "معنوی تحریک ثانی" دوسرے کو

بعض اہم شعرا بشمول غالب، حالی، اکبر اور اقبال کے مخصوص اشعار کو

حیثیت - آخری دو صفحے اضافی ہیں - مولوی انور کی کتاب

واضح طور پر کم و بیش ۳۳ صفحات پر مشتمل ہے - یہ بھی ممکن نہیں

زیادہ کو کم کر کے کم کو مساوی کر دیا جائے - اب یہ آپ کی مرضی پر ہے

جو چاہیں کریں - مجھے کوئی عذر نہ ہوگا -

دفتر سے کہئے Reprints شامل کر کے تاکہ میں جلد

واپس کر دوں - اسکا انتظار ہے -

ایک بات خاص طور پر عرض کرنا تھا کہ یہ کہ خطبہ کے جو

اجزا منظور کئے گئے ہیں ان کو سرسری طور پر دیکھ کر

اس میں میرا نقصان ہے - اسکا اعتبار ہوگا کہ ۸ تحریر میں کوئی

نامناسب بات یا انوکھا نہیں راہ پا گئی ہے - معلوم نہیں حضرت جیسا کہ

کتاب ذرا کم ہے سا رد عمل یوسف صاحب پر کیا ہوا ہے

آپ نے شعر کو گمراہ کیا ۔ اسکی بنیاد جھوٹ ذات پر

معلوم نہیں آرٹسٹ فنکار کی کس حصے سے چلا سکا ہے ۔ تاکہ

آپ کے نزدیک کافی ہے یا نہیں ۔

اس سے آپ متفق ہوں گے ۔ آخر کہا [illegible]

خوش کب ہو نہ پائے سو ۔ خیریت ہے [illegible]

بھی نسبت ہے ۔

خط

رشید الاسعد لیڈ

مسودہ [illegible] ایڈیٹر

[illegible] شاید مجھ کو تم [illegible] بات [illegible]

[illegible] کر سکو [illegible] ۔

"[illegible] کیا مجھ سے [illegible] "

[illegible] کیا معرکہ ہے ؟ اور صحیح درجہ ہوا [illegible] اور

[illegible]

[illegible] 35 [illegible]

[illegible] 35 [illegible]

[illegible]

[illegible] چمن میں ایک نشیمن بنا کے دیکھ لیا!

[illegible]

[illegible] Private Circulation [illegible]

(۱۱۲)

۸/اگست ۷۲ء

مسعود صاحب تسلیم ۔ یہ اوراق ملاحظہ ہوں ۔

آپ نے جن الفاظ پر نشان لگا دئے تھے ان سب کو حذف کر دینا اچھا

نہیں لیکن آخر کے دو طویل اقتباسات بالکل نکال دئے ۔

ممکن ہے کہیں آپ نے نشان لگا دئے ہوں اور میری نظر نے انکو نہ دیکھا

ہو جیسے آپ انکو حذف کر دیتے ۔

امید ہے آپ بعافیت ہوں گے ۔

[illegible]

8-8-72

[illegible]

Professor Dr. Masud Husain
Javed Manzil
Near Saifi Hostel
A.M.U. Aligarh

Rashid Ahmad Siddiqui

٩ اگست ۶۳ء

مسعود [illegible] – لیجئے

صفحہ ۳ کی تحریک [illegible] کیا؟ تمام حصے حذف
کر دئیے گئے جنہیں آپ نے [illegible] سمجھا تھا – یہ تھا نہیں
بلکہ آخری دو صفحات کچھ [illegible]
[illegible] ترجمہ [illegible] زیر بحث آ چکا تھا – اب
میرا خیال ہے کہ [illegible] کا [illegible]
باقی نہیں رہا۔ [illegible] تشکیل کے ۱۰ صفحے
رہ گئے ہیں – کیا ایک نیا [illegible]
[illegible] شامل کر دیا جائے جو [illegible] بنیاد تھا
اسی [illegible]
سلسلہ قائم رہتا۔ [illegible]
[illegible] – لیکن [illegible] comment
[illegible] Proposition [illegible]

اب یہ کیفیت تو سلسلہ نہ ہوا تھا۔ اس سے

ہندوستان کو دلچسپی اور مشرق کو بہت [illegible]

لنکا صاحب نے عرفان کو لکھا وہ جو

آپ کے نزدیک مناسب خیال ہو۔ فقط

مخلص

پرسنل سکریٹری

ڈاکٹر [illegible] کی بہت [illegible] سلسلے میں جو آنریری [illegible]

[illegible] (دفتر انجمن ترقی اردو) کو

[illegible] مطلب [illegible]۔ [illegible] شکریہ

[illegible]

30.8.72

(۱۱۴)

مسعود صاحب مکرم - تسلیم

کیسے عجیب ایک خط آ گیا حیرت ہوئی تھا -

آپ کی نا پرسی تھی اپنے پڑھیئے کی، ضرورت ہوئی ۸ سال فاصلے -

ایک عام ورزش ہے جسے عرض کر نہ سکے دوبارہ ہو گی۔ یہ کیا

اگر ہمارا نظر ہے اگر سیاق بجز کچھ نہ ہو تو شائع ہو۔ تو

حسب معمول مجھے اسکے ۲۱ - ۲۵ آف پرنٹ درکار

ہوں گے - اندیشہ ہے کہ کتنی بیرونی کتب کی ارسال گزارش

تم نہیں کیا ! بس یہ ہی ! اور اب فائل کی جلد سے جلد

آپ کی لیجئے - سلسلہ شائع پر نشر کا اہل نہیں آیا !

مخلص رشید

۱۱۵

دوشنبہ ۲۵ دسمبر ۷۲ء

مسعود صاحب محترم — تسلیم — عنایت نامہ ملا — مسودہ بھی —

کیا بتاؤں کچھ لوگ رسالے کو کیا بنانا چاہتے ہیں اور کیا ہیں!

"تحقیق" کے پردے میں اسکا کتنا نقصان ہے کیا حاصل —

بذات خود جب فکر و نظر میں تحقیقی مضامین کے شائع کرنے کو

بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں لیکن اسکو تحقیقی مقالات کا

مجموعہ یا مخزن بنانے کی تائید میں نہیں ہوں —

حالیہ شمارے میں جو ایک تحقیقی مضمون ہے اسکے لئے ۱۰ کی اسکے

غیر ضروری ہونے میں کوئی شک نہیں لیکن میرا یہ بھی خیال ہے کہ ۱۲ سے شروع سے

آخر تک شاید ہی دو ہی ایک آدمیوں نے پڑھا ہو۔ تو اس سے اسکی

حیثیت میں کوئی فرق نہیں آتا — اس حیثیت کی تعریف میں تم خود

بڑا جانتا ہوں نہ آپکو دعوت دیتا ہوں۔ یہ سب تو بہرحال آپ

اور فکر و نظر کے ارباب اختیار کے طے کرنے کے ہیں۔ اللہ مدد

کرے!

آئندہ نمبر سال کا آخری شمارہ ہوگا — میرا تو یہ خیال ہے اگر اسکو نئی

اسکیم (خاص نمبر) کے مطابق شائع کر سکیں اسکے بعد جو کچھ

فیصلہ کرے [illegible] کیجئے یا نہ کیجئے [illegible] آپ نے [illegible]

پر (مجموعہ) [illegible] ہوتا ۔ [illegible]

مضمون [illegible] طور پر [illegible] ہو ۔ جیسے [illegible]

شکر گزار [illegible] صحیح [illegible] آپ [illegible]

دوسرے [illegible] کر سکتے ۔ آپ [illegible] اپنے مضمون (مطبوعہ)

[illegible] ۔ [illegible] پہلے سے بہتر ہو [illegible]

[illegible] آپ کے [illegible] کا منتظر [illegible] ۔ [illegible]

[illegible] کے [illegible] آواز سے

[illegible] ۱۲ بجے :

آپ نے اپنے [illegible] ہونے کا ذکر [illegible] ۔ مجھ جیسے

[illegible] سے رابطہ رکھتے ہیں، شکریہ [illegible]

مخلص

[illegible]

(۱۱۶)

۲۶ جنوری ۲۳ء - دہلی - عزیزی میاں [illegible]

مسعود صاحب - آداب - تسلیم - آپکا نوازش نامہ ملا - [illegible] پر تشریف کا
تقاضہ کب ہے اور کیسا؟ - آپکی طرف سے بھی [illegible] [illegible]
بیمار کو تشدد دینے میں بڑا لطف آتا ہے - تاہم طور پر جب
[illegible] [illegible] میں کچھ باز رہ سکتا ہوں تو [illegible]
مرض کے ساتھی سال [illegible] [illegible] ہو - [illegible] ۸
حقنہ البتہ مرض کو [illegible] اور [illegible] سے دور کرتا [illegible]
دور کرنے سے بہتر ہوتا ہے - [illegible] [illegible] [illegible] نے
سمجھ بیٹھا ہے - آپ [illegible] کی [illegible] اور [illegible] ہے -
[illegible] دن [illegible] تک ترک کر کے دیکھئے - ایسا نہ ہو سکے تو
اسکی تعداد ۱/۳ کم کر [illegible] دیکھئے - اسی نے [illegible] ہوا -

مطہر ولز کے ۱۰۰ میں تمام کنسلٹنٹ بند رہیں گے جب

پر ڈاکٹر صاحب آئیں گے یہ چھٹ Chit تو ہوگی ـ

Patient discharged as cured!

مریض کسی ہسپتال میں داخل ہوتا ہے تو اسکے سرہانے

ایک تختی لٹکا دی جاتی ہے جس پر ایک خانہ ہے جس میں ہوتا ہے

جس میں مرض اور مریض کی روزانہ کی

کیفیت، بخار، نبض وغیرہ درج ہوتی ہے ـ آخر میں ایک

خانہ ہوتا ہے جسکا عنوان ہوتا ہے جس میں مریض کا انجام

درج ہوتا ہے ـ ہر اس کو خاتمہ پڑھی

اسی فقرے سے ہوتی ہے جو میں نے اوپر لکھا ہے !

دعا ہے کہ آپ جلد تندرست اور چاق چوبند ہو جائیں

دعاگو ـ [illegible]

(۱۱۷)

20 / x

مسعود و ماہ حسین - آداب!

خط ملا - بہت بہت شکریہ - ۳۲ کی آخری
اکتوبر، نومبر
سہ ماہی) کے پرچے ملا کی اور اقبال اور ساجدہ کو
پہلی سہ ماہی کے پرچے (الا علیگ آپ شاید بھیج) دیجئے سکے دو
جنوری تا مارچ

آٹھ آنگ یقینی ارسال خدمت ہوا ہے - کچھ مضمون مختصر
اور جس کا تمہارا کہنا کچھ ہیں انکو درست کر دو
شکریہ!

بیٹی رخصت مبارک ہو ۔۔۔۔۔۔

مخلص
[illegible]

DEPARTMENT OF ZOOLOGY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY
ALIGARH U.P. INDIA

(۱۱۸)　　　　۲۶ اکتوبر ۷۲ء

محترمی رشید صاحب — آداب!

میں خود تو اردو میں مضمون نہ لکھ سکا لیکن میرے ایک ساتھی نے اس مضمون پر ایک آرٹیکل لکھا ہے آپکو بھیج رہا ہوں کہ اگر یہ اس قابل ہے کہ فکر و نظر میں شائع ہو سکے تو اسکو فکر و نظر کے مدیر کو بھجوا دیجئے۔ آپکے نوٹ کے ساتھ جائیگا تو اسکی اہمیت بھی بڑھ جائیگی۔

انشاءاللہ مستقبل میں بھی کوشش کرونگا کہ اردو مضامین Parasites پر لکھے جا سکیں۔

باقی خیریت

منگل ۳۱ اکتوبر ۷۲ء

مسلکہ مضمون ملا ہو جسکا تعلق ... ایم
خط ہے۔ ... ۲۷ کو ملاقات ... آپ شاید

خادم
اطہر

معلوم شملہ ہو گئے - غنیمت ہے کہ [illegible] آ گئے [illegible] ورنہ [illegible] ہوتا
دلچسپی ہو گی - البتہ [illegible] نے لکھا تھا کہ آپ اس نسخہ کو ملاحظہ کر چکے

[illegible] اس کے بعد جلد ہی مطلع کر دوں گا
[illegible] تو ہم نے [illegible]

تو اسے اور مکمل [illegible] منتخبات لکھا ہے اگر آپ پسند فرمائیں تو
میرے [illegible] نظر ثانی کے لئے بھجوا دیجئے گا - دو حرف لکھ کر بھیجئے
تاکہ بعض مقامات [illegible] صحیح ہو جائیں گے -

امید ہے حسب معمول آپ مشغلہ سے [illegible] بہرطرح
[illegible] خیریت سے ہیں - تشریف [illegible]
سے ملتے رہیں گے

مخلص

[illegible]

(۱۱۹)

[illegible] ذاکر باغ - [illegible]

مسعود صاحب مکرم و محترم - آداب

جامعہ سے متعلق بات آپ سے جو گفتگو
ہوئی تھی حسب [illegible] [illegible] [illegible] اور
آپ کی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] صاحب [illegible]
[illegible] [illegible] اسلئے [illegible] [illegible] [illegible]
اپنے آپ کو بہت [illegible] رکھتے ہوئے - [illegible] [illegible]
[illegible] جواب [illegible] [illegible] - [illegible] آپ [illegible]
[illegible] [illegible] - آپ سب [illegible] [illegible] اور
جامعہ کی [illegible] [illegible] کو [illegible] نظر رکھیں -
[illegible] [illegible] [illegible] نہیں [illegible]
[illegible] آپ نے مشورہ [illegible] - [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] نہیں [illegible] - مخلص

[illegible]

(۱۲۰)

Strictly personal & confidential

5 Jan. 1973
Zakir Bagh
University
Aligarh

[illegible]

میں جانتا ہوں کہ آپ یہ دردسر خریدنا نہیں چاہتے لیکن
جامعہ اردو کے اغراض و مقاصد کو مدنظر رکھ کر نیز ہم سب کا
خیال کر کے آپ یہ زحمت اور ذمہ داری قبول فرما لیں گے۔
اس سے بہت سے مفسدوں کا سدباب ہو جائے گا ورنہ
یہ زخم ناسور بنے گا اور برابر رستا رہے گا۔

میں نے ڈاکٹر نذیر صاحب سے درخواست کی ہے کہ وہ آپ کی اس
سلسلہ میں رہنمائی کریں۔ وقت بہت تھوڑا ہے۔ اپنے چاہنے والوں کو
آپ جانتے ہیں میری تفصیلات پر گفتگو کر لیں۔

مخلص

رشید احمد صدیقی

(۱۲۹)

سہ شنبہ [illegible]

مسعود صاحب محترم - تسلیم

رات بمبئی سے ڈاکٹر رفیق زکریا صاحب کا

ٹیلیفون آیا [illegible]

[illegible]

[illegible] ہے۔

الحمدللہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

والسلام

رشید احمد صدیقی

۱۴۲

۱۵ جنوری ۵۳ء

مسعود حبیب تم - تسلیم

(۱) مشفق، پیوسی آکسفرڈ کے جیب سے ملا آپکا ارسال ایڈریس ملا

شاید پیوسی آکسفرڈ کی کمیٹی ہوئی تھی جس میں تم بھی تھے سلسلے میں

یونیورسٹی کے پریس ایکٹ پر بحث ہوئی تھی جو سر سکندر [illegible] ہو کر

ادارے میں تقسیم ہو گئی - جیسے کا [illegible] درکار ہے - آگے

سوال یہ ہے تو مجھے [illegible] - آپ کہیں اور حاصل کر لیجئے گا -

(۲) آپ نے جو چھپا ہوا بھیجا ہے آپ کا لکھا [illegible] کس کی

[illegible] میں آئے گا -

(۳) جامعہ اردو کی [illegible] کیا ہوا -

(۴) پروفیسر [illegible] سے ۱۲ [illegible] کے

[illegible] کتاب [illegible] کے

[illegible]

آپ کی [illegible] - مخلص [illegible]

Strictly Personal (۱۳۳) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۲۴

شنبہ - ۲۷ فروری [illegible]

مسعود صاحب کو - تسلیم - ہدایت ہے کہ صحت خیریت دریافت کریں
تو معلوم ہوا کہ "بابا کو آرام ہوتا جا رہا ہے" اس سے
تردد ہوا - شاید پہلے ہی بہت زیادہ ہو گیا ہو - چنانچہ آج ہی
ایک بار اس سے پہلے بھی یہ تکلیف ہوئی تھی - ادھر آج
سفر بھی بہت ہوئے موسم بھی زیادہ سرد رہا ۔
چاہتا ہوں کہ جب تک آپ کے پرانے معالج مجھے ہدایت نہ دیں
آپ ایک پرانے مریض کے معالج کے مشورے پر عمل کریں
(۱) غذا میں نمک کی مقدار بہت کم کر دیجئے
(۲) Animal fat جس میں ڈالڈا گھی بھی شامل ہے مکمل
ترک کر دیجئے - Full Milk سے مکمل پرہیز
اس کے متعلق مشہور ہے کہ لیمن یا بالائی گھی مکھن
اور پنیر بھی - بالائی نکلا ہوا دودھ لے دہی بے شوق
فرما سکتے ہیں -
(۳) کھانا سرسوں یا سورج مکھی کے تیل میں تیار کیا ہوا
نوش فرمائے -
(۴) جو تھا ہے اور ضرورت سمجھیں تو سونے کے وقت

رات میں نصف گولی کی Tranquiliser
کی لے لیجئے ۔ ورنہ نہیں ۔
مجھے امید ہے کہ ان ہدایات پر عمل کرنے
ان شاء اللہ نیند بتدریج جلد ہی نارمل ہو جائے گا ۔

مخلص
رشید احمد صدیقی

(۱۲۵)

۱۲ فروری ۳۲ء

مسعودی مکرم ۔ تسلیم

خط کے واسطے شکریہ ۔ یقین

ہے کہ ۱۸ کو آپ کی ملاقات انشاء اللہ بجے ہو گی ۔

سکیں تو مجھے مطلع فرمائیے ۔ ۵ بجے منٹ کیلیے

بعض "سرراہ گذر" ملنے جاؤں گا ۔ دوسرے

۲ بجے ڈاکٹر ... ۔ شکریہ

مخلص

محمد اقبال

(۱۲۶) ۶ فروری ۸۳ء

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

1) Sugar
2) Urea
3) Cholesterol
4) Blood Pressure.

[illegible] R.G.C. [illegible]

[illegible]

سنگ ۔ ۱۳ فروری ۷۲ء

(۱۲۷)

مسعود صاحب مکرم ۔ تسلیم

امید ہے آپکی صحت اعتدال پر ہوگی ۔

ڈاکٹر ذاکر صاحب کو آپکی چٹھی ۶ تاریخ کو بنارس

پہنچی بالضرور Sargent کرنے گئی تھا اور انکی فہرست اب

اور ملک سب ہی ہے اور

۲ ۔ پروفیسر ڈاکٹر سید حسین ظاہر رضوی صاحب کے بارے

میں کس طور پر سوچیں ۔ معاملات اپنے تشفی بخش ہیں؟

اور لکھنؤ میں الوسیلہ والے بھی ہوں جو علی گڑھ سے قریب

ہوں تاکہ جامعہ اردو کو سنجیدہ ادا کرنے میں زیادہ

ذرا بھی دیر نہ ہو ۔

مخلص

سید

١٢٨

٢٠ فروری ٣٠ء

مسعود صاحب — تسلیم

[illegible] روز بیمار تھا — غسل صحت [illegible] ۸

آپ کیسے تشریف لائیں گے بسلسلۂ جواب کسی ضرورت
نہیں — تکلیف [illegible] دیکھیے تو [illegible] ہوا کہ ہر طرح
جواب کہ آپ [illegible] — ضرور تشریف لائیے۔
میری تکلیف [illegible] [illegible] ہو [illegible]
[illegible] آپ کے ہاں [illegible] [illegible] آئے تھا
انھوں نے رپورٹ بھیج دی ہے —
[illegible] [illegible] آپ [illegible] ہے
تھا ہے ۸ [illegible] [illegible] [illegible] ہے
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] کی خبریں [illegible] ہی —
دیکھیے [illegible] غضب ہے کیا ......

مخلص

رشید احمد [illegible]

اب معلوم ہوتا ہے کہ [illegible]
اپنے [illegible] [illegible]
اور آپ [illegible] [illegible] !

20.3.73

(۱۲۹)

مسعود صاحب کے — لیے

گذارش ہے کہ گفتگو کے سلسلے میں عرض ہے

مسعود کل میرے یہاں آئے تھے ان سے میں گفتگو کی ہے
گفتگو ہوئی تو آنحضرت نے کہا کہ بستی حضرت
والی پر وہ گفتگو کریں سب کچھ ثابت کر
کے دکھا دیں گے اور کسی طرح کی کوئی دقت نہ ہوگی۔
اب یہ خدمت ہماری کیا ہے کہ آپ کب اور
کس طرح وہ موصوف سے مل کر طے کرتے ہیں
ادھر کیا طے ہوا ہے۔ ... اور دیگر
امور سے متعلق آپ تکلیف نہ فرمائیے۔
اطلاعاً عرض ہے

مخلص

رشید احمد صدیقی

بہرحال ضرور اطمینان کر لیجیے تاکہ سفر خرچ سے متعلق اطلاع (بذریعہ ایکسپریس ڈاک) ان کو ... بھیج دی جائے۔

مسعود صاحب تسلیم و آداب

[illegible]

ابھی آپ کے دفتر سے معلوم ہوا کہ جیسے مجھے [illegible] -

(۱) کیا آپ ڈاکٹر صاحب کے بارہ میں [illegible] مسعود صاحب کے
ترتیب دے رہے ہیں - چونکہ موصوف تھوڑی دیر قبل [illegible]
آئیے ہیں -
[illegible]

(۲) جن میں ڈاکٹر صاحب الفضل کے لئے [illegible] -
تو اسکی ایک کاپی کی ضرورت ہوگی

خاکسار

زبیدہ [illegible]

(۱۳۱)

31. 3. 73

۳+۴ مجلس عاملہ :- شیخ الجامعہ، نائب شیخ الجامعہ، خازن اور جناب خلیق احمد نظامی، عبد الرحمٰن خاں شروانی، آل احمد سرور، ملک رام اکبر آبادی (۵)
مالک رام، عابد علی خاں،

۳+۷ مجلس تعلیمی :- شیخ الجامعہ، نائب شیخ الجامعہ، جناب ڈاکٹر محمد حسین (سری نگر)، ڈاکٹر قمر رئیس (دلی)، ڈاکٹر ظہیر فاروقی (دلی)، معین الدین قریشی (دلی)، مشفق الرحمٰن نیر (دلی) (۳)
ڈاکٹر مختار الدین (علیگڑھ)، خلیق الحق جنیدی (علیگڑھ)

۳+۵ امتحانی کمیٹی :- نائب شیخ الجامعہ، رجسٹرار، محمود الٰہی زخمی گورکھپوری، مسلم علی آرہ، شہاب الدین ... ، اجمل علی ... عثمان قریشی (۳)

۳+۳ مالیاتی کمیٹی: شیخ الجامعہ، نائب شیخ الجامعہ، خازن، مالک رام (دلی)، عبد الرحمٰن ... (علیگڑھ) (۳)

(١٣٢)

23.7.73

مسعود حسن صاحب تسلیم و آداب

جیسے آپکی فرصت میں خطبہ کا

آخری صفحہ بھیجا رہا ہوں۔ اس صفحہ کے آخری حصہ میں زیادہ سے زیادہ

۸ - ۹ سطریں اور ایک لفظ "سماجوئی" (مکمل جوئی)

آئی ہے، اسے حذف کردیجئے اور اسکی جگہ "~~[illegible]~~"

"نفع جوئی"

کیجئے - شکریہ۔

مخلص رشید احمد صدیقی

(۱۴۳)

ملفوظات و مکاتب
کا [illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۵ [illegible]

وہ اوراق کا قصہ ہے پر ۔ قیمتی بھی آتش کی [illegible] !

آپ کو یاد ہوگا پچاس سال ہو گئے ہوں گے ۔ مسلم یونیورسٹی میں اردو کی پہلی لکچررشپ پر تقرر ہونے والا تھا میں نے بھی درخواست دی تھی ۔ بدقسمتی آڑے آئی [illegible] لیکن ! [illegible] ۔ [illegible] تقرر [illegible] شرائط پر [illegible] ۔

[illegible] ۱۹۳۰ [illegible] ۔ [illegible] ایک مجموعہ اور تحقیقی مقالہ [illegible] پیش کرے جو [illegible] کے معیار کے مطابق ہو ۔ (۲) امیدوار کا [illegible] ۱۲۰۰ روپیہ [illegible] ۳ [illegible] ۱۲ [illegible] ۲۰ [illegible] ۔ [illegible] ۔

یہ مقالہ تو میں جید آزمائش کی یادگار ہے ۔ یہ سب سے پہلے ہندوستانی اکیڈمی الہ آباد کے سہ ماہی رسالہ ہندوستانی میں بالاقساط چھپتا رہا ۔ بعد میں اکیڈمی نے اسے کتابی شکل میں شائع کر دیا ۔ ہندوستانی اکیڈمی کا یہ [illegible] اور [illegible] عہد تھا جب اس کے سربراہ [illegible] ڈاکٹر تارا چند اور [illegible] تھے ۔ اس سے پہلے اس موضوع پر ملفوظات و مکتوبات پر کوئی مستقل تصنیف نہیں نکالی گئی تھی ۔ اب [illegible] ایک [illegible] معتبر تصنیف شائع ہو کر [illegible] ہو چکی ہے ۔

[illegible] مقالے کا سب سے عجیب [illegible] ہے کہ جب [illegible] " [illegible] " [illegible] نصف [illegible] آج تک [illegible] ایک [illegible] ۔ شاید ہی کسی مصنف نے اپنی طویل [illegible] حیات میں اپنی اولین تصنیف سے ایسا سلوک کیا ہو [illegible] وقت " [illegible] " [illegible] ۔ [illegible] درخواست ہے !

[illegible] ڈاکٹر

۱۳۴

محترمی تسلیم

مضمون تو کمپوز ہونے کے لئے دیا گیا

اس کے بعد اسپیلنگ میں پروف ہوگا ۔ اب

تو وقت میں پروف پڑھتے وقت ایک آدھ لفظ

بدلا جا سکتا ہے ۔ آپ کہیں تو پروف

آپ کو بھجوا دیا جائے گا

مسعود اشعر ۔ تسلیم

ضرور

مسعود

جمہوری ہے تو یہی سہی ۔

میں پروف پڑھ تو نہ سکوں گا البتہ چھاپنے سے پہلے

اگر ایک نظر دیکھ سکوں گا تو کیا مضائقہ ہے

pages سے قبل پروف مل جائے تو

کمپوزر کو بھی آسانی ہوگی ۔ انتظار حسین

(١٣٥)

٨ ربیع ۴۳ء

مسعود صاحب تم - تسلیم

کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ڈاکٹر رضوی ذکر [illegible] صاحب

قبا ہوگا ، انتظام جیسے لنڈول کے بجائے اور [illegible]

کالج میں ہوتا ہے - اس میں ہر طرح کی سہولت ہو گی -

اور یہ لیو اور کالج کا تعاون [illegible] [illegible] [illegible] میں [illegible]

اور یہ تو آپ ارشاد فرمائیے یا آپ نے کیا ہو گا [illegible] معافی ہے

ہو سکتا ہے - [illegible] کالج [illegible]

عبدالرحمن صاحب ہی ہیں - [illegible] دفتر سے

[illegible] قریشی صاحب کو بھی ہے اس سلسلہ میں مدد [illegible]

[illegible] [illegible]

(۱۳۶)

۱۰ مارچ ۴۳ء

مسعود صاحب مکرم — تسلیم

میں نے جو تحفہ اور پرسوں والی ملاقات میں صاحب کی
خدمت میں عریضہ بھی لکھا تھا کہ خدا کرے وہ تعمیر نو کر سکا جاتا
لیکن آپ کا افسوس کہ مرسلہ کی طرف سے ہو چکے اور ایک طرز
بھی آپ کے عمل کی وجہ سے مخصوص کر دی گئی ہے —
موصوف نے کسی کا جواب نہیں دیا۔
اس لئے اب آپ کی مجھے جا لکھنا کہ کیا کروں؟ !
ایسے میں آپ عزیز صاحب اور حسین صاحب سے شریک ہو کر
بیوہ کی تحریک کی ضرورت ہے۔
حسینی صاحب نے خطبے کے بعد یہ لکھ بھیجا ہے
میں نے موصوف سے عرض کیا کہ ہم سب سے پہلے سترہ احمدی سے کمو
خطبے کی بیشتر کاپیاں لے جا سکیں — اس قدر ضرورت ہے

زیادہ بہتر اقتباسات اور پیشکش اور بہت بہتر ادب بن

اتفاق ہو تو آپ سے بہتر شاید ہی [illegible]

والسلام، مشفق [illegible] کو یاد دلا دیجیے گا

مخلص

[illegible]

Professor Dr
Masud Husain Khan
Javed Manzil
Jamia Urdu Road
Aligarh

(۱۷۲) 26.9.73

مسعود صاحب کو ۔ کیلیے

ڈاکٹر اطہر پرویز صاحب نے

"تخلیقی نثر پارے" کے عنوان سے

جو مضامین کچھ دن ہوئے میرے توسل سے آپ کی

خدمت میں نظر ثانی/ اشاعت کے لیے بھیجے گئے

بھجوائے تھے ان کے بارے میں ہم لوگوں نے کیا فیصلہ

کیا ہے ۔ کیا کیا ہے؟

جیسے ہو سکے گا اچھا ہی ہوگا ۔

میرا خیال ہے کہ سب سے پہلے مجموعہ ہی ڈاکٹر کی

شائع ہو جانا چاہیے ۔

مخلص

رشید احمد صدیقی

اتوار ۹ اپریل - ذاکر باغ - شعبۂ اردو مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

مسعود صاحب مکرم! یہ مضمون شریف اور تراجم کر لیں یا ... بھیج رہا ہوں۔

پیشِ احوال کی ترتیب اسی طرح کی رکھی ہے۔

ڈاکٹر مصطفیٰ احمد جو اس خط کو آپ کی خدمت میں لے کر آئیں گے اس یونیورسٹی کے سابقہ برطانیہ ... ہیں۔ ان کے اساتذہ سے جو ... ہیں آپ ان کی ... اور علمی ذہنی آگاہیت اور ... کا اندازہ کر سکیں گے اور یہ ملنسار محبت، شرافت اور شگفتگی کا ... گھرانے کے چشم و چراغ ہیں۔ آپ کے یہاں کے شعبۂ تاریخ کی ریڈرشپ کے امیدوار ہیں۔ کیسی خوشی کی بات ہم سب کو اگر یہ آپ کے سایۂ شفقت میں پہنچ جائیں گے اور ... ان کے چچا جو ... ہیں ... ہمارے ایک بڑے مخلص اور عزیز دوست ڈاکٹر عارف صدیقی ... عزیز ترین ہیں۔ آپ جانتے ہوں گے ڈاکٹر ... ہمارے میڈیکل کالج ہسپتال کے صفِ اول کے ... امراضِ قلب میں ہوتا ہے۔ میرا قلب جب کبھی ... سسٹم سے ... ہوتا ہے تو میں بیک وقت الحمد للہ ... اور ڈاکٹر ... اور ڈاکٹر مسعود حسن صاحب سے رجوع کرتا ہوں اور خدا کے فضل سے ... ہوتا ہے۔ اس کے تو ہمیشہ ... کر سکتے ہیں ... ان ڈاکٹروں سے میرا ... رہتا ہے۔

دعا کرتا ہوں کہ آپ ... بخیر ہوں۔

مخلص
رشید احمد صدیقی

(۱۳۹)

Personal

[illegible]

पोस्ट कार्ड
POST CARD

केवल पता
ADDRESS ONLY



Professor
Dr. Masud Husain
Vice Chancellor Khan
Jamia Millia Islamia House
P.O. Jamianagar
New Delhi

पिन PIN

۱۴۰

[illegible] علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

[illegible] تسلیم

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضور عالم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]



جمعہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۶۸ء ذاکر باغ - علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

مسعود حسین مکرم تسلیم

یکشنبہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۶۸ء کو جامعہ اردو کے سالانہ جلسۂ تقسیم اسناد میں حاضر ہونے اور "ڈاکٹر ادب" کا اعزاز حاصل کرنے کا دعوت نامہ پہنچا۔ جامعہ اردو کی اس نوازش فرمائی کا دل سے سپاس گزار ہوں۔

آپ، ارباب جامعہ اردو نیز آس پاس کے احباب جانتے ہیں کہ میں ایک مدت سے اعصابی شکایات اور معذوریوں کا شکار ہوں جنہیں "ضعف و عہد آزار" سے تعبیر کیا گیا ہے۔ گذشتہ سال اسی مسلم یونیورسٹی سے کچھ اعزازی ڈگری ملی تھی اور مسرور و مفتخر ہونے کے لیے کنووکیشن میں حاضر ہونے سے معذور رہا۔ ڈاکٹروں کی بھی ہدایت ہے کہ احتیاط سے کام کروں۔ چنانچہ آپ کے توسل سے ارباب جامعہ اردو سے عدم موجودگی کی معافی چاہتا ہوں۔ امید ہے میری معذرت قبول فرمائی جائے گی۔ شکر گزار ہوں گا۔

مخلص
رشید احمد صدیقی

پس گفتار

میں شاگردِ رشید ہوں۔ یہ کلمۂ توصیفی نہیں کلمۂ اضافی ہے۔ اس کو کلمۂ توصیفی کہنا میرے اختیار کی بات نہیں: یہ اختیار تو رشید صاحب کو تھا یا دیگر اہلِ نظر کا ہے۔

۱۹۳۹ء میں، رشید صاحب کی شاگردی کے رشتے میں منسلک ہونے سے بہت پہلے، میں اُن کے بارے میں پڑھ اور سُن چکا تھا، ایک تو ان کا میرے عمِ بزرگوار ڈاکٹر ذاکر حسین سے خصوصی تعلق، دوسرے اُن کے چٹ پٹے فقرے اور بلیغ مطائبات جو میرے گھرانے میں در آئے تھے ان سے ایک غائبانہ قرب کا باعث بن چکے تھے۔ چنانچہ جولائی ۱۹۳۹ء میں جب میں سابق اینگلو عربک کالج دہلی سے بی۔ اے پاس کرنے کے بعد ایم۔ اے میں داخلے کے لیے علی گڑھ پہنچا تو رشید صاحب سے پہلی مڈبھیڑ ہوئی۔ یہ ان کے نئے تعمیر شدہ مکان کے مردانہ حصّے میں، کمرے سے باہر پھوس کے چھپّر کے نیچے، بے کمر اور باکمر سرکنڈوں کے مونڈھوں پر۔ میرا ان کا پہلا سامنا غالب کے مشہور شعر "روکے ور "کھینچے" سے بخوبی تعبیر کیا جاسکتا ہے، عرض حال سن لی اور بولے کل شعبۂ اُردو میں تشریف لائیے، اور اس کے ساتھ ملاقات یک لخت ختم کردی

لوٹتے وقت ایسا محسوس ہوا نہ تماشا کامیاب آیا اور نہ تمنّا بے قرار، داخلے کی حاجت منزی سوار تھی اس لیے دوسرے دن شعبۂ اُردو میں جا دھمکا۔ بغیر توجہ کیے انھوں نے میرے ہاتھ سے داخلہ کا فارم لے لیا اور آیئے حضرت کہہ کر میرے ساتھ ساتھ جا نکلے اسٹریچی ہال میں، جہاں ان دنوں داخلہ کا بازار لگتا تھا۔ کلرکوں سے لے کر پرووسٹ اور دیگر ارباب داخلہ تک، بے شمار میزیں یہاں اندراج کرائیے، یہاں ہال اور ہاسٹل کا انتخاب کیجیے، یہاں فیس داخلہ جمع کیجیے، ہر میز پر گھٹ کے گھٹ لگے ہوئے تھے، پیروکار عام طور پر سینیر طلبہ یا رشید صاحب جیسے بعض اساتذہ تھے۔ میں نے دیکھا کہ رشید صاحب کا جس میز کی طرف رُخ ہوتا ہے پرے کا پرا ہٹ جاتا ہے، کلرک ہو کہ اسسٹنٹ رجسٹرار ایک ہلکی سی اٹھک بیٹھک لگاتا ہے اور اُن کے فقرے کی تاب نہ لاکر جھٹ ان سے فراغت حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

اس دن رشید صاحب کے وار بھرپور پڑ رہے تھے اور شاید ہی کوئی مردہ دل ہو جو اس سودا اور ان کے غنچے کے کام سے پہلو تہی کرنے کی ہمت کرتا ہو، لیجیے جو کام گھنٹوں میں ہونا تھا وہ منٹوں میں ہو گیا۔ اس درمیان میری طرف سے مسلسل تجاہلِ عارفانہ رہا۔ ایک دھچکا اور لگا جب آخر میں مجھے داخلہ کا فارم تھماتے ہوئے انھوں نے کہا لیجیے حضرت! باقی کام آپ کا ہے فیس وغیرہ داخل کیجیے اور شعبۂ تاریخ (میں نے پہلے ایم اے تاریخ میں داخلہ لیا تھا) کا رُخ کیجیے۔

میں نے تاریخ کے مضمون کا انتخاب کچھ تو اس وجہ سے کیا تھا کہ مرا بی۔اے۔ میں یہ اختیاری مضمون تھا اور کچھ اس سبب سے کہ مرے خاندان میں مورخین کی تعداد اچھی خاصی تھی۔ داخلے کی تمام تر تگ و دو میں رشید صاحب نے مجھ سے

یہ سوال نہیں کیا کہ یہ مضمون میں نے کس لیے انتخاب کیا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ مجھے اُردو کی گوں کا نہ سمجھتے ہوں یا میری عاقبت انھیں عزیز ہو۔ ابھی میرے قدم شعبۂ تاریخ میں جمنے بھی نہ پائے تھے کہ ایک مورخ ہی کے ورغلانے پر (میری مراد پروفیسر مجیب سے ہے جو ان دنوں علی گڑھ آنکلے تھے) اکھڑ گئے اور ہفتہ عشرہ کے اندر ہی تبدیلیٔ مضمون کی درخواست لے کر سہما سمٹا شعبۂ اُردو میں صورت سوال کھڑا ہوا تھا۔ جب رشید صاحب سے میں نے اپنی "اِس" نیت کا تذکرہ کیا تو بولے "خوب! یہ میں نے کب کہا تھا کہ آپ مجھ پر نازل ہوں"۔ پھر ٹھوک بجا کر پوچھا "کیا بالکل طے کر لیا ہے؟" میں نے کہا "جی ہاں ایک مورخ ہی کے کہنے پر" کہا "اچھا تو لائیے درخواست" اور ایک شانِ بے نیازی سے دستخط کر دیئے۔

لیجیے اب میں شعبۂ اُردو کا طالب علم بن گیا، یعنی شاگردِ رشید! شعبۂ اُردو میں اس وقت کئی حضرات درس دیتے تھے، لیکن ایم۔ اے۔ کے درس کی ذمہ داری رشید صاحب اور سرور صاحب کے سر تھی۔

شعبۂ اُردو میں آجانے کے بعد بھی رشید صاحب مجھ سے اور میں ان سے عرصے تک قدرے فاصلے سے رہے ——— میں احتراماً اور وہ احتیاطاً۔

رشید صاحب ابتدا سے خواص پسند تھے۔ طالب علموں سے وہ اپنا رشتہ یا تو درس تک محدود رکھتے تھے یا چلتے چلاتے ایک آدھ فقرے تک۔ ان کی اس خواص اور خلوت پسندی کی وجہ سے اکثر حضرات کو شاکی پایا۔ ان کا مکان ان کا حصار تھا۔ اس کا احاطہ کچھ اس قسم کا تھا کہ ملنے والا یا تو مردانے دروازے

سے ٹکریں مار کر رہ جاتا یا زنانے دروازے پر چیخ کر چلا جاتا۔ ان کی رہائش کا کمرہ دونوں دروازوں سے اس قدر محفوظ فاصلے پر تھا کہ ان کے وفادار ملازم سکندر کے توسط کے بغیر آپ کی کوئی صدا یا پیغام ان تک نہیں پہنچ سکتا تھا اور سکندر نہ صرف وفادار تھا، تربیت یافتہ اور مردم شناس بھی تھا۔ وہ نہایت خوش اسلوبی سے حاضر کو غائب اور غائب کو حاضر کر دیتا تھا۔ بس یہیں سے سماجی رشتوں کی نزاکتیں پیدا ہوتی تھیں۔ جمیع خلائق کو معلوم تھا کہ رشید صاحب ہمہ وقت علی گڑھ اور اپنے مکان میں موجود رہتے ہیں اور یہ صرف سکندر کی سکندری ہے جو اس خضر ادب کو غائب اور حاضر بنائے رکھتی ہے۔ اتفاق سے مجھے اس قسم کی نزاکت سے کبھی سابقہ نہیں پڑا۔ اس لیے کہ میں نے طالب علمی ہی کے زمانے میں ان کا اعتماد حاصل کر لیا تھا اور چوں کہ ہمیشہ "باادب ہوشیار" کا انداز رکھا اس لیے باریابی بھی ہمیشہ حاصل رہی۔

باریابی کا یہ مقام تعمیر کا ادھورا نقش تھا جس کا زنانہ حصہ مکمل اور مردانہ نامکمل تھا۔ اس نامکمل حصہ کی قلندرانہ شان وہ چھپر تھا جو سائبان اور مردانہ ڈرائنگ روم دونوں کا کام دیتا تھا اور جس کے زیر سایہ عظیم ادبی شخصیتیں آتیں، بیٹھتیں اور کبھی کبھی ٹھہرتی تھیں۔ خواجہ غلام السیدین مرحوم نے اس مکان کے بارے میں کتنا بلیغ جملہ کہا تھا کہ یہ اپنے مکین کی شخصیت سے کتنی گہری مناسبت رکھتا ہے۔ باہر سے ناہموار لیکن اندر سے باغ و بہار! رشید صاحب معاشرتی و جمالیاتی دونوں اعتبار سے بیرونِ خانہ سے زیادہ اندرونِ خانہ کی زیبائش کے قائل تھے۔ چنانچہ جب کہ مکان کے باہری حصہ میں خاک دھول اڑتی تھی اندر ایک لہلہاتا چمن اور سبزہ زار تھا اور پھولوں کی و

بھـر مارکہ پریاں قطار اندر قطار۔ قلم کے بعد صرف کھرپی کو یہ شرف حاصل تھا کہ اُن کے دستِ مبارک میں دیکھی جاتی جس سے وہ کیاریوں میں قلم کاری کرتے "یہ شوقِ فضول" (   ) ان کی صحت کی ضمانت اور طمانیتِ قلب کا باعث تھا۔ ضمناً غیر کی نظروں سے محفوظ وہ پھولوں میں گم رہتے اور ناخواستہ ملاقاتیوں کے لیے ان کے وفادار سکندر کا یہ مستقل عذر لنگ ہے

ہر چند کہیں کہ ہیں، نہیں ہیں!

پھولوں ہی کی نسبت سے انھیں جانوروں سے چڑ تھی، میں نے کبھی ان کے مکان پر کوئی کتا پلا ہوا نہیں دیکھا۔ انھیں سالانہ چوریاں گوارا تھیں لیکن کتا پالنا منظور نہیں تھا۔ اکثر کہتے کہ انسان سے بہتر جانور ہوتا ہے لیکن سب سے بہتر یہ خاموش پھول پودے ہوتے ہیں۔ ان کا سب سے قیمتی تحفہ گلاب کا پھول ہوتا اور سب سے بڑی مرحمت گلاب کی پود، جسے وہ دوسروں پر اعتبار نہ کرتے ہوئے اپنے خاص مالی سے آپ کے مکان میں لگوا دیتے۔ لیکن اس کے ساتھ قدرداں کی ضرورت تھی ورنہ مجھ جیسے ناہنجار گلاب کو گوبھی بنا دیتے تھے۔ وہ اپنے مکان سے دید بازدید کے لیے بہت کم باہر نکلتے۔ میرے یہاں جو کبھی کبھی چل کر اچانک آجاتے تھے تو یہی دیکھنے کہ میں نے ان کے گلابوں کا کیا حشر بنا دیا ہے! ایک دن کہنے لگے میں دیکھنے نہیں صرف ان کی خیریت پوچھنے آیا ہوں۔ دیکھ کر دکھ ہوگا۔

رشید صاحب کا طریقۂ درس منفرد اور نرالا تھا۔ مطالعہ کی طرح درس کے میدان بھی مخصوص اور محدود تھے، یعنی بیشتر غالب اور اقبال یا جدید شعرا میں حسرت، فانی، اصغر اور جگر۔ انھوں نے تمام شعرا کے بارے میں اپنے

انداز میں سوچا تھا۔ ان کی یہ سوچ ان کے بلیغ فقروں کی شکل اختیار کرلیتی تھی جن میں ندرت اور اپج ہوتی اور صاف معلوم ہوتا تھا کہ کسی اور کی ٹکسال سے ڈھل کر نہیں نکلے ہیں۔ ہم لوگ اکثر آپس میں مختلف اساتذہ کے طریقۂ تدریس اور علمیت کا موازنہ کرتے اور عام طور پر یہ رائے قرار پاتی کہ علمِ کتابی رشید صاحب کا میدان نہ تھا۔ لیکن ایک تو رچے ہوئے ذوقِ ادب اور دوسرے خداداد طباعی کی وجہ سے ان کی تحسین شناسی دوسروں سے بالکل مختلف انداز کی ہوتی۔ سونے پر سہاگہ ان کا منفرد انداز بیان جو صرف تحریر تک محدود نہ تھا بلکہ ایک ایک فقرے سے جھلکتا تھا۔ جب کہ دوسرے اساتذہ کی تقریر یاد رہ جاتی ان کی یادگار بن جاتی۔

غالبؔ رشید صاحب کے محبوب شاعر تھے۔ اقبال سے وہ مرعوب تھے۔ لیکن ان کے ادبی ذوق کی تربیت غالب کے زیر سایہ ہوئی تھی جس کا کلام ان کے منفرد اسلوب کا سب سے بڑا ماخذ تھا۔ اصغر اور جگر سے ان کا ذاتی تعلق تھا لیکن اصغر کی تراشیدہ شاعری کے وہ زیادہ قائل تھے۔ شعر سے شغف کے باوجود یہ عجیب و غریب بات تھی کہ انھیں شعر بالکل یاد نہیں رہتے تھے۔ وزن کا احساس بہت کمزور تھا۔ کبھی آدھے مصرعے سے آگے نہیں بڑھ پاتے اور ہر بار اہلِ حلقہ میں سے کسی کو شعر اٹھانا پڑتا یا بڑھ جاتے تو بحرِ ہزج میں ڈال کر بحر رمل چلے، کی سی صورت پیدا ہو جاتی۔ لیکن شعر کا مفہوم حیرت ناک طریقے پر ان کے ذہن میں محفوظ ہوتا تھا جس سے وہ انتہائی محظوظ ہوتے اور بے ساختہ اس شعر کے کچھ الفاظ ان کی نوکِ زبان پر آجاتے۔

غالب سے وہ متاثر تھے خود انھوں نے ایک ادبی نسل کو متاثر کیا ہے۔ ادب کا کوئی بانکا جس کا تعلق علی گڑھ سے رہا ہو ایسا نہیں نکلا جو شعوری

یا غیر شعوری طور پر ان کے اسلوب کی زد سے باہر رہ سکا ہو۔ جو رہا وہ محروم رہا یا لائقِ اعتنا نہ سمجھا گیا۔ لیکن ان کے اسلوب کی نقل بہت مشکل تھی ع نہ ہوا پر نہ ہوا میر کا انداز نصیب کی صورت ہر مقلدِ رشید کے پیشِ نظر رہی۔ ہاں تھوڑا تھوڑا آب و رنگ سب نے اُڑائے ع ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے۔

۱۹۴۱ء میں میں نے مسلم یونیورسٹی سے ایم۔ اے (اردو) کی سند حاصل کی۔ بیروزگاری کے احساس کو کم کرنے کے لیے آبائی وطن جا کر ہندی اور سنسکرت میں گریز کیا۔ وہاں سے آل انڈیا ریڈیو دہلی کی ملازمت میں چلا گیا۔ پطرس بخاری ڈائرکٹر جنرل تھے انھوں نے انتخاب تو کر لیا لیکن چند ماہ بعد بولے بھئی "آپ "ریڈیو ٹائپ" نہیں لگتے۔ ن۔ م راشد اور میرا جی نے اس کی تصدیق کی۔ مجھ پر بھی بہت جلد ہی انکشاف ہوا۔ چنانچہ چھ مہینے ریڈیو کی ملازمت کرنے کے بعد پھر علی گڑھ آ کر در پیر مناں کھٹکھٹایا۔ رشید صاحب اس بار خنداں نہیں، انگشت بدنداں تھے۔ کہنے لگے آپ کو کیا پڑی ہے کہ اچھی خاصی ملازمت چھوڑ کر پچاس روپے کے ریسرچ وظیفے پر آنا چاہتے ہیں۔ میں نے کہا زندگی میں مراجعت اور بازگشت کے وجوہ نہیں ہوتے۔ بس یہی اب ٹھانی ہے۔ کہنے لگے آ جائیے اور کوئی دن یہ زندگانی بھی کر لیجیے۔ میں آ گیا۔ یہ اگست ۱۹۴۲ء کی بات ہے۔ کچھ ہی عرصے کے بعد عارضی جگہ پر بحیثیت جونیر لیکچر کام کرنے کا موقع مل گیا۔ اب رشید صاحب کا اور میرا ہمہ وقت کا ساتھ تھا۔

اس وقت شعبۂ اُردو کی ہیئت ترکیبی آج کل سے بالکل مختلف تھی۔ یہ سر سید ہال میں سابق لٹن لائبریری کے بازو والے تین متصل اور ایک غیر متصل

کمرے پر مشتمل تھا۔ سامنے کے رخ کا بڑا کمرہ اساتذہ کی بیٹھک تھا جس کے درمیان متوسط سائز کی ایک میز اور گھومتے ہوئے شلف پر حاضری کے رجسٹر رہتے۔ تین طرف دیوار سے لگی ہوئی آرام (میڈک) کرسیاں رہتیں۔ دروازہ کے قریب کی آرام کرسی رشید صاحب کے لیے مخصوص تھی باقی سب غیر محفوظ۔ کوئی شخص اگر اپنے حصۂ اسفل کو بلند رکھنے کا خواہش مند ہوتا تو وہ مرکزی میز کے ساتھ کی آفس کرسی پر متمکن ہو جاتا۔ رشید صاحب گوشہ نشین رہتے، جسے ان سے گفتگو کرنا ہوتی پاس کی خالی کرسی پر جا بیٹھتا۔ جب ہجوم شوق زیادہ ہوتا تو ان کی کرسی کے اردگرد ایک ہلالی دائرہ بن جاتا جس سے گھبرا کر کبھی کبھی وہ حاضری کا رجسٹر ہاتھ میں لے کر یک لخت اٹھ کھڑے ہوتے اور سیدھے مکان کا رُخ کرتے۔

رفقائے شعبہ کے ساتھ رشید صاحب کی ہم نفسی اور ہم سخنی باہمہ اور بے ہمہ قسم کی تھی۔ وہ فقروں اور مطائبات میں کھلتے تھے لیکن ان کے "عالم بسط" کے بارے میں یہ پتہ چلانا سخت دشوار تھا کہ کب یہ "عالم قبض" میں تبدیل ہو جائے گا۔ وہ مجمع کو بالکل انگیز نہیں کرسکتے تھے (اگر تاج پوش ہوتے تو دربار داری کے رسم سے بالکل ناآشنا رہتے) اشخاص کو بھی صرف اسی وقت تک انگیز کرتے تھے جب تک ان کا جی چاہتا تھا۔ مکان ہو یا شعبہ کسی بھی بھاری بیٹھنے والے کو اچانک رخصت ہو جانے کا مشورہ دے دینا ان کے معمولات میں سے تھا۔ کم یابی کے ساتھ ان کا یہ معمول بھی بعض حضرات کے لیے تکلیف دہ رہا ہے۔

ایسا نہیں ہے کہ رشید صاحب کو اپنی کوتاہیوں کا علم نہ تھا۔ وہ اپنی کم سخنی، کم یابی، کم انگیزی اور اس سے پیدا شدہ بعض اوقات کی سماجی نزاکتوں

پر تفریں بھی کرتے تھے۔ اس وقت خاص طور پر غالب کا یہ مصرع وردِ زبان ہوتا ع

غیر کیا خود مجھے نفرت مری اوقات سے ہے

ایسے موقع پر میں ہنس کر کہتا کہ "رشید صاحب! غالب نے ایک ہی مصرعہ تو خلافِ محاورہ کہا ہے وہ آپ پر کس طرح چسپاں ہو سکتا ہے" پوچھتے کیونکر؟ میں کہتا "اس مصرع میں "اپنی اوقات" ہونا چاہیئے" کہتے "یہ تو آپ نے پھر لسانیات کی اوقات بڑھائی" بات جہاں کی تہاں رہ جاتی ان کا موڈ بدل جاتا۔

انسانوں، عزیزوں اور رفیقوں کو آنکنے کی رشید صاحب کے پاس صرف ایک کسوٹی تھی اور وہ ان کے ایک پسندیدہ لفظ "نامعقول" میں مضمر تھی، یہ ان کا تیر بھی تھا نشتر بھی تھا اور آنکس بھی۔ "کوئی نامعقول میرے دسترخوان پر نہیں بیٹھے گا" "۔۔۔۔ ایسا نامعقول کہ دماغ میں ہر وقت جوتے لگتے رہتے ہیں" وہ اس ایک لفظ سے اپنے لیے انسانوں کے وجود کو ختم کر دیتے۔ نامعقول شاعر کی شاعری کے منکر ہو جاتے۔ "کوئی نامعقول انسان اچھا شاعر نہیں ہو سکتا" کلیات قائم کرتے اور خود اپنے گرد ایک حصار کھینچ لیتے۔ نامعقول اور نامعقولیت کے لیے ان کی تعزیرات میں کوئی معافی نہیں تھی۔

میرا رشید صاحب کی شخصیت کا مجموعی تاثر ایک شدید انفرادیت، داخلیت پسند اور حساس طبیعت رکھنے والے فنکار کا ہے۔ وہ غیر معمولی، غیر تعقلی ذہانت اور بصیرت کے مالک تھے۔ ایک مخصوص طبقے اور عہد کی اقدار اور وضع داریوں کو عزیز رکھتے تھے اور انھیں پیمانوں سے ان سب کو ناپتے جو ان کی رہگذر

حیات پر آنکلتے۔ وہ بُت شکن سے زیادہ خدا ساز تھے۔ جن قدروں یا شخصیتوں کو عزیز رکھتے ان کو ادبی تخلیق کا ہالہ عطا کر دیتے۔ جو ان کی نظروں سے کسی نامعقولیت کی بنا پر گر جاتے وہ مسلسل ان کے اغماض کا شکار رہتے۔ اپنی ستائش سے گھبراتے لیکن دوسروں کی ستائش جی کھول کر کرتے۔ کہتے تھے "مرا اس میں کیا خرچ ہوتا ہے دوسرے کا جی خوش ہو جاتا ہے۔" باہر کے بزرگ ادیبوں کے سامنے اپنے شعبے کے نوجوانوں اور ان کے کارناموں (یا ناکارناموں) کی تعریف اس انداز میں کرتے کہ مہمان گھبرا جاتا اور ممدوح شرما جاتا۔ انسانی ہمدردی ان میں کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ جہاں تک ممکن ہوتا ہر ایک کی حاجت روائی کرتے۔ سیکڑوں پر ان کے خاموش احسان ہیں۔ بعض احسان فراموش ہیں۔

علی گڑھ ان کی سب سے بڑی کمزوری اور طاقت دونوں تھا۔ اس سے ان کی والہانہ عقیدت کو نظر انداز کرتے ہوئے بعض اوقات میں اس مسئلے پر ان سے الجھ جاتا۔ وہ اس کی نسبت سے سارے ہندوستان کی تاریخ اور مقدر دیکھتے تھے۔ میں اسے ایک دجلہ کا قطرہ کہتا تھا۔ میری جرارت انکار پر بُرا ماننے سے زیادہ افسوس کرتے اور اپنی بات پر اصرار۔ ان کی علی گڑھ پرستی بڑھ جاتی اور میں متشکک کا متشکک رہ جاتا۔

رشید صاحب طبعاً ایک مذہبی ذہن کے مالک تھے۔ خاص طور پر اسلام کی عظمت اور فوقیت کے معترف اور قائل۔ لیکن طاعت وزہد کی جانب عملی رجحان بہت کم تھا۔ اس لیے انھوں نے مذہبی مباحث اور فرائض سے بیشتر خود کو دور رکھا۔ لیکن ہندی مسلمانوں کی تاریخ، تہذیب اور معاشرت سے انھیں گہری دلچسپی تھی جو ان کی تحریر و تقریر دونوں سے ظاہر ہوتی ہے۔

سرسید کو وہ مسلمانوں کا مسیحا سمجھتے تھے اور علی گڑھ تحریک کو ان کی نشاۃ ثانیہ۔ سیاست میں وہ وسط سے دائیں طرف تھے۔ اس لیے وہ ادبی تحریکیں جن کا ماخذ کعبہ و کاشی سے دور ہوتا ان کو مشتبہ نظروں سے دیکھتے۔ بنیادی طور پر وہ انسان اور قوم پرست تھے۔ اس لیے گاندھی، نہرو، محمد علی، اقبال، اور ذاکر حسین جیسی شخصیتیں ان کے تخیل کو گرماتی تھیں۔ ذاکر حسین سے ان کی عقیدت اب اُردو ادب کی ایک علامت بن چکی ہے۔ ان سے وہ بدظن اور خفا (جہاں تک مجھے علم ہے) صرف ایک بار ہوئے تھے جب وہ اچانک علی گڑھ چھوڑ کر بہار کی گورنری پر چلے گئے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ علی گڑھ چھوڑ کر جانا تھا تو جامعہ بازگشت کرتے جہاں ان کے ساتھ کام کرنے کے لیے انھوں نے اپنی پیش کش کی تھی۔

جنوری ۱۹۷۳ء میں رشید صاحب کی تحریک پر میرا انتخاب جامعہ اُردو کے شیخ الجامعہ کے اعزازی عہدے کے لیے ہوگیا۔ ستمبر ۱۹۷۳ء میں جامعہ ملیہ کے شیخ الجامعہ کی حیثیت سے میری نامزدگی عمل میں آئی۔ میرے لیے رشید صاحب کا مشورہ اور آشیرباد ضروری تھی۔ ملا تو کہا بڑی ذمہ داری سر پر آگئی ہے ضرور قبول کیجیے۔ میں نے کہا یہ کیا ظلم ہے کہ پہلے تو آپ نے ایک پٹھان کو شیخ بنادیا اب چاہتے ہیں کہ ڈبل شیخ ہو جائے۔ کہنے لگے کہ لطیفہ کو سنگین نہ بنائیے، اس سے لطف اٹھائیے اور کمر باندھ لیجیے۔

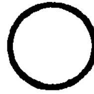
علی گڑھ سے تقریباً پانچ سال باہر رہا لیکن جامعہ اُردو کے ناتے سے ہر ماہ دو ماہ میں ایک چکر ضرور ہو جاتا۔ رشید صاحب کے درِ دولت پر میرے لیے حاضری ناگزیر تھی۔ ان کا قلم ابھی تک نہیں تھکا تھا۔ تابڑ توڑ وہ علی گڑھ

اور اس سے متعلق موضوعات پر لکھ رہے تھے۔ یہ تحریریں جا بجا چھپتی بھی رہیں۔ لیکن اب وہ مزاح اور طنز نگار نہیں تھے۔ خاکہ نگاری بھی چھوڑ دی تھی وہ اب علی گڑھ نگار تھے۔ کچھ ماضی کی یادیں، کچھ حال کے مناظر اور کچھ مستقبل کے بارے میں پیش گوئیاں۔ موجودہ علی گڑھ کی طرف سے مضطرب رہتے۔ اسی شدت سے ماضی کے علی گڑھ کی جانب بازگشت کرتے۔ اس کے حالِ زار پر ان کا اُس زمانے کا محبوب شعر یہ تھا ؎

کیسے کیسے ایسے ویسے ہوگئے
ایسے ویسے کیسے کیسے ہوگئے

ان کے مکان کے اندر کے سبزہ زار، گل و گلزار اسی طرح شاداب اور شگفتہ تھے۔ لیکن مالی بوڑھا ہو چکا تھا۔ عمرانتی سے تجاوز کر چکی تھی مگر حوصلۂ قلم ورقم اب تک باقی تھا۔ ان کے انتقال سے قبل میں اکتوبر ۱۹۷۶ء میں آخری بار علی گڑھ گیا اور پہلی بار ان کے یہاں بعض مصروفیات کی بنا پر حاضری نہ دے سکا۔ جنوری ۱۹۷۷ء میں اچانک خبر ملی کہ علی گڑھ کے چمن کا بلبل بھری بہار میں پرواز کر گیا!

؏ مجنوں جو مرگیا ہے تو صحرا اُداس ہے



رشید صاحب کے "ادبِ ممنوع" کو برسرِ عام لانے کی یہ جرأتِ رندانہ ان کی ہدایت اور اپنی شرافت کو خطرے میں ڈال کر کی جا رہی ہے۔ تمام دوستوں اور عزیزوں کو سخت اور مسلسل ہدایت تھی کہ ان کے خطوط ہرگز ہرگز ان کی حیات میں یا ان کے بعد شائع نہ کیے جائیں۔ اس ہدایت کی زد پر وہ بعض اوقات مکتوب الیہ کی شرافت تک کو لے آتے تھے۔

رشید صاحب، جہاں تک خطوط نویسی کا تعلق ہے۔ بسیار و زود نویس تھے۔ خطوط کا جواب جلد از جلد دینا ان کی عادت تھی۔ اس کے لیے انھوں نے ایک 'تکنیک' بھی ایجاد کر لی تھی۔ عام طور پر رقعوں اور پوسٹ کارڈوں کا استعمال، فوراً مکتوب الیہ کے خط کو پھاڑ کر اس سے نجات حاصل کرنے کی عادت (یہی وجہ ہے کہ ان کے گھر سے جو سامان نکلا ہے اس میں اچھے سے اچھے مکتوب نگاروں کے خطوط مفقود ہیں!) اور پھر فوری طور پر انھیں پوسٹ کر دینے کی ہدایت۔ اس طرح ان کی "پابندی رسمِ نیم ملاقات" مرتے دم تک جاری رہی جب کہ ان کی بینائی جواب دے چکی تھی، ہاتھ میں رعشہ آ چکا تھا اور دماغ کی شریانوں میں دورانِ خون کی کمی کی وجہ سے مسلسل لذت آتشیں کی سی کیفیت محسوس کرتے رہتے تھے۔

میں نے ان کے مکاتیب کو جان بوجھ کر 'رقعات' سے موسوم کیا ہے۔ ر
ا لیے کہ ان میں سے بیشتر رقعوں اور پرچوں پر لکھے گئے ہیں کچھ اس وجہ
کہ مکتوب الیہ مقامی تھا اور اس کا مکان ان کے دولت کدہ سے بمشکل ایک
فرلانگ کے فاصلے پر تھا اور کچھ اس سبب سے کہ رشید صاحب اپنے خطوط کے
یے مخصوص اسٹیشنری یا ڈاک کا بے جا خرچ اٹھانے کے قائل نہ تھے۔ جب ڈاک
ے ذریعہ ترسیل خط منظور ہوتی تو پوسٹ کارڈ کا استعمال کرتے۔ اس میں
کفایت کے علاوہ سہولت بھی تھی۔ ایک دفعہ کی گفتگو سے یہ بھی اندازہ ہوا
۔ وہ پوسٹ کارڈ کو لفافے (بند یا کھلے) کے مقابلے میں زیادہ پائدار سمجھتے
تھے۔ انھیں اس بات کا بخوبی علم تھا کہ ان کی ہدایت کے علی الرغم میں ان
کے خطوط کو حرزِ جاں سمجھ کر محفوظ رکھتا ہوں اور نیت بھی خراب ہے۔
نہیں کہہ سکتا کہ غالب کی طرح رشید صاحب اس بارے میں کہاں تک
محتاط قلم ہو گئے تھے لیکن یہ مسلم ہے کہ ان کے تمام خط قلم برداشتہ ہیں۔ بہت
کم مقامات پر انھوں نے کسی لفظ یا جملے کو قلم زد کیا ہے۔

اس مجموعہ میں ان کا سب سے پہلا خط ۱۹۴۴ء کا ہے جب میں شعبۂ اُردو
میں نیا نیا لکچرر مقرر ہوا تھا یہ رسیدی قسم کا ہے لیکن قدامت کے پیشِ نظر
شامل کر لیا گیا۔ ۴۴ ۱۹ء تا ۱۹۶۲ء کے بیشتر رقعات زائل ہو گئے۔ تعداد
بھی کچھ زیادہ نہیں تھی۔ میں علی گڑھ ہی میں تھا اور رشید صاحب سے
مراسلت کا کاروبار ابھی نہیں کھلا تھا۔ ان کے خطوط کا باقاعدہ سلسلہ ۱۹۶۲ء
کے بعد شروع ہوتا ہے جب میرا عثمانیہ یونیورسٹی کے شعبۂ اُردو میں پروفیسر کی
حیثیت سے تقرر ہوا اور میں علی گڑھ سے چھ سال کے لیے باہر چلا گیا۔ خطوط
کی بڑی تعداد انھیں چھ سال سے تعلق رکھتی ہے۔ اس دوران میں مختلف تعلیمی

کاموں کے سلسلے میں رشید صاحب نے دوبار حیدرآباد کا سفر میری خاطر اختیار کیا۔ ۱۹۶۸ء میں میں دوبارہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں لسانیات کی پروفیسری پر آ گیا۔ ہر چند کہ رشید صاحب سے سو قدم کے فاصلے پر رہتا تھا لیکن اگلے پانچ سالوں میں رقعات کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ رشید صاحب ان دنوں ریٹائرڈ زندگی بسر کر رہے تھے۔ ان کے اندر مزاح نگار مر چکا تھا۔ اب وہ مسلسل سنجیدہ مسائل بالخصوص علی گڑھ کے بارے میں لکھ رہے تھے۔ علی گڑھ ان کے لیے کچھ ماضی کی یادوں سے عبارت تھا، کچھ حال کے تشویشناک حالات سے اور کچھ نامعلوم مستقبل سے! اس زمانے میں مسلم یونیورسٹی کے سہ ماہی مجلے 'فکر و نظر' کا میں ایڈیٹر بھی ہو گیا تھا۔ ان کے اکثر رقعات میں اپنے ان مضامین کا تذکرہ ملے گا جنھیں وہ اس مجلے کے صفحات میں شائع کرانا چاہتے تھے۔ یا ان اداریوں کا تذکرہ جو میں نے اسی زمانے میں 'ہماری زبان' کے عارضی ایڈیٹر کی حیثیت سے لکھے تھے۔ نومبر ۱۹۷۲ء میں جامعہ ملیہ اسلامیہ کا وائس چانسلر ہو کر میں پھر پانچ سال کے لیے علی گڑھ سے غائب ہو گیا۔ کچھ میری منصبی مصروفیات، کچھ ان کی گرتی ہوئی صحت۔ خطوط کم تر آنے جانے لگے، اور موضوعات گفتگو بھی سمٹ کر رہ گئے۔ میں کاروباری بنتا گیا اور وہ گراں قلم۔ رشید صاحب سے بہتر مکتوب لکھوانے کے لیے انھیں 'برانگیختہ' کرنا ضروری ہوتا تھا۔ ان کی فکر مصرعوں اور فقروں کی فکر تھی۔ اس لیے دوسرے کے پھڑکتے ہوئے جملے یا برمحل نقل شعر کی داد دیے بغیر نہیں رہ سکتے تھے۔ اکثر لکھنے مجھے یہ کیوں نہیں سوجھا اور اس کے ساتھ ان کے ذہن کا دبستاں کھل جاتا۔

رشید صاحب بنیادی طور پر ایک 'درون بیں' شخصیت کے مالک تھے۔ ایسی شخصیت اپنے نجی رشتوں اور تحریروں میں احتیاط اور دیر سے کھلتی ہے

خاص طور پر اگر مکتوب الیہ اس کا ہمدم و ہمراز نہ ہو۔ رشید صاحب کی نسبت سے مجھے یہ درجہ کبھی حاصل نہیں ہوا۔ گو وہ مجھ پر طالب علمی کے زمانے سے شفقت کرتے تھے اور ادبی و علمی معاملات میں میں ان کا معتمد علیہ تھا۔ زندگی کا بڑا حصہ ان کی رفاقت میں گذرا۔ لیکن ہمیشہ "باادیم" میں ایک 'نہایت دوری' قائم رہی جیسا کہ خطوط میں الفاظ خطاب سے ظاہر ہے۔ "مکرم" جو مکتوب نویسی میں ایک غیر جانب دار، بے رنگ اور رسمی خطاب ہے۔ انھوں نے زیادہ تر مجھے اسی لفظ سے یاد کیا ہے۔ کبھی کبھی 'ونورکرم' میں 'محترم' بھی لکھ جاتے تھے جس پر میں محجوب ہو کر رہ جاتا۔ اسی طرح ان کے خطوط کا خاتمہ ہمیشہ لفظ 'مخلص' پر ہوتا جسے پھر میں رسمی سمجھتا ہوں۔

مکتوب نویسی میں ان کے اس رویے کے باعث رشید صاحب اپنے رقعات میں بہت کم بے پردہ ہوئے ہیں۔ صرف کبھی کبھی ذاتی غم کی لہر جیسا کہ خط نمبر ۲ میں اپنی چھوٹی اور عزیز بیٹی منّی کی جواں میری پر بلبلا اٹھے ہیں۔ ۱۹۶۲ء تا ۱۹۶۸ء کے بعض خطوط میں اپنی گرتی ہوئی صحت اور بڑھاپے کے عوارض کا ذکر نہایت پژمردگی سے کرتے ہیں اور 'رہیے اب ایسی جگہ چل کر جہاں کوئی نہ ہو' کے آرزومند ہیں۔

سماجی نقطۂ نظر سے رشید صاحب کی شخصیت کا سب سے مثبت پہلو جو ان رقعات سے بخوبی ظاہر ہے چھوٹوں کے ساتھ ان کی کریم نفسی ہے۔ ان کی فیض بخشی سے بہرۂ وافر مجھے بھی ملا تھا۔ ہماری زبان کی عارضی ادارت کے زمانے میں انھوں نے ہر ادار یے پر جو رقعات مجھے لکھے ہیں وہ کسی بھی لکھنے والے کے لیے باعث فخر ہو سکتے ہیں۔

علم و ادب کے معاملات کے لیے وہ مجھ پر بہت زیادہ بھروسہ کرتے

تھے جیسا کہ ۱۹۶۸ء تا ۱۹۷۳ء کے خطوط سے ظاہر ہے۔ اس دوران جو بھی لکھتے شائع کرنے سے قبل میری نظر سے ضرور گزارتے۔ دہلی یونیورسٹی کے توسیعی خطبے کے لیے انھوں نے غالب اپنا موضوع منتخب کیا تو میری مدد چاہی اور یہ میں نے بھرپور دی۔ اس دوران جو خطبے تحریر کیے مجھ سے بار بار مشورہ کرتے رہے۔ وہ ایک نہایت ذہین انسان تھے 'تھوڑے' کو 'بہت' کر دینا ان کے قلم کا کھیل تھا۔ وہ صحیح معنیٰ میں ایک صاحب طرز انشا پرداز تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے رقعے اور پرچے آج تک ہمیں عزیز ہیں۔

دیوانِ غالبؔ (اُردو) نسخۂ خدا بخش

تقدیم
فرخ جلالی

حرفِ چند

دیوانِ غالب کے کئی قلمی نسخے خدا بخش لائبریری میں محفوظ ہیں۔ فرخ جلالی صاحب نے ان میں سے ایک کا خصوصی مطالعہ کر کے اسکی تدوین کی ہے اور اس پر تفصیلی حواشی لکھے ہیں۔ اس نسخے کا تعارف اور متن پیش کیا جا رہا ہے۔ مقدمہ اور حواشی اگلی بار۔

——— ضرب

جناب فرخ جلالی
میکرو

دیوانِ غالب

نسخۂ خطی خدا بخش لائبریری

لائبریری اندراج نمبر — ۹۲

> یہ نسخہ قدیم معلوم ہوتا ہے۔ قاضی عبدالودود کا یہ قیاس کہ کتابت شورش ۱۸۵۷ء سے پیشتر کی ہے، میری رائے میں ۱۸۲۰ء کے آس پاس کی ہے۔ اب تک توجہ نہیں ہوئی ہے۔

اس دیوان میں غالب کی ایک قدیم غزل حسب روایت قدیم شامل ہے اس میں ایک شعر شامل ہے۔

تکلف برطرف نظارگی میں بھی سہی لیکن　　وہ دیکھا جائے کب یہ فتنہ دیکھا جائے ہے مجھ سو

حضرت عرشی مرحوم نے اور اب کالی داس گپتا رضا نے بہ پیروی عرشی "فتنہ" کے بجائے "ظلم" کا لفظ پسند کیا ہے۔ چند قدیم نسخوں میں جن میں اشاعتِ اوّل بھی شامل ہے لفظ "فتنہ" موجود ہے۔ فتنہ میں جو شوق اور شعریت ہے وہ ظلم میں کہاں ہے۔

یاد آیا کہ غالب نے اپنے دورِ شباب میں ایک مشہور اور معرکہ کا شعر کہا

چھیڑ خوباں سے چلی جائے اسد　　گر نہیں وصل تو حسرت ہی سہی

یہ شعر خوباں کی طرح مشہور ہو گیا اگر مان لیا جائے کہ بڑے بڑے لوگوں کے مشورے سے غالب نے اپنے دیوان کا انتخاب کیا اور بعض اشعار کی صورت خود بگاڑ دی۔ اپنے پہلے ہی دیوان کی اشاعت کے موقع پر غالب نے شعر کے اس متن کو پسند کیا

یار سے چھیڑ چلی جائے اسد　　گر نہیں وصل تو حسرت ہی سہی

قبول عام نے پہلا متن مشہور رکھا اس طرح اس قتل کا چرچا نہیں ہوا مگر مطبوعہ دیوانوں میں آخری متن چھپ رہا ہے۔

ایک حیرت کی بات ہے کہ جناب کالی داس گپتا رضا اور ان سے پہلے کے بڑے حضرات خدا بخش لائبریری کے اس خطی نسخہ کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں فرماتے۔ جناب کالی داس گپتا رضا بارہ قلمی نسخوں اور پانچ مطبوعہ نسخوں کی مدد سے اپنا دیوان غالب مرتب فرماتے ہیں مگر یہ نسخہ خدا بخش لائبریری یا نسخۂ عظیم آباد قابل ذکر قرار نہیں پاتا۔ میں نسخۂ عظیم آباد کو شائع کرنا چاہتا ہوں۔ مالک رام مرحوم سے بارہا تذکرہ رہا کہ غالب کے خطی نسخوں کی اشاعت کی ضرورت ہے۔ بہت برسوں کی بات ہے کہ میں نے غالب پہ ایک مضمون کی اشاعت پر لکھا تھا کہ سرسید اور ان کے بھائی سید محمد کے مطبع کا نام سید المطابع نہیں تھا۔

حضرت عرشی مرحوم نے اپنے مرتبہ دیوان میں ایک جگہ تحریر فرمایا :

" یہ مطبع سرسید کے بھائی سید محمد خان بہادر نے دہلی میں قائم کیا تھا اور سید المطابع یا مطبع سید الاخبار کے نام سے مشہور تھا۔"

جناب مالک رام نے اور کالی داس گپتا رضا نے اشاعت اول کا سرورق چھاپا ہے۔ اس میں صاف لکھا ہے کہ "سید محمد خان بہادر کے چھاپہ خانے کے لیتھو گرافک پریس میں چھاپا ہوا۔"

اس سے قبل سرسید کی پہلی فارسی کتاب "جام جم" اسی مطبع سے جب شائع ہوئی تو "پریس" کا نام مطبع سید الاخبار نہیں تھا۔ بعد کو اس چھاپہ خانہ کا نام مطبع سید الاخبار ہوگیا۔ یہ ترکیب لکھنؤ کے پریسوں کی طرز پر کی گئی۔ بعد میں جب اس پریس کا نام مطبع سید الاخبار ہوگیا تو سرسید احمد کی کئی کتابیں اس مطبع سے چھپتی رہیں جیسے آثار الصنادید ۱۸۴۷ء (طبع اول) وغیرہ۔ اور مصنفین کی کتابیں بھی مطبع سید الاخبار سے شائع ہوئیں جن کی ایک مختصر فہرست آئندہ دی جائے گی۔ ۱۸۴۰ء یا ۱۸۴۱ء میں اس مطبع سے اخبار سید الاخبار بھی چھپنے لگا۔ اس کا موضوع زیادہ تر قانون تھا۔

رب یسر بسم اللہ الرحمن الرحیم و تمم بالخیر

نقش فریادی ہے کس کی شوخیٔ تحریر کا — .... کاغذی ہے پیرہن ہر پیکرِ تصویر کا
کاوکاوِ سخت جانیہائے تنہائی نہ پوچھ — صبح کرنا شام کا لانا ہے جوئے شیر کا
جذبۂ بے اختیارِ شوق دیکھا چاہیے — سینۂ شمشیر سے باہر ہے دم شمشیر کا
آگہی دامِ شنیدن جس قدر چاہے بچھائے — مدعا عنقا ہے اپنے عالمِ تقریر کا
بسکہ ہوں غالب اسیری میں بھی آتش زیر پا — موئے آتش دیدہ ہے حلقہ مری زنجیر کا

ولہ

جز قیس اور کوئی نہ آیا بروئے کار — صحرا مگر بہ تنگیٔ چشمِ حسود تھا
آشفتگی نے نقشِ سویدا کیا درست — ظاہر ہوا کہ داغ کا سرمایہ دود تھا
تھا خواب میں خیال کو تجھ سے معاملہ — جب آنکھ کھل گئی نہ زیاں تھا نہ سود تھا

ہیں مکتبِ غمِ دل میں سبق ہنوز
لیکن یہی کہ رفت گیا اور بود تھا

ڈھانپا کفن نے داغِ عیوبِ برہنگی
میں ورنہ ہر لباس میں ننگِ وجود تھا

تیشے بغیر مر نہ سکا کوہکن اسد
سرگشتۂ خمارِ رسوم و قیود تھا

ولہ

کہتے ہو نہ دیں گے ہم دل اگر پڑا پایا
دل کہاں کہ گم کیجے ہم نے مدعا پایا

عشق سے طبیعت نے زیست کا مزا پایا
درد کی دوا پائی دردِ بے دوا پایا

سادگی و پرکاری بے خودی و ہشیاری
حسن کو تغافل میں جرأت آزما پایا

غنچہ پھر لگا کھلنے آج ہم نے اپنا دل
خوں کیا ہوا دیکھا گم کیا ہوا پایا

حالِ دل نہیں معلوم لیکن اس قدر یعنی
ہم نے بارہا ڈھونڈا تم نے بارہا پایا

شورِ پندِ ناصح نے زخم پر نمک چھڑکا
آپ سے کوئی پوچھے تم نے کیا مزا پایا

دوستدارِ دشمن ہے اعتمادِ دل معلوم
آہ بے اثر دیکھی نالہ نارسا پایا

ولہ

دل مرا سوزِ نہاں سے بے محابا جل گیا
آتشِ خاموش کی مانند گویا جل گیا

دل میں ذوقِ وصل و یادِ یار تک باقی نہیں
آگ اس گھر میں لگی ایسی کہ جو تھا جل گیا

میں عدم سے بھی پرے ہوں ورنہ غافل بارہا
میری آہِ آتشیں سے بالِ عنقا جل گیا

عرض کیجے جوہرِ اندیشہ کی گرمی کہاں
کچھ خیال آیا تھا وحشت کا کہ صحرا جل گیا

دل نہیں

دل نہیں تجھکو دکھاتا ورنہ داغوں کی بہار
اس چراغاں کا کروں کیا کارفرما جل گیا

میں ہوں اور افسردگی کی آرزو غالبؔ کہ دل
دیکھکر طرزِ تپاکِ اہلِ دنیا جل گیا

ولہ

شوق ہر رنگ رقیبِ سر و ساماں نکلا
قیس تصویر کے پردے میں بھی عریاں نکلا

زخم نے داد نہ دی تنگیِ دل کی یارب
تیر بھی سینۂ بسمل سے پرافشاں نکلا

بوئے گل نالۂ دل دودِ چراغِ محفل
جو تری بزم سے نکلا سو پریشاں نکلا

دل حسرت زدہ تھا مائدۂ لذتِ وصل
کام یاروں کا بقدرِ لب و دنداں نکلا

تھی نوآموزِ فنا ہمتِ دشوار پسند
سخت مشکل ہے کہ یہ کام بھی آساں نکلا

دلمیں پھر گریہ نے ایک شور اٹھایا غالبؔ
آہ جو قطرہ نہ نکلا تھا سو طوفاں نکلا

ولہ

دھمکی میں مر گیا جو نہ بابِ نبرد تھا
عشقِ نبرد پیشہ طلبگارِ مرد تھا

تھا زندگی میں مرگ کا کھٹکا لگا ہوا
اڑنے سے پیشتر بھی مرا رنگ زرد تھا

تالیفِ نسخہ ہائے وفا کر رہا تھا میں
مجموعۂ خیال ابھی فرد فرد تھا

دل تا جگر کہ ساحلِ دریائے خوں ہے اب
اس رہگذر میں جلوۂ گل آگے گرد تھا

جاتی ہے کوئی کشمکش اندوہِ عشق کی
دل بھی اگر گیا تو وہی دل کا درد تھا

احباب چارہ سازیِ وحشت نہ کر سکے
زنداں میں بھی خیال بیاباں نورد تھا

یہ لاشِ بے کفن اسدِ خستہ جاں کی ہے
حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

ولہ

شمارِ سبحہ مرغوبِ بتِ مشکل پسند آیا
تماشائے بہ یک کف بردنِ صد دل پسند آیا

بفیضِ بیدلی نومیدیِ جاوید آساں ہے
کشائش کو ہمارا عقدۂ مشکل پسند آیا

ہوائے سیرِ گل آئینۂ بے مہریِ قاتل
کہ اندازِ بخوں غلطیدنِ بسمل پسند آیا

ولہ

دہر میں نقشِ وفا وجہِ تسلی نہ ہوا
ہے یہ وہ لفظ کہ شرمندۂ معنی نہ ہوا

سبزۂ خط سے ترا کاکلِ سرکش نہ دبا
یہ زمرد بھی حریفِ دمِ افعی نہ ہوا

میں نے چاہا تھا کہ اندوہِ وفا سے چھوٹوں
وہ ستمگر مرے مرنے پہ بھی راضی نہ ہوا

دل گزرگاہِ خیالِ مے و ساغر ہی سہی
گر نفس جادۂ سرمنزلِ تقوی نہ ہوا

ہوں ترے وعدہ نہ کرنے میں بھی راضی کہ کبھی
گوش منت کشِ گلبانگِ تسلی نہ ہوا

کس سے محرومیِ قسمت کی شکایت کیجے
ہم نے چاہا تھا کہ مر جائیں سو وہ بھی نہ ہوا

مر گیا صدمۂ یک جنبشِ لب سے غالبؔ
ناتوانی سے حریفِ دمِ عیسی نہ ہوا

ولہ

ستائش گر ہے زاہد اس قدر جس باغِ رضواں کا
وہ اک گلدستہ ہے ہم بیخودوں کے طاقِ نسیاں کا

بیاں کی

بیاں کیا کیجیے بیدادِ کاوش‌ہائے مژگاں کا — کہ ہر اک قطرۂ خوں دانہ ہے تسبیحِ مرجاں کا
نہ آئی سطوتِ قاتل بھی مانع میرے نالوں کو — لیا دانتوں میں جو تنکا ہوا ریشہ نیستاں کا
دکھاؤں گا تماشا دی اگر فرصت زمانے نے — مرا ہر داغِ دل اک تخم ہے سروِ چراغاں کا
کیا آئینہ خانے کا وہ نقشہ تیرے جلوے نے — کرے جو پرتوِ خورشید عالم شبنمستاں کا
مری تعمیر میں مضمر ہے اک صورت خرابی کی — ہیولیٰ برقِ خرمن کا ہے خونِ گرم دہقاں کا
اُگا ہے گھر میں ہر سو سبزہ ویرانی تماشا کر — مدار اب کھودنے پر گھاس کے ہے میرے درباں کا
خموشی میں نہاں خوں گشتہ لاکھوں آرزوئیں ہیں — چراغِ مردہ ہوں میں بے زباں گورِ غریباں کا
ہنوز اک پرتوِ نقشِ خیالِ یار باقی ہے — دلِ افسردہ گویا حجرہ ہے یوسف کے زنداں کا
بغل میں غیر کی آج آپ سوتے ہیں کہیں ورنہ — سبب کیا خواب میں آ کر تبسم ہائے پنہاں کا
نہیں معلوم کس کس کا لہو پانی ہوا ہوگا — قیامت ہے سرشک آلودہ ہونا تیری مژگاں کا
نظر میں ہے ہماری جادۂ راہِ فنا غالب — کہ یہ شیرازہ ہے عالم کے اجزائے پریشاں کا

ولہ

نہ ہوگا یک بیاباں ماندگی سے ذوق کم میرا — حبابِ موجۂ رفتار ہے نقشِ قدم میرا
محبت تھی چمن سے لیکن اب یہ بے دماغی ہے — کہ موجِ بوئے گل سے ناک میں آتا ہے دم میرا

ولہ

سراپا رہنِ عشق و ناگزیرِ الفتِ ہستی — عبادت برق کی کرتا ہوں اور افسوس حاصل کا

بقدر ظرف ہی ساقی خمار تشنہ کامی بھی
جو تو دریای می ہی تو میں خمیازہ ہوں ساحل کا

محرم نہیں ہی تو ہی نواہای راز کا
یہاں ورنہ جو حجاب ہی پردہ ہی ساز کا

تو اور سوی غیر نظرہای تیز تیز
یہ وقت ہی شگفتن گلہای ناز کا

صرفہ ہی ضبط آہ میں مرا ورنہ میں
طعمہ ہوں ایک ہی نفس جانگداز کا

ہیں بسکہ جوش بادہ سی شیشی اچھل رہی
ہر گوشۂ بساط ہی سر شیشہ باز کا

کاوش کا دل کری ہی تقاضا کہ ہی ہنوز
ناخن پہ قرض اس گرہ نیم باز کا

تاراج کاوش غم ہجراں ہوا اسد
سینہ کہ تھا دفینہ گہرہای راز کا

ولہ

شب کہ برق سوز دل سی زہرۂ ابر آب تھا
شعلۂ جوالہ ہر یک حلقۂ گرداب تھا

واں کرم کو عذر بارش تھا عناں گیر خرام
گریہ سی یاں پنبۂ بالش کف سیلاب تھا

واں خود آرائی کو تھا موتی پرونی کا خیال
یاں ہجوم اشک میں تار نگہ نایاب تھا

جلوۂ گل نی کیا تھا واں چراغاں آب جو
یاں رواں مژگان چشم تر سی خون ناب تھا

یاں سر پرشور بیخوابی سی تھا دیوار جو
واں وہ فرق ناز محو بالش کمخواب تھا

یاں نفس کرتا تھا روشن شمع بزم بیخودی
جلوۂ گل واں بساط صحبت احباب تھا

فرش سی تا عرش واں طوفاں تھا موج رنگ کا
یاں زمیں سی آسماں تک سوختن کا باب تھا

ناگہاں

ناگہاں اس رنگ سے خوں نابہ ٹپکانے لگا / دل کہ ذوقِ کاوشِ ناخن سے لذت یاب تہا

نالۂ دل میں شب اندازِ اثر نایاب تہا / تہا سپندِ بزمِ وصلِ غیر گو بیتاب تہا

مقدمِ سیلاب سے دل کیا نشاط آہنگ ہے / خانۂ عاشق مگر سازِ صدائے آب تہا

نازشِ ایامِ خاکستر نشینی کیا کہوں / پہلوئے اندیشہ وقفِ بسترِ سنجاب تہا

کچھ نہ کی اپنے جنونِ نارسا نے ورنہ یاں / ذرہ ذرہ روکشِ خورشیدِ عالم تاب تہا

آج کیوں پروا نہیں اپنے اسیروں کی تجھے / کل تلک تیرا بھی دل مہر و وفا کا باب تہا

یاد کر وہ دن کہ ہر یک حلقہ تیرے دام کا / انتظارِ صید میں اک دیدۂ بیخواب تہا

میں نے روکا رات غالب کو وگرنہ دیکھتے / اس کے سیلِ گریہ میں گردوں کفِ سیلاب تہا

دلہ

ایک ایک قطرہ کا مجھے دینا پڑا حساب / خونِ جگر ودیعتِ مژگانِ یار تہا

اب میں ہوں اور ماتمِ یک شہرِ آرزو / توڑا جو تو نے آئینہ تمثال دار تہا

گلیوں میں میری نعش کو کھینچے پھرو کہ میں / جاں دادۂ ہوائے سرِ رہگذار تہا

موجِ سرابِ دشتِ وفا کا نہ پوچھ حال / ہر ذرہ مثلِ جوہرِ تیغ آبدار تہا

کم جانتے تھے ہم بھی غمِ عشق کو پر اب / دیکھا تو کم ہوئے پہ غمِ روزگار تہا

دلہ

بسکہ دشوار ہے ہر کام کا آساں ہونا
آدمی کو بھی میسر نہیں انساں ہونا

گریہ چاہے ہے خرابی مرے کاشانے کی
در و دیوار سے ٹپکے ہے بیاباں ہونا

واے دیوانگیِ شوق کہ ہر دم مجھکو
آپ جانا ادہر اور آپ ہی حیراں ہونا

جلوہ از بسکہ تقاضاے نگہ کرتا ہے
جوہرِ آئینہ بھی چاہے ہے مژگاں ہونا

عشرتِ قتل گہِ اہلِ تمنا مت پوچھ
عیدِ نظارہ ہے شمشیر کا عریاں ہونا

لے گئے خاک میں ہم داغِ تمناے نشاط
تو ہو اور آپ بصد رنگ گلستاں ہونا

عشرتِ پارۂ دل زخمِ تمنا کھانا
لذتِ ریشِ جگر غرقِ نمکداں ہونا

کی مرے قتل کے بعد اوسنے جفا سے توبہ
ہاے اوس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

حیف اوس چار گرہ کپڑے کی قسمت غالب
جسکی قسمت میں ہو عاشق کا گریباں ہونا

ولہ

شب خمارِ شوقِ ساقی رستخیز اندازہ تھا
تا محیطِ بادہ صورت خانۂ خمیازہ تھا

ایک قدم وحشت سے درسِ دفترِ امکاں کھلا
جادہ اجزاے دو عالم دشت کا شیرازہ تھا

مانعِ وحشت خرامیہاے لیلی کون ہے
خانۂ مجنونِ صحرا گرد بے دروازہ تھا

پوچھ مت رسوائیِ اندازِ استغناے حسن
دست مرہونِ حنا رخسار رہنِ غازہ تھا

نالۂ دل نے دیے اوراقِ لختِ دل بباد
یادگارِ نالہ ایک دیوانِ بے شیرازہ تھا

دوست غمخواری میں میری سعی فرماویں گے کیا
ولہ
زخم کے بھرنے تلک ناخن نہ بڑھ جاویں گے کیا

حضرت ناصح گر آویں دیدہ و دل فرش راہ
کوئی مجھکو یہ تو سمجھا دو کہ سمجھاویں گے کیا

بے نیازی حد سے گذری بندہ پرور کب تلک
ہم کہیں گے حال دل اور آپ فرماوینگے کیا

آج واں تیغ و کفن باندھے ہوئے جاتا ہوں میں
عذر میرے قتل کرنے میں وہ اب لاوینگے کیا

گر کیا ناصح نے ہمکو قید اچھا یوں سہی
یہ جنون عشق کے انداز چھٹ جاوینگے کیا

خانہ زاد زلف ہیں زنجیر سے بھاگیں گے کیوں
ہیں گرفتار وفا زنداں سے گھبراوینگے کیا

ہے اب اس معمورہ میں قحط غم الفت اسد
ہمنے یہ مانا کہ دلی میں رہیں کھاوینگے کیا

ولہ

ہوس کو ہے نشاط کار کیا کیا
نہ ہو مرنا تو جینے کا مزا کیا

تجاہل پیشگی سے مدعا کیا
کہاں تک اے سراپا ناز کیا کیا

نوازش ہائے بیجا دیکھتا ہوں
شکایت ہائے رنگیں کا گلا کیا

نگاہ بے محابا چاہتا ہوں
تغافل ہائے تمکیں آزما کیا

فروغ شعلۂ خس یک نفس ہے
ہوس کو پاس ناموس وفا کیا

نفس موج محیط بیخودی ہے
تغافل ہائے ساقی کا گلا کیا

دماغ عطر پیراہن نہیں ہے
غم آوارگی ہائے صبا کیا

اسد ہم وہ جنوں جولاں گدائے بے سر و پا ہیں
کہ ہے سر پنجۂ مژگانِ آہو پشت خار اپنا

ولہ

تلے بند زکام نغمہ ہے شور نارسائی کا
بجوش غلغلۂ صد رنگ دعوی پارسائی کا

نہو حسن تماشا دوست رسوا بے وفائی کا
بمہر صد نظر ثابت ہے دعوی پارسائی کا

زکوٰۃ حسن دے اے جلوۂ بینش کہ مہر آسا
چراغ خانۂ درویش ہو کاسہ گدائی کا

نہ مارا جان کر بے جرم غافل تیری گردن پر
رہا مانند خون بیگنہ حق آشنائی کا

تمنائے زباں محو سپاس بے زبانی ہے
مٹا جس سے تقاضا شکوۂ بے دست و پائی کا

وہی اک بات ہے جو یاں نفس واں نکہت گل ہے
چمن کا جلوہ باعث ہے مری رنگیں نوائی کا

عدم تک بے وفا چرچا ہے تیری بے وفائی کا

نہ دے نامہ کو اتنا طول غالب مختصر لکھدے
کہ حسرت سنج ہوں عرض ستمہائے جدائی کا

ولہ

گر نہ اندوہ شب فرقت بیاں ہو جائیگا
بے تکلف داغ مہ مہر دہاں ہو جائیگا

زہرہ گر ایسا ہی شام ہجر میں ہوتا ہے آب
پرتو مہتاب سیل خانماں ہو جائیگا

لے تو لوں سوتے میں اوسکے پانو کا بوسا مگر
ایسی باتوں سے وہ کافر بدگماں ہو جائیگا

دل کو ہم صرف وفا سمجھے تھے کیا معلوم تھا
یعنی یہ پہلے ہی نذر امتحاں ہو جائیگا

بکار دہم

سبکے دلمیں ہے جگہ تیری جو تو راضی ہوا — مجھپہ گویا اک زمانہ مہرباں ہو جائیگا

گر نگاہ گرم فرماتی رہے تعلیم ضبط — شعلہ خس میں جیسے خوں رگ میں نہاں ہو جائیگا

باغ میں مجھکو نہ لیجا ورنہ میرے حال پر — ہر گل تر ایک چشم خونفشاں ہو جائیگا

وائے گر میرا ترا انصاف محشر میں نہو — اب تلک تو یہ توقع ہے کہ واں ہو جائیگا

فایدہ کیا سوچ آخر تو بھی دانا ہے اسد — دوستی ناداں کی ہے جی کا زیاں ہو جائیگا

ولہ

گلا ہے شوق کو دل میں بھی تنگی جا کا — گہر میں محو ہوا اضطراب دریا کا

یہ جانتا ہوں کہ تو اور پاسخ مکتوب — مگر ستم زدہ ہوں ذوق خامہ فرسا کا

حنائے پائے خزاں ہے بہار اگر ہے یہی — دوام کلفت خاطر ہے عیش دنیا کا

غم فراق میں تکلیف سیر باغ نہ دو — مجھے دماغ نہیں خندہ ہائے بیجا کا

ہنوز محرمی حسنکو ترستا ہوں — کرے ہے ہر بن مو کام چشم بینا کا

دل اوسکو پہلے ہی ناز و ادا سے دے بیٹھے — ہمیں دماغ کہاں حسن کے تقاضا کا

نہ کہہ کہ گریہ بمقدار حسرت دل ہے — میری نگہ میں ہے جمع و خرچ دریا کا

فلک کو دیکھکے کرتا ہوں اوسکو یاد اسد
جفا میں اوسکی ہے انداز کارفرما کا

قطرۂ مے بسکہ حیرت سے نفس پرور ہوا
خطِ جامِ مے سراسر رشتۂ گوہر ہوا

اعتبارِ عشق کی خانہ خرابی دیکھنا
غیر نے کی آہ لیکن وہ خفا مجھ پر ہوا

ولہ

جب بتقریبِ سفر یار نے محمل باندھا
تپشِ شوق نے ہر ذرّے پہ اک دل باندھا

اہلِ بینش نے بہ حیرت کدۂ شوخیِ ناز
جوہرِ آئینہ کو طوطیِ بسمل باندھا

یاس و امید نے یک عربدہ میداں مانگا
عجزِ ہمت نے طلسمِ دلِ سائل باندھا

نہ بندھے تشنگیِ شوق کے مضموں غالب
گرچہ دل کھول کے دریا کو بھی ساحل باندھا

ولہ

یک ذرۂ زمیں نہیں بیکار باغ کا
یاں جادہ بھی فتیلہ ہے لالے کے داغ کا

بے مے کسے ہے طاقتِ آشوبِ آگہی
کھینچا ہے عجزِ حوصلہ نے خط ایاغ کا

تازہ نہیں ہے نشۂ فکرِ سخن مجھے
تریاکیِ قدیم ہوں دودِ چراغ کا

بلبل کے کاروبار پہ ہیں خندہ ہائے گل
کہتے ہیں جس کو عشق خلل ہے دماغ کا

سو بار بندِ عشق سے آزاد ہم ہوئے
پر کیا کریں کہ دل ہی عدو ہے فراغ کا

بے خونِ دل ہے چشم میں موجِ نگہ غبار
یہ مے کدہ خراب ہے مے کے سراغ کا

باغِ شگفتہ تیرا بساطِ نشاطِ دل
ابرِ بہار خمکدہ کس کے دماغ کا

وله

دود مہری چین جبیں بس کہ رم پنہاں سمجھا   راز مکتوب بہ بے ربطیٔ عنواں سمجھا

یک الف بیش نہیں صیقل آئینہ ہنوز   چاک کرتا ہوں میں جب سے کہ گریباں سمجھا

شرح اسباب گرفتاری خاطر مت پوچھ   اس قدر تنگ ہوا دل کہ میں زنداں سمجھا

بدگمانی نے نہ چاہا اسے سرگرم خرام   رخ پہ ہر قطرۂ عرق دیدۂ حیراں سمجھا

عجز سے اپنے یہ جانا کہ وہ بدخو ہوگا   نبض خس سے تپش شعلۂ سوزاں سمجھا

سفر عشق میں کی ضعف نے راحت طلبی   ہر قدم سایہ کو میں اپنے شبستاں سمجھا

تھا گریزاں مژۂ یار سے دل تا دم مرگ   دفع پیکان قضا اس قدر آساں سمجھا

دل دیا جان کے کیوں اس کو وفادار اسد   غلطی کی کہ جو کافر کو مسلماں سمجھا

وله

پھر مجھے دیدۂ تر یاد آیا   دل جگر تشنۂ فریاد آیا

دم لیا تھا نہ قیامت نے ہنوز   پھر ترا وقت سفر یاد آیا

سادگی ہای تمنا یعنی   پھر وہ نیرنگ نظر یاد آیا

عذر واماندگی اے حسرت دل   نالہ کرتا تھا جگر یاد آیا

زندگی یوں بھی گزر ہی جاتی   کیوں ترا راہ گزر یاد آیا

آہ وہ جرأت فریاد کہاں   دل سے تنگ آکے جگر یاد آیا

پھر تری کوچہ کو جاوے ہے خیال　　دل گم گشتہ مگر یاد آیا
کیا ہی رضواں سے لڑائی ہوگی　　گھر ترا خلد میں گر یاد آیا
کوئی ویرانی سی ویرانی ہے　　دشت کو دیکھ کے گھر یاد آیا
میں نے مجنوں پہ لڑکپن میں اسد
سنگ اٹھایا تھا کہ سر یاد آیا

لب خشک در تشنگی مردگاں کا　　زیارت کدہ ہوں دل آزردگاں کا
ہمہ ناامیدی ہمہ بدگمانی　　میں دل ہوں فریب وفا خوردگاں کا

وله

تو دوست کسی کا بھی ستمگر نہ ہوا تھا　　اوروں پہ ہے وہ ظلم کہ مجھ پر نہ ہوا تھا
چھوڑا مہ نخشب کی طرح دست قضا نے　　خورشید ہنوز اس کے برابر نہ ہوا تھا
توفیق بہ اندازۂ ہمت ہے ازل سے　　آنکھوں میں ہے وہ قطرہ کہ گوہر نہ ہوا تھا
جب تک کہ نہ دیکھا تھا قد یار کا عالم　　میں معتقد فتنۂ محشر نہ ہوا تھا
میں سادہ دل آزردگی یار سے خوش ہوں　　یعنی سبق شوق مکرر نہ ہوا تھا
دریائے معاصی تنک آبی سے ہوا خشک　　میرا سر دامن بھی ابھی تر نہ ہوا تھا
جاری تھی اسد داغ جگر سے مری تحصیل　　آتشکدہ جاگیر سمندر نہ ہوا تھا

وله

غزل

شب کو وہ مجلس فروز خلوت ناموس تھا — رشتۂ ہر شمع خار کسوت فانوس تھا

مشہد عاشق سے کوسوں تک جو اگتی ہے حنا — کس قدر یا رب ہلاک حسرت پابوس تھا

حاصل الفت نہ دیکھا جز شکست آرزو — دل بدل پیوستہ گویا یک لب افسوس تھا

کیا کہوں بیماری غم کی فراغت کا بیاں — جو کہ کھایا خون دل بے منت کیموس تھا

ولہ

آئینہ دیکھ اپنا سا منہ لے کے رہ گئی — صاحب کو دل نہ دینے پہ کتنا غرور تھا

قاصد کو اپنے ہاتھ سے گردن نہ ماریے — اوسکی خطا نہیں ہے یہ میرا قصور تھا

ولہ

عرض نیاز عشق کے قابل نہیں رہا — جس دل پہ ناز تھا مجھے وہ دل نہیں رہا

جاتا ہوں داغ حسرت ہستی لیے ہوئے — ہوں شمع کشتہ درخور محفل نہیں رہا

مرنے کی اے دل اور ہی تدبیر کر کہ میں — شایان دست و بازوے قاتل نہیں رہا

بر روے شش جہت در آئینہ باز ہے — یاں امتیاز ناقص و کامل نہیں رہا

وا کر دیے ہیں شوق نے بند نقاب حسن — غیر از نگاہ اب کوئی حائل نہیں رہا

گو میں رہا رہین ستم ہاے روزگار — لیکن ترے خیال سے غافل نہیں رہا

دل سے ہواے کشت وفا مٹ گئی کہ واں — حاصل سواے حسرت حاصل نہیں رہا

بیداد عشق سے نہیں ڈرتا مگر اسد — جس دل پہ ناز تھا مجھے وہ دل نہیں رہا

رشک کہتا ہے کہ اوسکا غیر سے اخلاص حیف
عقل کہتی ہے کہ وہ بے مہر کس کا آشنا

ذرہ ذرہ ساغرِ مے خانۂ نیرنگ ہے
گردشِ مجنوں بچشمک ہاے لیلا آشنا

شوق ہے ساماں طرازِ نازشِ اربابِ عجز
ذرہ صحرا دستگاہ و قطرہ دریا آشنا

میں اور ایک آفت کا ٹکڑا وہ دلِ وحشی کہ ہے
عافیت کا دشمن اور آوارگی کا آشنا

شکوہ سنجِ رشکِ ہمدیگر نہ رہنا چاہیے
میرا زانو مونس اور آئینہ تیرا آشنا

کوہکن نقاشِ یک تمثالِ شیریں تھا اسد
سنگ سے سر مار کر ہووے نہ پیدا آشنا

وله

سرمۂ مفتِ نظر ہوں میری قیمت یہ ہے
کہ رہے چشمِ خریدار پہ احساں میرا

رخصتِ نالہ مجھے دے کہ مبادا ظالم
تیرے چہرے سے ہو ظاہر غمِ پنہاں میرا

وله

غافل بوہمِ ناز خود آرا ہے ورنہ یاں
بے شانۂ صبا نہیں طرہ گیاہ کا

بزمِ قدح سے عیشِ تمنا نہ رکھ کہ رنگ
صید ز دام جستہ ہے اس دامگاہ کا

رحمت اگر قبول کرے کیا بعید ہے
شرمندگی سے عذر نہ کرنا گناہ کا

مقتل کو کس نشاط سے جاتا ہوں میں کہ ہے
پر گل خیالِ زخم سے دامن نگاہ کا

جاں در ہواے یک نگہِ گرم ہے اسد
پروانہ ہے وکیل ترے داد خواہ کا

لطافت بے کثافت جلوہ پیدا کر نہیں سکتی
چمن زنگار ہے آئینۂ باد بہاری کا

حریف جوشش دریا نہیں خودداری ساحل
جہاں ساقی ہو تو باطل ہے دعویٰ ہوشیاری کا

ولہ

عشرت قطرہ ہے دریا میں فنا ہو جانا
درد کا حد سے گزرنا ہے دوا ہو جانا

تجھ سے قسمت میں مری صورت قفل ابجد
تھا لکھا بات کے بنتے ہی جدا ہو جانا

دل ہوا کشمکش چارۂ زحمت میں تمام
مٹ گیا گھسنے میں اس عقدے کا وا ہو جانا

اس جفا سے بھی ہیں محروم ہم اللہ اللہ
اس قدر دشمن ارباب وفا ہو جانا

ضعف سے گریہ مبدل بدم سرد ہوا
باور آیا ہمیں پانی کا ہوا ہو جانا

دل سے مٹنا تری انگشت حنائی کا خیال
ہو گیا گوشت سے ناخن کا جدا ہو جانا

ہے مجھے ابر بہاری کا برس کر کھلنا
روتے روتے غم فرقت میں فنا ہو جانا

گر نہیں نکہت گل کو ترے کوچے کی ہوس
کیوں ہے آشفتہ رہ جولان صبا ہو جانا

تجھ سے ہے جلوۂ گل ذوق تماشا غالب
چشم کو چاہیے ہر رنگ میں وا ہو جانا

تاکہ تجھ پر کھلے اعجاز ہوائے صیقل
دیکھ برسات میں سبز آئینے کا ہو جانا

ردیف الباء الموحدہ

پھر ہوا وقت کہ ہو بال کشا موج شراب
دے بط مے کو دل و دست شنا موج شراب

پوچھ مت وجہ سیہ مستیِ اربابِ چمن
سایۂ تاک میں ہوتی ہے ہوا موجِ شراب

جو ہوا غرقۂ مے بختِ رسا رکھتا ہے
سر سے گزرے پہ بھی ہے بالِ ہما موجِ شراب

ہے یہ برسات وہ موسم کہ عجب کیا ہے اگر
موجِ ہستی کو کرے فیضِ ہوا موجِ شراب

چار موج اٹھتی ہے طوفانِ طرب سے ہر سو
موجۂ گل موجِ شفق موجِ صبا موجِ شراب

جس قدر روحِ نباتی ہے جگر تشنۂ ناز
دے ہے تسکیں بہ دمِ آبِ بقا موجِ شراب

بس کہ دوڑے ہے رگِ تاک میں خوں ہو ہو کر
شہپرِ رنگ سے ہے بال کشا موجِ شراب

موجۂ گل سے چراغاں ہے گزرگاہِ خیال
ہے تصور میں زبس جلوہ نما موجِ شراب

نشّے کے پردے میں ہے محوِ تماشائے دماغ
بس کہ رکھتی ہے سرِ نشو و نما موجِ شراب

ایک عالم پہ ہیں طوفانیِ کیفیتِ فصل
موجۂ سبزۂ نوخیز سے تا موجِ شراب

شرحِ ہنگامۂ مستی ہے زہے موسمِ گل
رہبرِ قطرہ بہ دریا ہے خوشا موجِ شراب

ہوش اڑتے ہیں مرے جلوۂ گل دیکھ اسدؔ
پھر ہوا وقت کہ ہو بال کشا موجِ شراب

ردیف الثاء

افسوس کہ دنداں کا کیا رزق فلک نے
جن لوگوں کی تھی درخورِ عقدِ گہر انگشت

کافی ہے نشانی تری چھلّے کا نہ دینا
خالی مجھے دکھلا کے بوقتِ سفر انگشت

لکھتا ہوں اسدؔ سوزشِ دل سے سخنِ گرم
تا رکھ نہ سکے کوئی مرے حرف پر انگشت

رها گوری تا قیامت سلامت ... ولە ... بهر آنکه روز مرنا هیچ حضرت سلامت

جگرگوری عشق خونابه مشرب ... نکی هیچ خداوند نعمت سلامت

علی الرغم دشمن شهید وفایون ... مبارک مبارک سلامت سلامت

نهین گر سرو برک اوراک هیچ ... تماشای نیرنگ صورت سلامت

نبدگلی کهولینی هیچ کهولینی انکین غالب ... ولە ... یارلای سرپی بالین یه اوپ بر کسوف

ولە

آمد خط سبزی هوای سرو جوبار ازدوست ... دود چشم کشته نهانت بدخط زخسار دوست

ای دل ناحافت اندیشم ضبط نتوی کر ... کون لار کنای ناب جلوه دیدار دوست

خانه ویران سازی حیرت تماشا کیجی ... صورت نقش قدم هین رفته رفتار دوست

عشقین هیدلار رشک غیرنی یارا هیچ ... کشته دشمن هین آخر ار چه تیغ بیمار دوست

چشم هار روشن که ارس هیدرلکادن شاد ... دیده بر خون هم اراسا غیر شاد دوست

غیر یون کر نا هیچ هی بر شین ادرسکی هیجر من ... نی تکلف دوست یوجب سی کوی غموار دوست

تا که من جانون که هیچ اوسکی رب اهان ننک ... مجبور دنیای جانم وعده دیدار دوست

جیند من کر نا من انبا شکوه ضعف دماغ ... سر ازین هیچ وه حیدت زلف عنبر بار دوست

جیبی جیب مجبور زنی دنکه بانا هیچ اگر ... هر کس که کر نا هیچ جان تخلص گفتار دوست

مہربانی ہای دشمن کی شکایت کیجئے — یا بیان کیجئے سپاس لذت آزار دوست
یہ غزل اپنی مجھے جی سے پسند آتی ہے آپ — ہے ردیف شعر میں غالب ز بس تکرار دوست

ردیف الجیم المعجمہ التازیہ

گلشن میں بندوبست برنگ دگر ہی آج — قمری کا طوق حلقۂ بیرون در ہی آج
آتا ہی ایک پارۂ دل ہر فغاں کے ساتھ — تار نفس کمند شکار اثر ہی آج
ای عافیت کنارہ کر ای انتظام چل — سیلاب گریہ درپئی دیوار و در ہی آج

وله

لو ہم مریض عشق کے بیمار دار ہیں — اچھا اگر نہو تو مسیحا کا کیا علاج

جیم الفارسیہ

نفس نہ انجمن آرزو سے باہر کھینچ — اگر شراب نہیں انتظار ساغر کھینچ
کمال گرمی سعی تلاش دید نہ پوچھ — برنگ خار مرے آئنہ سے جوہر کھینچ
تجھی بہانۂ راحت ہی انتظار ای دل — کیا ہی کسنے اشارہ کہ ناز بستر کھینچ
تری طرف ہی بحسرت نظارۂ نرگس — بکوری دل و چشم رقیب ساغر کھینچ
بہ نیم غمزہ ادا کر حق ودیعت ناز — نیام پردۂ زخم جگر سے خنجر کھینچ
مرے قدح میں ہی صہبای آتش پنہاں — بروی سفرہ کباب دل سمندر کھینچ

حسن غمزہ کا

ردیف الدال

حسن غمزہ کی کشاکش سے چھٹا میرے بعد — باری آرام سے ہیں اہل وفا میرے بعد

منصب شیفتگی کے کوئی قابل نہ رہا — ہوئی معزولی انداز و ادا میرے بعد

شمع بجھتی ہے تو اس میں سے دھواں اٹھتا ہے — شعلۂ عشق سیہ پوش ہوا میرے بعد

در خور عرض نہیں جوہر بیداد کو جا — نگہ ناز ہے سرمے سے خفا میرے بعد

ہے جنوں اہل جنوں کے لیے آغوش وداع — چاک ہوتا ہے گریباں سے جدا میرے بعد

کون ہوتا ہے حریف مے مرد افگن عشق — ہے مکرر لب ساقی میں صلا میرے بعد

غم سے مرتا ہوں کہ اتنا نہیں دنیا میں کوئی — کہ کرے تعزیت مہر و وفا میرے بعد

آئے ہے بیکسی عشق پہ رونا غالب — کس کے گھر جائے گا سیلاب بلا میرے بعد

ردیف الرای

بلا سے ہیں جو یہ پیش نظر در و دیوار — نگاہ شوق کو ہیں بال و پر در و دیوار

وفور اشک نے کاشانے کا کیا یہ رنگ — کہ ہو گئے مرے دیوار و در در و دیوار

نہیں ہے سایہ کہ سن کر نوید مقدم یار — گئے ہیں چند قدم پیشتر در و دیوار

ہوئی ہے کس قدر ارزانی مے جلوہ — کہ مست ہے ترے کوچے میں ہر در و دیوار

جو ہے تجھے سر سودائے انتظار تو آ — کہ ہیں دکان متاع نظر در و دیوار

ہجوم گریہ کا سامان کب کیا میں نے — کہ گر پڑے نہ مرے پاؤں پر در و دیوار

وہ آرہا مرے ہمسایہ میں تو سایہ سے
ہوئے فدا در و دیوار پر در و دیوار

نظر میں کھٹکے ہے بن تیرے گھر کی آبادی
ہمیشہ روتے ہیں ہم دیکھکر در و دیوار

نہ پوچھ بیخودیِ عیشِ مقدمِ سیلاب
کہ ناچتے ہیں پڑے سر بسر در و دیوار

نہ کہہ کسی سے کہ غالب نہیں زمانہ میں
حریف رازِ محبت مگر در و دیوار

وله

کیوں جل گیا نہ تابِ رخِ یار دیکھکر
جلتا ہوں اپنی طاقتِ دیدار دیکھکر

آتش پرست کہتے ہیں اہلِ جہاں مجھے
سرگرمِ نالہ ہائے شرر بار دیکھکر

کیا آبروئے عشق جہاں عام ہو جفا
رکتا ہوں تمکو بے سبب آزار دیکھکر

آتا ہے میرے قتل کو پر جوشِ رشک سے
مرتا ہوں اسکے ہاتھ میں تلوار دیکھکر

ثابت ہوا ہے گردنِ مینا پہ خونِ خلق
لرزے ہے موجِ مے تری رفتار دیکھکر

واحسرتا کہ یار نے کھینچا ستم سے ہاتھ
ہمکو حریصِ لذتِ آزار دیکھکر

بک جاتے ہیں ہم آپ متاعِ سخن کے ساتھ
لیکن عیارِ طبعِ خریدار دیکھکر

زنار باندھ سبحۂ صد دانہ توڑ ڈال
رہرو چلے ہے راہ کو ہموار دیکھکر

ان آبلوں سے پاؤں کے گھبرا گیا تھا میں
جی خوش ہوا ہے راہ کو پرخار دیکھکر

کیا بدگماں ہے مجھ سے کہ آئینہ میں مرے
طوطی کا عکس سمجھے ہے زنگار دیکھکر

گرنی تھی ہم پہ برقِ تجلی نہ طور پر
دیتے ہیں بادہ ظرفِ قدح خوار دیکھکر

سر پھوڑنا

سر پھوڑنا وہ غالبِ شوریدہ حال کا ۔ یاد آگیا مجھے تری دیوار دیکھ کر

ولہ

لرزتا ہے مرا دل زحمتِ مہرِ درخشاں پر ۔ میں ہوں وہ قطرۂ شبنم کہ ہو خارِ بیاباں پر

نہ چھوڑی حضرتِ یوسف نے یاں بھی خانہ آرائی ۔ سپیدی دیدۂ یعقوب کی پھرتی ہے زنداں پر

فنا تعلیمِ درسِ بیخودی ہوں اس زمانے سے ۔ کہ مجنوں لام الف لکھتا تھا دیوارِ دبستاں پر

فراغت کس قدر رہتی مجھے تشویشِ مرہم سے ۔ بہم گر صلح کرتے پارہ ہائے دل نمکداں پر

نہیں اقلیمِ الفت میں کوئی طومارِ ناز ایسا ۔ کہ پشتِ چشم سے جس کی نہ ہووے مہر عنواں پر

مجھے اب دیکھ کر ابرِ شفق آلودہ یاد آیا ۔ کہ فرقت میں تری آتش برستی تھی گلستاں پر

بجز پروازِ شوقِ ناز کیا باقی رہا ہوگا ۔ قیامت اک ہوائے تند ہے خاکِ شہیداں پر

نہ لڑ ناصح سے غالب کیا ہوا گر اس نے شدت کی ۔ ہمارا بھی تو آخر زور چلتا ہے گریباں پر

ولہ

صفائے حیرت آئینہ ہے سامانِ زنگ آخر ۔ تغیر آبِ برجا ماندہ کا پاتا ہے رنگ آخر

نہ کی سامانِ عیش و جاہ نے تدبیر وحشت کی ۔ ہوا جامِ زمرد بھی مجھے داغِ پلنگ آخر

ولہ

جنوں کی دستگیری کس سے ہو گر ہو نہ عریانی ۔ گریباں چاک کا حق ہو گیا ہے میری گردن پر

برنگِ کاغذِ آتش زدہ نیرنگِ بیتابی ۔ ہزار آئینہ دل باندھے ہے بالِ یک تپیدن پر

فلک سے ہم کو عیش رفتہ کا کیا کیا تقاضا ہے
متاع بردہ کو سمجھے ہوئے ہیں قرض رہزن پر

ہم اور وہ بے سبب رنج آشنا دشمن کہ رکھتا ہے
شعاع مہر سے تہمت نگہ کی چشم روزن پر

فنا کو سونپ گر مشتاق ہے اپنی حقیقت کا
فروغ طالع خاشاک ہے موقوف گلخن پر

اسد بسمل ہے کس انداز کا قاتل سے کہتا ہے
کہ مشق ناز کر خون دو عالم میری گردن پر

ولہ

شکستن مصحفی سے ہوں کہ خوباں بخیہ ہے جانی ہیں
تکلف برطرف ملتی ہے یکجا بہار شب آخر

ولہ

فارغ مجھے نہ جان کہ مانند صبح و مہر
ہے داغ عشق زینت جیب کفن ہنوز

ہے ناز مفلساں زر از دست رفتہ پر
ہوں گل فروش شوخی داغ کہن ہنوز

میخانۂ جگر میں یہاں خاک بھی نہیں
خمیازہ کھینچے ہے بت بیداد فن ہنوز

ولہ

حریف مطلب مشکل نہیں فسون نیاز
دعا قبول ہو یارب کہ عمر خضر دراز

نہ ہو بہرزہ بیاباں نورد وہم وجود
ہنوز تیرے تصور میں ہے نشیب و فراز

وصال جلوہ تماشا ہے پر دماغ کہاں
کہ دیجئے آئینۂ انتظار کو پرواز

ہر ایک ذرۂ عاشق ہے آفتاب پرست
گئی نہ خاک ہوئے پر ہوائے جلوۂ ناز

نہ پوچھ وسعت میخانۂ جنون غالب
جہاں یہ کاسۂ گردوں ہے ایک خاک انداز

نہ گلِ نغمہ ہوں نہ پردۂ ساز — میں ہوں اپنی شکست کی آواز

تو اور آرائشِ خمِ کاکل — میں اور اندیشہ ہائے دور دراز

لافِ تمکیں فریبِ سادہ دلی — ہم ہیں اور راز ہائے سینہ گداز

ہوں گرفتارِ الفتِ صیاد — ورنہ باقی ہے طاقتِ پرواز

وہ بھی دن ہو کہ اس ستمگر سے — ناز کھینچوں بجائے حسرتِ ناز

نہیں دل میں مرے وہ قطرۂ خون — جس سے مژگاں ہوئی نہ ہو گلباز

اے ترا غمزہ یک قلم انگیز — اے ترا ظلم سر بسر انداز

تو ہوا جلوہ گر مبارک ہو — ریزشِ سجدۂ جبینِ نیاز

مجھ کو پوچھا تو کچھ غضب نہ ہوا — میں غریب اور تو غریب نواز

اسد اللہ خاں تمام ہوا — اے دریغا وہ رندِ شاہد باز

ردایف السین

مژدہ اے ذوقِ اسیری کہ نظر آتا ہے — دامِ خالی قفسِ مرغِ گرفتار کے پاس

جگرِ تشنۂ آزار تسلی نہ ہوا — جوئے خوں ہم نے بہائی بنِ ہر خار کے پاس

مند گئیں کھولتے ہی کھولتے آنکھیں ہے ہے — خوب وقت آئے تم اس عاشقِ بیمار کے پاس

میں بھی رک رک کے نہ مرتا جو زباں کے بدلے — دشنہ اک تیز سا ہوتا مرے غمخوار کے پاس

وہیں شہر بن میں جا بجا بھی کنکِ ابدال   بنگھڑی ہوئی خوبانِ دل آزار کے پاس
دیکھکر تجکو چمن بسکہ نمو کرتا ہی   خود بخود پہنچے ہی گل گوشۂ دستار کے پاس
مرگیا پھوڑ کے سر غالبِ وحشی ہی ہی
بیٹھنا اوسکا وہ آکر تیری دیوار کے پاس

ردیف الشین

نہ لیوے گر خسِ جوہر طراوت سبزۂ خط سے   لگا دے خانۂ آئینہ میں روے نگار آتش
فروغِ حسن سے ہوتی ہی حلِ مشکلِ عاشق
نہ نکلے شمع کے پا سے نکالے گر نہ خار آتش

ردیف الغین

جادۂ رہ خور کو وقتِ شام ہی تارِ شعاع   چرخ وا کرتا ہی ماہِ نو سے آغوشِ وداع

ولہ

رخِ نگار سے ہی سوزِ جاودانیِ شمع   ہوئی ہی آتشِ گل آبِ زندگانیِ شمع
زبانِ اہلِ زباں میں ہی مرگ خاموشی   یہ بات بزم میں روشن ہوئی زبانیِ شمع
کرے ہی صرف بایماے شعلہ قصہ تمام   بطرزِ اہلِ فنا ہی فسانہ خوانیِ شمع
غم اوسکو حسرتِ پروانہ کا ہی ای شعلہ   ترے لرزنے سے ظاہر ہی ناتوانیِ شمع

ترے خیال سے روح اہتزاز کرتی ہے
بہ جلوہ ریزیِ باد و بہ پرفشانیِ شمع

نشاط داغ غم عشق کی بہار نہ پوچھ
شگفتگی ہے شہید گل خزانیِ شمع

جلے ہے دیکھ کے بالین یار پر مجھ کو
اسد ہے دل پہ مرے داغ بدگمانیِ شمع

ردایف الشین

بیم رقیب سے نہیں کرتے وداع ہوش
مجبور یاں تلک ہوئے اے اختیار حیف

ردایف الفاء

جلتا ہے دل کہ کیوں نہ ہم اک بار جل گئے
اے ناتمامیِ نفس شعلہ بار حیف

ردایف الکاف

زخم پر چھڑکیں کہاں طفلان بے پروا نمک
کیا مزا ہوتا اگر پتھر میں بھی ہوتا نمک

گرد راہ یار ہے سامان ناز زخم دل
ورنہ ہوتا ہے جہاں میں کس قدر پیدا نمک

مجھ کو ارزانی رہے تجھ کو مبارک ہو جیو
نالۂ بلبل کا درد اور خندۂ گل کا نمک

شور جولاں تھا کنار بحر پر کس کا کہ آج
گرد ساحل ہے بہ زخم موجۂ دریا نمک

داد دیتا ہے مرے زخم جگر کی واہ واہ
یاد کرتا ہے مجھے دیکھے ہے وہ جس جا نمک

چھوڑ کر جانا تن مجروح عاشق حیف ہے
دل طلب کرتا ہے زخم اور مانگے ہیں اعضا نمک

غیر کی منت نہ کھینچوں گا پئے توفیر درد
زخم مثل خندۂ قاتل ہے سر تا پا نمک

یاد ہیں غالب تجھے وہ دن کہ وجد ذوق میں
زخم سے گرتا تو میں پلکوں سے چنتا تھا نمک

وز

ردیف الکاف

آہ کو چاہیئے اک عمر اثر ہونے تک — کون جیتا ہے تری زلف کے سر ہونے تک

دامِ ہر موج میں ہے حلقۂ صد کامِ نہنگ — دیکھیں کیا گزرے ہے قطرے پہ گہر ہونے تک

عاشقی صبر طلب اور تمنا بیتاب — دل کا کیا رنگ کروں خونِ جگر ہونے تک

ہم نے مانا کہ تغافل نہ کرو گے لیکن — خاک ہو جائیں گے ہم تم کو خبر ہونے تک

پرتوِ خور سے ہے شبنم کو فنا کی تعلیم — میں بھی ہوں ایک عنایت کی نظر ہونے تک

یک نظر بیش نہیں فرصتِ ہستی غافل — گرمیِ بزم ہے اک رقصِ شرر ہونے تک

غمِ ہستی کا اسد کس سے ہو جز مرگ علاج — شمع ہر رنگ میں جلتی ہے سحر ہونے تک

ردیف الگاف

گر تجھ کو ہے یقینِ اجابت دعا نہ مانگ — یعنی بغیر یک دلِ بے مدعا نہ مانگ

آتا ہے داغِ حسرتِ دل کا شمار یاد — مجھ سے مرے گنہ کا حساب اے خدا نہ مانگ

ردیف اللام

ہے کس قدر ہلاکِ فریبِ وفائے گل — بلبل کے کاروبار پہ ہیں خندہ ہائے گل

آزادیِ نسیم مبارک کہ ہر طرف — ٹوٹے پڑے ہیں حلقۂ دامِ ہوائے گل

جو تھا سو موجِ رنگ کے دھوکے میں مر گیا — اے وائے نالۂ لبِ خونیں نوائے گل

خوش حال اس حریفِ سیہ مست کا کہ جو — رکھتا ہو مثلِ سایۂ گل سر بپائے گل

ایجاد کرتی ہے اسے تیرے لیے بہار
میرا رقیب ہے نفسِ عطر سائے گل

شرمندہ رکھتے ہیں مجھے بادِ بہار سے
مینائے بے شراب و دلِ بے ہوائے گل

سطوت سے تیرے جلوۂ حسنِ غیور کی
خوں ہے مری نگاہ میں رنگِ ادائے گل

تیرے ہی جلوے کا ہے یہ دھوکا کہ آج تک
بے اختیار دوڑے ہے گل در قفائے گل

غالب مجھے ہے اس سے ہم آغوشی آرزو
جس کا خیال ہے گلِ جیبِ قبائے گل

غم نہیں ہوتا ہے آزادوں کو بیش از یک نفس
برق سے کرتے ہیں روشن شمعِ ماتم خانہ ہم

محفلیں برہم کرے ہے گنجفہ بازِ خیال
ہیں ورق گردانیِ نیرنگِ یک بتخانہ ہم

باوجود یک جہاں ہنگامہ پیدائی نہیں
ہیں چراغانِ شبستانِ دلِ پروانہ ہم

ضعف سے ہے نے قناعت سے یہ ترکِ جستجو
ہیں وبالِ تکیہ گاہِ ہمتِ مردانہ ہم

دائم الحبس اس میں ہیں لاکھوں تمنائیں اسد
جانتے ہیں سینۂ پرخوں کو زنداں خانہ ہم

ردیف المیم

بنالہ حاصلِ دل بستگی فراہم کر
متاعِ خانۂ زنجیر جز صدا معلوم

مجھ کو دیارِ غیر میں مارا وطن سے دور
رکھ لی مرے خدا نے مری بیکسی کی شرم

وہ حلقہ ہائے زلف کمیں میں ہیں اے خدا
رکھ لیجو میرے دعوئ وارستگی کی شرم

ردیف النون

م بخت خفتہ سے اک خواب خوش ولے / غالب یہ خوف ہے کہ کہاں سے ادا کروں

ولہ

ن اور وہ وصال کہاں / وہ شب و روز و ماہ و سال کہاں

ِ کاروبارِ شوق کسے / ذوقِ نظارۂ جمال کہاں

ر دل وہ دماغ بھی نہ رہا / شورِ سودائے خط و خال کہاں

وہ اک شخص کے تصور سے / اب وہ رعنائیِ خیال کہاں

ے آساں نہیں لہو رونا / دل میں طاقت جگر میں حال کہاں

سے چھوٹا قمار خانۂ عشق / واں جو جاویں گرہ میں مال کہاں

دنیا میں سر کھپاتا ہوں / میں کہاں اور یہ وبال کہاں

محل ہو گئے قوا غالب / وہ عناصر میں اعتدال کہاں

ولہ

رو کی یا خاک ایسی گل کے گلشن میں نہیں / ہے گریباں ننگ پیراہن جو دامن میں نہیں

ضعف سے اے گریہ کچھ باقی مرے تن میں نہیں / رنگ ہو کر اڑ گیا جو خوں کہ دامن میں نہیں

ہو گئے ہیں جمع اجزائے نگاہ آفتاب / ذرے اس کے گھر کی دیواروں کے روزن میں نہیں

یا کہوں تاریکیِ زندانِ غم اندھیر ہے / پنبہ نورِ صبح سے کم جس کے روزن میں نہیں

رونق ہستی ہے عشقِ خانہ ویراں ساز سے
انجمن بے شمع ہے گر برق خرمن میں نہیں

زخم سلوانے سے مجھ پر چارہ جوئی کا ہے طعن
غیر سمجھا ہے کہ لذت زخمِ سوزن میں نہیں

بسکہ ہیں ہم اک بہارِ ناز کے مارے ہوئے
جلوۂ گل کے سوا گرد اپنے مدفن میں نہیں

قطرہ قطرہ اک ہیولیٰ ہے نئے ناسور کا
خوں بھی ذوقِ درد سے فارغ مرے تن میں نہیں

ہو فشارِ ضعف میں کیا ناتوانی کی نمو
قد کے جھکنے کی بھی گنجائش مرے تن میں نہیں

لے گئی ساقی کی نخوت قلزم آشامی مری
موجِ مے کی آج رگ مینا کی گردن میں نہیں

تھی وطن میں شان کیا غالب کہ ہو غربت میں قدر
بے تکلف ہوں وہ مشتِ خس کہ گلخن میں نہیں

ولہ

عہدے سے مدحِ ناز کے باہر نہ آ سکا
گر اک ادا ہو تو اسے اپنی قضا کہوں

حلقے ہیں چشم ہائے کشادہ بسوئے دل
ہر تارِ زلف کو نگہِ سرمہ سا کہوں

میں اور صد ہزار نوائے جگر خراش
تو اور ایک وہ نہ شنیدن کہ کیا کہوں

ظالم مرے گماں سے مجھے منفعل نہ چاہ
ہے ہے خدا نکردہ تجھے بے وفا کہوں

ولہ

ہمسے کھل جاؤ بوقتِ مے پرستی ایک دن
ورنہ ہم چھیڑیں گے رکھکر عذرِ مستی ایک دن

غرۂ اوجِ بنائے عالمِ امکاں نہ ہو
اس بلندی کے نصیبوں میں ہے پستی ایک دن

قرض کی پیتے تھے مے لیکن سمجھتے تھے کہ ہاں
رنگ لاوے گی ہماری فاقہ مستی ایک دن

نغمہ ہائے غم کو بھی اے دل غنیمت جانیے
بے صدا ہو جائے گا یہ ساز ہستی ایک دن

دھول دھپا اس سراپا ناز کا شیوہ نہیں
ہم ہی کر بیٹھے تھے غالب پیش دستی ایک دن

اـ

مہرباں ہو کے بلا لو مجھے چاہو جس وقت
میں گیا وقت نہیں ہوں کہ پھر آ بھی نہ سکوں

ضعف میں طعنۂ اغیار کا شکوہ کیا ہے
بات کچھ سر تو نہیں ہے کہ اٹھا بھی نہ سکوں

زہر ملتا ہی نہیں مجھ کو ستمگر ورنہ
کیا قسم ہے ترے ملنے کی کہ کھا بھی نہ سکوں

وـ

مانع دشت نوردی کوئی تدبیر نہیں
ایک چکر ہے مرے پاؤں میں زنجیر نہیں

شوق اس دشت میں دوڑائے ہے مجھ کو کہ جہاں
جادہ غیر از نگہ دیدۂ تصویر نہیں

حسرت لذت آزار رہی جاتی ہے
جادۂ راہ وفا جز دم شمشیر نہیں

رنج نومیدیٔ جاوید گوارا رہیو
خوش ہوں گر نالہ زبونی کش تاثیر نہیں

سر کھجاتا ہے جہاں زخم سر اچھا ہو جائے
لذت سنگ بہ اندازۂ تقریر نہیں

جب کرم رخصت بیباکی و گستاخی دے
کوئی تقصیر بجز خجلت تقصیر نہیں

غالب اپنا یہ عقیدہ ہے بقول ناسخ
آپ بے بہرہ ہے جو معتقد میر نہیں

خلق نانزی

عشق تاثیر سے نومید نہیں — جاں سپاری شجرِ بید نہیں
سلطنت دست بدست آئی ہے — جامِ مے خاتمِ جمشید نہیں
ہے تجلی تری سامانِ وجود — ذرہ بے پرتوِ خورشید نہیں
رازِ معشوق نہ رسوا ہو جائے — ورنہ مر جانے میں کچھ بھید نہیں
گردشِ رنگِ طرب سے ڈر ہے — غمِ محرومیِ جاوید نہیں
کہتے ہیں جیتے ہیں امید پہ لوگ — ہم کو جینے کی بھی امید نہیں

ولہ

برشکالِ گریۂ عاشق ہے دیکھا چاہیے — کھل گئی مانند گل سو جا سے دیوارِ چمن
الفتِ گل سے غلط ہے دعویِ وارستگی — سرو ہے باوصفِ آزادی گرفتارِ چمن

ولہ

مت مردمکِ دیدہ میں سمجھو یہ نگاہیں — ہیں جمع سویدائے دلِ چشم میں آہیں
جہاں تیرا نقشِ قدم دیکھتے ہیں — خیاباں خیاباں ارم دیکھتے ہیں
دل آشفتگاں خالِ کنجِ دہن کے — سویدا میں سیرِ عدم دیکھتے ہیں
ترے سروِ قامت سے اک قدِ آدم — قیامت کے فتنے کو کم دیکھتے ہیں
تماشا کر اے محوِ آئینہ داری — تجھے کس تمنا سے ہم دیکھتے ہیں

سراغ تف نالہ لے داغ دل سے — کہ شب رو کا نقش قدم دیکھتے ہیں
بنا کر فقیروں کا ہم بھیس غالب — تماشای اہل کرم دیکھتے ہیں

وله

ذکر مرا بہ بدی بھی اوسے منظور نہیں — غیر کی بات بگڑ جاوے تو کچھ دور نہیں
وعدۂ سیر گلستاں ہی خوشا طالع شوق — مژدۂ قتل مقدر ہی جو مذکور نہیں
شاہد ہستی مطلق کی کمر ہے عالم — لوگ کہتے ہیں کہ ہے پر ہمیں منظور نہیں
قطرہ اپنا بھی حقیقت میں ہے دریا لیکن — ہم کو تقلید تنک ظرفی منصور نہیں
حسرت ای ذوق خرابی کہ وہ طاقت نہ رہی — عشق پر عربدہ کی گوں تن رنجور نہیں
میں جو کہتا ہوں کہ ہم لیںگے قیامت میں تمہیں — کس رعونت سے وہ کہتے ہیں کہ ہم حور نہیں
ظلم کر ظلم اگر لطف دریغ آتا ہے — تو تغافل میں کسی رنگ سے معذور نہیں
صاف دردی کش پیمانہ جم ہیں ہم لوگ — وای وہ بادہ کہ افشردۂ انگور نہیں
ہوں ظہوری کے مقابل میں خفائی غالب — میرے دعوی پہ یہ حجت ہے کہ مشہور نہیں

وله

نالہ جز حسن طلب ای ستم ایجاد نہیں — ہے تقاضای جفا شکوۂ بیداد نہیں
عشق و مزدوری عشرتگہ خسرو کیا خوب — ہم کو تسلیم نکونامی فرہاد نہیں
کم نہیں وہ بھی خرابی میں پہ وسعت معلوم — دشت میں ہے مجھے وہ عیش کہ گھر یاد نہیں
اہل بینش کو ہے طوفان حوادث مکتب — لطمۂ موج کم از سیلی استاد نہیں

ای

رنگ شگفتن گل و لالہ پریشاں کیوں ہے
گر چراغان سر رہگذر باد نہیں

داغ محرومی تسلیم و بدا حال وفا
جانتا ہے کہ ہمیں طاقت فریاد نہیں

سبزہ گل کے تلے بند کرے ہے گلچیں
مژدہ اے مرغ کہ گلزار میں صیاد نہیں

نفی سے کرتی ہے اثبات تراوش گویا
دی ہے جائے دہن اوسکو دم ایجاد نہیں

کم نہیں جلوہ گری میں ترے کوچے سے بہشت
یہی نقشہ ہے ولے اسقدر آباد نہیں

کرتے کس منہ سے ہو غربت کی شکایت غالب
تم کو بے مہری یاران وطن یاد نہیں

وله

قیامت ہے کہ سن لیلے کا دشت قیس میں آنا
تعجب سے وہ بولا یوں بھی ہوتا ہے زمانے میں

دل نازک پہ اوسکی رحم آتا ہے مجھے غالب
نہ کر سرگرم اوس کافر کو الفت آزمانے میں

وله

دل لگا کر لگ گیا اونکو بھی تنہا بیٹھنا
بارے اپنی بیکسی کی ہم نے پائی داد یاں

ہیں زوال آمادہ اجزا آفرینش کے تمام
مہر گردوں ہے چراغ رہگذار باد یاں

وله

ہو گئی ہے غیر کی شیریں بیانی کارگر
عشق کا اوسکے گماں ہم بے زبانوں پر نہیں

وله

تیرے توسن کو صبا باندھتے ہیں
ہم بھی مضمون کی ہوا باندھتے ہیں

آہ کا کسنے اثر دیکھا ہے
ہم بھی اک اپنی ہوا باندھتے ہیں

تیری فرصت کے مقابل اے عمر
برق کو پا بحنا باندھتے ہیں

قید ہستی سے رہائی معلوم
اشک کو بے سر و پا باندھتے ہیں

نشہ رنگ سے ہے واشد گل
مست کب بند قبا باندھتے ہیں

غلطی ہائے مضامیں مت پوچھ
لوگ نالے کو رسا باندھتے ہیں

اہل تدبیر کی واماندگیاں
آبلوں پر بھی حنا باندھتے ہیں

سادہ پرکار ہیں خوباں کہ اسد
ہم سے پیمان وفا باندھتے ہیں

زمانہ سخت کم آزار ہے بجان اسد
وگرنہ ہم تو توقع زیادہ رکھتے ہیں

دیوانگی سے دوش پہ زنار بھی نہیں
یعنی ہمارے جیب میں اک تار بھی نہیں

دل کو نیاز حسرت دیدار کر چکے
دیکھا تو ہم میں طاقت دیدار بھی نہیں

ملنا ترا اگر نہیں آساں تو سہل ہے
دشوار تو یہی ہے کہ دشوار بھی نہیں

بے عشق عمر کٹ نہیں سکتی ہے اور یاں
طاقت بقدر لذت آزار بھی نہیں

شوریدگی کے ہاتھ سے ہے سر وبال دوش
صحرا میں اے خدا کوئی دیوار بھی نہیں

گنجائش عداوت اغیار اک طرف
یہاں دل میں ضعف سے ہوس یار بھی نہیں

ڈر نالہ ہائے زار سے میرے خدا کو مان
آخر نوائے مرغ گرفتار بھی نہیں

دل میں ہے یار کی صف مژگاں سے روکشی
حالانکہ طاقت خلش خار بھی نہیں

اس سادگی پہ کون نہ مر جائے اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

دیکھا اسد کو خلوت و جلوت میں بارہا
دیوانہ گر نہیں ہے تو ہشیار بھی نہیں

بسکہ جوم ہجر میں دیوار و در کو دیکھتے ہیں
کبھی صبا کو کبھی نامہ بر کو دیکھتے ہیں

وہ آئیں گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہے
کبھی ہم ان کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں

نظر لگے نہ کہیں اس کے دست و بازو کو
یہ لوگ کیوں مرے زخم جگر کو دیکھتے ہیں

ترے جواہر طرف کلہ کو کیا دیکھیں
ہم اوج طالع لعل و گہر کو دیکھتے ہیں

نہیں ہے زخم کوئی بخیہ کے درخور مرے تن میں
ہوا ہے تار اشک یاس رشتہ چشم سوزن میں

ہوئی ہے مانع ذوق تماشا خانہ ویرانی
کف سیلاب باقی ہے برنگ پنبہ روزن میں

ودیعت خانۂ بیداد کاوشہائے مژگاں ہوں
نگین نام شاہد ہے مرا ہر قطرہ خوں تن میں

بیاں کس سے ہو ظلمت گستری میرے شبستاں کی
شب مہ ہو جو رکھ دوں پنبہ دیواروں کے روزن میں

نکوہش مانع بے ربطی شور جنوں آئی
ہوا ہے خندۂ احباب بخیہ جیب و دامن میں

ہوئے اس مہر وش کے جلوۂ تمثال کے آگے
پرافشاں جوہر آئینے میں مثل ذرہ روزن میں

نہ جانوں نیک ہوں یا بد ہوں پر صحبت مخالف ہے
جو گل ہوں تو ہوں گلخن میں جو خس ہوں تو ہوں گلشن میں

ہزاروں دل دیے جوش جنون عشق نے مجھ کو
سیہ ہو کر سویدا ہو گیا ہر قطرہ خوں تن میں

اسد زندانی تاثیر الفت ہائے خوباں ہوں
خم دست نوازش ہو گیا ہے طوق گردن میں

مزے جہان کے اپنی نظر میں خاک نہیں
سوائے خون جگر سو جگر میں خاک نہیں

مگر غبار ہوئے پر ہوا اڑا لے جائے
وگرنہ تاب و تواں بال و پر میں خاک نہیں

یہ کس بہشت شمایل کی آمد آمد ہے | کہ غیر جلوۂ گل رہگذر میں خاک نہیں
بھلا اسے نہ سہی کچھ مجھی کو رحم آتا | اثر مرے نفس بے اثر میں خاک نہیں
خیال جلوۂ گل سے خراب ہیں میکش | شراب خانہ کے دیوار و در میں خاک نہیں
ہوا ہوں عشق کی غارتگری سے شرمندہ | سوای حسرت تعمیر گھر میں خاک نہیں
ہمارے شعر ہیں اب صرف دل لگی کے اسد | کھلا کہ فایدہ عرض ہنر میں خاک نہیں

ولہ

غنچۂ ناشگفتہ کو دور سے مت دکھا کہ یوں | بوسہ کو پوچھتا ہوں میں منہ سے مجھے بتا کہ یوں
پرسش طرز دلبری کیجیے کیا کہ بن کہی | اوسکی ہر ایک اشارہ سے نکلے ہی یہ ادا کہ یوں
رات کے وقت مے پیے ساتھ لیے رقیب | آوے وہ یہاں خدا کرے پر نہ کرے خدا کہ یوں
غیر سے رات کیا بنی یہ جو کہا تو دیکھیے | سامنے آن بیٹھنا اور یہ دیکھنا کہ یوں
بزم میں اوسکے روبرو کیوں نہ خموش بیٹھیے | اوسکی تو خامشی میں بھی ہے یہی مدعا کہ یوں
میں نے کہا کہ بزم ناز چاہیے غیر سے تہی | سنکے ستم ظریف نے مجکو اوٹھا دیا کہ یوں
مجھ سے کہا جو یار نے جاتے ہیں ہوش کس طرح | دیکھکے میری بیخودی چلنے لگی ہوا کہ یوں
کب مجھے کوی یار میں رہنے کی وضع یاد تھی | آئنہ دار بن گئی حیرت نقش پا کہ یوں
گر ترے دل میں ہو خیال وصل میں شوق کا زوال | موج محیط آب میں مارے ہے دست و پا کہ یوں
جو یہ کہے کہ ریختہ کیونکہ ہو رشک فارسی | گفتۂ غالب ایکبار پڑھکے اوسے سنا کہ یوں

کسو کی

ولہ

جب سے دل اگر افسردہ ہے گرم تماشا ہو — کہ چشم تنگ شاید کثرت نظارہ سے وا ہو

بقدر حسرت دل چاہیے ذوق معاصی بھی — بھروں یک گوشۂ دامن گر آب ہفت دریا ہو

اگر وہ سرو قد گرم خرام ناز آجاوے — کف ہر خاک گلشن شکل قمری نالہ فرسا ہو

ولہ

وارستہ اس سے ہیں کہ محبت ہی کیوں نہ ہو — کیجے ہمارے ساتھ عداوت ہی کیوں نہ ہو

چھوڑا نہ مجھ میں ضعف نے رنگ اختلاط کا — ہے دل پہ بار نقش محبت ہی کیوں نہ ہو

ہے مجھکو تجھسے تذکرۂ غیر کا گلہ — ہرچند بر سبیل شکایت ہی کیوں نہ ہو

پیدا ہوئی ہے کہتے ہیں ہر درد کی دوا — یوں ہو تو چارۂ غم الفت ہی کیوں نہ ہو

ڈالا نہ بیکسی نے کسی سے معاملہ — اپنے سے کھینچتا ہوں خجالت ہی کیوں نہ ہو

ہے آدمی بجائے خود اک محشر خیال — ہم انجمن سمجھتے ہیں خلوت ہی کیوں نہ ہو

ہنگامہ زبونی ہمت ہے انفعال — حاصل نہ کیجے دہر سے عبرت ہی کیوں نہ ہو

مٹتا ہے فوت فرصت ہستی کا غم کوئی — عمر عزیز صرف عبادت ہی کیوں نہ ہو

وارستگی بہانۂ بیگانگی نہیں — اپنے سے کر نہ غیر سے وحشت ہی کیوں نہ ہو

اوس فتنہ خو کے در سے اب اٹھتے نہیں اسد — اس میں ہمارے سر پہ قیامت ہی کیوں نہ ہو

ولہ

دہان اوسکا جو ہر اک ہی پر نہاں میں ہے سرشار — یعنی بہ سر رہے آہ کہ تا شرر سے ہو

اپنے کو دیکھتا نہیں ذوق ستم تو دیکھ — آئینہ تاکہ دیدۂ نخچیر سے نہ ہو

دیں بساط دو جہاں بے جا ہے پڑوں کو مِن کیے باداں
ہیہات کیوں نہ ٹوٹ گئے پیرزن کے پاو

دھوتا ہوں جب میں پینے کو اُس سیم تن کے پانو
رکھتا ہے ضد سے کھینچ کے باہر لگن کے پاو

بہاگے تھی ہم بہت سو اُسی کی سزا ہے یہ
ہوکر اسیر دابتے ہیں راہزن کے پاو

مرہم کی جستجو میں پھرا ہوں جو دور دور
تن سے سوا فگار ہیں اس خستہ تن کے پاو

اللہ رے ذوقِ دشت نوردی کہ بعد مرگ
ہلتے ہیں خود بخود مرے اندر کفن کے پاو

ہے جوشِ گل بہار میں یاں تک کہ ہر طرف
اوڑتے ہوے اولجھتے ہیں مرغ چمن کے پاو

بیچارہ کنشت دور سے آیا ہے شیخ جی
کعبے میں کیوں دبائیں نہ ہم برہمن کے پاو

شب کو کسو کے خواب میں آیا نہو کہیں
دُکھتے ہیں آج اوس بتِ نازک بدن کے پاو

میرے کلام میں کیونکر مزا نہو
پیتا ہوں دھو کے خسرو شیریں سخن کے پاو

اور پیکے کو خبر میں غش آنا پیہم ہے ہمکو
صد رہ آہنگ زمیں بوسِ قدم ہے ہمکو

دل کو میں اور مجھے دل محوِ وفا رکھتا ہے
کسقدر ذوقِ گرفتاریِ ہم ہے ہمکو

ضعف سے نقشِ پئے مور ہے طوقِ گردن
تیرے کوچے سے کہاں طاقتِ رم ہے ہمکو

جان کر کیجے تغافل کہ کچھ امید بھی ہو
یہ نگہ غلط انداز تو سم ہے ہمکو

رشکِ ہم طرحی و دردِ اثرِ بانگِ حزیں
نالۂ مرغِ سحر تیغِ دو دم ہے ہمکو

سر اوڑانے کے جو وعدہ کو مکرر چاہا
ہنسکے بولے کہ ترے سر کی قسم ہے ہمکو

دیکھی قوں ازانا

دیکھیں تو خون اپنے یہ کب وجہ دلکشی پا جا پر
پاس بے سرو نفی دیدۂ اہم ہے ہمکو

تم وہ نازک کہ خموشی کو فغاں کہتے ہو
ہم وہ عاجز کہ تغافل بھی ستم ہے ہمکو

لکھنو آنے کا باعث نہیں کھلتا یعنی
ہوس سیر و تماشا سو وہ کم ہے ہمکو

مقطع سلسلۂ شوق نہیں ہے یہ شہر
عزم سیر نجف و طوف حرم ہے ہمکو

لیے جاتی ہے کہیں ایک توقع غالب
جادۂ رہ کشش کاف کرم ہے ہمکو

رہئے اب ایسی جگہ چلکر جہاں کوئی نہو
ہم سخن کوئی نہو اور ہمزباں کوئی نہو

بے در و دیوار سا اک گھر بنایا چاہئے
کوئی ہمسایہ نہو اور پاسباں کوئی نہو

پڑئے گر بیمار تو کوئی نہو تیمار دار
اور اگر مر جائیے تو نوحہ خواں کوئی نہو

ہے سبزہ زار ہر در و دیوار غمکدہ
جسکی بہار یہ ہو پھر اسکی خزاں نہ پوچھ

ناچار بیکسی کی بھی حسرت اٹھائیے
دشواری رہ و ستم ہمرہاں نہ پوچھ

از مہر تا بذرہ دل و دل ہے آئینہ
طوطی کو شش جہت سے مقابل ہے آئینہ

صد جلوہ روبرو ہے جو مژگاں اٹھائیے
طاقت کہاں کہ دید کا احساں اٹھائیے

ہے سنگ پر برات معاش جنون عشق
یعنی ہنوز منت طفلاں اٹھائیے

پر از بار ہیں فردوس سے ہے کم
ای نوا خراب نہ احسان اٹھائیے

سینے زخم رشک کو رسوا نہ کیجیے
پایۂ دو تبسم پنہاں اٹھائیے

مسجد کے زیر سایہ خرابات چاہیے
بھوں پاس آنکھ قبلۂ حاجات چاہیے

عاشق ہوئے ہیں آپ بھی ایک اور شخص پر
آخر ستم کی کچھ تو مکافات چاہیے

دے داد اے فلک دل حسرت پرست کی
ہاں کچھ نہ کچھ تلافیِ مافات چاہیے

سیکھے ہیں مہ رخوں کے لیے ہم مصوری
تقریب کچھ تو بہر ملاقات چاہیے

مے سے غرض نشاط ہے کس روسیاہ کو
اک گونہ بیخودی مجھے دن رات چاہیے

نشو و نما ہے اصل سے غالب فروع کو
خاموشی ہی سے نکلے ہے جو بات چاہیے

ہے رنگ لالہ و گل و نسریں جدا جدا
ہر رنگ میں بہار کا اثبات چاہیے

سر پائے خم پہ چاہیے ہنگام بیخودی
رو سوئے قبلہ وقت مناجات چاہیے

یعنی بحسب گردش پیمانۂ صفات
عارف ہمیشہ مست مے ذات چاہیے

بساط عجز میں تھا ایک دل یک قطرہ خوں وہ بھی
سو رہتا ہے بانداز چکیدن سرنگوں وہ بھی

رہے اس شوخ سے آزردہ ہم چندے تکلف سے
تکلف برطرف تھا ایک انداز جنوں وہ بھی

خیال مرگ کب تسکیں دل آزردہ کو بخشے
مرے دام تمنا میں ہے اک صید زبوں وہ بھی

نہ کرتا کاش نالہ مجھ کو کیا معلوم تھا ہمدم
کہ ہوگا باعث افزائش درد دروں وہ بھی

[illegible]

ہے بزم بتاں میں سخن آزردہ لبوں سے
تنگ آئے ہیں ہم ایسے خوشامد طلبوں سے

ہے دور قدح وجہ پریشانیٔ صہبا
یک بار لگا دو خم مے میرے لبوں سے

رندان در میکدہ گستاخ ہیں زاہد
زنہار نہ ہونا طرف ان بے ادبوں سے

بیداد وفا دیکھ کہ جاتی رہی آخر
ہر چند مری جان کو تھا ربط لبوں سے

تا ہم کو شکایت کی بھی باقی نہ رہے جا
سن لیتے ہیں گو ذکر ہمارا نہیں کرتے

تیرا احوال سنا دینگے ہم انکو
وہ سنکے بلا لیں یہ اجارہ نہیں کرتے

غم دنیا سے گر پائی بھی فرصت سر اٹھانے کی
فلک کا دیکھنا تقریب تیرے یاد آنے کی

کھلیگا کس طرح مضموں مرے مکتوب کا یا رب
قسم کھائی ہے اس کافر نے کاغذ کے جلانے کی

لپٹنا پرنیاں میں شعلۂ آتش کا آساں ہے
ولے مشکل ہے حکمت دل میں سوز غم چھپانے کی

انہیں منظور اپنے زخمیوں کا دیکھ آنا تھا
اٹھے تھے سیر گل کو دیکھنا شوخی بہانے کی

ہماری سادگی تھی التفات ناز پر مرنا
ترا آنا نہ تھا ظالم مگر تمہید جانے کی

لکدکوب حوادث کا تحمل کر نہیں سکتی
مری طاقت کہ ضامن تھی بتوں کے ناز اٹھانے کی

کہوں کیا خوبی اوضاع ابنائے زماں
بدی کی اسنے جس سے ہمنے کی تھی بارہا نیکی

حاصل سے ہاتھ دھو بیٹھ اے آرزو خرامی
دل جوش گریہ میں ہے ڈوبی ہوئی اسامی

اس شمع کی طرح سے جسکو کوئی بجھا دے
میں بھی جلے ہوؤں میں ہوں داغ ناتمامی

کیا تنگ ہم ستم زدگاں کا جہان ہے
جس میں کہ ایک بیضۂ مور آسمان ہے

ہے کائنات کو حرکت تیرے ذوق سے
پرتو سے آفتاب کے ذرہ میں جان ہے

حالانکہ ہے یہ سیلیِ خارا سے لالہ رنگ
غافل کو میرے شیشے پہ مے کا گمان ہے

کی اس نے گرم سینۂ اہلِ ہوس میں جا
آوے نہ کیوں پسند کہ ٹھنڈا مکان ہے

کیا خوب تم نے غیر کو بوسہ نہیں دیا
بس چپ رہو ہمارے بھی منہ میں زبان ہے

بیٹھا ہے جو کہ سایۂ دیوارِ یار میں
فرماں رواے کشورِ ہندوستان ہے

ہستی کا اعتبار بھی غم نے مٹا دیا
کس سے کہوں کہ داغ جگر کا نشان ہے

ہے بارے اعتمادِ وفاداری اس قدر
ہم اس میں خوش ہیں کہ نامہربان ہے

سرگشتگی میں عالمِ ہستی سے یاس ہے
تسکیں کو دے نوید کہ مرنے کی آس ہے

لیتا نہیں مرے دلِ آوارہ کی خبر
اب تک وہ جانتا ہے کہ میرے ہی پاس ہے

کیجے بیاں سرورِ تبِ غم کہاں تلک
ہر مو مرے بدن پہ زبانِ سپاس ہے

ہے وہ غرورِ حسن سے بیگانۂ وفا
ہر چند اس کے پاس دلِ حق شناس ہے

پی جس قدر ملے شبِ مہتاب میں شراب
اس بلغمی مزاج کو گرمی ہی راس ہے

ہر ایک مکان کو ہے مکیں سے شرف
مجنوں جو مر گیا ہے تو جنگل اداس ہے

گر خامشی سے فائدہ اخفاے حال ہے
خوش ہوں کہ میری بات سمجھنی محال ہے

کس کو سناؤں حسرتِ اظہار کا گلہ
دل فردِ جمع و خرچ زباں ہائے لال ہے

کس پردہ میں ہے آئینہ پرداز اے خدا
رحمت کہ عذر خواہ لبِ بے سوال ہے

ہے ہے خدا نخواستہ وہ اور دشمنی
اے شوقِ منفعل یہ تجھے کیا خیال ہے

مشکیں لباسِ کعبہ علی کے قدم کو جان
نافِ زمیں ہے نہ کہ نافِ غزال ہے

وحشت بہ سیرِ عرصۂ آفاق تنگ ہے
دریا زمیں کو عرقِ انفعال ہے

[illegible]

ایک جا حرفِ وفا لکھا تھا سو بھی مٹ گیا
ظاہرا کاغذ ترے خط کا غلط بردار ہے

جی جلے ذوقِ فنا کی ناتمامی پر نہ کیوں
ہم نہیں جلتے نفس ہر چند آتش بار ہے

آگ سے پانی میں بجھتے وقت اٹھتی ہے صدا
ہر کوئی درماندگی میں نالہ سے ناچار ہے

ہے وہی بدمستیِ ہر ذرہ کا خود عذر خواہ
جس کے جلوہ سے زمیں تا آسماں سرشار ہے

مجھ سے مت کہہ تو ہمیں کہتا تھا اپنی زندگی
زندگی سے بھی مرا جی ان دنوں بیزار ہے

آنکھ کی تصویر سرنامے پہ کھینچی ہے کہ تا
تجھ پہ کھل جاوے کہ اس کو حسرتِ دیدار ہے

مری ہستی فضائے حیرت آبادِ تمنا ہے
جسے کہتے ہیں نالہ وہ اسی عالم کا عنقا ہے

خزاں کیا فصلِ گل کہتے ہیں کس کو کوئی موسم ہو
وہی ہم ہیں قفس ہے اور ماتم بال و پر کا ہے

وفائے دلبراں ہے اتفاقی ورنہ اے ہمدم
اثر فریادِ دلہائے حزیں کا کس نے دیکھا ہے

نہ لائی شوخیٔ اندیشہ تاب رنج نومیدی — کف افسوس ملنا عہد تجدید تمنا ہے

عشق مجھکو نہیں وحشت ہی سہی — میری وحشت تری شہرت ہی سہی
قطع کیجے نہ تعلق ہم سے — کچھ نہیں ہے تو عداوت ہی سہی
میرے ہونے میں ہے کیا رسوائی — اے وہ مجلس نہیں خلوت ہی سہی
ہم بھی دشمن تو نہیں ہیں اپنے — غیر کو تجھ سے محبت ہی سہی
اپنی ہستی ہی سے ہو جو کچھ ہو — آگہی گر نہیں غفلت ہی سہی
عمر ہر چند کہ ہے برق خرام — دل کے خوں کرنے کی فرصت ہی سہی
کچھ تو دے اے فلک ناانصاف — آہ و فریاد کی رخصت ہی سہی
ہم بھی تسلیم کی خو ڈالینگے — بے نیازی تری عادت ہی سہی
ہم کوئی ترک وفا کرتے ہیں — نہ سہی عشق مصیبت ہی سہی
یار سے چھیڑ چلی جائے اسد — گر نہیں وصل تو حسرت ہی سہی

پینس میں گذرتے ہیں جو کوچے سے وہ میرے — کندھا بھی کہاروں کو بدلنے نہیں دیتے

ہے آرمیدگی میں نکوہش بجا مجھے — صبح وطن ہے خندۂ دنداں نما مجھے
ڈھونڈے ہے اس مغنی آتش نفس کو جی — جسکی صدا ہو جلوۂ برق فنا مجھے

[illegible]

مستانہ طے کروں ہوں رہِ وادیِ خیال
تا بازگشت سے نہ رہے مدعا مجھے

کرتا ہے بسکہ باغ میں تو بے حجابیاں
آنے لگی ہے نکہتِ گل سے حیا مجھے

کھلتا کسی پہ کیوں مرے دل کا معاملہ
شعروں کے انتخاب نے رسوا کیا مجھے

زندگی اپنی جب اس شکل سے گذری
ہم بھی کیا یاد کریں گے کہ خدا رکھتے تھے

رفتارِ عمر قطعِ رہِ اضطراب ہے
اس سال کے حساب کو برق آفتاب ہے

مینائے مے ہے سروِ نشاطِ بہار سے
بالِ تدرو جلوۂ موجِ شراب ہے

جادادِ بادہ نوشیِ رنداں ہے شش جہت
غافل گماں کرے ہے کہ گیتی خراب ہے

زخمی ہوا ہے پاشنہ پائے ثبات کا
جوشِ بہار جلوہ کو جس کے نقاب ہے

میں نامراد دل کی تسلی کو کیا کروں
مانا کہ تیرے رخ سے نگہ کامیاب ہے

گذرا اسد مسرتِ پیغامِ یار سے
قاصد پہ مجھ کو رشکِ سوال و جواب ہے

[illegible]

دیکھنا قسمت کہ آپ اپنے پہ رشک آ جائے ہے
میں اسے دیکھوں بھلا کب مجھ سے دیکھا جائے ہے

ہاتھ دھو دل سے یہی گرمی گر اندیشے میں ہے
آبگینہ تندیِ صہبا سے پگھلا جائے ہے

غیر کو یارب وہ کیونکر منعِ گستاخی کرے
گر حیا بھی اس کو آتی ہے تو شرما جائے ہے

شوق کو یہ لت کہ ہر دم نالہ کھینچے جائیے
دل کی وہ حالت کہ دم لینے سے گھبرا جائے ہے

دور چشمِ بد تری بزمِ طرب سے واہ واہ
نغمہ ہو جاتا ہے واں گر نالہ میرا جائے ہے

گرچہ بے ظاہر نقاب پردہ دار راز عشق
اوسکی بزم آرائیاں سنکر دل پر نور بات
ہوگئے عاشق وہ ہر رخ او نازک بدن رنگ
نقش کو اوسکی مصور ہر بت کھینچا نارہے
سایہ میرا مجھسے مثل دود بھاگے ہے
گرم فریاد ہر بلبل شکل نہالے نے مجھے
نسبت انفراد و عالم کے تخفیف معلوم
کنہ شناسائی وحدت شئے ہر شانے وہم
ہوئی چلک کے تصور میں ہے کھنچتا نرہا
کاہ رفاہ سینے میں لالہ داغ سامان ہے
غنچہ ما شگفتن ہا برگ غائب معلوم
ہے رنج حنائی کی طرح اوس نے پا جاب
اوگ رہا ہی درو دیوار سے سبزہ
ساؤگے ہر اوسکے مرجا نہیں حسرت دلمیں
دیکھا نقوش کے لذت کہ تو دستے کہا

ہر دم اب کیوں ہی جانے ہیں کہ دو پاجی ہی چھپے
مثل نقش مدعا بے تعبیر بیٹھا جائے ہے
رنگ کھنچتا جائے حنا اوڑتا جائے ہے
کھنچتا جاتے حسد را و فنا کھنچتا جائے ہے
بابس مجھ آتش زبانکی کس سے ٹھہرا جائے ہے
شب امان ہجر میں وہی بر دلبا ملے نے مجھے
لے ان مجھے سر سے ہمت غالب نے مجھے
کر دیا فا فراق انعام خیالے نے مجھے
مجھ آرام دیا ہے ہر دو بالے نے مجھے
برق خرمن راحت خون گرم دہقانے ہے
ما و جود دل جمع خواب گل پریشان ہے
داغ نسبت دست عجز شعلہ خس بدندان ہے
ہم بیابان میں ہیں اور گھر میں بہار آئی ہے
لب نہیں جلتا کہ ہر خنجر تغافل میں ہے
میں نے بیچا ہا کہ گویا ہے ہر بحث دلمیں ہے

الم کا

گرچہ ہے کس کس برائی سے ولے با ایں ہمہ — ذکر میرا مجھ سے بہتر ہے کہ اس محفل میں ہے
بس ہجوم ناامیدی خاک میں مل جائیگی — جو یہ اک لذت ہماری سعی بے حاصل میں ہے
رنج رہ کیوں کھینچئے واماندگی کو عشق ہے — اوٹھ نہیں سکتا ہمارا جو قدم منزل میں ہے
جلوہ زار آتش دوزخ ہمارا دل سہی — فتنۂ شور قیامت کس کے آب و گل میں ہے
ہے دل شوریدۂ ... طلسم پیچ و تاب — رحم کر اپنی تمنا پر کہ کس مشکل میں ہے

ولہ

دل سے تیری نگاہ جگر تک اوتر گئی — دونوں کو اک ادا میں رضامند کر گئی
شق ہو گیا ہے سینہ خوشا لذت فراغ — تکلیف پردہ داری زخم جگر گئی
وہ بادۂ شبانہ کی سرمستیاں کہاں — اوٹھئے بس اب کہ لذت خواب سحر گئی
اوڑتی پھرے ہے خاک مری کوی یار میں — بارے اب اے ہوا ہوس بال و پر گئی
دیکھو تو دلفریبی انداز نقش پا — موج خرام یار بھی کیا گل کتر گئی
ہر بوالہوس نے حسن پرستی شعار کی — اب آبروی شیوہ اہل نظر گئی
نظارہ نے بھی کام کیا واں نقاب کا — مستی سے ہر نگہ ترے رخ پر بکھر گئی
فردا و دی کا تفرقہ یکبار مٹ گیا — کل تم گئے کہ ہم پہ قیامت گذر گئی
مارا زمانہ نے ... تمہیں — وہ ولولے کہاں وہ جوانی کدھر گئی

ولہ

پھر کچھ اک دل کو بیقراری ہے — سینہ جویای زخم کاری ہے

پہر جگر کہودنے لگا ناخن — آمد فصل لالہ کاری ہے
قبلۂ مقصد نگاہ نیاز — پہر وہی پردہ عماری ہے
چشم دلال جنس رسوائی — دل خریدار ذوق خواری ہے
وہی صد رنگ نالہ فرسائی — وہی صد گونہ اشکباری ہے
دل ہوای خرام ناز سے پہر — محشرستان بیقراری ہے
جلوہ پہر عرض ناز کرتا ہے — روز بازار جانسپاری ہے
پہر اوسی بیوفا پہ مرتے ہیں — پہر وہی زندگی ہماری ہے
پہر کہلا ہے در عدالت ناز — گرم بازار فوجداری ہے
ہو رہا ہے جہان میں اندہیر — زلف کی پہر سرشتہ داری ہے
پہر دیا پارۂ جگر نے سوال — ایک فریاد و آہ و زاری ہے
پہر ہوے ہیں گواہ عشق طلب — اشکباری کا حکم جاری ہے
دل و مژگان کا جو مقدمہ تہا — آج پہر اوسکی روبکاری ہے
بیخودی بے سبب نہیں غالب — کچہہ تو ہے جسکی پردہ داری ہے

وله

جنون تہمت کش تسکین نہو گر شادمانی کی — نمک پاش خراش دل ہے لذت زندگانی کی

اگر

ولہ

کشاکش ہائے ہستی سے کرے کیا سعی آزادی
ہوئی زنجیر موج آب کو فرصت روانی کی

پس از مردن بھی دیوانہ زیارت گاہ طفلاں ہے
شرار سنگ نے تربت پہ میری گل فشانی کی

ولہ

نکوہش ہے سزا فریادی بیداد دلبر کی
مبادا خندۂ دنداں نما ہو صبح محشر کی

رگ لیلیٰ کو خاک دشت مجنوں ریشگی بخشے
اگر بووے بجائے دانہ دہقاں نوک نشتر کی

پر پروانہ شاید بادبان کشتی مے تھا
ہوئی مجلس کی گرمی سے روانی دور ساغر کی

کروں بیداد ذوق پر فشانی عرض کیا قدرت
کہ طاقت اڑ گئی اڑنے سے پہلے میرے شہپر کی

کہاں تک روؤں اس کے خیمے کے پیچھے قیامت ہے
مری قسمت میں یارب کیا نہ تھی دیوار پتھر کی

ولہ

بے اعتدالیوں سے سبک سب میں ہم ہوئے
جتنے زیادہ ہو گئے اتنے ہی کم ہوئے

پنہاں تھا دام سخت قریب آشیان کے
اڑنے نہ پائے تھے کہ گرفتار ہم ہوئے

ہستی ہماری اپنی فنا پر دلیل ہے
یاں تک مٹے کہ آپ ہم اپنی قسم ہوئے

سختی کشان عشق کی پوچھے ہے کیا خبر
وہ لوگ رفتہ رفتہ سراپا الم ہوئے

تیری وفا سے کیا ہو تلافی کہ دہر میں
تیرے سوا بھی ہم پہ بہت سے ستم ہوئے

لکھتے رہے جنوں کی حکایات خونچکاں
ہر چند اس میں ہاتھ ہمارے قلم ہوئے

اللہ رے تیری تندی خو جس کے بیم سے
اجزائے نالہ دل میں مرے رزق ہم ہوئے

اہل ہوس کی فتح ہے ترک نبرد عشق
جو پاؤں اٹھ گئے وہی ان کے علم ہوئے

نالے عدم میں چند ہمارے سپرد تھے — جو واں نہ کھنچ سکے سو وہ یاں آ کے دم ہوئے

چھوڑی اسد نہ ہم نے گدائی میں دل لگی — سائل ہوئے تو عاشقِ اہلِ کرم ہوئے

رحم کر ظالم کہ کیا بودِ چراغِ کشتہ ہے — نبضِ بیمارِ وفا دودِ چراغِ کشتہ ہے

دل لگی کی آرزو بے چین رکھتی ہے ہمیں — ورنہ یاں بے رونقی سودِ چراغِ کشتہ ہے

چشمِ خوباں خامشی میں بھی نوا پرداز ہے — سرمہ تو کہوے کہ دودِ شعلۂ آواز ہے

پیکرِ عشاق سازِ طالعِ ناساز ہے — نالہ گویا گردشِ سیارہ کی آواز ہے

دستگاہِ دیدۂ خونبارِ مجنوں دیکھنا — یک بیاباں جلوۂ گل فرشِ پا انداز ہے

جو نقدِ داغِ دل کی کرے شعلہ پاسبانی — تو فسردگی نہاں ہے بہ کمینِ بے زبانی

مجھے اس سے کیا توقع بزمانۂ جوانی — کبھی کودکی میں جس نے نہ سنی مری کہانی

یوں ہی دکھ کسی کو دینا نہیں خوب ورنہ کہتا — کہ مرے عدو کو یارب ملے میری زندگانی

ظلمت کدے میں میرے شبِ غم کا جوش ہے — اک شمع ہے دلیلِ سحر سو خموش ہے

نے مژدۂ وصال نہ نظارۂ جمال — مدت ہوئی کہ آشتیِ چشم و گوش ہے

ہو کر شہیدِ عشق میں پائے ہزار جسم — ہر موجِ گردِ راہ مرے سر کو دوش ہے

مے نے کیا ہے حسنِ خود آرا کو بے حجاب — اے شوق یاں اجازتِ تسلیمِ ہوش ہے

گوہر کو عقدِ گردنِ خوباں میں دیکھنا — کیا اوج پر ستارۂ گوہر فروش ہے

دیدار بادہ حوصلہ ساقی نگاہ مست — بزم خیال میکدۂ بے خروش ہے

اے تازہ واردان بساط ہوای دل — زنہار اگر تمہیں ہوس نای و نوش ہے

دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو — میری سنو جو گوش نصیحت نیوش ہے

ساقی بجلوہ دشمن ایمان آگہی — مطرب بنغمہ رہزن تمکین ہوش ہے

ق یا شب کو دیکھتے تھے کہ ہر گوشۂ بساط — دامان باغبان و کف گلفروش ہے

لطف خرام ساقی و ذوق صدای چنگ — یہ جنت نگاہ وہ فردوس گوش ہے

یا صبحدم جو دیکھیے آ کر تو بزم میں — نے وہ سرور و سوز نہ جوش و خروش ہے

داغ فراق صحبت شب کی جلی ہوئی — اک شمع رہ گئی ہے سو وہ بھی خموش ہے

آتے ہیں غیب سے یہ مضامیں خیال میں — غالب صریر خامہ نوای سروش ہے

آکہ مری جانکو قرار نہیں ہے — طاقت بیداد انتظار نہیں ہے

دیتے ہیں جنت حیات دہر کے بدلے — نشہ بہ اندازۂ خمار نہیں ہے

گریہ نکالے ہے تیری بزم سے مجھکو — ہای کہ رونے پہ اختیار نہیں ہے

ہمسے عبث ہے گمان رنجش خاطر — خاکمیں عشاق کی غبار نہیں ہے

دلسے اوٹھا لطف جلوہ ہای معانی — غیر گل آئینۂ بہار نہیں ہے

قتل کا میرے کیا ہے عہد تو بارے — وای اگر عہد استوار نہیں ہے

ز بس فسونِ مکیں سے کہ اب ہی چھٹے غالب
ستمگری قسمت کا گلہ اعتبار نہیں ہے

و.
ہجومِ غم سے یاں تک سرنگونی مجھکو حاصل ہے
کہ تارِ دامن و تارِ نظر میں فرق مشکل ہے

رفوئے زخم سے مطلب ہے لذت زخمِ سوزن کی
سمجھیو مت کہ پاسِ درد سے دیوانہ غافل ہے

وہ گل جس گلستاں میں جلوہ فرمائی کرے غالب
چٹکنا غنچۂ گل کا صدائے خندۂ دل ہے

وله
پا بداماں ہو رہا ہوں بسکہ میں صحرا نورد
خار پا ہیں جوہرِ آئینۂ زانو مجھے

دیکھنا حالت مرے دل کی ہم آغوشی کے وقت
ہے نگاہِ آشنا تیرا سرِ ہر مو مجھے

ہوں سراپا سازِ آہنگِ شکایت کچھ نہ پوچھ
ہے یہی بہتر کہ لوگوں میں نہ چھیڑے تو مجھے

وله
جس بزم میں تو ناز سے گفتار میں آوے
جاں کالبدِ صورتِ دیوار میں آوے

سائے کی طرح ساتھ پھریں سرو و صنوبر
تو اس قدِ دلکش سے جو گلزار میں آوے

تب نازِ گراں مایگیِ اشک بجا ہے
جب لختِ جگر دیدۂ خوں بار میں آوے

دے مجھکو شکایت کی اجازت کہ ستمگر
کچھ تجھکو مزا بھی مرے آزار میں آوے

اس چشمِ فسوں گر کا اگر پائے اشارہ
طوطی کی طرح آئینہ گفتار میں آوے

کانٹوں کی زباں سوکھ گئی پیاس سے یارب
اک آبلہ پا وادیِ پرخار میں آوے

مر جاؤں نہ کیوں رشک سے جب وہ تنِ نازک
آغوشِ خمِ حلقۂ زنار میں آوے

غارتگرِ ناموس نہ ہو گر ہوسِ زر
کیوں شاہدِ گل باغ سے بازار میں آوے

مر جاؤں

تب چاک گریباں کا مزا ہے دل نالاں — جب ایک نفس الجھا ہوا ہر خار میں آوے
آتشکدہ ہے سینہ مرا راز نہاں سے — اے وای اگر معرض اظہار میں آوے
گنجینۂ معنی کا طلسم اوسکو سمجھئے — جو لفظ کہ غالب مرے اشعار میں آوے

ولہ

نہ ہوئی گر مرے مرنے سے تسلی نہ سہی — امتحاں اور بھی باقی ہو تو یہ بھی نہ سہی
خار خار الم حسرت دیدار تو ہے — شوق گلچین گلستان تسلی نہ سہی
مے پرستاں خم مے کہ ہے چشم و چراغ صحرا — ایکدن گر نہ ہوا بزم میں ساقی نہ سہی
نفس قیس کہ ہے چشم و چراغ صحرا — گر نہیں شمع سیہ خانۂ لیلی نہ سہی
ایک ہنگامہ پہ موقوف ہے گھر کی رونق — نوحۂ غم ہی سہی نغمۂ شادی نہ سہی
نہ ستائش کی تمنا نہ صلے کی پروا — گر نہیں ہیں مرے اشعار میں معنی نہ سہی
عشرت صحبت خوباں ہی غنیمت سمجھو — نہ ہوئی غالب اگر عمر طبیعی نہ سہی

ولہ

عجب نشاط سے جلاد کے چلے ہیں ہم آگے — کہ اپنے سایہ سے سر پانو سے ہے دو قدم آگے
قضا نے تھا مجھے چاہا خراب بادۂ الفت — فقط خراب لکھا بس نہ چل سکا قلم آگے
غم زمانہ نے جھاڑی نشاط عشق کی مستی — وگرنہ ہم بھی اوٹھاتے تھے لذت الم آگے
خدا کے واسطے داد اوس جنون شوق کی دینا — کہ اوسکے در پہ پہنچتے ہیں نامہ بر سے ہم آگے

ہم پر جفا سے ترک وفا کا گماں نہیں

ہجوم جوہر بتاں اور شہابی ہے — تمہاری انگڑائی طرہ ہی خم بخم آگے

دل و جگر میں پر افشاں جو ایک موجۂ خوں ہے — ہم اپنے زعم میں سمجھے ہوئے تھے اس کو دم آگے

قسم جنازے پہ آنے کی میرے کھاتے ہیں غالب — ہمیشہ کھاتے تھے جو میری جان کی قسم آگے

ولہ

تغافل دوست ہوں میرا دماغ عجز عالی ہے — اگر پہلو تہی کیجے تو جا میری بھی خالی ہے

رہا آباد عالم اہل ہمت کے نہ ہونے سے — بھرے ہیں جس قدر جام و سبو میخانہ خالی ہے

ولہ

کب وہ سنتا ہے کہانی میری — اور پھر وہ بھی زبانی میری

خلش غمزۂ خونریز نہ پوچھ — دیکھ خونابہ فشانی میری

کیا بیاں کرکے مرا روئیں گے یار — مگر آشفتہ بیانی میری

ہوں ز خود رفتۂ بیدائے خیال — بھول جانا ہے نشانی میری

متقابل ہے مقابل میرا — رک گیا دیکھ روانی میری

قدر سنگ سر رہ رکھتا ہوں — سخت ارزاں ہے گرانی میری

گرد باد رہ بیتابی ہوں — صرصر شوق ہے بانی میری

دہن اس کا جو نہ معلوم ہوا — کھل گئی ہیچمدانی میری

کر دیا ضعف نے عاجز غالب — ننگ پیری ہے جوانی میری

ولہ

گلشن کو تیری صحبت از بسکہ خوش آئی ہے — ہر غنچہ کا گل ہونا آغوش کشائی ہے

[illegible]

دہاں گنبد استغنا ہر دم ہے بلند پر — یہاں نالہ کو اور داوش دعوای رسا ہے

از بسکہ سکھاتا ہے غم درد کے انداز — جو داغ نظر آیا اک چشم نمائی ہے

وله

نقش ناز بت طناز بہ آغوش رقیب — پای طاؤس پی خامۂ مانی مانگے

تو وہ بدخو کہ تحیر کو تماشا جانے — غم وہ افسانہ کہ آشفتہ بیانی مانگے

وہ تپ عشق تمنا ہے کہ جوں رشتۂ شمع — شعلہ تا نبض جگر ریشہ دوانی مانگے

وله

جس زخم کی ہو سکتی ہو تدبیر رفو کی — لکھ دیجیو یارب اسے قسمت میں عدو کی

اچھا ہے سر انگشت حنائی کا تصور — دل میں نظر آتی تو ہے اک بوند لہو کی

کیوں ڈرتے ہو عشاق کی بے حوصلگی سے — یہاں تو کوئی سنتا نہیں فریاد کسو کی

و

صد حیف وہ ناکام کہ اک عمر سے غالب — حسرت میں رہے ایک بت عربدہ جو کی

دشنے نے کبھی منہ نہ لگایا ہو جگر کو — خنجر نے کبھی بات نہ پوچھی ہو گلو کی

وله

سیماب پشت گرمی آئینہ دے ہے ہم — حیراں کئے ہوئے ہیں دل بیقرار کے

آغوش گل کشودہ برای وداع ہے — ای عندلیب چل کہ چلے دن بہار کے

وله

ہے وصل ہجر عالم تمکین و ضبط میں — معشوق شوخ و عاشق دیوانہ چاہیے

اس لب سے مل ہی جائیگا بوسہ کبھی تو ہاں — شوق فضول و جرأت رندانہ چاہیے

وله

چاہیے اچھوں کو جتنا چاہیے — یہ اگر چاہیں تو پھر کیا چاہیے

صحبت رنداں سے واجب ہے حذر — جائے مے اپنے کو کھینچا چاہئے
چاک مت کر جیب بے ایام گل — کچھ ادھر کا بھی اشارہ چاہئے
دوستی کا پردہ ہے بیگانگی — منہ چھپانا ہم سے چھوڑا چاہئے
دشمنی نے میری کھویا غیر کو — کس قدر دشمن ہے دیکھا چاہئے
اپنی رسوائی میں کیا چلتی ہے سعی — یار ہی ہنگامہ آرا چاہئے
منحصر مرنے پہ ہو جسکی امید — ناامیدی اسکی دیکھا چاہئے
غافل ان مہ طلعتوں کے واسطے — چاہنے والا بھی اچھا چاہئے
ق
چاہتے ہیں خوبرویوں کو اسد — آپ کی صورت تو دیکھا چاہئے

ہر قدم دوری منزل ہے نمایاں مجھسے — میری رفتار سے بھاگے ہے بیاباں مجھسے
درس عنوان تماشا بہ تغافل خوشتر — ورنہ ہے نگہ رشتۂ شیرازۂ مژگاں مجھسے
وحشت آتش دل سے شب تنہائی میں — دود کیطرح رہا سایہ گریزاں مجھسے
غم عشاق نہ ہو سادگی آموز بتاں — کس قدر خانۂ آئینہ ہے ویراں مجھسے
اثر آبلہ سے جادۂ صحرای جنوں — صورت رشتۂ گوہر ہے چراغاں مجھسے
بیخودی بستر تمہید فراغت ہو جو — پر ہے سایہ کیطرح میرا شبستاں مجھسے
بیکسیہای شب ہجر کی وحشت ہے ہے — سایہ خورشید قیامت میں ہے پنہاں مجھسے

لونی دیوار

شوقِ دیدار میں گر تو مجھے گردن مارے ہو نگہ مثلِ گلِ شمع پریشاں مجھ سے

گردشِ ساغرِ صد جلوۂ رنگیں تجھ سے آئنہ داریِ یک دیدۂ حیراں مجھ سے

نگہِ گرم سے اک آگ ٹپکتی ہے اسد ہے چراغاں خس و خاشاکِ گلستاں مجھ سے

ولہ

چاک کی خواہش اگر وحشت بہ عریانی کرے صبح کے مانند زخمِ دل گریبانی کرے

جلوے کا تیرے وہ عالم ہے کہ گر کیجے خیال دیدۂ دل کو زیارت گاہِ حیرانی کرے

ہے شکستن سے بھی دل نومید یارب کب تلک آبگینہ کوہ پر عرضِ گرانجانی کرے

میکدہ گر چشمِ مستِ ناز سے پاوے شکست موئے شیشہ دیدۂ ساغر کی مژگانی کرے

خطِ عارض سے لکھا ہے زلف کو الفت نے عہد یک قلم منظور ہے جو کچھ پریشانی کرے

ولہ

وہ آ کے خواب میں تسکینِ اضطراب تو دے ولے مجھے تپشِ دل مجالِ خواب تو دے

دکھا کے جنبشِ لب ہی تمام کر ہم کو نہ دے جو بوسہ تو منہ سے کہیں جواب تو دے

کرے ہے قتل لگاوٹ میں تیرا رو دینا تری طرح کوئی تیغِ نگہ کو آب تو دے

پلا دے اوک سے ساقی جو ہم سے نفرت ہے پیالہ گر نہیں دیتا نہ دے شراب تو دے

اسد خوشی سے مرے ہاتھ پاؤں پھول گئے کہا جو اس نے ذرا میرے پاؤں داب تو دے

ولہ

تپش سے میری وقفِ کشمکش ہر تارِ بستر ہے مرا سر رنجِ بالیں ہے مرا تن بارِ بستر ہے

سرشکِ سر بہ صحرا دادہ نور العین دامن ہے ‌ ‌ دلِ بے دست و پا افتادہ برخوردار بستر ہے

خوشا اقبالِ رنجوری عیادت کو تم آئے ہو ‌ ‌ فروغِ شمعِ بالیں طالعِ بیدار بستر ہے

بطوفاں گاہ جوشِ اضطرابِ شامِ تنہائی ‌ ‌ شعاعِ آفتابِ صبحِ محشر تارِ بستر ہے

ابھی آتی ہے بو بالش سے اس کی زلفِ مشکیں کی ‌ ‌ ہماری دید کو خوابِ زلیخا عارِ بستر ہے

کہوں کیا دل کی کیا حالت ہے ہجرِ یار میں غالب ‌ ‌ کہ بیتابی سے ہر اک تارِ بستر خارِ بستر ہے

خطر ہے رشتۂ الفت رگِ گردن نہ ہو جاوے ‌ ‌ غرورِ دوستی آفت ہے تو دشمن نہ ہو جاوے

سمجھ اس فصل میں کوتاہیِ نشو و نما غالب ‌ ‌ اگر گل سرو کے قامت پہ پیراہن نہ ہو جاوے

ونہ

فریاد کی کوئی لے نہیں ہے ‌ ‌ نالہ پابندِ نے نہیں ہے

کیوں بوتے ہیں باغبان تونبے ‌ ‌ گر باغ گدائے مے نہیں ہے

ہر چند ہر ایک شے میں تو ہے ‌ ‌ پر تجھ سی کوئی شے نہیں ہے

ہاں کھائیو مت فریبِ ہستی ‌ ‌ ہر چند کہیں کہ ہے نہیں ہے

شادی سے گزر کہ غم نہ ہووے ‌ ‌ اردی جو نہ ہو تو دے نہیں ہے

کیوں ردِ قدح کرے ہے زاہد ‌ ‌ مے ہے یہ مگس کی قے نہیں ہے

ہستی ہے نہ کچھ عدم ہے غالب ‌ ‌ آخر تو کیا ہے اے نہیں ہے

نہ پوچھ نسخۂ مرہم جراحت دل کا
کہ اوس میں ریزۂ الماس جزو اعظم ہے

بہت دنوں میں تغافل نے تیرے پیدا کی
وہ ایک نگہ کہ بظاہر نگاہ سے کم ہے

کرے ہے بادہ ترے لب سے کسب رنگ فروغ
خط پیالہ سراسر نگاہ گلچیں ہے

کبھی تو اس دل شوریدہ کی بھی داد ملے
کہ ایک عمر سے حسرت پرست بالیں ہے

بجا ہے گر نہ سنے نالہ ہای بلبل زار
کہ گوش گل نم شبنم سے پنبہ آگیں ہے

اسد ہے نزع میں چل بیوفا برای خدا
کہ وقت ترک حجاب و وداع تمکیں ہے

کیوں نہ ہو چشم بتاں محو تغافل کیوں نہ ہو
یعنی اس بیمار کو نظارے سے پرہیز ہے

مرتے مرتے دیکھنے کی آرزو رہ جائیگی
وای ناکامی کہ اوس کافر کا خنجر تیز ہے

عارض گل دیکھ روے یار یاد آیا اسد
جوشش فصل بہاری اشتیاق انگیز ہے

ہم رشک کو اپنے بھی گوارا نہیں کرتے
مرتے ہیں ولے اوس کی تمنا نہیں کرتے

در پردہ اونہیں غیر سے ہے ربط نہانی
ظاہر کا یہ پردہ ہے کہ پردہ نہیں کرتے

یہ باعث نومیدی ارباب ہوس ہے
غالب کو برا کہتے ہو اچھا نہیں کرتے

دیکھکر در پردہ گرم دامن افشانی مجھے
کر گئی وابستۂ تن میری عریانی مجھے

بن گیا تیغ نگاہ یار کا سنگ فساں
مرحبا میں کیا مبارک ہے گرانجانی مجھے

کیوں نہ ہو بے التفاتی اوس کی خاطر جمع ہے
جانتا ہے محو پرسشہاے پنہانی مجھے

میری غم خانہ کی قسمت جب رقم ہونے لگی
لکھ دیا منجملۂ اسبابِ ویرانی مجھے

بدگماں ہوتا ہے وہ کافر نہ ہوتا کاش کے
اس قدر ذوقِ نوائے مرغِ بستانی مجھے

وائے واں بھی شورِ محشر نے نہ دم لینے دیا
لے گیا تھا گور میں ذوقِ تن آسانی مجھے

وعدہ آنے کا وفا کیجے یہ کیا انداز ہے
تم نے کیوں سونپی ہے میرے گھر کی دربانی مجھے

ہاں نشاطِ آمدِ فصلِ بہاری واہ واہ
پھر ہوا ہے تازہ سودائے غزل خوانی مجھے

دی مرے بھائی کو حق نے از سرِ نو زندگی
میرزا یوسف ہے غالب یوسفِ ثانی مجھے

یاد ہے شادی میں بھی ہنگامۂ یارب مجھے
سبحۂ زاہد ہوا ہے خندہ زیرِ لب مجھے

ہے کشادِ خاطرِ وابستہ دررہنِ سخن
تھا طلسمِ قفلِ ابجد خانۂ مکتب مجھے

یارب اس آشفتگی کی داد کس سے چاہیے
رشک آسائش پہ ہے زندانیوں کی اب مجھے

طبع ہے مشتاقِ لذت ہائے حسرت کیا کروں
آرزو سے ہے شکستِ آرزو مطلب مجھے

دل لگا کر آپ بھی غالب مجھی سے ہو گئے
عشق سے آتے تھے مانع میرزا صاحب مجھے

کبھی نیکی بھی اس کے جی میں گر آجائے ہے مجھ سے
جفائیں کر کے اپنی یاد شرما جائے ہے مجھ سے

خدایا جذبۂ دل کی مگر تاثیر الٹی ہے
کہ جتنا کھینچتا ہوں اور کھنچتا جائے ہے مجھ سے

وہ بدخو اور میری داستانِ عشق طولانی
عبارت مختصر قاصد بھی گھبرا جائے ہے مجھ سے

ادھر وہ بدگمانی ہے ادھر یہ ناتوانی ہے
نہ پوچھا جائے ہے اس سے نہ بولا جائے ہے مجھ سے

سنبھلنے دے

سینے پہ دل مجھی ای ناتوان ہے کب تاب سے
شگفتہ طرف نظارے کے میں جاں ہے سینہ نہ تکنا
ہوئی ہیں یاد فغان ہے ہنسی بے رنگ بیٹھی زخمی
خوباں میں کہ ہو وہ مدعی کا ہم سوغات
لہو انکا ہے کہ گر تو بزم میں جا دے مجھے
کب شوخ سے مجھ کو دیکھکر آ جائے رحم
موتھ نہ دیکھلاوے نہ دیکھلا ہر ابدا رعتاب
یہاں تلک ہے آنسو رستے وہ خون کی گردش
زبسکہ عشق نمائش جنون ملامت سے
نکلا ہوں کیونکی شہر داغ طعن ہو گئے
بہت ہیچ و تاب ہو کس عاشق مفت تو
وفا مثال و دعوای عشق نہ بنیاد
رونے سے اور عشق میں نے باک ہو گیا
صرف بہای بھی ہو میں الماس ہی گئی
رسوائی وہ ہر گو ہے آوارگی سے ہم

کہ دامان حباب یار جہو راجای ہیچ ہے
وہ دیکھا جائی کب یہ فتنہ دیکھا جائی مجھ سے
یہ ہا کا جائی ہی مجھ سے نہ آجائی ہیچ ہے
وہ کافر جو خدا کو بھی نہ سونپا جائی مجھ سے

ولہ
مرا دل ہے دیکھکر اکون بتلا دی مجھے
وہاں تلک کون کب حیلے سے ہوکا دی مجھے
کہو تکر ہر دا ررا آنکھیں ہی دیکھلادی مجھے
زلف آئی جا دن توٹ نہ منہ اوجھلادی مجھے

ولہ
کس ادا لب مزہ بسمل نے ندامت سے
تجھ کو آئینہ بھی در طرح ملامت سے
نگاہ عجز سر رشتہ سلامت سے
جنون ساختہ و فصل کل قیامت ہے

ولہ
دم ہی گئے ہم اشک کے بس پاک ہو گئے
نہی بہ ہیں وہ حساب کہو وہ پاک ہو گئے
یا رب طبیعتوں کے تو چالاک ہو گئے

کتنا ہی کیوں نہ نالۂ بلبل کو ہو اثر / پردے میں گل کے لاکھ جگر چاک ہو گئے

پوچھے ہے کیا وجود و عدم اہل شوق کا / آپ اپنی آگ کے خس و خاشاک ہو گئے

کرنے گئے تھے اوس سے تغافل کا ہم گلہ / کی ایک ہی نگاہ کہ بس خاک ہو گئے

اس رنگ سے اٹھائی کل اوس نے اسد کی نعش / دشمن بھی جس کو دیکھ کے غمناک ہو گئے

نشہ ہا شاداب رنگ و ساز ہا مست طرب / شیشۂ مے سرو سبز جوئبار نغمہ ہے

ہمنشیں مت کہہ کہ برہم کر نہ بزم عیش دوست / واں تو میرے نالے کو بھی اعتبار نغمہ ہے

عرض ناز شوخی دنداں برائے خندہ ہے / دعوی جمعیت احباب جائے خندہ ہے

کلفت افسردگی کو عیش بیتابی حرام / ورنہ دنداں در دل افشردن بنائے خندہ ہے

ہے عدم میں غنچہ محو عبرت انجام گل / یک جہاں زانو تامل در قفائے خندہ ہے

سوزش باطن کے ہیں احباب منکر ورنہ یاں / دل محیط گریہ و لب آشنائے خندہ ہے

حسن بے پروا خریدار متاع جلوہ ہے / آئینہ زانوے فکر اختراع جلوہ ہے

تا کجا اے آگہی رنگ تماشا باختن / چشم وا گردیدہ آغوش وداع جلوہ ہے

جب تک دہان زخم نہ پیدا کرے کوئی / مشکل کہ تجھ سے راہ سخن وا کرے کوئی

عالم غبار وحشت مجنوں ہے سر بسر / کب تک خیال طرۂ لیلیٰ کرے کوئی

افسردگی نہیں طرب انشائے التفات / ہاں درد بن کے دل میں مگر جا کرے کوئی

رونے سے اے ندیم ملامت نہ کر مجھے
آخر کبھی تو عقدۂ دل وا کرے کوئی

لخت جگر سے ہے رگ ہر خار شاخ گل
تا چند باغبانی صحرا کرے کوئی

چاک جگر سے جب رہ پرسش نہ وا ہوئی
کیا فائدہ کہ جیب کو رسوا کرے کوئی

ناکامی نگاہ ہے برق نظارہ سوز
تو وہ نہیں کہ تجھ کو تماشا کرے کوئی

ہر سنگ و خشت ہے صدف گوہر شکست
نقصاں نہیں جنوں سے جو سودا کرے کوئی

سر بر ہوئی نہ وعدۂ صبر آزما سے عمر
فرصت کہاں کہ تیری تمنا کرے کوئی

ہے وحشت طبیعت ایجاد یاس خیز
یہ درد وہ نہیں کہ نہ پیدا کرے کوئی

بیکاری جنوں کو ہے سر پیٹنے کا شغل
جب ہاتھ ٹوٹ جاویں تو پھر کیا کرے کوئی

حسن فروغ شمع سخن دور ہے
پہلے دل گداختہ پیدا کرے کوئی

باغ پا کر خفقانی یہ ڈراتا ہے مجھے
سایۂ شاخ گل افعی نظر آتا ہے مجھے

جوہر تیغ بسر چشمۂ دیگر معلوم
ہوں میں وہ سبزہ کہ زہر آب اوگاتا ہے مجھے

مدعا محو تماشائے شکست دل ہے
آئنہ خانہ میں کوئی لیے جاتا ہے مجھے

نالہ سرمایۂ یک عالم و عالم کف خاک
آسمان بیضۂ قمری نظر آتا ہے مجھے

زندگی میں تو وہ اوٹھا دیتے تھے محفل سے مجھے
دیکھیں اب مر گئے پر کون اوٹھاتا ہے مجھے

گرہ کجیے ہمہ تن تار جاں کر صدا ہو جائیے
نے تغافل اے شرار جستہ کیا ہو جائیے

ہنگامہ ہائے تنگئ بال و پر ہے گم نفس
از سر نو زندگی ہو اگر رہا ہو جائے

مستی بذوق غفلت ساقی ہلاک ہے
موج شراب یک مژہ خواب ناک ہے

جز زخم تیغ ناز نہیں دل میں آرزو
جیب خیال بھی ترے ہاتھوں سے چاک ہے

جوش جنوں سے کچھ نظر آتا نہیں اسد
صحرا ہماری آنکھ میں یک مشت خاک ہے

ولہ

لب عیسی کی جنبش کرتی ہے گہوارہ جنبانی
قیامت کشتۂ لعل بتاں کا خواب سنگیں ہے

آمد سیلاب طوفان صدائے آب ہے
نقش پا جو کان میں رکھتا ہے انگلی جادہ سے

بزم مے وحشتکدہ ہے کس کی چشم مست کا
شیشے میں نبض پری پنہاں ہے موج بادہ سے

ولہ

جس جا نسیم شانہ کش زلف یار ہے
نافہ دماغ آہوئے دشت تتار ہے

کس کا سراغ جلوہ ہے حیرت کو اے خدا
آئینہ فرش شش جہت انتظار ہے

ہے ذرہ ذرہ تنگئ جا سے غبار شوق
گر دام یہ ہے وسعت صحرا شکار ہے

دل مدعی و دیدہ بنا مدعا علیہ
نظارہ کا مقدمہ پھر روبکار ہے

چھڑکے ہے شبنم آئینۂ برگ گل پہ آب
اے عندلیب وقت وداع بہار ہے

بچ آپڑی ہے وعدۂ دلدار کی مجھے
وہ آوے یا نہ آوے پہ یاں انتظار ہے

بے پردہ سوئے وادئ مجنوں گذر نہ کر
ہر ذرے کے نقاب میں دل بے قرار ہے

اے عندلیب یک کف خس بہر آشیاں
طوفان آمد آمد فصل بہار ہے

دل مت گنوا خبر نہ سہی سیر ہی سہی — اے بے دماغ آئینہ تمثال دار ہے

غفلت کفیلِ عمر و اسد ضامنِ نشاط — اے مرگِ ناگہاں تجھے کیا انتظار ہے

ہمیں بس ہے تماشائے نیرنگِ تمنا — مطلب نہیں کچھ اس سے کہ مطلب ہی بر آوے

خموشیوں میں تماشا ادا نکلتی ہے — نگاہ دل سے تری سرمہ سا نکلتی ہے

فشارِ تنگیٔ خلوت سے بنتی ہے شبنم — صبا جو غنچے کے پردے میں جا نکلتی ہے

نہ پوچھ سینۂ عاشق سے آبِ تیغِ نگاہ — کہ زخمِ روزنِ در سے ہوا نکلتی ہے

ہجومِ نالہ حیرت عاجزِ عرضِ یک افغاں ہے — خموشی ریشۂ صد نیستاں سے خس بدنداں ہے

تکلف برطرف ہے جانستاں تر لطفِ بدخویاں — نگاہِ بے حجابِ ناز تیغِ تیزِ عریاں ہے

ہوئی یہ کثرتِ غم سے تلف کیفیتِ شادی — کہ صبحِ عید مجھ کو بدتر از چاکِ گریباں ہے

دل و دیں نقد لا ساقی سے گر سودا کیا چاہے — کہ اس بازار میں ساغر متاعِ دستگرداں ہے

غم آغوشِ بلا میں پرورش دیتا ہے عاشق کو — چراغِ روشن اپنا قلزمِ صرصر کا مرجاں ہے

آئینہ کیوں نہ دوں کہ تماشا کہیں جسے — ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہیں جسے

حسرت نے لا رکھا تری بزمِ خیال میں — گلدستۂ نگاہ سویدا کہیں جسے

پھونکا ہے کس نے گوشِ محبت میں اے خدا — افسونِ انتظار تمنا کہیں جسے

سر پر ہجومِ دردِ غریبی سے ڈالیے — وہ ایک مشتِ خاک کہ صحرا کہیں جسے

ہے چشمِ تر میں حسرتِ دیدار سے نہاں
شوقِ عناں گسیختہ دریا کہیں جسے

درکار ہے شگفتنِ گلہائے عیش کو
صبحِ بہار پنبۂ مینا کہیں جسے

غالب برا نہ مان جو واعظ برا کہے
ایسا بھی کوئی ہے کہ سب اچھا کہیں جسے

ولہ

شبنم بہ گلِ لالہ نہ خالی ز ادا ہے
داغِ دلِ بیدرد نظرگاہِ حیا ہے

دل خوں شدۂ کشمکشِ حسرتِ دیدار
آئینہ بدستِ بتِ بدمستِ حنا ہے

شعلے سے نہ ہوتی ہوسِ شعلہ نے جو کی
جی کس قدر افسردگیِ دل پہ جلا ہے

تمثال میں تیری ہے وہ شوخی کہ بصد ذوق
آئینہ بہ انداز گل آغوش کشا ہے

قمری کفِ خاکستر و بلبل قفسِ رنگ
اے نالہ نشانِ جگرِ سوختہ کیا ہے

خو نے تری افسردہ کیا وحشتِ دل کو
معشوقی و بے حوصلگی طرفہ بلا ہے

مجبوری و دعوائے گرفتاریِ الفت
دستِ تہِ سنگ آمدہ پیمانِ وفا ہے

معلوم ہوا حالِ شہیدانِ گزشتہ
تیغِ ستم آئینۂ تصویر نما ہے

اے پرتوِ خورشیدِ جہاں تاب ادھر بھی
سائے کی طرح ہم پہ عجب وقت پڑا ہے

ناکردہ گناہوں کی بھی حسرت کی ملے داد
یارب اگر ان کردہ گناہوں کی سزا ہے

بیگانگیِ خلق سے بیدل نہ ہو غالب
کوئی نہیں تیرا تو مری جان خدا ہے

مدت ہوئی ہے یار کو مہماں کیے ہوئے
جوشِ قدح سے بزم چراغاں کیے ہوئے

کرتا ہوں جمع پھر جگرِ لخت لخت کو — عرصہ ہوا ہے دعوتِ مژگاں کیے ہوئے
پھر وضعِ احتیاط سے رکنے لگا ہے دم — برسوں ہوئے ہیں چاک گریباں کیے ہوئے
پھر گرمِ نالہ ہائے شرربار ہے نفس — مدت ہوئی ہے سیرِ چراغاں کیے ہوئے
پھر پرسشِ جراحتِ دل کو چلا ہے عشق — سامانِ صد ہزار نمکداں کیے ہوئے
پھر بھر رہا ہوں خامۂ مژگاں بخونِ دل — سازِ چمن طرازیِ داماں کیے ہوئے
باہم دگر ہوئے ہیں دل و دیدہ پھر رقیب — نظارہ و خیال کا ساماں کیے ہوئے
دل پھر طوافِ کوئے ملامت کو جائے ہے — پندار کا صنم کدہ ویراں کیے ہوئے
پھر شوق کر رہا ہے خریدار کی طلب — عرضِ متاعِ عقل و دل و جاں کیے ہوئے
دوڑے ہے پھر ہر ایک گل و لالہ پر خیال — صد گلستاں نگاہ کا ساماں کیے ہوئے
پھر چاہتا ہوں نامۂ دلدار کھولنا — جاں نذرِ دلفریبیِ عنواں کیے ہوئے
مانگے ہے پھر کسی کو لبِ بام پر ہوس — زلفِ سیاہ رخ پہ پریشاں کیے ہوئے
چاہے ہے پھر کسی کو مقابل میں آرزو — سرمے سے تیز دشنۂ مژگاں کیے ہوئے
اک نوبہارِ ناز کو تاکے ہے پھر نگاہ — چہرہ فروغِ مے سے گلستاں کیے ہوئے
جی ڈھونڈتا ہے پھر وہی فرصت کہ رات دن — بیٹھے رہیں تصورِ جاناں کیے ہوئے
پھر جی میں ہے کہ در پہ کسی کے پڑے رہیں — سر زیرِ بارِ منتِ درباں کیے ہوئے

مست ہیں ... جب کہ ہر موجِ نفس اشک ... ... ہیں ہم ... طوفاں کرتے ہیں

قصیدہ در منقبت مرتضی علیہ السلام

ساز یک ذرہ نہیں فیضِ چمن سے بیکار ... سایۂ لالۂ بے داغ سویدائے بہار

مستیِ بادِ صبا سے ہے بہ عرضِ سبزہ ... ریزۂ شیشۂ مے جوہرِ تیغِ کہسار

سبز ہے جامِ زمرد کی طرح داغِ پلنگ ... تازہ ہے ریشۂ نارنج صفت روئے شرار

مستیِ ابر سے گلچینِ طرب ہے حسرت ... کہ اس آغوش میں ممکن ہے دو عالم کا فشار

کوہ و صحرا ہمہ معمورئ شوقِ بلبل ... راہِ خوابیدہ ہوئی خندۂ گل سے بیدار

سونپے ہے فیضِ ہوا صورتِ مژگانِ یتیم ... سرنوشتِ دو جہاں ابر بہ یک سطرِ غبار

کاٹ کر پھینکیے ناخن تو بہ اندازِ ہلال ... قوتِ نامیہ اس کو بھی نہ چھوڑے بیکار

کفِ ہر خاک بہ گردوں شدہ قمری پرواز ... دامِ ہر کاغذِ آتش زدہ طاؤس شکار

میکدے میں ہو اگر آرزوئے گل چینی ... بھول جا یک قدحِ بادہ بہ طاقِ گلزار

موجِ گل ڈھونڈھ بہ خلوتکدۂ غنچۂ باغ ... گم کرے گوشۂ میخانہ میں گر تو دستار

کھینچے گر مانیِ اندیشہ چمن کی تصویر ... سبز مثلِ خطِ رخسار ہو خطِ پرکار

لعل سے کی ہے پئے زمزمۂ مدحتِ شاہ ... طوطیِ سبزۂ کہسار نے پیدا منقار

وادیِ [illegible] جس کی [illegible] ... وہ ہے [illegible] بالِ پری سے ہزار

خاکِ صحرائے نجف

خاک صحرائے نجف جوہر سیر عرفان
چشم نقش قدم آئینۂ بخت بیدار

ذرہ اس گرد کا خورشید کو آئینۂ ناز
گرد اس دشت کی امید کو احرام بہار

آفرینش کو ہے واں سے طلب مستی ناز
عرض خمیازۂ ایجاد ہے ہر موج غبار

فیض سے تیرے ہے اے شمع شبستان بہار
دل پروانہ چراغاں پر بلبل گلزار

شکل طاؤس کرے آئینہ خانہ پرواز
ذوق میں جلوے کے تیرے بہوائے دیدار

تیری اولاد کے غم سے ہے بروئے گردوں
سلک اختر میں مہ نو مژۂ گوہر بار

ہم عبادت کو ترا نقش قدم مہر نماز
ہم ریاضت کو ترے حوصلے سے استظہار

مدح میں تیری نہاں زمزمۂ نعت نبی
جام سے تیرے عیاں بادۂ جوش اسرار

جوہر دست دعا آئینہ یعنی تاثیر
یک طرف نازش مژگان و دگر سو غم خار

مردمک سے ہو عزا خانۂ یک شہر نگاہ
خاک در کی ترے جو چشم نہ ہو آئینہ دار

دشمن آل نبی کو بطرب خانۂ دہر
عرض خمیازۂ سیلاب ہو طاق دیوار

دیدہ تا دل اسد آئینۂ یک پرتو شوق
فیض معنی سے رقم تا کف راقم سرشار

منقبت

دہر جز جلوۂ یکتائی معشوق نہیں
ہم کہاں ہوتے اگر حسن نہ ہوتا خودبیں

بے دلی ہائے تماشا کہ نہ عبرت ہے نہ ذوق
بے کسی ہائے تمنا کہ نہ دنیا ہے نہ دیں

ذره هیچی همه پرورم هستی و عدم — لوحی ابنه فرق جنون و تمکین
نشست شکوی وفا یار بدست تسلیم — صورت نقش قدم خاک نغزی تمکین
لاف دانش غلط و نفع عبادت معلوم — در رکب ساغر غفلت همه چه دنیا و چه تکان
نقش معنی همه خمیازه عرض صورت — سخن حق همه بیجانه ذوق تحسین
عشق بیرنگ شیرازه اجزای حواس — وصف زنگار رخ روشن مرات یقین
کوهی آرسته مرزو در رقب گاه رقیب — ببستون آمده خواب گران شیرین
کسی ویکتا نفس اهل وفا آتش خیز — کشتی با انزیانه دلهای حزین
ساغر رمز اهل جهان منتسم کیند — نه سر و برگ ستایش نه دماغ نفرین
کسفد بزر سه اهمنی که عبادت باید — تکفم خاتم آداب وفا رو تمکین
نقش لاحول لکه این خامه مژگان تحریر — تا جلی عرض آرای فطرت وسواس قرین
مظهر فیض خدا جان و دل خم رسالت — قبله آل نبی کعبه ایجاد یقین
موج سرمایه ایجاد جهان گرم حرام — جو کف خاک ناموس دو عالم که امین
جلوه پرداز نقش قلم از کف حسن جمال — هر کف خاک منتسبه او آن گرده قصر زمین
نسبت نام کس او کی برتبه رشته که رشحه — ابداً پشت فلک خم شده تا زمین
فیض خلق از کفایت که نوای — بوی گلگشت نفس باد صبا شعله گلچین

الی آخره

برش میں تیغ گا اوسکی ہی جوہر نامی جو جا :
کفر سوز اوسکا ہے جلوہ ہی کہ جس سوں ٹوٹیا
جائی تنہا ہا دل و جان فیض رسا ناشا ہا
جسم اطہر کو ہنر ہی دو شہر ہیچ گر منبر
کس سیں ممکن ہے ہنر ہی مدح بغیر از واجب
آستانہ پر ہنر ہی جیسے جوہر آئینہ سنگ
ہنر ہے درکے لئے اسباب نثار آمادہ
ہنر ہے مدحت کے لیے ہیں دل و جان کام زبان
کس سے ہو سکتی ہے مداحی ممدوح خدا
جنسم بازار محاسب اوسکا سر
شوخ عرض مطالب میں جیسے گستاخ مطلب
دی دعا کو مری ہے مرتبہ حسن قبول
نم شبنم سے ہو سبزہ بہاں تک سرسبز
طبع کو الف و لدل میں یہ ساگر آئی شوق
دل الف سب و بستہ تو جبد فن

قطع ہو جاتی ہے سر رشتہ ایجاد کہیں
رنگ عاشق کی بنے رونق بتخانہ چین
وصی ختم رسل تو ہی ہے بغوا ای یقین
نام نامی کو ہنر ہی ناصیہ عرش نگین
شعلہ شمع نگر شمع بہ بابند ہی آمرنا
رقم بند کرے حضرت جبرئیل امین
خاک کو تکو جو خدا نے دی جان دوا دین
ہنر ہے تسلیم کو ہیں لوح و قلم دست و جبین
کس سے ہو سکتی ہے آرائش فردوس برین
کہ رکوا ہنر ہے کو ہی اوسکا خریدار نہیں
جیسے ہنر ہے جو چند فلک بار رسکہ یقین
کہ اجابت کی ہر حرف پہ ہو بار آمین
کہ رہیں خون جگر سے مری آنکھیں رنگین
کہ جہاں تک چلی اوس سے قدم اور جبین
نگہ جلوہ پرست و نفس ہمدم گزین

صرفِ اعدا اثرِ شعلۂ دودِ دوزخ ۔۔۔ وقفِ احباب گل و سنبلِ فردوسِ بریں

مثنوی

قطعہ در تقاضائے بس عنوانِ وداد و مہر بہ تکلف داشتن و اندوہ نشستن بر دلِ دلدادہ

گئی وہ دن کہ نادانستہ غیروں کی وفاداری ۔۔۔ کیا کرتے تھے تم تقریر ہم خاموش رہتے تھے

بس اب بگڑے پہ کیا شرمندگی جانے دو مل جاؤ ۔۔۔ قسم لو ہم سے گر یہ بھی کہیں کیوں ہم نہ کہتے تھے

بیاد دوست ہائے پس عطائے سخن راندن و مقطع گزارش در برابر آں آئینہ نشانہ

ہے جو صاحب کے کفِ دست پہ یہ چکنی ڈلی ۔۔۔ زیب دیتا ہے اسے جس قدر اچھا کہیے

خامہ انگشت بدنداں کہ اسے کیا لکھیے ۔۔۔ ناطقہ سر بہ گریباں کہ اسے کیا کہیے

مہرِ مکتوبِ عزیزانِ گرامی لکھیے ۔۔۔ حرزِ بازوئے شگرفانِ خود آرا کہیے

مسی آلودہ سرِ انگشتِ حسیناں لکھیے ۔۔۔ داغِ طرفِ جگرِ عاشقِ شیدا کہیے

خاتمِ دستِ سلیماں کے مشابہ لکھیے ۔۔۔ سرِ پستانِ پری زاد سے مانا کہیے

اخترِ سوختۂ قیس سے نسبت دیجے ۔۔۔ خالِ مشکینِ رخِ دلکشِ لیلیٰ کہیے

حجر الاسودِ دیوارِ حرم کیجے فرض ۔۔۔ نافۂ آہوئے بیابانِ ختن کا کہیے

وضع میں اس کو اگر سمجھیے قافِ تریاق ۔۔۔ رنگ میں سبزۂ نوخیزِ مسیحا کہیے

صومعے میں اسے ٹھہرائیے گر مہرِ نماز ۔۔۔ میکدے میں اسے خشتِ خُمِ صہبا کہیے

کیوں اسے قفل درِ گنج محبت لکھیے ــــ کیوں اسے نقطۂ پرکار تمنا کہیے
کیوں اسے گوہرِ نایاب تصور کیجے ــــ کیوں اسے مردمک دیدۂ عنقا کہیے
کیوں اسے تکمۂ پیراہن لیلیٰ لکھیے ــــ کیوں اسے پے ناقۂ سلمیٰ کہیے
بندہ پرور کے کفِ دست کو دل کیجے فرض ــــ اور اس چھلے سیاہی کو سویدا کہیے

رباعیات

بعد از اتمام بزم عید اطفال ــــ ایام جوانی رہے ساغر کش حال
آ پہنچے ہیں تا سواد اقلیم عدم ــــ اے عمر گذشتہ یک قدم استقبال

رباعی

شب زلف و رخ عرق فشاں کا غم تھا ــــ کیا شرح کروں کہ طرفہ تر عالم تھا
رویا میں ہزار آنکھ سے صبح تلک ــــ ہر قطرۂ اشک دیدۂ پرنم تھا

رباعی

آتش بازی ہے جیسے شغل اطفال ــــ ہے سوز جگر کا بھی کچھ اب ایسا حال
تھا موجد عشق بھی قیامت کوئی ــــ لڑکوں کے لیے گیا ہے کیا کھیل نکال

رباعی

دل تھا کہ جو جان درد تمہید سہی ــــ بیتابی رشک و حسرت دید سہی

صرفِ اعدا اثرِ شعلۂ دودِ دوزخ — وقفِ احباب گل و سنبلِ فردوسِ بریں

تمت

قطعہ در شکایت [illegible] وا رستن کردن از اندوہ پشیمانی [illegible]

گئی وہ دن کہ نادانستہ غیروں کی وفاداری — کیا کرتے تھے تم تقریر ہم خاموش رہتے تھے
بس اب بگڑے پہ کیا شرمندگی جانے دو مل جاؤ — قسم لو ہم سے گر یہ بھی کہیں کیوں ہم نہ کہتے تھے

[illegible] چکنی ڈلی [illegible]

ہے جو صاحب کے کفِ دست پہ یہ چکنی ڈلی — زیب دیتا ہے اسے جسقدر اچھا کہیے
خامہ انگشت بدنداں کہ اسے کیا لکھیے — ناطقہ سر بگریباں کہ اسے کیا کہیے
مہرِ مکتوبِ عزیزانِ گرامی لکھیے — حرزِ بازوے شگرفانِ خود آرا کہیے
مسی آلود سر انگشتِ حسیناں لکھیے — داغِ طرفِ جگرِ عاشقِ شیدا کہیے
خاتمِ دستِ سلیماں کے مشابہ لکھیے — سرِ پستانِ پریزاد سے مانا کہیے
اخترِ سوختۂ قیس سے نسبت دیجے — خالِ مشکینِ رخِ دلکشِ لیلیٰ کہیے
حجر الاسودِ دیوارِ حرم کیجے فرض — نافۂ آہوے بیابانِ ختن کا کہیے
وضع میں اوسکو اگر سمجھیے قافِ تریاق — رنگ میں سبزۂ نوخیزِ مسیحا کہیے
صومعے میں اسے ٹھہرائیے گر مہرِ نماز — میکدے میں اسے خشتِ خمِ صہبا کہیے

کیوں

کیوں اسی فصل در گنج محبت لکھیے · کہیے اسے نقطۂ ہر کار تمنا کہیے
کیوں اسی گوہر نایاب تصور کیجیے · کہیے اسے مردمک دیدۂ عنقا کہیے
کیوں اسی تکمۂ پیراہن لیلیٰ کہیے · کہیے اسے ... لے ناقۂ سلمیٰ کہیے
بندہ پرور کے کف دست کو دل کیجیے فرض · اور اس چکنی سپاری کو سویدا کہیے

رباعیات

بعد از اتمام بزم عید اطفال · ایام جوانی رہے ساغر کش حال
آپہنچے ہیں تا سواد اقلیم عدم · اے عمر گذشتہ یک قدم استقبال

رباعی

شب زلف و رخ عرق فشاں کا غم تھا · کیا شرح کروں کہ طرفہ تر عالم تھا
رویا میں ہزار آنکھ سے صبح تلک · ہر قطرۂ اشک دیدۂ پرنم تھا

رباعی

آتش بازی ہے جیسے شغل اطفال · ہے سوز جگر کا بھی اسی طور کا حال
تھا موجد عشق بھی قیامت کوئی · لڑکوں کے لیے گیا ہے کیا کھیل نکال

رباعی

دل تھا کہ جو جان درد تمہید سہی · بیتابی رشک و حسرت دید سہی

ہم اور وہ ذوق آپ سمجھیں افسوس
تکرار روا نہیں تو تجدید سہی

ہے خلق حسد قماش لڑنے کے لیے
وحشت کدۂ تلاش لڑنے کے لیے
یعنی ہر بار کاغذ باد کیطرح
ملتے ہیں یہ بد قماش لڑنے کے لیے

دکھ جی کے پسند ہو گیا ہے غالب
دل رک رک کر بند ہو گیا ہے غالب
واللہ کہ شب کو نیند آتی ہی نہیں
سونا سوگند ہو گیا ہے غالب

مشکل ہے زبس کلام میرا اے دل
سن سن کے اسے سخنوران کامل
آسان کہنے کی کرتے ہیں فرمائش
گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل

ہیں شہ میں صفات ذوالجلالی باہم
آثار جلالی و جمالی باہم
ہوں شاد نہ کیوں سافل و عالی باہم
ہے اب کے شب قدر و دوالی باہم

سہو نشد

صبح ہے جو مہد آئے جمجاہ زوال
ہے فضل و عنایت شہنشاہ پہ دال
تیشہ پسند دال پہ بخت و جدال
ہے دانش و داد و دولت و دین پہ دال

دیوانِ مصحفی (نسخۂ رامپور)

کا

تقابلی مطالعہ

مرتبۂ و منتخبۂ

امیر لکھنوی و امیر مینائی

(م- ۱۲۹۹ھ) (م-۱۳۱۸ھ)

تخریج

محمد بدرالدین

حرفِ چند

مدت ہوئی (معارف اگست ۱۹۲۷ء) عبدالسلام خاں صاحب نے ایک مختصر سا تقابلی مطالعہ ذخیرۂ رامپور (دواوین مصحفی کے خدابخش لائبریری میں محفوظ قلمی نسخے) اور رامپور سے طبع شدہ انتخاب مصحفی کو سامنے رکھ کر کیا تھا۔ اسکو دیکھ کر خیال ہوا کہ اس کام کو اور آگے بڑھایا جاسکتا ہے۔ مقالہ کا یہ کام خدابخش فیلو جناب محمد بدر الدین کے سپرد کیا گیا جنھوں نے اس کام کو بڑی محنت سے انجام دیا۔

مصحفی کے ۸/۹ دواوین خدابخش لائبریری میں محفوظ ہیں، چند دیوان لاہور سے طبع بھی ہو چکے ہیں اور دو دہلی سے بھی قلمی اور مطبوعہ دواوین کو ایک طرف ــــــ اور انتخاب مصحفی طبع رامپور (امیر مینائی و اسیر لکھنوی) کو دوسری طرف رکھ کر جو تقابلی مطالعہ کیا گیا، اس کے بڑے دلچسپ نتائج نکلے۔ یہ نتائج پیش خدمت ہیں۔

ــــ ع ر ب

جناب محمد بدر الدین
ریسرچ فیلو
خدابخش لائبریری پٹنہ

مصحفی نسخۂ رامپور

تقابلی مطالعہ کے حیرت انگیز نتائج

مصحفی کے کلام کا انتخاب اولاً ان کے شاگرد اسیر لکھنوی (م ۱۲۹۹ھ) نے اپنے شاگرد امیر مینائی (م ۱۳۱۸ھ) کے اشتراک سے مفصلاً مرتب کیا جو رامپور اور حال ہی میں خدابخش سے طبع ہوا۔ اس کے بعد حسرت موہانی اور شرقی لکھنوی نے مختصراً چھاپا۔ اس کے بعد گاہے گاہے کچھ مضامین اور انتخاب کلام رسائل میں چھپتے رہے۔

برسوں بعد تفہیم مصحفی کی ایک مستقل بنیاد نیاز فتحپوری نے افسر امروہوی کی تحریک پر نگار کا مصحفی نمبر شائع کر کے رکھی۔ اب اس کے بعد سے مصحفی پر بہت کچھ لکھا جانے لگا۔

بزرگوں میں بابائے اردو اور قاضی عبدالودود ایسے لوگ تھے جنھوں نے مصحفی پر زیادہ توجہ دی۔ اول الذکر نثری کارناموں کو منظر عام پر لانے میں خصوصی دلچسپی لی گو شعری کارناموں کو منظر عام پر لائے جانے کے خواہاں رہے، مگر قاضی عبدالودود نے تو مصحفی کے ہر ہر گوشے کو بالکل واضح کر دیا۔

اتنا کچھ ہونے کے باوجود کلام مصحفی ہنوز مکمل صورت میں طبع نہیں ہوا۔ اب تک جو مطبوعات کلیات مصحفی کے سامنے آئے ہیں ان کی تفصیل یہ ہے:

کلیات مصحفی دیوان اول ۱۹۶۶ء، دوم ۱۹۶۷ء دہلی سے اور کلیات مصحفی اول، دوم، سوم، چہارم، پنجم ۱۹۶۸ء سے ۱۹۸۴ء کے درمیان لاہور سے شائع ہوئے۔ ششم، ہفتم کا کوئی پتہ نہیں۔ ہشتم خدابخش کا خطی نسخہ منحصر بفرد ہونے کی وجہ سے ڈاکٹر عابد رضا بیدار ڈائرکٹر خدابخش لائبریری کی کوشش سے عکسی مطبوع ہوا۔ مستقبل قریب میں اس کا محققہ نستعلیق ایڈیشن بھی سامنے آنے کو ہے۔ نہم = دیوان قصائد جو الگ سے ایک جلد میں ہے ابھی تک غیر مطبوعہ ہے۔ اس طرح مصحفی کے کلیات کی مطبوعہ جلدیں اول، دوم، سوم، چہارم، پنجم اور ہشتم ہوئیں اور غیر مطبوعہ جلدیں ششم، ہفتم اور نہم = دیوان قصائد۔

مصحفی کے کلام کا انتخاب جو اسیر و امیر کی کوششوں سے تاج المطابع رامپور / حال طبع خدابخش، منظر عام پر آیا ہے اس میں شاگردوں کے تصرفات در آئے۔ اس جانب سب سے پہلے عبدالسلام خاں صاحب نے توجہ مبذول کرائی اور ایسے ۵۶ اشعار کی نشاندہی کی جس میں شاگردوں نے معنوی / لفظی / لسانی / لغوی اصلاحیں کیں۔ انھوں نے کلیات مصحفی جلد دوم مملوکہ رضا لائبریری رامپور سے ان اصلاحوں کو ثابت بھی کر دیا۔ کیا یہ اصلاحیں جلد دوم

تک محدود ہیں یا اس سے آگے کی جلدوں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ اس کا ایک تفصیلی تقابلی مطالعہ کیا گیا ہے۔ اس مطالعہ کے دوران مندرجہ ذیل حقائق سامنے آئے:

● دستیاب بھی نسخے (مخطوط و مطبوعہ) منتخبۂ اسیر و امیر سے کم درجہ رکھتے ہیں۔ کیوں کہ اس میں غزلوں اور اشعار کی مقدار زیادہ ہے جو کسی دستیاب نسخے میں نہیں پائے جاتے۔ نسخوں کی تفصیل کے متعلق عرض ہے کہ اس سلسلے میں خدا بخش کے بھی کلیات مصحفی کے نسخے جن سے زیادہ مکمل اور صحیح نسخے کہیں اور پائے نہیں جاتے، پیش نظر رہے۔ دیگر نسخوں کے لیے دیوان مصحفی جلد ۱-۲ مطبوعہ مجلس اشاعت ادب دہلی ۱۹۶۶ء اور کلیات مصحفی جلد ۱تا۵ مرتبہ مجلس ترقی ادب لاہور کی تفصیلات پر اعتماد کر لیا گیا ہے۔

● دیوان مصحفی منتخبۂ اسیر و امیر طبع رامپور / حال طبع خدا بخش کو جن چار نسخوں کا انتخاب اب تک کہا گیا ہے یہ درست نہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ انتخاب ساتویں جلد سے بھی ہے اور اصلاح و اختلاف کی نوعیتیں بھی بالکل جلد ۱-۴ کی طرح ہیں۔ چنانچہ تقابلی مطالعہ میں اسے دیکھا جا سکتا ہے۔

● جن دواوین کو سامنے رکھ کر اسیر و امیر نے انتخاب تیار کیا ہوگا درحقیقت وہ تمام نسخے کہیں نہیں پائے جاتے۔ کیوں کہ کلام کی زیادتی اور اس سے بڑھ کر اشعار کی زیادتی اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ انتخاب کے وقت جو دواوین سامنے رکھے گئے ہونگے وہ یقیناً دوسرے رہے ہوں گے۔

عبد السلام خاں صاحب نے کلیات مصحفی جلد دوم مملوکہ رضا لائبریری رامپور کو اسیر و امیر کا مصححہ نسخہ قرار دے دیا ہے۔ اس میں شبہ یہ ہے کہ ہو سکتا ہے ان تصحیحات کو کسی صاحب ذوق نے بعد کو مطبوعہ نسخہ سے نقل کر دیا ہو۔ اس شبہ کو مزید تقویت اس بات سے ملتی ہے کہ بقول عبد السلام خاں صاحب یہ اصلاحیں بعد کی ہیں اور جدید قلم سے ہیں۔

کلیات مصحفی جلد چہارم مطبوعہ لاہور کے دیباچہ میں ڈاکٹر نور الحسن نقوی نے کلیات مصحفی جلد چہارم مخطوطہ مملوکہ سنٹرل اسٹیٹ آصفیہ لائبریری حیدر آباد کے جس نسخہ کو غیر اہم بتایا ہے ممکن ہے کہ یہ فی الحقیقت مصححۂ اسیر و امیر ہو۔ اس کی دو علتیں ہیں (۱) حیدر آبادی نسخہ میں پانچ غزلیں زائد ہیں اور ان غزلوں کے انتخاب بھی منتخبۂ اسیر و امیر میں شامل ہیں جن میں ایک بھی اختلاف نہیں۔ (۲) نقوی صاحب نے جلد چہارم میں جہاں جہاں حیدر آبادی نسخہ کا اختلاف نقل کیا ہے وہ تمام اشعار حرفوں / جملوں کو شامل کرنے پر منتخبۂ اسیر و امیر کے بالکل مطابق ہیں۔ چنانچہ تقابلی مطالعہ میں بھی اسے صحیح مان لیا گیا ہے اور اسے اختلاف کے تحت نقل نہیں کیا گیا ہے۔

● دیوان مصحفی منتخبۂ اسیر و امیر طبع رامپور / حال طبع خدا بخش میں ۲۳ غزلیں تمام و کمال زائد ہیں جو

سبھی دستیاب نسخوں (مخطوطہ و مطبوعہ) سے غائب ہیں پہلے یہ تعداد ۴۸ تھی مگر حیدرآبادی نسخہ کے زوائد کو شامل کرنے کے بعد گھٹ کر ۳۲ رہ گئی۔ ان غزلوں کے اشعار کی تعداد گو کہ ۸۴ ہے مگر مصحفی کی غزلیات کا اوسط نکالنے سے اندازہ ہوا کہ انکی تعداد ڈھائی سو سے زیادہ ہو سکتی ہے۔ چونکہ یہ دستیاب ہی نہیں لہٰذا صحیح تعداد متعین نہیں کی جا سکتی۔

انتخاب قدیم (طبع رامپور / حال طبع خدابخش) میں پائی جانے والی جو غزلیں 'تمام و کمال' کلیات مصحفی (طبع لاہور) اور مخطوطات خدابخش، سے غائب ہیں وہ ذیل میں 'انتخاب (طبع خدابخش) کے صفحہ/سطر کے حوالے کے ساتھ درج کی جا رہی ہیں:

ادھر نہ دیکھا ؛ اثر نہ دیکھا ۱/۱۴۔ تماشا نہ دیکھنا ؛ جانا نہ دیکھنا ۱۰/۲۲۔ پار ہو گیا ؛ انگار ہو گیا ۷/۲۳۔ خیال تھا کیا تھا ؛ بحال تھا کیا تھا ۱۳/۲۴۔ بازار لے گیا ؛ گرفتار لے گیا ۸/۲۹۔ دکھا دیا ؛ اٹھا دیا ۹/۳۰۔ نقش پا کا میرے کیوں بوسہ لیا ۳/۳۴۔ خدا کا ؛ حنا کا ۶/۳۵۔ لے گیا ہوگا ؛ رہ گیا ہوگا ۷/۳۵۔ والا ؛ تعالیٰ ۳/۴۵۔ آتا نہ کیا ۵/۵۹۔ مسلماں سے کیا کیا ؛ گریباں سے کیا کیا ۹/۶۰۔ دکھا جا ؛ سنا جا ۸/۶۱۔ پیار جیا ۲/۶۳۔ دربند اپر بند ۱۰/۸۰۔ کیا لباس ؛ ملگجا لباس ۷/۱۰۲۔ لگائے افسوس ۱۰/۱۰۲۔ خط ؛ غلط ۵/۱۰۵۔ آرسی محفوظ ۹/۱۰۵۔ جاں وقت وداع ۸/۱۰۶۔ پریشانی زلف ؛ دیوانی زلف ۱۲/۱۱۲۔ کرے شست و شوئے چشم ۱۰/۱۲۱۔ جہاں میں کچھ ہیں ؛ گماں میں کچھ ہیں ۷/۱۴۲۔ جفا ہم بھی ہیں ؛ فدا ہم بھی ہیں ۴/۱۵۳۔ ایجاد میں ؛ فریاد میں ۱۱/۱۶۰۔ پیرہن میں آستیں ؛ کفن میں آستیں ۱/۱۶۵۔ جہیم ہوں ؛ کلیم ہوں ۱/۱۷۴۔ کرنے کو ؛ سفر کرنے کو ۳/۱۸۲۔ پلٹے ؛ چڑھائے ۱۱/۲۲۴۔ جو دل کی چوٹ ہے ۱۰/۲۵۲۔ پیچھے کارواں کے ۵/۲۷۱۔ یاد کیا جائے ؛ آباد کیا جائے ۲/۲۷۹۔ یار اٹھتا ہے ؛ بے اختیار اٹھتا ہے ۴/۲۸۷۔

یہاں یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ دیوانِ مصحفی جلد ۱ مطبوعہ مجلس ادب دہلی (۱۹۶۶ء) میں بھی پانچ اشعار پر مشتمل ایک غزل زائد ہے جس کا نمبر ۴۰۲ اور قوافی و ردیف "بسمل کدھر چلا ؛ قاتل کدھر چلا" ہے۔ یہ غزل ہمیں اب تک کسی نسخے میں نہیں مل سکی اور نہ ہی اس کا کوئی شعر منتخبہ اسیر و امیر میں شامل ہے۔

● دیوانِ مصحفی منتخبہ اسیر و امیر طبع رامپور / حال طبع خدابخش کی مختلف غزلوں میں ۳۴ اشعار زائد ہیں جو طبع لاہور اور مخطوطات خدابخش میں کہیں نہیں ملے۔ یہ اشعار ذیل میں طبع خدابخش کے صفحات کے حوالوں کے ساتھ درج کیے جا رہے ہیں، ساتھ ہی یہ بھی اطلاع دی جا رہی ہے کہ کس غزل میں سے کتنے اشعار دوسری جگہوں پر غائب ہیں۔ جیسے صفحہ ۱/سطر، (آٹھ میں ایک)، یعنی انتخاب صفحہ ۱ پر ہم نے جن اشعار کے اشارے نقل کیے ہیں دراصل پوری میں آٹھ شعر ہیں اس میں سے ایک شعر کسی دوسری جگہ نہیں ملتا۔

تصویر پری کا صفحہ ۱/سطر، (آٹھ میں ایک)۔ حساب کچھ نہ نکلا ؛ خواب کچھ نہ نکلا ۲/۴ (پانچ میں ایک)۔ سنبھل

جاؤں گا ؛ جل جاؤں گا ؛ نکل جاؤں گا ؛ چل جاؤں گا ۶/۷، ۱۱ـ۱۲ (دس میں چار)۔ یار ٹھہرے گا ؛ بیقرار ٹھہرے گا ۱۶/۷، ؛ بار ٹھہرے گا ۵/۸ (دس میں دو)۔ در مغاں کا ؛ بوستاں کا ۱۰/۱۰-۱۱ (پانچ میں دو)۔ منظور کا ۱۲/۱۰ (نو میں ایک)۔ ادا سے دیکھا ؛ حیلے سے دیکھا ۱/۱۶ (تین میں ایک)۔ بسر کرتا تھا ؛ خبر کرتا تھا ؛ ادھر کرتا تھا ۵/۱۶-۷ (آٹھ میں تین)۔ دیدۂ تر سے گزرا ؛ سر سے گزرا ۱۲/۱۶ (تین میں ایک)۔ کشیدہ تھا ؛ بریدہ تھا ؛ پریدہ تھا ۶/۲۵-۸ (پانچ میں تین)۔ سودا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا ؛ دانا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا ۱۲/۲۸-۱۴ (پانچ میں دو)۔ پتھر مارا ۵/۲۹ (پانچ میں ایک)۔ قابل نہیں رہا ۱۱/۳۷ (نو میں ایک)۔ کدھر آیا ۳/۳۸ (تین میں ایک)۔ آفتاب کا ؛ انتخاب کا ۱۲/۴۴-۱۳ (پندرہ میں دو)۔ ذرا ال جانا ؛ خدا الجانا ۵/۵۰، صبح و مسا ل جانا ؛ ترا مل جانا ۱/۵۱-۳ (چھ میں تین)۔ فسانہ اپنا ۷/۵۲ (چار میں ایک)۔ جل جانا ۸/۵۴ (چار میں ایک)۔ حیرانی کا ؛ پشیمانی کا ۱۲/۵۴، افشانی کا ؛ درانی کا ۴/۵۵-۵ (دس میں تین)۔ سلام ہو چکا اب ۷/۶۹ (پانچ میں ایک)۔ دیدار کا علاج ؛ بیمار کا علاج ۱۰/۷۶ (تین میں ایک)۔ سفید و سیاہ و سرخ ۵/۷۹ (چار میں ایک)۔ خار کی مانند ؛ غبار کی مانند ۲/۸۱ (آٹھ میں ایک)۔ مسکیں فرہاد ۱/۸۳ (دو میں ایک)۔ مارا آخر ۱۱/۸۶ (تین میں ایک)۔ چھوٹ کر ؛ پھوٹ پھوٹ کر ۵/۸۷ (چار میں ایک)۔ بوستاں نکر ۴/۹۵ (پانچ میں ایک)۔ پیکر طاؤس ؛ پر طاؤس ؛ افسر طاؤس ۵/۱۰۱، ۹ (سات میں دو)۔ بار شمع ؛ بہار شمع ۱۰/۱۰۵ (آٹھ میں ایک)۔ آشیاں پر عاشق ؛ سائے جہاں پر عاشق ۱۰/۱۱۳، ۱۲ (پانچ میں دو)۔ ہوا داری دل ۱۵/۱۱۸ (پانچ میں ایک)۔ خزانے کے نہیں ہم ۵/۱۲۲ (سات میں ایک)۔ جھنکا نہ کرو ؛ بالا نہ کرو ۱۴/۱۲۴ (پانچ میں ایک)۔ اصنام کی آنکھیں ۱۱/۱۳۰-۱۲ (پانچ میں ایک)۔ خیالیاں ؛ ڈالیاں ؛ تالیاں ؛ ڈالیاں ۱۳/۱۳۰-۱۴، ۱۶ (سات میں تین)۔ کاکر (میم کاف) کروں میں ۸/۱۳۱ (دو میں ایک)۔ ادا ہوں ۱/۱۳۳ (آٹھ میں ایک)۔ ہوا تو نہیں ؛ خطا تو نہیں ۲/۱۳۴ (چھ میں ایک)۔ تلوار درمیاں ۷/۱۳۵ (سات میں ایک)۔ چاہ ہی نہیں ؛ آگاہ ہی نہیں ۸/۱۳۵ (چھ میں ایک)۔ ہستی کو آتا رہیں ۱۱/۱۳۶ (چھ میں ایک)۔ ذرے بیٹھے ہیں ؛ بھرے بیٹھے ہیں ۱/۱۴۰ (پانچ میں ایک)۔ جلوہ گری شیشے میں ؛ پری شیشے میں ۷/۱۴۰ (چار میں ایک)۔ سانتا اڑا جاتا ہوں ؛ رو بہ قضا جاتا ہوں ۱۲/۱۴۵-۱۳، چھپا جاتا ہوں ؛ ملا جاتا ہوں ؛ رلا جاتا ہوں ۱/۱۴۶-۴ (دس میں پانچ)۔ جواں میں وہ نہیں ؛ جہاں میں وہ نہیں ۱۲/۱۴۸ (پانچ میں ایک)۔ غدار کی پھریں ؛ دیوار کی پھریں ۱۴/۱۵۱، دیوار کی پھریں ؛ بیمار کی پھریں ؛ خار کی پھریں ۳/۱۵۲-۶ (آٹھ میں چار)۔ مغرور کی گردن ۷/۱۵۹ (تین میں ایک)۔ آستینوں میں ۴/۱۶۴ (چھ میں ایک)۔ آؤ جاؤ ؛ جاؤ جاؤ ۱۴/۱۸۶ (تین میں ایک)۔ چشم تماشائی ہو ۴/۱۸۹ (پانچ میں ایک)۔ آشکارا نہ ہو ۲/۱۹۰-۴ (بارہ میں ایک)۔ کوہسار کو ۱۵/۱۹۶، بیمار کو ؛ دیوار کو ؛ خوں بار کو ؛ دستار کو ۱/۱۹۷-۳، ۶ (پندرہ میں پانچ)۔ گھر کو دیکھ ۱۵/۱۹۸ (آٹھ میں ایک)۔ دیکھتا ہے کچھ ؛ ماجرا ہے کچھ ۱۰/۱۹۹-۱۱ (آٹھ میں دو)۔ درگاہ ہے یہ ۹/۲۰۰ (تین میں ایک)۔

آشنا کے ساتھ ۱۳/۲۰۰ (چار میں ایک)۔ کافوری ہے یہ ۶/۲۰۵ (تین میں ایک)۔ بھر لی ہے ۴/۲۱۵ (نو میں ایک)۔ پاسکے، بنا سکے؛ اٹھا سکے؛ نہ لاسکے؛ بہلا سکے ۲۲۴/۶، ۸۔۱۰ (پانچ میں چار)۔ تلوار نکالی ۱۰/۲۳۰ (آٹھ میں ایک)۔ ٹکڑے ہو جاتا ہے ۷/۲۳۴ (نو میں ایک)۔ بندہ پرور جائیے ۱۰/۲۳۷ (سات میں ایک)۔ تقدیر سے پائی ۲/۲۳۹ (چھ میں ایک)۔ مرجاتا ہے ۶/۲۵۳ (چار میں ایک)۔ پہنچئے ۱۲/۲۵۴ (تین میں ایک)۔ راہ اپنی ہے؛ نگاہ اپنی ہے ۸/۲۵۸ (تین میں ایک)۔ جھٹ گئے ۷/۲۶۶ (آٹھ میں ایک)۔ کانوں کی ۱۵/۲۶۸ (پانچ میں ایک)۔ خونخوار اٹھا ہے؛ سر بازار اٹھا ہے ۷/۲۶۹ (چار میں ایک)۔ کہیں لاؤ بھی ۴/۲۸۱ (تین میں ایک)۔ بھی نکل جائے ۱۴/۲۸۷ (پانچ میں ایک)۔ کلبِ احزاں کے تلے ۴/۲۹۰ (چھ میں ایک)۔ زمیں کے تلے ۹/۲۹۴ (سات میں ایک)۔ آفت نکلی؛ قیامت نکلی؛ غیرت نکلی؛ شکایت نکلی؛ کدورت نکلی؛ تربت نکلی ۷/۳۰۲، ۳، ۷، ۱۱ (دس میں چھ)۔ قلم سے گر پڑے ۶/۳۱۹ (تین میں ایک)۔ تیور میلے ۱۰/۳۲۱ (چھ میں ایک)۔ تلواروں کی، دیواروں کی ۵/۳۲۶، ۶ (چھ میں دو)۔ سلامت ہو گئی ۷/۳۳۱ (آٹھ میں ایک)۔ برابر پہنچے ۵/۳۳۲ (چھ میں ایک)۔ بنا دی یہ جا بجا پھر جائے؛ اگر ذرا پھر جائے؛ کوئی گدا پھر جائے ۳۳۳/۱، ۸۔۹ (گیارہ میں تین)۔ کان پھر جائے ۷/۳۳۴ (نو میں ایک)۔

● تقابلی مطالعہ کے بہت سے پہلو ہیں جن میں ایک پہلو یہ بھی ہے کہ کلام کے اندر یکسانیت تلاش کی جائے۔ یہ چیز مصحفی کے کلام میں بھی پائی جاتی ہے گرچہ یہ ہمارے موضوع سے الگ ہے تاہم ان لوگوں کے لیے جو اس طرح کا کام کرنا چاہیں بطور مثال مندرجہ ذیل شعر پیش ہے:

ع جلوہ ہر ایک کو اپنا نہ دکھاؤ صاحب ۔۔۔ کیا غضب کرتے ہو ٹک منہ تو چھپاؤ صاحب (کلیات مصحفی جلد اول مطبوعہ لاہور ص ۱۲۵)

ع جس تس کو منہ نہ دکھاؤ صاحب ۔۔۔ مکھڑا ہے غضب چھپاؤ صاحب (کلیات مصحفی جلد چہارم مطبوعہ لاہور ص ۱)

● اس تفصیلی تقابلی مطالعہ سے ایک حیرت انگیز پہلو یہ بھی سامنے آیا ہے کہ مصحفی کے کلام جہاں کہیں نظر آئے ہر جگہ کچھ نہ کچھ اختلاف نظر آیا۔ اختلاف کی یہ شدت شاید اردو کے کسی دوسرے شاعر کے کلام میں نہیں۔ تذکرے، مطبوعہ انتخاب، مضامین اور مطبوعہ دواوین غرض جہاں کہیں مصحفی کے اشعار نقل کیے گئے ہیں ہر جگہ کچھ نہ کچھ اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں مصحفی کی خود نوشت سے لے کر عبدالسلام ندوی کی کتاب شعر الہند تک، اسیر و امیر کے منتخبہ سے حسرت موہانی و شرقی لکھنوی کے انتخابوں تک اور قاضی عبدالودود سے لے کر ابو اللیث صدیقی، افسر امروہوی اور نگار کے مصحفی نمبر تک جتنے اشعار نقل ہوئے۔ اسی طرح کلیات مصحفی مطبوعہ لاہور اور دہلی (صرف ۴ جلدیں)۔ ان تمام کو تقابلی نظر سے دیکھا گیا ہے۔ سبھوں کے اختلافات یا مخطوطہ خدا بخش اور مطبوعہ لاہور کے علاوہ کسی اور کا مکمل تقابلی مطالعہ پیش کرنا مقصود نہیں تھا تاہم تسکین ذوق کی خاطر منتخبہ اسیر و امیر، مطبوعہ خدا بخش،

مطبوعہ لاہور جلد ۱۔۲ اور مطبوعہ دہلی جلد ۱۔۲ سے چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

منتخب مطبوعہ خدا بخش	مطبوعہ دہلی	مطبوعہ لاہور
کب کیا کیا سماں ہم کو ... ص۲	... کیا کیا سہیں ہم کو.. جلد۱ ص۶۵	... کیا کیا سہے ہم کو... جلد۱ ص۱۶۵
جب یہ پوچھا کہ مصحفی ... ص۳	اس نے پوچھا یہ مصحفی ... ص۱۵	اک نے پوچھا کہ مصحفی ... ص۲۷
جو دم نہ ہوں یہ شب انتظار... ص۸	جو جاں بہ ہوں یہ شب انتظار ... ص۴۷	جو جاں بہ ہوں یہ دم انتظار... ص۴۳
نازک جو دل تھا آخر غم کی نہ تاب لایا ص۱۸	دل درد و غم کی اسکے آخر نہ تاب لایا... ص۹۶	دل درد و غم کی اسکے ہرگز نہ تاب لایا ص۱۴۹
نامہ کا میرے جو قاصد الٹا جواب لایا ص۱۹	نامے کا میرے قاصد جیسا تم جواب لایا... ص۹۶	نامے کا میرے قاصد اچھا جواب لایا ص۱۱۱
ہم نے کیا کیا نہ ترے ... ص۱۰۵	ہم نے یکیا نہ ترے ... جلد۲ ص۱۱	ہم نے اک عمر ترے ... جلد۲ ص۱۶۲
بجا ز ابرو و مژگاں یا یہ کوئی ص۱۱	ذبح کے آیا کوئی اسکے ابرو مژے جلد۱ ص۱۳۲	ذبح کے آیا کوئی اسکے ابرو مژگاں ہے جلد۱ ص۲۳۰
رنگ رونے کا ہم اس شوخ کو... ص۱۴۸	رنگ گریے کا ہم ان یاروں کو... ص۱۴۳	رنگ گریے کا ہم ان آنکھوں کو... ص۲۹۶
قیامت سے قیامت شہر... ص۲۲۷	قیامت ایسی ہی اس شہر... جلد۲ ص۲۰۵	قیامت ان سے ہی اس شہر... جلد۱ ص۲۶۹

● کلیات مصحفی جلد ۵۔۶ اور جلد ۸ اسیر و امیر کے پیش نظر نہیں تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تینوں دواوین میں سے ایک بھی شعر ان کے منتخبہ میں شامل نہیں ہے۔ جلد ۵۔۶ اور جلد ۸ سے انتخاب شامل نہیں ہونے کے دو سبب ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ انھیں یہ نسخے دستیاب نہیں ہوئے ہوں گے دوسرے یہ کہ قصداً انھوں نے چھوڑ دیئے ہوں گے مگر پہلا سبب قرین قیاس ہے۔ دوسرے سبب کی کوئی توضیح سمجھ میں نہیں آتی کیوں کہ جلد ۷ سے انتخاب جو شامل ہے۔

تفصیلی تقابلی مطالعہ میں دیوان مصحفی منتخبۂ اسیر و امیر طبع رامپور / حال طبع خدا بخش کو بنیاد بنایا گیا ہے۔ اسکے ہر ہر شعر کا دستیاب سبھی جلدوں سے مقابلہ کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں کلیات مصحفی جلد ۱۔۵ مطبوعہ لاہور اور جلد ۱۔۸ مخطوطہ خدا بخش کو مقابل گردانا گیا ہے گرچہ ۵۔۶ اور ۸ میں سے ایک بھی شعر نہیں مل پایا۔ احتیاطاً دیوان جلد ۱۔۵ مخطوطہ خدا بخش اور دیوان قصائد بھی دیکھ لیا گیا ہے۔ اختلافات نقل کرنے میں سب سے پہلے دیوان مصحفی منتخبۂ اسیر و امیر کے خدا بخش اڈیشن کا صفحہ / سطر نقل کیا گیا ہے اس کے بعد مطلوبہ مصرع نقل کیا گیا ہے۔ مقابل کی ترتیب الٹ دی گئی ہے یعنی پہلے مطلوبہ مصرعہ اس کے بعد جلد / صفحہ نقل کیا گیا ہے۔

اس کی شکل اس طرح ہے:

صفحہ / سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد / صفحہ
۱ / ۱	نظارہ کروں دہر کی کیا جلوہ گری کا	کیا دید میں عالم کی کروں جلوہ گری کا	سوم / ۱



صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱/۱	نظارہ کردں دہر کی کیا جلوہ گری کا	کیا دید میں عالم کی کردں جلوہ گری کا	سوم/۱
۲/۱	نقشے کو ترے دیکھ کے کہتا ہے زمانہ	جو دیکھے ہے نقشے کو ترے وہ یہ کہے ہے	״/״
۴/۱	.... جو مشتاق عدم ہیں	.... جو آمادۂ رہ ہیں	״/״
۵/۱	کیا بھیجوں میں قاصد کو وہاں کوچے ...	کیا بھیجوں کبوتر کے تئیں کوچے...	״/״
۱/۲	.. .... ہر ہر قدم.........	.... ہر اک قدم.........	اوّل/۱۱۴
۲/۲	دکھائیں گے	دکھاویں گے........	״/۱۱۴
۴/۲	مجھے اشکوں میں یوں لخت جگر بہتے...	اس آب اشک میں یوں لخت دل بہتے...	״/۱۱۴
۵/۲	.... اس زلف کا	.... کچھ زلف کا	״/״
۶/۲	... مرہم سے کچھ واقف	... مرہم سے واقف	״/״
۷/۲	... جلو میں اس کے اکثر....	... جلو میں جس کے اکثر	״/״
۹/۲	شب مہتاب میں کیا کیا سماں ہم کو دکھاتا ہے	..... کیا کیا سے......	״/۱۱۵
۱۱/۲	بگولے سے ہماری خاک کے ہوتا ہے یہ ہمسر	.... یہ رہ کش	״/۱۱۹
۱۲/۲	تبھی ہم تم پہ گل کھاتے تھے جوش مہر و الفت تھا	.... کھاتے پھریں تھے او میاں لڑکے	״/۱۱۹
۱۴/۲	نہ لے بے درد میرے سامنے نام درماں کا	نہ لے تو میرے آگے نام لے بے درد درماں کا	״/۱۱۷
۱۵/۲	دل تجھ کو دیا لے اسے غمخوار یہی تھا	... لے مرا غمخوار	اوّل/۱۲-۱۳
۲/۳	ابرو نے ترے دل ہی پہ تلوار لگائی	.... تلوار چلائی	״/״
۴/۳	دیکھا مجھے کوچے میں جو اپنے تو وہ بولا	اس کو میں جو دیکھا مجھے شب اس نے تو بولا	״/״

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۳/۵	تیوری کو چڑھائے کبھی وہ آگے سے میرے	بیزاری کے عالم میں کبھی آگے سے میرے	اوّل/۱۲-۱۳
۳/۶	کیوں قتل کیا مصحفیِ خستہ کو تو نے	کیوں مصحفیِ خستہ کے تئیں تو نے کیا قتل	״ / ״
۳/۷	کیا چاہنے والوں میں گنہگار یہی تھا	کیا سینکڑوں عاشق میں	״ / ״
۳/۸	تجھ سے گر وہ دلا نہیں ملتا	تجھ سے گر وہ	״ /۲۷-۲۸
۳/۹	اور سب کچھ جہاں میں ملتا ہے	...... کچھ ملے ہے دنیا میں	״ / ״
۳/۱۰	شیخ کعبہ سے اٹھ نکل باہر	شیخ کلیسے	״ / ״
۳/۱۲	درد و غم کو بھی ہے مقدر شرط	.... ہے نصیبہ شرط	״ / ״
۳/۱۳	حشر تک خوں بہا نہیں ملتا	جز نگہ خوں بہا	״ / ״
۳/۱۴	بے نمک چھڑکے زخم پر اپنے	بن نمک چھڑکے زخم سینے کے	״ / ״
״ / ״	ہم کو کچھ بھی مزا نہیں ملتا	مصحفی کچھ مزا نہیں ملتا	״ / ״
۳/۱۵	فہم اگر ہو مجھے غنیمت جان	جان میری! مجھے غنیمت جان	״ / ״
۳/۱۶	جب یہ پوچھا کہ مصحفی سے بھلا	اک نے پوچھا کہ مصحفی	״ / ״
۴/۲	بوسے کے سوال پر رکے وہ	بوسے کا کیا سوال لیکن	״ /۳۰
״ / ״	پر منھ سے جواب کچھ نہ نکلا	اس منھ سے جواب ...	״ / ״
۴/۵	سینے میں جو دل کی جستجو کی	.... دل کی کی تفحص	״ /۳۱
۴/۸	صدقے اس مرغ گرفتار کے جو اڑ کے وہیں	اس گرفتار کے صدقے میں کہ اڑ کر دوں ہی	״ / ״
۴/۹	مصحفی مر ہی گیا دیکھ کے اس کی یہ ادا	مصحفی... گیا میں تو ادا دیکھ اس کی	״ / ״
۴/۱۲	جھڑ پڑا برگ چمن میں جو کوئی لالے کا	جھڑ پڑا داغ	״ /۳
״ / ״	ہم نے پیالے کی جگہ داغ جگر پر رکھا	ہم نے وہ داغ اٹھا اپنے جگر...	״ / ״
۴/۱۳	اس کی آنکھوں کو نہ دیکھا مرے غمخواروں نے	...... دیکھا کبھی دین داروں نے	״ / ״
۴/۱۵	چار پارہ جو مرے داغ کا اترا تھا کھرنڈ	چار ٹکڑے ہو مرے ... اترا جو ...	״ /۴

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱/۵	کیا برا ہے کہ رہے مصحفی اب یہاں دن رات	کیا برا ہے جو رہے مصحفی نت یاں بیٹھا	اوّل/۳
"/"	تم ہی جانو کہ درباں کوئی در پہ رکھا	تم ہی جانیو درباں ہے در پہ رکھا	"/"
۲/۵	سو سو طرح کا حادثہ مجھ پر گذر چکا	...... تجھ پر	"/۴
"/"	تو اب تلک نہ لے دلِ بیتاب مر چکا	پر لے دل! ایک روز کہیں تو نہ مر چکا	"/"
۳/۵	تا قبضہ تیغ تو تر اخوں میں بھر چکا	..... خوں سے	"/۵
۸/۵	خنجرِ مژگاں پہ ترے مر گیا	خنجرِ مژگاں پہ گرا لوٹ کر	"/۴۴
۹/۵	سوتے ہی ہم رہ گئے افسوس ہائے	رہ گئے ہم سوتے ہی افسوس ہے	"/۴۲
"/"	قافلہ یاروں کا سفر کر گیا	قافلۂ صبح سفر	"/"
"/"	ہاتھ سے مفت اپنے کبوتر گیا	ہاتھ سے برباد کبوتر گیا	"/۴۱
۱۲/۵	او کہے ستاتے ہو عبث بار بار	بدو کہی ستاتے ہو مجھے واہ واہ	"/"
۱/۶	جادۂ شمشیر تھا یا کوئے یار	چلتی تھی تلوار درِ عشق پر	"/"
۳/۶	رکھو مجھے معذور تم اے قافلے والو	معذور مجھے رکھیو تم اے قافلہ باشاں	"/۴۵
۴/۶	اس درجہ گیا جلد کہ پھر منہ نہ دکھایا	ایسا ہی گیا جلد کہ	"/"
۹/۶	خیالِ یار جو شب مجھ سے ہمکنار رہا	..... میرا ہمکنار	سوم/۲۴
۱۱/۶	تہہ مزار ہماری ہوئیں نہ آنکھیں بند	پس از وفات بھی اپنی ہوئیں نہ	"/"
"/"	کہ مرکے بھی ترے آنے کا انتظار رہا	زبس کہ ترے ہی آنے کا	"/"
۱۲/۶	فغاں جرس کی ہے ایسی جو آج درد انگیز	فغانِ بانگ جرس تھی (کچھ؟) ایسی درد آمیز	"/۲۵
۱۳/۶	ترا تھا ڈر کہ نہ دیکھا بہت اسے شب وصل	میں تیرے ڈر سے نہ دیکھا ادھر بہت شبِ وصل	"/"
۱۴/۶	اجی وہ وصل کا وعدہ تو در کنار رہا	بغرض وہ وصل کا	"/"
۲/۷	ہمارے ہاتھ وہ آئے کبھی نہ یا قسمت	ہمارے ہاتھ میں آئے کبھو نہ یا قسمت	"/"
"/"	کہ تیرے پاؤں پہ مہندی کا اختیار رہا	کہ پانو پر ترے	"/"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۷/۸	یوں کھلے بالوں مرے سامنے آیا نہ کرو	تو کھلے بالوں مرے سامنے آیا مت کر	دوم/۵
۷/۹	شوق سے گرمی عارض وہ دکھائیں مجھ کو	گو کہ خورشید قیامت میں بٹھادیں مجھ کو	"/"
"/"	موم کا تو میں نہیں ہوں کہ پگھل جاؤں گا	کیا بنا موم کا ہوں میں کہ	"/"
۸/۴	یہی ہے لوٹ تو دست جنوں کے ہاتھوں سے	..... تو شانہ کے ہاتھ سے پیارے	اوّل/۸۳
"/"	نہ ایک میرے گریباں کا تار ٹھہرے گا	نہ ایک بھی تری زلفوں کا تار	"/"
۸/۷	بجز عدم نہ کہیں یہ شکار ٹھہرے گا	خبر نہیں کہ کہاں یہ شکار	"/۸۴
۸/۸	جو دم لبوں پہ شب انتظار	جو جاں لبوں پہ دم انتظار	"/"
۸/۹	اے نہ دفن کرو ہمدمو یہ سمجھو تو	.... کرو سمجھو تو کوئی یارو	"/"
"/"	لحد میں مصحفی بے قرار ٹھہرے گا	زمیں میں	"/"
۸/۱۴	شعلہ اٹھا ہی تھا اس سینے میں پر بیٹھ گیا	.... سینے سے پر	"/۸۹
۸/۱۵	اے مصور تجھے ہم لکھ کے دکھادیں گے اسے	.... دکھادیوینگے	"/"
۹/۱	نہ ایک قطرۂ خوں صبح تک جگر میں رہا	سحر کے ہوتے نہ اک قطرہ خوں جگر ...	"/۷۲
۹/۲	دکھادیا مجھے جلوہ یہ کس نے چھپ کے کریں	کبھی جو یار نے دزدیدہ مجھ کو دیکھا تو میں	"/"
"/"	امید لذت نظارۂ دگر میں رہا	امیدوار نظارۂ	"/"
۹/۳	دل و جگر ترے پیکان تیر کے گھر تھے	.... تیر کا گھر تھا	"/"
"/"	کبھی وہ دل میں رہا اور کبھی جگر میں رہا	کبھو وہ دل .... کبھو جگر ...	"/"
۹/۴	اٹھا کے آنکھ نہ دیکھا کبھی مجھے اس نے	نہ دیکھا مجھ کو کبھی اس نے آنکھ اٹھا اور میں	"/"
"/"	میں ساری عمر تمنائے یک نظر میں رہا	تمام عمر تمنائے یک	"/"
۹/۵	خلش گئی نہ پس مرگ بھی ترے غم کی	... پس از مرگ بھی الم کی ترے	"/"
"/"	موے جو ہم تو وہی نیشتر جگر میں رہا	موئے بھی ہم	"/"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۶/۹	اڑوں میں کیا کہ نہ کچھ خاک بال و پر میں رہا	. . . میں کا ہے سے کیا خاک	اوّل/۴۲،
۷/۹	تم اٹھ گئے جو صنم مصحفی کی بالیں سے	. . . جو میاں مصحفی . . .	،،/۴۳،
۱۰/۹	مشاطہ سمجھ کے شانہ کرنا	. . . . شانہ کیجو	،،/۵۸
،،/،،	اس زلف کا بال ہو نہ بیکا	اس زلف کا ہو نہ بال بیکا	،،/،،
۱۱/۹	سمجھے نہ وہ مومن اور کافر	. . . . . اور نہ کافر	،،/،،
۱۲/۹	لاشے پہ مصحفی کے کہتے ہیں لوگ افسوس	لاشے پر اس کے ہر دم کہتے ہیں لوگ آ کر	،،/۵۹
۱۲/۱۰	ہے گماں اس مصرع قد پر نہال طور کا	مجھ کو جو لہے میں نظر آتا ہے شعلہ طور کا	۷/ورق ۱۱۱ب
،،/،،	ہوں میں شاعر سوجھتا ہے مجھ کو مضمون دور کا	ہوں میں شاعر باندھتا ہوں تب تو مضمون دور کا	،،
۱۴/۱۰	معنیٔ الحق لیعلو سب جہاں پر کھل گئے	معنی الحق ولیعلو کیونکہ سب پر کھل نہ جائیں	،،
،،/،،	دار پر جس وقت سر اونچا ہوا منصور کا	دار نے البتہ سر اونچا کیا منصور کا	،،
۱/۱۱	. . . . کے ہوں سرگرم سعی	. . . . کے ہو سرگرم سعی	،،
،،/،،	بوجھ سر پر ہو تو جلد اٹھے قدم مزدور کا	پاؤں جلدی بوجھ کے باعث پڑے مزدور کا	،،
۲/۱۱	. . . . . . دکھلاتا نہ گیسو حور کا	. . . . . . دکھلاتا نہ ساعد حور کا	،،
۳/۱۱	دل میں جس کے درد ہو اس سے ذرا ہی کیجیے	دل پہ جس کے جبر ہو اس سے ذرا بھی کیجیے	،،
،،/،،	. . . . عاشق مجبور کا	. . . . عاشق مجبور کا	،،
۴/۱۱	. . . . فرز یہ سے ہے محال	. . . . فرز ہے یہ محال	،،
،،/،،	رنگ تیرہ ربط قلقل سے نہ ہو کافور کا	رنگ تیرہ صحبت قلقل میں ہو کافور کا	،،
۵/۱۱	گو کہ بازی بیشتر دیکھا ہے سر مغرور کا	دستے بازی ہوئے ہے سر گرہ مغرور کا	۷/۱۱۲الف
۶/۱۱	مصحفی جانباز بھی ہوتے ہیں کوئی جی کے چور	سرگذشتہ مصحفی ہوتے ہیں کوئی جی کے چور	،،
۸/۱۱	عمر آخر مٹ گیا داغ اس دل رنجور کا	عمر آخر یہ ہوا داغ اس دل رنجور کا	۷/۸،ب
۹/۱۱	کب کوئی مجھ سا ہے عاشق اس رخ پر نور کا	ہو نہیں جاتا ہوں عاشق ہر رخ پر نور کا	۷/۹، الف

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/ورق
۱۱/۹	چاہیے موسیٰ سا پروانہ چراغ طور کا	ہوں میں موسیٰ کی طرح پروانہ شمع طور کا	۷/۹، الف
۱۱/۱۰	اٹھ گئی ہے دل سے مطلق صبح ہونے کی امید	جس سے پھر ہرگز نہ ہووے صبح کی مجھ کو امید	〃
〃/〃	بخت بد نے منھ دکھایا کس شب دیجور کا	منھ نہ دکھلانا الٰہی اس شب دیجور کا	〃
۱۱/۱۱	منزل ملک عدم ہو جائے گی گرتے ہی طے	آنسو لے ملک عدم تک ان کو پہنچانا مجھے	〃
〃/〃	. . . . . . کر بیٹھا ارادہ دور کا	. . . . . . کر بیٹھے ارادہ دور کا	〃
۱۱/۱۲	زلف میں افشاں ہے گرمی سے عرق افشاں و رخ	چاندنی میں کر تک اس روئے عرق افشاں کی سیر	〃
〃/〃	کیا برستا ہے شب مہ میں یہ باران نور کا	گر نہ دیکھا ہو برستا تو نے باران نور کا	〃
۱۱/۱۳	خوشوں کے مانند سر سے پاؤں تک ہیں آبلے	عشق کی تپ سے سراپا میں ہیں میرے آبلے	۷/۹، ب
〃	آدمی ہے تیرا دیوانہ کہ نخل انگور کا	آدمی دیکھا نہ ہوگا خوشۂ انگور کا	〃
۱۱/۱۴	. . . . انفعال اے باغباں	. . . . انفعال اس واسطے	۷/۹، الف
〃	سرنگوں رہنا بجا ہے نرگس مخمور کا	سرنگوں رہتا ہے دیدہ نرگس مخمور کا	〃
۱۱/۱۵	چشم کم سے دیکھتا ہے میرے آنسو کو بھی وہ	دل میں اس کے جا نہیں پاتا مرا اشک سفید	〃
۱۱/۱۶	. . . . . . سے صاف ہوتا ہے عیاں	. . . . . . سے اصفری جاتی نہیں	〃
۱۱/۱۷	مصحفیؔ چرخ کوب سے نہ اتنا بھی الجھ	مصحفیؔ اتنا بھی مت چرخ کوب سے الجھ	〃
۱۲/۱	چھیڑنا اچھا نہیں ہے خانہ	چھیڑنا اچھا نہیں کچھ خانہ	〃
۱۲/۳	لوہے کے چنے ہوں تو چباؤں یہ مرا قصد	لوہے کے چنے تھے جو جوانی میں چبائے	۷/۸، ب
〃	پیری کو اعمر عزم ہے دنداں شکنی کا	پیری کو ہے عزم ان کے بھی دنداں شکنی کا	〃
۱۲/۵	خوگر نہ ہوا ہاتھ مرا ناں شکنی کا	خوگر ہی نہیں ہاتھ مرا ناں شکنی کا	〃
۱۲/۶	زخموں پہ مرے مصحفیؔ اب قصد کیا ہے	زخم دل عاشق پر ارادا تو کیا ہے	〃
۱۲/۹	سب خلق کی سرنوشت پڑھ لی	اک خلق کی سرنوشت بانچی	۷/۱۲، الف
۱۲/۱۰	مشکل ہے کتاب حسن تیری	جب اٹھ گئی ضد تو ہر سخن میں	۷/۱۲، ب

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۲/۱۰	سمجھا نہ کہیں	سمجھا تو کہیں	۷/ ۸۰ ب
۱۲/۱۱	آجائے نہ اڑنے میں	آجائے نہ اڑتے میں	۷/ ۸۰ الف
۱۲/۱۲	امید ہے مجھ کو کہ دل اس بت کا پسیجے	یہاں کوہ پگھل جاتے ہیں کیا اس کا عجب ہے	"
"	آتا ہے مرے آہ سے پتھر کو پسینا	آوے جو تپ عشق سے پتھر کو پسینا	"
۱۲/۱۴	گرمی میں یہی کہ کہیں گھٹا نہ صنم جا	دوپہر ہے گھٹا نہ یہیں ورنہ مری جاں	"
۱۲/۱۵	میخانے میں جب وہ نگہ گرم سے دیکھے	آتے ہی ترے بزم میں سب ڈر گئے از بس	"
"	شیشے کو غش آجائے تو	شیشے کو غشی آئے تو	"
۱۳/۱	گھٹا چھانے سے ہے طوفان اندھیرا	گھٹا چھائی ہوا طوفان اندھیرا	۷/ ۸۰ الف
"	کہ گھر باہر ہے اب یکساں اندھیرا	گھر او رباہر ہوا یکساں اندھیرا	"
۱۳/۳	شب غم میں ابھی گھبراتے ہیں ہم	شب ہجراں کا شکوا کیا کرے ہے	۷/ ۸۰ ب
۱۳/۵	کہاں اب وہ فروغ شمع اقبال	نہ گل ہووے کسی کی شمع اقبال	۷/ ۸۰ الف
۱۳/۶	ہوئی رونے سے	ہوئی گریہ سے	"
"	فزوں جیسے شب	فزوں ہو جوں شب	"
۱۳/۷	پڑا ہے مصحفی بے ماہرو کے	پڑا ہے مصحفی اس شمع رو بن	۷/ ۸۰ ب
۱۳/۹	صدمے سو دل پر	صدمہ سو دل پر	۷/ ۷ ب
"	واہ رے ذوق وہ الفت کا زمانا کیا تھا	واہ رے ضبط وہ چاہت کا زمانہ کیا تھا	"
۱۳/۱۱	...... وزدیدہ نگہ کام اپنا	...... وزدیدہ نظر کام اپنا	۷/ ۸۰ الف
۱۳/۱۲	.... نہ تھا مجھ کو گلہ	.... نہ تھا اندیشہ	"
۱۳/۱۳	قیس واماندہ رہا اس سے تو ...	قیس واماندہ رہا تجھ سے تو	"
"	پھر قدم ناقۂ لیلیٰ کو اٹھانا کیا تھا	آگے لے ناقہ قدم جلد اٹھانا کیا تھا	"
۱۳/۱۴	...... تجھے قصد سفر	...... تجھے عزم سفر	"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۴/۱۳	منہ پہ یہ بات مرے سامنے لاتا گیا تھا	کہہ کے یہ بات مرے جی کو کڑھاتا گیا تھا ۔	۷/۸ الف
۵/۱۴	جسے اس نے پکڑا تھا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	جیسے رات پکڑا تھا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	اوّل/۱۰۹
۶/۱۴	چشم گریاں سے مری آنسوؤں کا تار بندھا	چشم خونبار سے گریہ کا وہیں تار بندھا	۷/۹ ب
۸/۱۴	جنونِ عشق جو مجھ سے نہ دشمنی کرتا	جنونِ عشق نہ گر مجھ سے دشمنی کرتا	۷/۱۰ ب
۱۰/۱۴	مرید شیخ حرم کا نہ جا کے ہوتا میں	مری ہی مشق رسا ہوتی بت پرستی میں	”
۱۲/۱۴	زیادہ اس میں جو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	زیادہ اس سے جو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	”
۱۴/۱۴	۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جو مزہ برش شمشیر میں تھا	۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جو مزہ یار کی شمشیر میں تھا	۷/۱۴ الف
”	لیک بے زخم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	لیک بن زخم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	”
۳/۱۵	کسی کوشش کسی تدبیر سے کیا ہوتا تھا	نکلی تلوار تو اس دم ترے بسمل نے کہا	”
۴/۱۵	۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اپنی بھی جاگیر میں تھا	۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اپنی بھی تسخیر میں تھا	”
۶/۱۵	جس دل میں تیرے ملنے کا ارمان رہ گیا	اس دل ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	اوّل/۱۰۹
”	وہ دل تڑپ تڑپ کے مری جان رہ گیا	یہ دل ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	”
۹/۱۵	وائے وہ زخمی کہ سنبھلا اور سنبھل کر رہ گیا	ہائے وہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	”/۱۱۳
۱۰/۱۵	کیا کہوں برگشتگی اپنے نصیبوں کی میں ہائے	۔ ۔ ۔ ۔ سرگشتگی اپنے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	”/”
”/”	میاں سے کھینچ اس کا اگل کر رہ گیا	گل کٹارا اس کی کمر سے کچھ اگل ۔ ۔ ۔ ۔	”/”
۱۱/۱۵	تھوڑا بہت جو ڈر ہے تو فرقت کی رات کا	اور بیش و کم جو ہے بھی تو ہجراں کی رات کا	”/۱۰۴
۱۲/۱۵	مانگا جو بوسہ میں نے تو کہنے لگا کہ واہ	بوسہ جو میں نے مانگا تو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	”/”
۱۳/۱۵	جاتا ہے جی ادھر کو کھنچا کائنات کا	۔ ۔ ۔ ۔ ادھر ہی کھنچا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	”/”
۴/۱۶	دیر تک اپنے شہیدوں کو نظر کرتا تھا	۔ ۔ ۔ ۔ شہیدوں پہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	”/۱۰۱
”	سرسری تم کو نہ مقتل میں گذر کرنا تھا	۔ ۔ ۔ ۔ مقتل سے گذر ۔ ۔ ۔ ۔	”/”
۸/۱۶	گر اٹھایا تھا مرے خون کا بیڑا قاتل	گر لب جام کے شائستہ نہ تھا لے قاتل	”/”

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۸/۱۴	لب خنجر کو مرے خون سے تر کرتا تھا	... خنجر تو مرے	اول/۱۰۱
۹/۱۴	کیوں کہا یار کا آنا سر محفل قاصد	کیوں خبر یار کے آنے کی میں کی یاروں کو	،،/،،
،،/،،	چپکے کہنا تھا کسی کو نہ خبر کرنا تھا	کیا کیا ہائے کسی کو نہ خبر کرتا تھا !	،،/،،
۱۰/۱۴	اٹھ گیا یار شب وصل بہت چوکا میں	بچ رہا شب مرے قابو سے وہ میں ہی چوکا	،،/،،
،،/،،	دونوں ہاتھوں کو مجھے طوق کمر کرنا تھا	... کو مرے طوق	،،/،،
۱۱/۱۴	تیغ قاتل کو عبث ہاتھ پہ روکا افسوس	تیغ قاتل کو میں کیوں ہاتھ سے	،،/،،
،،/،،	مصحفی تجھ کو یہاں سینہ سپر کرنا تھا	... میرے تپش سینہ سپر	،،/،،
۱۵/۱۴	لذت زخم میں بیخود ہیں ہمیں کیا معلوم	سینہ سوراخ تو ہے لیکن یہ معلوم نہیں	۹۷/،،
،،/،،	آہ سینے سے کہ وہ تیر سپر سے گذرا	آہ سینے سے کہ یہ تیر	،،/،،
۱/۱۷	یا یہ اڑنے میں کوئی بال کبوتر ٹوٹا	یا ہوا بیچ کوئی	۹۶/،،
۲/۱۷	لب خشک ایک کا بھی تر نہ ہوا اے ساقی	حیف صد حیف کہ اک پیاسے نے لب تر نہ کیے	۹۷/،،
،،/،،	بادہ خواروں کی کشاکش ہی میں ساغر ٹوٹا	بیچ مجلس کے کشاکش ہی میں ...	،،/،،
۳/۱۷	ہنگام مصیبت کوئی	بے بال و پری میں کوئی	۷/۷ الف
۴/۱۷	جیتا ہے کوئی کشتۂ شمشیر محبت	مارا ہے جس جنبش لب نے ترے کافر	،،
،،/،،	کچھ کارگر اعجاز مسیحا	وہ زندہ باعجاز مسیحا	،،
۶/۱۷	کیا تیرگی بخت مری اس میں ہے شامل	کیا ہجر کی شب ہی کو مری موت لکھی تھی	،،
۷/۱۷	ہم نے تو یہی قول فلاطوں سے سنا ہے	حیراں ہوں دوا کرتے ہیں کیوں اس کی اطبا	،،
،،/،،	.... عشق کا اچھا نہیں ہوتا	..... عشق تو چنگا نہیں ہوتا	،،
۸/۱۷	ہستی سے رواں قافلے رہتے ہیں شب و روز	ہستی سے ادھر کو ہیں عبث قافلہ جاتے	۷/۷ ب
،،/،،	مسدود عدم کا کبھی رستا نہیں ہوتا	آباد عدم کا بھی تو صحرا نہیں ہوتا	،،
۱۱/۱۷	ہاتھ میں اس کے اگر	دست بسمل میں اگر	[illegible] ب

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۷/۱۱	یہ خوشی ہوتی کہ جاے میں نہ بسمل ہوتا	کتنا خوش ذبح کے دم جی میں وہ بسمل ہوتا	۷/۶ب
۱۷/۱۳	.... نہ کرتی امداد	.... نہ کرتی تو مدد	״
۱۷/۱۴	جذبۂ عشق دکھاتا جو اثر اے لیلیٰ	جذبۂ عشق میں کی سخت کمی ورنہ مدام	״
۱۷/۱۵	منہ لگا کر اسے گستاخ کیا خود تو نے	تو نے رو دینے کے کیا مرتبہ افزود اس کا	״
״/۰	ورنہ آئینہ ترے......	آئینہ ورنہ ترے......	״
۱۸/۲	کب میں فکر صفت زلف....	کب میں فکر غزل زلف....	۷/۱۳ب
۱۸/۳	نالے کرنا	نالہ کرنا	״
۱۸/۴	... آگے مری سعی نہ کی قاتل سے	... آگے شفاعت نہ مری کی دم قتل	״
״/״	کیا کوئی دوست مرا گبر و مسلماں میں نہ تھا	کیا مرا دوست کوئی گبر و مسلماں میں نہ تھا	״
۱۸/۵	باغ میں آتے ہی لالے کا چمن پھونک دیا	روندنے سبزہ کو لالہ کا چمن پھونک دیا	۷/۱۶الف
۱۸/۶	.... تھا یہ بھی	.... تھا اس کی	۷/۱۳ب
۱۸/۹	ہم ہجر کے شب موسے تو نکلا	بارے ترے عہد میں وہ نکلا	اوّل/۱۲۰
۱۸/۱۱	نازک جو دل تھا آخر غم کے نہ تاب لایا	دل درد و غم کی اس کے ہرگز نہ...	״/۱۱۹
۱۸/۱۲	کہتا نہ تھا میں اے دل اس کوچے میں نہ جانا	... دل مت جا تو اس گلی میں	״/״
۱۹/۱	خط کا مرے جو قاصد الٹا جواب لایا	نامے کا میرے قاصد اچھا جواب...	״/״
۱۹/۲	اے مصحفی تو اب کیا منہ دیکھتا ہے پی بھی	... تو اب منہ کیا دیکھتا ہے پی لے	״/״
״/۴	لبریز کر کے ساقی جام شراب لایا	ہوشیار آپ ساقی جام شراب لایا	״/״
۱۹/۵	کسی کی جب نظر پڑتی ہے ترچھی نالے کرتا ہوں	... نظر ترچھی پڑے ہے آہ کرتا ہوں	״/۱۲۹
״/۶	کھبا ہے آہ دل میں میرے انداز نظر کس کا	... ہے دل میں میرے آہ انداز...	״/״
۱۹/۹	چلا ہے سیکڑوں خط لے کے ظالم مجھ سے یہ کہہ دے	.... سچ کہہ دے	״/۱۲۷
״/۱۰	بھلا دے گا تو اس کو پہلے خط لے نامہ بر کس کا	پڑھا دے گا.........	״/״

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۹/۷	بھلا ہم بھی تو دیکھیں جان ہے کس پر فدا تیری	.... دیکھیں کون وہ دل خواہ ہے تیرا	اوّل/۱۲۷
۱۹/۸	تمہیں اے مصحفی کیا ہو گیا ہے ہم سے سچ کہہ دو	... میاں مصحفی .... ہے بیٹھے راتوں کو	״/״
۱۹/۱۰	رگ گل سا چبھا ہے دل میں مرے	.... چبھے ہے جی میں	״/۱۲۵
۱۹/۱۱	کچھ عجب رنگ ہے زمانے کا	کچھ بھروسہ نہیں	״/۱۲۶
۱۹/۱۳	ہاتھ خالی مراد دنیا میں جو بالکل ہوتا	وادیٔ عشق میں رکھتا جو قدم میں تو مرا	۷/۹ الف
״/״	بے زاد سفر	تا زاد سفر	״
۱۹/۱۴	کچھ دکھاتا جو ترا رنگ ...	گر دکھاتا یہ ترا رنگ ...	״
۱۹/۱۵	دل دیوانہ کو کچھ ہوش بھی دیتا جو خدا	ہاتھ اٹھاتا نہ اسیری سے مرا دل لے کاش	״
״/״	زلف سے چھوٹ کے وابستۂ کاکل ہوتا	زلف سے چھوٹتے ہی بستۂ کاکل ہوتا	״
۲۰/۶	ہے ترقی وحشت دل کی یہی تو دیکھنا	یہ خیال اک دن اسی صورت فزوں ہو جائے گا	اوّل/۱۱۸
״/״	رفتہ رفتہ عشق گیسو میں جنوں ہو جائے گا	رفتہ رفتہ مجھ کو سوجھے ہے جنوں	״/״
۲۰/۸	تابش خورشید میں باہر نہ پردے سے نکل	..... میں تو گھر سے باہر مت نکل	״/״
״/״	پھول سا رخسار تیرا لالہ گوں ہو جائے گا	..... رخسارہ	״/״
۲۰/۱۰	گر ہم شیر ہوتے اللہ سے یہ کہتے	.... اللہ کے تو کہتے	״/۱۲۱
״/״	فرقت سے وصل کی شب یا رب دراز کرنا	یعنی وصال کی شب	״/״
۲۰/۱۲	کرتے ہیں چوٹ سب پر یہ آہوان بد مست	... چوٹ آخر یہ	״/״
״/״	آنکھوں سے اس کے لازم ہے احتراز کرنا	... اس کے اے دل تک احتراز ...	״/״
۲۰/۱۳	پاؤں تو رکھ نہیں سکتا ہے جو در پر اپنا	پاؤں گر رکھ ... تو در پر ...	״/۱۲۷
״/״	منہ تو غیرے سے اور کبھی چھپ کر اپنا	.... کبھو	״/״
۲۰/۱۴	سرخی رنگ حنا یہ ہے تو لے رنگ چمن	.... تو ان ہاتھوں سے	״/״
״/״	خون ہو گا ترے ہاتھوں سے مقرر اپنا	خون ہووے گا کسی روز مقرر ...	״/״

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۵/۲۰	وقت آیا ہے مگر آج برا برا اپنا	آن پہنچا ہے مگر وقت مقرر اپنا	اوّل/۱۲۸
۱/۲۱	سینہ جلتا ہے تپ غم سے نہیں ضبط کی تاب.	...... تپ عشق سے اکثر اپنا	〃/〃
۲/۲۱	کام اتنا بھی نہ آیا تن لاغر اپنا	اتنے بھی کام نہ آیا تن	〃/〃
۳/۲۱	قاصد کبھی ہمارا اس یار تک نہ پہنچا	.... دلدار تک	۱۴۲/〃
۰/۰	الٹا ہی خط پھر آیا دلدار تک نہ پہنچا	.... ہی نت پھر آیا خط یار تک	〃/〃
۴/۲۱	کیسی بہار میں کی طالع نے نارسائی	ہم اک طرف کہ بے بے اس نو بہار میں تو	〃/〃
〃	پر تک قفس سے اڑ کر گلزار تک نہ پہنچا	اک پر بھی اپنا اڑ کر	〃/〃
۵/۲۱	آنکھوں سے اشک اپنا مژگاں تلک تو آیا	آنکھوں سے اشک ڈھل کر مژگاں ...	〃/〃
۶/۲۱	سختی سے روز فرقت دی جان مصحفی نے	روز اجل بہ سختی دی جان مصحفی نے	〃/〃
۷/۰	یٰسین پڑھنے کوئی بیمار تک نہ پہنچا	یٰسین خواں کوئی اس	〃/〃
۹/۲۱	.... پہلو میں کل رقیب	.... پہلو میں شب رقیب	۷/۱۲الف
۱۰/۲۱	مصحفی عالی وقاروں پر	مصحفی عالی مزاجوں پر	〃
۱۲/۲۱	بیٹھ کر اٹھ گیا جہاں سے وہ شوخ	.... جہاں وہ شوخ	سوم/۷
۵/۲۲	قفس میں مرغ گرفتار کا جو شور نہیں	.... وہ شور	۲۲/〃
۷/۰	پھڑک کے وہ طپش دل سے رہ گیا ہوگا	پھڑک پھڑک تپش دل	〃/〃
۶/۲۲	چھپ کر جو وہ گھر	جب چھپ کے وہ گھر	۲۶/〃
۷/۲۲	کچھ یار کے دامن کی خبر پوچھو نہ مجھ سے	کیا یار کے دامن کی خبر پوچھو ہو ہم سے	〃/〃
۸/۲۲	جانے کا نہ لے نام کہ یہ عید کی شب ہے	جانے کا نہ لے نام شب عید ہے پیارے	〃/〃
۹/۲۳	یوں میں نے بت ماہ لقا کو نہیں دیکھا	میں اس صنم ماہ لقا کو نہیں دیکھا	دوم/۲۳
۱۰/۲۳	پھولا ہوا لالہ ہے عبث رنگ پر اپنی	پھولا ہے بہت لالہ جو رنگینی پر اپنی	〃/〃
〃/〃	اس نے ترے ہاتھوں کی حنا کو نہیں دیکھا	اس نے ترے پاؤں کی حنا کو نہیں دیکھا	〃/〃

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۱/۲۲	اتنی ہے حیا تجھ میں کہ پردے سے حیا کے	اتنی ہے حیا تجھ میں کہ افراط حیا سے	دوم/۲۳
۱۲/〃	ہم نام ہی سنتے ہیں فقط مہر و وفا کا	ہم نام ہی سنتے ہیں سدا مہر و وفا کا	〃/〃
〃/〃	آنکھوں سے کہیں مہر و وفا کو نہیں دیکھا	آنکھوں سے کبھی مہر و وفا کو نہیں دیکھا	〃/〃
۱۳/〃	ہنستا ہے پریشانی عشق پہ جو ہر دم	ہنستا ہے جو ہر لحظہ پریشانی پہ میری	〃/〃
۱۴/〃	سمجھے مرے رونے کو وہ کیا خاک کہ جس نے	زلفوں کے تموج کو وہ کیا سمجھے کہ جس نے	〃/〃
۱/۲۴	اے مصحفی دل خاک لگے باغ میں میرا	اے مصحفی دل کیوں کہ لگے باغ میں میرا	〃/〃
۳/۲۴	ملنے سے میرے یار کو انکار ہی رہا	ملنے سے میرے، اس کو زبس عار ہی رہا	〃/۲۵
۹/〃	آخر نصیب غیر ہوئی وہ متاع حسن	آخر نصیب غیر ہوئی وہ متاع نیک	〃/۲۴
〃/〃	فرصت کبھی نہ مجھ کو گریباں دری نے دی	تخفیف دی نہ اس کو گریباں نے ایک دن	〃/۲۵
۱۵/۲۴	حاضر ہوا یہاں بھی گنہگار . . .	حاضر ہوا ہے یہاں بھی گنہگار . . .	۷/۴۱ب
۴/۲۵	جاں تا بگلو آمدہ جاتی ہے تو جائے	جانِ بگلو آمدہ جاتی ہے تو جا بھی	۷/۲۹الف
۱۰/۲۵	. . . . . . بھی نہ مشت غبار کا	. . . . . . بھی نہ ہرگز غبار کا	۷/۲۸الف
۱۱/۲۵	تکتا ہوں منہ میں اس کا وہ	میں اس کا منہ تکوں ہوں وہ	〃
〃/〃	ضغطے میں	ضغطہ میں	〃
۱۳/۲۵	دیکھو شبیہ عاشق و معشوق کا ورق	ہو جس ورق پہ عاشق و معشوق کی شبیہ	〃
۱۴/۲۵	دلی ہے جس کا نام زمانے میں مصحفی	دلی کہیں ہیں جس کو زمانہ میں مصحفی	۷/۲۸ب
۱۴/۲۵	ساکن تھا میں کبھی اسی اجڑے دیار کا	میں رہنے والا ہوں اسی اجڑے دیار کا	〃/〃
۴/۲۶	. . . . قیامت کی جو مطلق دہشت	. . . . قیامت کا جو مطلق خطرا	۷/۲۸ب
۵/۲۶	. . . . زلیخا بھی خریدار ہے کیا	. . . . زلیخا تو خریدار ہے کیا	〃
۸/۲۶	کبھی سمجھے نہ کہ سیر گل و گلزار ہے کیا	ہم نے جانا ہی نہیں یہ گل و گلزار ہے کیا	〃
۹/۲۶	نوک نیزے کی	نوک سبزے کی	〃

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۰/۲۶	بے پچوڑے	بن پچوڑے	۷/۱۲۱الف
۱۱/۲۶	دیکھتا آئینہ	دیکھیو آئینہ	،،
۱۳/۲۶	ہوگیا خشت تو	گر ہوا خشت تو	۷/۳۲ب
۱/۲۷	شیخ حرم	شیخ الحرم	۷/۳۹ب
۴/۲۷	. . . . سما گئی ہے	. . . . سما رہی ہے	۷/۴۰الف
۹/۲۷	آنکھ مجنوں سے وہ آہوئے	ہم سے وہ آنکھ ہی آہوئے	۷/۳۵ب
۱۱/۲۷	رہا کر اب تو اسیر قفس	تو چھوڑا ہوا اسیر قفس	،، الف
،،/،،	. . . . لگی رنگ پر گلاب آیا	. . . . لگی موسم گلاب آیا	،،
۱/۲۸	خنجر ترا تو پی کے ہو تازہ	خوں پی کے نیچہ تو ترا تازہ	۷/۲۹ب
۴/۲۸	ہم کو نصیب بھی نہ	ہم کو نصیب ہی نہ	۷/۳۰ب
۶/۲۸	عالم ہے بت پرستی عاشق سے مطلع	ہے کون بت پرستی	،،
۷/۲۸	میرا اور اس کا ایک ہے احوال مصحفی	میرا اور اس کا ایک ہے دل کب سے مصحفی	۷/۳۰الف
۹/۲۸	منزل مقصود تک اس کا	منزل مقصود کو اس کا	۷/۱۷الف
۱۰/۲۸	. . . . . . تب رہا صیاد نے مجھ کو کیا	. . . . . . تب رہا ہم کو کیا صیاد نے	،،
۱۱/،،	کیا غیر کا کھٹکا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا	کیا غیر کا خطرہ	سوم/۲
۱۲/،،	غیروں سے جو ملنے کی صلاح اوس سے میں پوچھوں	گر غیر سے ملنے کی صلاح اس سے میں پوچھوں	،،/،،
۱/۲۹	بعضوں کا مقولا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا	بعضوں نے یہ سمجھا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا	،،/۳
۲/۲۹	سن کے شیریں نے نہ کیوں سینے پہ پتھر مارا	کیوں نہ شیریں نے یہ سن سینے پہ خنجر مارا	،،/،،
۳/،،	چلکی اک دل میں یہ لی جیسے کہ پتھر مارا	. . . . نشتر مارا	،،/،،
۴/،،	جس کبوتر کو کہ خط لیکے وہاں بھیجا تھا	جس کبوتر کو میں خط دے	،،/،،
۶/،،	غیر نے راہ میں ضد سے وہ کبوتر مارا	بیچ رستے کے گیا وہ ہی کبوتر مارا	،،/،،

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
٢/٢٩	مصحفی وادی الفت میں سمجھ کر چلنا	مصحفی عشق کی وادی میں سمجھ کر جانا	سوم/٣
"/"	آدمی جاتا ہے اس راہ میں اکثر مارا	آدمی جائے ہے	"/"
١٢/٢٩	ہوگیا دل جو الگ آج مرے پہلو سے	ہوگیا دل جو الگ مجھ سے میرے پہلو سے	"/٨
"/"	کس طرح گھر کو یہ بیمار پہنچتا ہوگا	"گھر تلک کیوں کر یہ . . . ."	"/١١
٢/٣٠	میت اس در سے گئی میری تو اس شوخ نے ہائے	. . . . شوخ نے بھی	"/١٠
٣/٣٠	وقت شب محو خیال یار میں رہنے لگا	دھیان کس کا بندھ گیا ایسا جو راتوں کٹیں	"/"
"/"	بدگمانی نے ستایا اس قدر مجھ کو کہ ہائے	. . . . کہ آہ	"/١١
٦/٣٠	جوڑے کا کھولنا مرے حق میں بلا ہوا	. . . . بالوں کا	"/٢٣
"/"	لخت جگر کا اشک رواں میں یہ حال ہے	. . . . یہ رنگ ہوا	"/"
"/"	دریا میں جیسے جاتا ہے مردہ بہا ہوا	دریا میں جیسے جائے ہے	"/١٠
٣/٣١	دل یہ کہتا ہے کہ تو جا میں نہیں جانے کا	دل یہ کہتا ہے تو جا میں تو نہیں	دوم/٥٣
"/"	چین سے خاک رہیں ہم کہ جہاں میں ہم کو	کیا رہے چین سے ہم خاک کہ دنیا میں ہیں	"/"
"/"	قصد کرتے نہ کبھی زیر زمین جانے کا	. . . . کبھو زیر زمیں	"/"
٩/٣١	پاس میرے وہ ترا تلذ سے آتا نہ رہا	. . . . پیار سے آتا	"/٥١
"/١١	. . . . میرے جو اٹھنے	. . . . . میرے جب اٹھنے	"/"
"/١٢	پاتے ہیں زلف بناتے ہی یہ مائل اس کو	پایا میں . . . . ہی کا مائل تجھ کو	"/٥٢
"/"	ہائے کب دو دو پہر ہاتھ میں شانا نہ رہا	. . . . . . گھڑی ہاتھ میں	"/"
"/١٣	مصحفی کا نہ نشاں پوچھ کہ مدت گذری	. . . . مدت ہوئی میاں	"/"
١٥/٣١	اے جان خلق تجھ کو جان جہاں بنایا	سارے جہاں کا تجھ کو	"/٦٦
"/١٧	اپنی تو اس چمن میں عمر اس طرح سے گذری	میں نت عمر یوں ہی گذری	"/٦٩
١/٣٢	محنت پہ تو نظر کر صورت گر ازل نے	محنت پہ تک نظر	"/٦٨

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲/۳۲	گرم سفر ہے پر منزل کو ہم نہ پہنچے	از بس کہ اس سفر میں منزل	دوم/۷۸
۴/۳۲	اے مصحفی گریباں سارا لہو سے تر ہے	سو ٹکڑے ہے گریباں دامن لہو میں تر ہے	,,/,,
۵/۳۲	یہ رنگ اپنا ظالم تو نے کہاں بنایا	یہ رنگ تو نے ظالم اپنا کہاں بنایا	,,/,,
۹/۳۲	مصحفی اب تو میری	مصحفی یعنی میری	,,/۷۷
۱۰/۳۲	چھوٹا کبھی تو کبھی نہ سوئے آشیاں گیا	چھوٹا کبھی گر تو پھر نہ	,,/,,
۱۱/۳۲	یارانِ رفتہ ہم سے منہ ایسا چھپا گئے	. . . . اپنا چھپا گئے	,,/,,
۱۲/۳۲	کیا جانتا تھا میں کہ نہ دے گا وہ مصحفی	. . . . نہ دیوے گا مصحفی	,,/,,
۱۳/۳۲	پہلوؤں میں ٹھہر دلِ بیتاب	میرے پہلوں میں اے دلِ بیتاب	,,/۶۴
۱/۳۳	ہائے اس کا جھجک کے اٹھ جاتا	. . . . . ہمک کر	,,/۶۵
,,/,,	جیسے بجلی چمک کے اٹھ جاتا	. . . . . چمک کر	,,/,,
۲/۳۳	اندک اندک سرک کے اٹھ جاتا	. . . . . . سرک کر	,,/,,
,,/۳	بیٹھنا خاک پر مری اور پھر	. . . . میری تو وہیں	,,/۶۶
,,/,,	اس سے دامن جھٹک کے اٹھ جاتا	. . . . . . جھٹک کر	,,/,,
۴/,,	روٹھنا اور بک کے اٹھ جاتا	. . . . . . بک کر	,,/,,
۶/,,	صبح کو سر پٹک کے اٹھ جاتا	. . . . پٹک کر	,,/,,
۷/۳۳	ہوا ہے دشمن جاں اب تو باغباں میرا	ہوا ہے دشمن جاں بس کہ باغباں میرا	,,/۶۸
,,/,,	چمن میں رہنے نہ دیگا یہ آشیاں میرا	چمن میں رہنے نہیں دیتا	,,/,,
۸/۳۳	زمیں پر اس نے دیئے مجھ کو عمر بھر چکر	تمام عمر رکھا اس نے مجھ کو چکر میں	,,/۶۹
,,/,,	کہاں کا دشمن جاں تھا یہ آسماں میرا	کہاں کا دشمن جاں ہے	,,/,,
۱/۳۴	گردن تک آکے پھر گئی وہ تیغ آبدار	. . . . کل اس کی آب تیغ	,,/۷۵
۴/۳۴	پیری سے ہوگیا ہے یوں دل کا داغ ٹھنڈا	. . . . . ہوگیا یوں اس دل کا	سوم/۱۱

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۳۴/۶	بھڑکا دی آتش مے ساقی کہ ابر تر نے	گرمی کی رت ہے ساقی اور اشک بلبلوں نے	سوم/۱۲
"/"	چھڑکاؤ سے کیا ہے کیا صحن باغ ٹھنڈا	.... سب صحن باغ ٹھنڈا	"/"
"/۹	جس دشت میں کہ ناقۂ لیلیٰ کا ہے گذر	جس دشت میں کہ ناقۂ لیلیٰ کا تھا گذر	"/۱۵
"/۱۱	سب آسماں سے	شب آسماں سے	"/۱۶
۳۵/۱	رنگ فلک سے اس کے ہوا تا نہ ہمکنار	.... سے تا نہ ہوا اس کے ہمکنار	"/۱۸
"/۳	حسرت زدوں کو بھی ہے عدم والوں کا خیال	حیرت زدوں .... دھیان	"/۱۹
"/۴	عاشق کے نہ ملنے کا سبب کچھ بھی تو ہوگا	عاشق سے	"/۲۰
"/۵	مر جاؤں گا خود یا وہ مجھے قتل کرے گا	مر جاؤں گا میں یا وہی جاوے گا مجھے مار	"/"
"/۹	.... کبھی ہم نے شب نہ پہچانا	...... کبھی شب نہ ہم نے پہچانا	"/۳۹
۳۵/۱۱	گماں عماری لیلیٰ کا جس پہ پڑتا تھا	.... ہوتا تھا	"/"
۳۶/۲	چھپ کر جو چلے آؤ کسی دن مرے گھر میں	آوے تو بہانے سے چلا شب مرے گھر کو	"/۴۵
"/"	کیا ایسا کوئی تم کو	ایسا کوئی کیا تجھ کو	"/"
"/۴	نزع کے وقت بھی منھ کر کے ادھر دیکھ لیا	نزع کے دم بھی میں منھ	"/۴۶
"/۵	صبح ہوتے بھی وہ بے مہر نہ آیا مرے گھر	صبح ہوتی ہے	"/"
"/"	نالۂ نیم شبی تیرا اثر دیکھ لیا	نالۂ صبح میں تیرا بھی اثر	"/"
"/۹	زخم پہلو پہ جو کھایا تو کہا قاتل نے	زخم کھایا جو میں پہلو پہ تو قاتل نے کہا	"/۴۷
۳۶/۴	بوسے غنچوں دیتا ہے کچھ مجھ کو گلشن اے صبا	...... مجھ کو کچھ	"/۵۸
"/۶	ہے شہیدوں کا بیاں کس کس کے مدفن اے صبا	...... کس گل کے	"/"
"/۸	بلبلیں کرتی ہیں کس کشتے پہ شیون اے صبا	.... کشتے کا	"/۵۹
۱۱/۱۰	ڈال کر شبنم کی چندری بے تکلف کانپیں	..... غنچوں کی چندری شاخ گل کے ...	"/"
۳۶/۱۲	میں گریباں کا ہوں تو ہے گل کی دشمن اے صبا	.... کا تو تو ہے	سوم/۶۰

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۳/۳۶	...کی ہیں قندیلیں جو روشن	...جو قندیلیں ہیں روشن	سوم/۶۰
۱۵/۳۶	وقت فرصت ہے اٹھائے اب تو چلمن اے صبا	.... رتھ کی چلمن	"/۶۱
۱/۴۷	دل تڑپ میں نہیں واقف ہے شکیبائی کیا	غم کی شدت میں کروں فکر میں شیدائی کیا	دوم/۴۶
"/"	جان ہی لے گی ہماری شب تنہائی کیا	جان بھی لیوے گی تو اے شب تنہائی کیا	"/"
۲/۴۷	سن کے آواز مری گھر میں کہا ظالم نے	.... میں یہ بولا کافر	"/"
"/"	دیکھنا در پہ کھڑا ہے وہی سودائی کیا	دیکھیو	"/"
۳/۴۷	سارے آفاق میں چرچا ہو اگر عشق کا ہو	گو زن و مرد کریں عشق کا اس کے چرچا	"/"
۴/۴۷	... خبر لے کوئی	... خبر لیجو کوئی	"/۴۷
۴/۴۷	دل دھڑکتا ہے مرا پھر وہی شب آئی کیا	جی دھڑکتا	"/۴۷
۵/۴۷	کچھ سمجھتا نہیں جس روز سے عاشق میں ہوا	جب سے عاشق ہوا میں اس کا سمجھتا ہی نہیں	"/"
۶/۴۷	آج کس گل کے گلستاں میں سواری آئی	اس کے آنے کی خبر سن کے خیابانوں میں ..	"/"
"/"	ہر طرف باد صبا پھرتی ہے گھبرائی کیا	دیکھیو باد صبا	"/"
۸/۴۷	مصحفی گوشے میں بیٹھا ہے جو خاموش سا آج	مصحفی کے تئیں میں غش میں پڑا دیکھا کل	"/"
۹/۴۷	آنکھوں پہ تا بصبح سر آستیں رہا	آنکھوں پہ کھینچتا میں سر.....	"/۵۸
۱۰/۴۷	تو بھی وہ میری شکل سے چیں بر جبیں رہا	تو بھی تو تیری	"/۵۷
۱۲/۴۷	بیٹھا وہ جس کے پاس مقرر وہیں رہا	بیٹھا تھا اس کے پاس مرا دل وہیں رہا	"/۵۸
۱۴/۴۷	اللہ رے ضعف ان سے میں پیچھے کہیں رہا	ان سے میں تنگ قافلہ پیچھے	"/۵۹
۱۶/۴۷	کیا میرے رنگ زرد کا چرچا ہے دہر میں	مت میرے رنگ زرد کا چرچا کرو کہ یاں	"/۵۸
"/"	.... کسی کا ہمیشہ نہیں رہا	.... ہمیشہ کسی کا نہیں رہا	"/"
۱۷/"	کیوں جاؤں بار بار نہ اس در پہ مصحفی	رکھوں میں روک کیوں کہ دل اپنے کو مصحفی	"/۵۹
۱/۴۸	کہنے میں میرے اب تو مرا دل نہیں رہا	میرے کہے میں اب تو مرا دل	"/۵۹

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲/۳۸	سوز غم پنہاں سے دل اپنا جو بھر آیا	اس گرمی سے روئے ہم یعنی کہ شب آنکھوں میں	دوم/۵۴
۴/"	اے مصحفی کھول آنکھیں پیری میں تغافل سے	اے مصحفی پڑے میں یوں بیٹھے نہیں بنتی	"/"
"/"	وہ صبح ہوئی پیدا وہ وقت سحر آیا	اٹھ صبح ہوئی روشن اور وقت سفر آیا	"/"
۵/۳۸	جا وہی اور کوئی یار کرو تم اپنا	...... اور ہی کوئی ...	"/۵۵
۶/"	وصل منظور نہیں پاس بلاتے کیا ہو	ہر گھڑی ہی پاس بلاؤ نہ مجھے جانے دو	"/"
۷/"	پاس ہر بار میں جاتا ہوں تو وہ کہتا ہے	پاس اس کے جو میں جاتا ہوں تو کہتا ہے یہی	"/۵۶
۸/"	مجھ کو رونا ہے تمہارا مجھے کیا روتے ہو	مجھے رونا	"/"
۷/"	چارہ لے دیدۂ خونبار کرو تم اپنا	فکر لے	"/"
۹/"	مصحفی یہ مرض غم ہے تو مر جاؤ گے	یوں ہی اک روز میاں مصحفی گھل جاؤ گے	"/"
۱۰/۳۸	بلبل کے ترانوں سے ہو رنگ اور چمن کا	کرتا تھا کہیں وصف میں اس غنچہ دہن کا	"/۶۲
"/"	انداز اڑائے وہ اگر میرے سخن کا	بلبل نے اڑایا وہیں انداز سخن کا	"/"
۱۱/"	ایسا بھی غضب اے دل بیتاب نہ کرنا	ایسا نہ خلل کیجو کہیں اے دل بیتاب	"/"
۱۴/"	کس زلف سیہ فام کے آئی یہ مقابل	.... آئی ہے مقابل	"/۶۴
۱۵/"	موجوں میں نظر آئے شب ماہ کا عالم	ہر موج دکھاوے شب مہتاب کا عالم	"/"
"/"	دریا میں پڑے عکس جو اس سیم بدن کا	.... گورے بدن کا	"/"
۱۶/۳۸	..... ہیں وہاں قدر سخن ہے	...... ہیں کہ واں قدر سخن ہے	"/"
۲/۳۹	جو آ گیا فلک کے ستانے سے اٹھ گیا	آیا جو یاں تو وو ہی بہانے سے اٹھ گیا	"/۱۴
۴/۳۹	باقی نہ مصحفی کا رہا خاک بھی نشاں	ہرگز نہ مصحفی کا رہا خاک بھی نشاں	"/"
۸/"	میں نے تو تیرے عشق میں کیا کیا نہیں کیا	میں نے بھی تیرے	سوم/۴۴
۱۰/۳۹	میدان عشق میں جو میں	میدان عشق سے جو میں	"/۴۸
۱۱/"	صحرا میں دیکھ کر ترے دیوانے کی لحد	صحرائے کشتگان محبت کو دیکھ کر	"/"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۳۹/۱۱	قیس اس قدر ڈرا کہ نہ آگے قدم بڑھا	میں یہ ڈرا کہ واں سے نہ	سوم/۶۹
״/۱۳	ہائے گلشن میں ترے دامن اٹھانے کی ادا	سیر گلشن میں ترے	״/۶۲
۴۰/۱	میں اک دن چین سے رستے میں اس گل کے کہاں بیٹھا	میں اک دم چین	״/۶۳
۴۰/۲	تصوّر میں تری رفتار کے ہر موج دریا کا	. . . . کے میں موج	״/۶۴
״/״	تماشا دیکھتا ہوں میں لب آب رواں بیٹھا	. . . . ہوں بر لب	״/״
۴۰/۴	مجھے آتا ہے رحم اس طائر بے پر کی حسرت پر	مجھے رحم آئے ہے حسرت پہ آہ اس مرغ بے پر کی	״/״
״/״	کہ اڑ سکتا نہیں اور رہے قریب آشیاں بیٹھا	کہ اڑ سکتا نہ ہو اور ہو بہ زیر آشیاں بیٹھا	״/״
״/۵	کوئی آرام سے کس دن بہ زیر آسماں بیٹھا	کوئی بھی چین سے، یارو بہ زیر	״/״
״/۶	ترے در پہ اس بہانے مجھے دن کو رات کرنا	ترے کو میں اس بہانے ہمیں دن	״/۶۵
״/۸	بے چارہ اس قدر تو گنہگار کچھ نہ تھا	یارو! وہ اس قدر	״/۷۱
״/۹	شانہ کرنے میں جو وہاں زلف کا مو ٹوٹ گیا	شانہ کرتے جو	״/۷۲
״/״	زخم کا میرے یہاں تار رفو ٹوٹ گیا	زخم سینہ کا میرے تار	״/״
״/۱۱	سادہ لباس پہنا زیور اتار رکھا	جب دن دھوں کے اس نے گہنا اتار...[1]	״/۷۵
״/۱۲	وعدے پہ تم نہ آئے وہاں سو رہے خوشی سے	تم ساتھ مصحفی کے واں سو رہے	״/۷۶
״/״	دل کی جلن نے مجھ کو یہاں بے قرار رکھا	دل کے قلق نے مجھکو یاں	״/۷۶
۴۱/۱	نالے کرتا جو ترے کوچے میں آجاؤں گا	نالہ کرتا	״/۷۴
״/۲	خواب میں آ کے زلیخا سے کہا یوسف نے	. . . . زلیخا نے کہا یوسف سے	״/״
״/״	. . . . . کبھی تجھ کو دکھا	. . . . کبھی پھر بھی دکھا	״/״
۴۱/۴	صانع نے جو خم ابروئے خمدار میں رکھا	. . . . دلدار میں رکھا	دوم/۷
״/״	حق یہ ہے وہ خم کون سی تلوار میں رکھا	سالک نے بھلا کون سی	״/״

[1] کلیات سوم غزل ۸۶ کے دو اشعار کے دو مصرعے لیکر ایک شعر۔ ۳۰

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیاتِ مصحفی	جلد/صفحہ
۴۱/۶	کیا خون میں روؤں کہ مرے ضعف بدن نے	خوں روؤں کہاں سے میں کہ اس روضے یاد	دوم/۷
"/"	کچھ بھی نہ مری دیدۂ خونبار میں رکھا	کیا خاک مرے دیدۂ	"/"
"/۷	صد چاک کیا رخنۂ دیوار میں رکھا	کر چاک وہیں رخنہ	"/"
"/۸	یوسف کا خریدار نہ کوئی نظر آیا	دکان پہ یوسف کی نہ کوئی	"/"
"/۱۲	مٹی میں ہم نے اپنا رخت بدن ملایا	خاک سیہ میں ہم نے اپنے تئیں ملایا	"/۸
"/"	تو بھی نہ ترے دل سے ظالم غبار نکلا	.... دل کا	"/"
"/۱۳	نام اس صنم کا منھ سے بے اختیار نکلا	تیرا ہی نام منھ سے بے اختیار نکلا	"/"
۴۲/۲	تھی فکر اہل جرم میں کسکو کروں میں قتل	سوچے تھا اہل جرم سے کس کو.....	اوّل/۱۱
"/"	اتنے میں یاد اس کو میرا نام آگیا	اتنے میں اس کو یاد میرا......	"/"
"/۳	اور آفتاب حشر لب بام آگیا	.... آفتاب عمر.....	"/"
"/۵	تجھو خدا کے واسطے کچھ یہ برا نہیں	...... واسطے پیارے برا نہیں	"/۱۲
"/"	دو دن کوئی کسی کے اگر کام آگیا	دو دن اگر کسی کے کوئی کام......	"/"
"/۶	پس مرگ کرنا مری خاک تودہ	پس از مرگ کیجو	"/۱۰
۴۳/۷	تم تو کہتے تھے مرے پاس نہیں دل تیرا	تم تو کہتے تھے یہاں! دل ترا ہم پاس نہیں	"/۱۰
"/۹	یار اس کو تو ترا غم کھا گیا	اس کے تئیں! پیارے ترا..	"/"
"/۱۱	چمکا ہوا ستارہ ہے اب تو نقاب کا	ہے اندنوں ستارہ چمک پر نقاب کا	۷/۲۷ب
۴۴/۱	...... شوق انھیں گل	..... شوق اسے گل	"
"/۲	اس کے زوال میں بھی ہے عالم.....	اس گل کی وہ صفا نہ وہ عالم.....	"
"/"	.... کا ہے تختہ گلاب کا	.... کا ہے بجا گلاب کا	"
"/۴	.... سے نہیں ہیں یہ منتشر	...... سے نہ ہوں کیوں نہ منتشر (اکثر؟)	۷/۱۸۱الف
"/۵	... دل جلوں کو ترشی روا گر وہ ہو	... دل جلوں پہ جو وہ سو ترشی کرے	"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
٦/٤٣	.... روح کو عذاب	.... روح پر عذاب	٢٨/٧ ب
٧/٤٣	..... سے رنگتے ہیں موئے سفید ہم	..... سے رنگوں ہوں موئے سپید کو	"
٧/٤٣	نسخہ یہ خوب ہاتھ لگا ہے خضاب کا	نسخہ یہ مرے ہاتھ لگا ہے خضاب کا	٢٨/٧ ب
"/٨	خیمہ تنا ہوا	خیمہ کھینچا ہوا	"
"/١٢	آنکھ دبے جس کی مصحفی	آنکھ جلے جس کی مصحفی	٢٨/٧ الف
"/١٦	کیونکہ نتیجہ نیک ہو رد	ہوئے نتیجہ نیک نہ رد	٢٢/٧ ب
"/١٧	مجرم کی طرح دل کو مرے کھینچ لے گیا	آتے ہی صبح دل کو مرے آگے رکھ لیا	"
٢/٤٤	کچھ دھیان بھی کیا نہ کسی	کچھ دھیان بھی رکھا نہ کسی	٢٥/٧ الف
"/٤	ہاتھ سے جیب سے ترا گوشۂ داماں ...	ہاتھ سے یار کا جیب گوشۂ داماں ...	٢٣/٧ ب
"/٦	پوچھتے پوچھتے اشکوں کو ہوئی	پوچھتے پوچھتے آنکھوں کے ہوئی ...	"
"/٧	......قفس کا تو ہمیں اے صیاد	......قفس کا ہمیں اتنا صیاد	"
"/"	حسرت اتنی ہے کہ افسوس گلستاں چھوٹا	پر یہ حسرت ہے کہ یوں ہم سے گلستاں چھوٹا	"
٩/٤٤	سمجھ کے عاشق	سمجھ لی عاشق	٢٤/٧ ب
"/"	بتاؤں کیا جو مزہ قبر کی فشار میں تھا	عذاب اور تو کیا قبر کی فشار میں تھا	"
"/١٠	.... اپنے ذبح کے بعد	.... اپنے بعد از ذبح	"
"/١٢	.... سر آستانہ تھا	.... سر آشیانہ تھا	٢٠/٧ الف
"/١٣	گھرے رہی اسی کو گلستاں میں رات برق	پھرتی تمام رات رہی اس کے گرد برق	٢٠/٧ ب
"/١٤	دیوار شوق دل کو چالاک	مٹھی جو تھی انھوں کو بھی چالاک	٢٠/٧ الف
"/"	.....کے زلف کا یہ	.....کے جعد کا یہ	"
١/٤٥	کنج قفس سے وہ مجھے آزاد کر چکا	کنج قفس سے تو مجھے	١٩/٧ ب
"/٢	..... چرخ گریگا کہیں گے ہم	..... چرخ گر اب کہیں گے ہم	"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۹/۴۵	کیا جری ہے جگر آئینے کا دیکھے تو کوئی	چھاتی آئینہ کی کیونکر نہ سپر ہے کوئی	۷/۳۳ب
،،/۱۰	پاسِ الفت	شرمِ الفت	۷/۳۴الف
۱۰/۴۵	. . . . . روز مراد شمن	. . . . . روز ترا دشمن	۷/۳۴الف
،،/۱۱	مصحفیؔ فارسی و ریختہ سب خوب ہے تو	مصحفیؔ ریختہ و فارسی میں تو تو میاں	،،
۱/۴۶	کشش عشق نے لیلیٰ کو دکھائی تاثیر	کچھ تو صدمہ ہوا لیلیٰ اسو اس کے کا	۷/۳۹الف
،،/۲	کیا عجب کوئی کہ	کیا جئیں خاک کہ	۷/۳۹ب
،،/۴	. . . . ہو کر ترے باعث سے	. . . . ہو کہیں تیرا ہی ہے	،،
،،/،،	میرے لب تک نہ کبھی ساغر	مے کا لب تک نہ مرے ساغر . . .	،،
،،/۶	. . . . خبردار رہے	. . . . خبردار ہو ٹک	،،
،،/۸	رہ گیا ہائے تڑپ کر دل ناکام اپنا	پیچ و تاب رگ بسمل نہ ہو کیوں دام اپنا	۷/۹۱الف
،،/۱۰	. . . . مجھ سے جو بیزار ہوا	. . . . مجھ سے تو بیزار ہوا	۷/۹۱ب
،،/،،	بات کہکر ترے آگے	بات کہتے ترے آگے	،،
۱۲/۴۶	ہمیشہ اس قدر کرتے ہو رم کیا	میاں! تم ہم سے نت کرتے	اوّل/،،
،،/،،	کہو سچ قابل نفرت ہیں ہم کیا	تمھیں ایسے برے لگتے ہیں	،،/،،
،،/۱۳	صبا سے پھر گئیں زاہد کی آنکھیں	. . . . . . زاہد کی	،،/،،
،،/۱۴	اجی جاؤ بھی جھوٹوں کی قسم کیا	میاں! جاؤ بھی	،،/۲
۱/۴۷	. . . . پلکوں پر آنسو	. . . . پلکوں پہ آنسو	،،/۳۰
،،/،،	نہیں ہے نام کو آنکھوں میں نم کیا	جگر سب ہو گیا اے چشم نم کیا	،،/،،
،،/۲	دید کرنے کو آنکھیں ہیں درکار	دید کرنے کو چاہئیں آنکھیں	،،/۴۳
،،/۵	کبھی تو	کبھو تو	،،/۵۹
،،/۶	کہا اے مصحفیؔ اس سے جو اک دن	. . . مصحفیؔ ہی اس سے اک دن	،،/۶۰

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۴۷/۸	۔۔۔۔ کی کیا یہاں دور ۔۔۔۔	۔۔۔۔ کی یاں کیا دور ۔۔۔۔	اوّل/۵۱
"/۱۰	۔۔۔۔۔۔ مرقع ہوگا اے مانی	۔۔۔۔ مرقع ہووے اے مانی	"/"
"/۱۱	رواں ہوں اشک جب آنکھوں سے میری پھر ذرا دیکھے	۔۔۔۔ جب پلکوں پہ میری تب ۔۔۔۔	"/"
"/۱۲	وہ ناہموار رستہ مصحفی ہے دشت الفت کا	وہ اوگھٹ راہ ہے اے مصحفی دشت محبت کی	"/۵۲
۴۸/۱	ہزار حیف کہ اب وہ زمانہ آیا ہے	۔۔۔۔۔۔ کہ یہ وہ ۔۔۔۔۔۔	"/۵۴
"/۲	باغ جہاں میں کون نہ تیرا ہوا شہید	پایا نہ اس چمن میں کسی نے لباس عیش	"/۵۵
"/"	جو گل گیا وہ خون سے تر جامہ لے گیا	جو گل گیا سو خوں میں ڈوبا جامہ لے گیا	"/"
"/۳	مطرب پسری دست درازی تو دیکھا	مطرب ۔۔۔۔۔۔ درازی کو عشق ہے	"/"
"/۴	سج دھج کبھی خط ور خسار دیکھنا	کیا جانے کیا کرے گا یہ دیدار دیکھنا	"/۱۶
۴۸/۸	انداز و ناز و غمزہ و رخسار و خال و خط	کھینچے ہیں اپنی اپنی طرف زلف و خال و خط	اوّل/۱۶
"/۶	جب آنکھ اس سے لڑ گئی مر مر کے ہم بچے	جب دیکھا ہم نے اس کو تو مر مر کے ہم بچے	"/۱۷
"/۷	غیر اس کو چھیڑتا ہے تو کہتا ہے اس سے یوں	چھیڑے ہے اس کو غیر تو کہتا ۔۔۔۔	"/۱۸
"/۸	اشک اس کے حق میں مرہم کافور ہو گیا	اس حق میں اشک مرہم ۔۔۔۔۔۔	"/۲۰
"/۹	آتے ہی اس نے چہرے پہ زلفیں جو کھول دیں	۔۔۔۔۔۔ بکھرے پہ ۔۔۔۔	"/"
"/۱۲	کاہے کو بیٹھوں جاکے میں واں کام کیا مرا	کاہے کو جاکے بیٹھوں میں واں ۔۔۔	"/۹
۴۹/۱	۔۔۔۔۔ مجھے اس نے نظر ۔۔۔۔	۔۔۔ مجھے ان نے نظر ۔۔۔۔۔۔	"/۲۴
"/۲	تو کرے ناز اگر حسن پر اپنے ہے بجا	گر کرے ناز تو اس حسن پہ اپنے ۔۔۔۔	"/"
"/۳	کہ بنا کر تجھے خالق نے بہت ناز کیا	کہ خدا نے بھی بنا تجھ کو بہت ۔۔۔۔	"/"
"/۴	داغ تھا پیش نظر لالہ صحرائی کا	داغ دیکھے تھا کھڑا لالہ ۔۔۔۔	دوم/۸۰
"/۷	رہزن قافلۂ دل ہوئیں جب وہ پلکیں	۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ مژگاں	"/۷۹
"/۸	شیشۂ دل کو مرے چور کیا کیوں اس نے	۔۔۔۔۔۔۔ جو اس نے	"/۸۰

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۴۹/۸	کیا بگاڑا تھا بھلا گنبد مینائی کا	کیا لیا تھا میں بھلا	دوم/۷۹
"/۹	پھول لالے کے نہیں ہیں یہ زمیں سے پیدا	..نہیں یہ کہ زمیں سے اب تک	"/"
"/"	جوش زن خون ہے اب تک ترے سودائی کا	جوش مارے ہے پڑا خون کسی	"/"
"/۱۰	کیا تماشا ہے جو آتا ہے ترے کوچے میں	.... ہے کہ آگے سے ترے کوچے کے	"/"
"/"	قدم آگے نہیں بڑھتا ہے تماشائی کا	قدم اٹھتا نہیں آگے کو تماشائی کا	"/"
"/۱۲	لے سکے نام تو اب کوئی شکیبائی کا	.... تو یاں کوئی	"/۸۰
"/۱۴	مصحفی ریختہ پہنچا مرا کس رتبے کو	..... ہے مرا رتبے کو	"/"
"/۱۵	جذبۂ دل اب اثر اتنا تو دکھلانے لگا	حسن اس کا اب سماں کچھ اور دکھلانے لگا	"/۴۸
"/"	لگ کے میرے گر وہ مجھ کو آپ سمجھانے لگا	آگے گھر میرے وہ مجھ کو ...	"/۴۹
"/۲	میں فقط بے صبر و طاقت ہجر میں اس کے نہیں	میں ہی کچھ بے صبر و طاقت عشق میں ...	دوم/۴۸
"/۳	جامہ خاکی کی طرف آیا جو میں دست جنوں	ہو چکی فصل گریباں چاکی اب دست جنوں	"/۴۸
"/"	دھجیاں کر کے مجھے کپڑوں کی دکھلانے لگا	...... دامن کی دکھلانے	"/"
"/۴	ہاتھ پر ہاتھ اس کا رکھ کر بیٹھنا تھا کیا غضب	ہاتھ پر دھر ہاتھ اس کا بیٹھنا کیا ہے غضب	"/"
"/۵	یہ کرشمہ ایڑیاں ہم سے رگڑوانے لگا	اس ادا سے تو بس اپنا جی ہی پس جانے لگا	"/"
"/۶	دل جو رہتا ہے گریزاں مجھ سے اس کا کیا سبب	.... اتنا کیا	"/۴۹
"/"	ظاہرا صدمے مرے پہلو میں یہ پانے لگا	ظاہراً کچھ اب مرے پہلو سے دکھ پانے لگا	"/"
"/۷	مجھ کو محفل میں یہ ساقی کی ادا آئی پسند	مجھ کو ساقی کی یہ مجلس میں بہت بھائی ادا	"/"
"/"	مصحفی کو جام خالی سے وہ ڈھلکانے لگا	...... سے جو	"/"
"/۱۲	کیوں جوش جنوں دھوم مچانے نہیں دیتا	..... دست جنوں	"/۵۲
"/۱۲	اے مصحفی دشمن ہے وہ میرا کہ صبا کو	دشمن ہے وہ یاں تک کہ نسیم اور صبا کو	"/"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/سطر
۵۰/۱۳	دو پھول بھی تربت پہ چڑھانے نہیں دیتا	تربت پہ مری پھول چڑھانے نہیں دیتا	دوم/۵۲
۵۱/۲	ہم بھی بیٹھے ہیں سر راہ بنا کر تکیہ	ہم نے باندھا ہے سر راہ پہ تری تکیہ	"/۵۵
"/۹	لالہ ہوا زمیں پہ رنگ شفق سپہر پر	لالہ ہوا یہ روئے خاک رنگ شفق ہر آسماں	"/۴۷
"/"	خون کہاں کہاں گرا زخم تن فگار کا	..... زخم جگر.....	"/"
"/۸	تیغ لیے ہوئے علم اب کہو کیوں کھڑے ہو تم	تیغ لئے کھڑے ہو کیوں ہاتھ میں اب میاں علم	"/"
"/۱۰	یاقوت ساں چمکنے لگا رنگ خاک کا	یاقوت سا دمکنے لگا......	"/۲۴
"/۱۱	رکھتا ہے پاؤں کشتے کی تربت پہ جب وہ شوخ	آتا ہے اپنے کشتے کی تربت پہ جب...	"/"
"/"	آتا ہے نعرہ کان میں روحی فداک کا	اک نعرہ واں سے اٹھتا ہے روحی....	"/"
"/۱۲	ملنے میں کتنے گرم ہیں یہ ہائے دیکھنا	.... دیکھیو	"/"
"/۱۳	اے باغباں نہ مجھ سے خفا ہو کر اب چلا	...... مجھ سے ہو آزردہ میں چلا	"/"
۵۱/۱۳	اک دم خوش آگیا ہے مجھے سایہ تاک کا	..... آگیا تھا.......	دوم/۲۴
"/۱۴	ہے شکر کی جگہ کہ خدا آپ مصحفی	شکر خدا کے نام ہے عصمت کا مصحفی	"/"
"/"	محشر میں ہے گواہ مرے عشق پاک کا	روز جزا کو آہ مرے.......	"/"
"/۱۶	کب سے کھلی ہیں آنکھیں مری انتظار میں	یہ مست چشم وا ہے ترے انتظار......	"/۳۲
"/۱۷	بحر جہاں میں آمد و شد جلد جلد ہو	بحر جہاں میں دیر شد آمد روا نہیں	"/۳۳
۵۲/۵	دل فریبی اسے کہتے ہیں کہ مجھ سے سر راہ	اس فریبی کا میں کشتہ ہوں کہ.....	"/۱۸
"/۸	تاڑ دیکھو کر سر راہ نہاں ہو جانا	لطف کیا جب بسر راہ عیاں.....	"/۴
"/۹	منہ دکھانا بھی تو پردے میں نہاں ہو جانا	.... تو پھر دوں ہی نہاں	"/"
"/۱۰	جی میں آئے تو ذرا تو بھی یہاں ہو جانا	جی میں آئے تو کبھی آپ بھی یاں ہو...	"/"
"/۱۱	کوچۂ عشق میں پرسش کی نہیں بات کوئی	..... میں پرسش نہیں کچھ اے یارو	"/"
۵۳/۱	چھوٹا میں بلاؤں سے پس مرگ لحد میں	ہووے نہ عذاب اس کو کبھی جس کی پس مرگ	"/۱۲

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۵۳/۱	تعویذ ہے چھاتی پہ مرے نقش قدم کا	چھاتی پہ ہو تعویذ ترے نقش...	دوم/۱۲
،،/۲	ہیں دشمن عشاق یہ معشوق ہیں جتنے	ہو جاتے ہیں معشوق یوں ہی دشمن عاشق	،،/۱۴
،،/۳	بے نور ہے ویران ہے اب کلبۂ احزاں	مدت ہوئی ویراں ہے مرا کلبۂ احزاں	،،/۹
،،/۵	تقدیر میں اپنی غم خوباں میں ہے مرنا	.... خوباں ہی میں مرنا	،،/،،
،،/،،	لکھا ہے جو حق نے وہ برا بھی نہیں لکھا	لکھا بھی جو حق نے تو برا بھی	،،/،،
،،/۶	بدنامی کے ڈر سے سر مکتوب بھی اس نے	.... سر مکتوب پر اس نے	،،/،،
،،/۹	اس شوخ نے گھر کا تو پتا بھی نہیں لکھا	گھر اپنے کا اس نے تو پتا	،،/۲۴
۵۴/۱	سوتے سوتے جو کہا اس نے کہ گھر جاؤں گا	.... اس نے میں گھر	،،/۳۶
،،/۲	یہی رہتا ہے ترے کوچے میں اندیشہ مجھے	یہی اندیشہ ہے مرے دل میں دن رات	،،/،،
،،/،،	کہ میں اس در سے اٹھوں گا تو کدھر جاؤں گا	.... سے جو اٹھا تو	،،/،،
۵۴/۳	جس طرح پیش نظر سارا زمانہ گذرا	جس طرح جائے ہے گذرا ہوا عالم سارا	،،/،،
،،/۴	مصحفی اس کی اداؤں کا جو عالم ہے یہی	مصحفی یہ ہی ہیں گر اس کی جفائیں تو بلا	،،/،،
،،/۶	اک جیب تھا سو نذر کیا تیری اے جنوں	.... تھا جو نذر	،،/۴۱
،،/۷	اشک آیا میری آنکھ میں یوں لخت دل لئے	اشک آیا چشم خانے میں یوں	،،/،،
،،/۱۲	جس سے نکلے کوئی انداز پشیمانی کا	.... نکلے ہے اک انداز ...	،،/۴۲
۵۵/۱	خبر کو بہ نشیں بھی ہے تجھے کچھ اے بت	اے برہمن تجھے اس کی بھی خبر ہے جو غریب	،،/،،
،،/۲	لب پہ آیا جو مرے حال پریشانی کا	گر میں احوال لکھا اپنی پریشانی کا	،،/۴۳
،،/۳	کیا بھلا یہ بھی کوئی بھول بھلیاں ٹھہرا	ہو گیا حلقۂ زنجیر اسے کام نہنگ	،،/،،
،،/،،	پاؤں زنداں سے نکلا ترے زندانی کا	پاؤں لوہے سے	،،/،،
،،/۶	جس کو سمجھے ہیں فلک سب وہ مرے اشکوں میں	کہکشاں تو نہیں گردوں پہ اگر سمجھے غور	،،/۴۷
،،/،،	تختہ پارہ ہے کوئی کشتی طوفانی کا	..... ہے کسی کشتی	،،/،،

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۹/۵۵	خورشید کو سائے میں زلفوں نے چھپا رکھا	...... زلفوں کے	دوم/۱
〃/〃	چتون کی لگاوٹ نے سرمے کو لگا رکھا	چتون کی دکھا خوبی زلفوں کو لگا رکھا	〃/〃
۱۰/〃	معمار نے قدرت کے طاق سر ابرو کو	.... طاق خم ابرو کو	〃/〃
〃/〃	موقع سے بنایا تو کج لیک ذرا رکھا	موقعے سے بنایا تو ٹک لیک جھکا رکھا	〃/〃
۱۱/〃	ہم میں تری الفت نے بتلا تو ہی کیا رکھا	.... نے کہہ تو ہی کہ کیا رکھا	〃/〃
۱۲/〃	سویا تو لپٹ کر میں ساتھ اس کے مگر اس نے	.... کے ولے اس نے	〃/〃
۱۶/〃	چمک کر میاں سے نکلی جو تیغ آبدار اس کی	جو ناگہ میاں سے نکلے وہ تیغ	۶۸/〃
〃/〃	تو میں کیا خضر اپنی زندگی سے ہاتھ دھوؤں گا	تو کیا میں خضر..........	〃/〃
۱۷/〃	خیال زلف ہے مجھ پر نہ قصد گریہ کر اے دل	خیال زلف میں اس کے نہ قصد	〃/〃
۱/۵۶	مری تربت پہ گر اے باغباں تو لالہ بوئے گا	.... یہ تو اے باغباں گر لالہ......	〃/〃
۲/۵۶	لگی چوٹ دل پر مرے باغ سے	.... باغ میں	اوّل/۱۴
۴ 〃	جو ملتا تار کوئی مجھ کو اس زلف معنبر کا	لگے گر ہاتھ میرے تار اس	۱/〃
۵/〃	تو ہوتا باعث شیرازہ ان اجزائے ابتر کا	تو ہووے باعث........	〃/〃
۷/〃	نہ مجھ کو دھیان بالاپوش کا ہے اور نہ بستر کا	نہ مجھ کو فکر	〃/〃
۸/〃	گیا ہوں جان سے تو بھی تڑپ کچھ مجھ میں باقی ہے	.... تڑپ اک کچھ.....	۲/〃
۱۰/〃	کوئی پر اڑتے اڑتے شاید آ جائے کبوتر کا	.... شاید آ پہنچے	〃/〃
۱۱/〃	نہ سوکھا ایک دن رومال اپنے دیدۂ تر کا	...... ایک دم رومال	〃/〃
۱۲/〃	بھری مجلس میں گر پڑتے ہیں میری آنکھ سے آنسو	مری آنکھوں سے گر پڑتے ہیں آنسو بیچ مجلس کے	〃/〃
〃/〃	چھلکنا یاد آتا ہے کبھی مجھ کو جو ساغر کا	چھلکنا جب کے ساقی مجھ کو یاد آتا ہے ساغر کا	〃/〃
۱/۵۷	یاد ہاں جاتے ہوئے آتے تھے لاکھوں وسوسے	اس قدر بیر چا کہ گھر خوش ہی نہیں آتا اسے	۱۵/〃
۲/〃	دل اسی کوچے میں یا آٹھوں پہر رہنے لگا	.... اب آٹھوں	〃/〃

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۳/۵۷	صور محشر کی طرح ہر نالہ شور انگیز تھا	شور محشر	اول/۷
"/۴	یا ہے اب یہ گرمجوشی یا کبھی پرہیز تھا	.... یا کہ وہ پرہیز...	"/"
"/۶	فصل گل میں کیوں نہ کرتے ہم بھی دعوائے جنوں	نو بہاراں میں جو کرتے ہم بھی	"/"
"/۷	کی ذرا آب دم شمشیر قاتل نے کمی	کی تنک اک آب	"/"
"/۸	کہتے ہیں اہل محلہ مصحفی کل مر گیا	کہتے ہیں دیکھو اس کی صورت مصحفی....	"/۸
"/۱۱	دل جس کے حوالے کریں ایسا نہیں کوئی	دل جس کے تئیں دیجیے ایسا	"/۲۵
"/۱۲	کیا خاک سیے جامۂ صد چاک رفوگر	کیا جامہ صد چاک کا ناصح! تو سیئے گا	"/۲۶
"/"	ثابت نہ گریباں ہے نہ دامن ہے ہمارا	ثابت نہ تو چولی ہے	"/"
"/۱۴	کہتے ہیں جسے عشق وہی فن ہے ہمارا	.......عشق سو وہ فن	"/"
۲/۵۸	ہوں گرچہ بے گناہ مگر تیرے روبرو	.... بے گنہ پہ مجھے تیرے	"/۱۹
۳/۵۸	نہ بوسہ لینے کی کر مجھ پہ اے صنم تہمت	.... مجھ پہ او میاں تہمت	اوّل/۲۱
"/۴	.... بہت تنگ ہے	.... نپٹ تنگ	"/۲۲
"/۶	موا اب میں کوئی روؤ نہ اس ماتم سے کیا ہوگا	... میں تو مت روؤ کوئی ماتم سے ...	"/"
"/۷	شمیم برگ گل	نسیم بوئے گل	"/"
"/۸	.... جو ذرا نقاب اٹھا	..... جو رخ نقاب	سوم/۲۴
"/۹	یہ عجیب رسم دیکھی کہ بروز عید قرباں	میں عجیب یہ رسم دیکھی مجھے روز عید قرباں	"/۲۹
"/۱۲	جو ہوں آشنائے حسرت وہ کسی سے ہوں نہ سائل	جو ہیں آشنائے مشرب	"/۲۸
"/"	سر آب ہم نے دیکھا قدح حباب اٹھا	اسی واسطے ہے	"/"
"/۱۴	جی میں سوچا کر	جی میں کہتا ہے	"/۴۰
۱/۵۹	عشق بازی میں سپاہی نہیں کہتے ہیں اسے	عشق بازوں ..... نہیں ہم گنتے اسے	"/۴۱
"/"	کھا کے دل پر.........	کھا کے در پر	"/"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲/۵۹	.... قیس کہیں صحرا میں	...... قیس کسی	۴۹/سوم
۱۱/"	اک دم نہ رکا ہاتھ مرا جامہ دری سے	ہرگز نہ رہا ہاتھ مرا	۶۹/اوّل
۱۳/"	آنکھوں سے گریں کیوں نہ ستارے صفت اشک	ہوا شک ان آنکھوں سے گرے صبح کے تارے	۷۰/"
"/"	کیا کیا در نایاب ترے کان میں دیکھا	موتی کے تئیں جیب سے ترے	"/"
۳/۶۰	تو جس رات کو غیر کے	تو جس شب کہ جا غیر	۵۶/"
۴/"	مجھے خواب آرام اس رات آیا	.... آئی	۵۷/"
۵/"	زلفوں سے اس کی لے دل کیا ہے مجھے سروکار	.... دل ہے مجھ کو کیا سروکار	۶۸/"
۶/"	وہ صید خوں گرفتہ جیتا نہ جا سکا پھر	.... جیتا بچا نہ ہرگز	۶۸/"
"/"	جو صید گہ میں تیرے آیا قضا کا مارا	..... گہ میں آیا تیر قضا کا مارا	"/"
۷/"	رونے سے میرے باغ میں شب کو حباب وار	رویا چمن میں رات میں اتنا کہ جوں حباب	۵۶/"
۲/۶۱	کس کی پلکیں	کس کی مژگاں	۷۶/اوّل
"/"	دل میں ہر تارے کے روزن ہو گیا	سینۂ افلاک روزن.......	"/"
۴/"	.... عشق نے ایسا	.... عشق نے یاں تک	۷۳/"
۵/"	مزہ نہ زخم کا کچھ بھی ملا کہ وہ کس دن	وہ زخم کون سا آیا مرے کہ سو سو بار	۷۳/"
۹/"	ترا تو روئے مخطط خدا کی قدرت ہے	میں تیرے روئے مخطط پہ سخت حیراں ہوں	"/"
۷/"	لباس گل کی طرح قابل رفو نہ رہا	کہ جیب گل کی	"/"
۱۰/"	ہوا ہوں ناتواں ایسا میں اس کے عشق ابرو میں	.... ناتواں اتنا میں غم میں اسکی ابرو کے	۱۱۷/"
۱۱/"	دماغ اتنا تو ہم سے باغباں کا اٹھ نہیں سکتا	کہ اب ہم سے دماغ اس باغباں	"/"
۱۲/"	تعجب کی جگہ ہے یہ کہ بعد مرگ یاروں سے	عجب یہ ہے کہ بعد از مرگ میرے ایسے یاروں	"/"
۱/۶۲	تیرے بیمار کی حالت یہ دگرگوں ہے کہ رات	.... کہ آج	۵۴/سوم
۴/"	.... جو کوئی لے کے چراغ	..... جو کہیں لے کے	۵۷/"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۵/۶۲	کس طرح چین سے سوؤں کہ شب ہجر مجھے	چین سے کیوں کہ میں سوؤں	سوم/۲۱
۷/"	کھینچ کر ہاتھ وہ در پر سے اٹھا تیرا	بانہہ گہہ گہہ کے وہ در	"/۲۲
۸/"	ستم تو ہوتے ہیں پر یہ ستم نہیں ہوتا	... ہوویں ولے یہ ستم	اوّل/۴۹
۹/"	بہار آئی ہے اور باغباں کی غفلت سے	ہے رت بہار کی اور باغباں کی مہلت ہے	"/"
۱۰/"	غضب ہے کھینچ کے آتے ہیں جب وہ تیغ دودم	ہمارے قتل کو کھینچے ہے جب وہ	"/"
"/"	ہمارے جسم میں اس وقت دم نہیں ہوتا	غرض کہ ہم میں تو اس وقت	"/"
۱۱/"	پہنچتے ہیں جو حرم تک بھی ہم ضعیف کبھی	حرم تلک جو پہنچتے بھی ہیں بعد محنت	"/"
۱/۶۳	اے مصحفی آیا نہ نظر صبح کے ہوتے	پایا نہ تجھے مصحفی میں صبح	"/۵۱
"/"	کیا تو بھی شب ہجر چراغ سحری تھا	اے سوختہ جاں کیا تو چراغ ...	"/"
۵/"	دل سے جو موج اٹھی اس سے کام کچھ ہم نے لیا	دل سے جو موج اٹھی میرے اس کو ناز عشق نے	"/۴۶
۸/۶۳	اس کے مزار پر تو آتا تھا تم کو اک شب	..... آتا روا ہے اک	اوّل/۲۷
"/"	حسرت کو اپنی حسرت کے ساتھ لے گیا	.... کو اپنے دل کی جو ساتھ	"/"
۹/"	قبروں پہ ان کے ہم نے یک	تربت پہ ہم نے ان کی یک	"/"
۲/۶۴	لاشے پہ مصحفی کے کہتے ہیں لوگ آ کر	لاشے پر اس کے ہر دم کہتے	"/۵۹
۳/۶۴	ہو کیوں نہ تشنہ خوں تو ہم سے بیکسوں کا	متشنہ خوں وہ ہم سے بے کسوں کا	"/۷۵
۴/"	ناخن بدل زنی ایسی تھیں انگلیاں صنم کی	..... بدل زنی از بس تھیں	"/"
"/"	سینے پہ میرے نقش اب تک ہے ان دنوں کا	..... نقش ہے اب تلک دسوں کا	"/"
۸/"	کیا کشتہ ہو ناحق دلربا کے ہاتھ کیا آیا	مجھے کر قتل ناحق	"/۳۲
۱۰/"	جانشیں عارض ترا خط معنبر ہو گیا	.... رخ پر ترے خط	"/۳۹
"/"	ان دنوں کچھ طول روز و شب برابر ہو گیا	اس برس کچھ جلد روز	"/"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱/۶۵	مور چے جیسے کسی پیل دماں کے زیر پا	مور پے آجاویں جوں پیل ...	اول/۹۰
"/۲	شاخ گل کا تجکو ہم جھکنا دکھاویں گے نسیم	... کا جھکنا ہم تجھکو دکھاویں	"/"
"/۳	خون کس کا............	خون کسی کا	"/۹۱
۴/۶۵	..... میں کیوں یوں جان دیتا کوہ پر	.... میں یوں کیوں جان دیتا عشق باز	۷/۱۹الف
"/۹	...... جس جا کر پڑے تھے کشتے	...... جس رہ میں پڑے تھے کشتہ	۷/۲۸ب
"/۱۰	..... ہے کہ نظروں سے وہ پہچان گیا	..... ہے وہ نظروں میں وہیں بوجھ گیا	"
۱/۶۶	جب نسیم سحری کا	جب کہ باد سحری کا	۷/۲۹الف
"/۲	کوئی نظر سے گذرا معشوق	کوئی نظر پڑا کیا معشوق	"
"/۶	..... قدموں پہ اپنی	..... قدموں پر اپنی	۷/۱۱الف
"/"	تو وقت نزع اجل کو	میں وقت نزع اجل کے	"
۹/۶۶	فلک نے ایک بھی دانہ کبھی نہیں دیکھا	وہ سنگسار ستاروں سے آپ ہی تھا گردوں	۷/۱۱ب
۱/۶۷	.... کہدو آئے ادھر	.... کہدو آوے گا	۷/۲۷ب
۴/۶۷	سناتا ہے پیام وصل مجھ کو ہر سحر جھوٹا	پیام وصل لا دیتا ہے مجھ کو	سوم/۳۰
"/۵	کہا تھا ایک دن میں نے کہ ظالم تجھ پہ مرتا ہوں	کہا تھا ایک دن میں نے میں ظالم	"/۳۱
"/"	مجھے وہ آج تک سمجھا ہے	.... سمجھے ہے	"/"
"/۶	.... جو نہ نہار اٹھ بیٹھا	..... بیمار اٹھ	"/"
"/"	جو تو آیا تو بستر سے وہی بیمار اٹھ بیٹھا	ترے آتے ہی آنکھیں کھول کر یکبار اٹھ ...	"/"
"/۷	کہ پیش از حشر تیرا تشنہ دیدار اٹھ بیٹھا	تیرا کشتہ دیدار ...	"/۳۲
"/۹	جانب جی کچھ اشاروں سے بتا کر رہ گیا	جی کی جانب کچھ اشارے سے	"/۲۸
۱۱/۶۷	... سرخی کہاں سے اس کے پھر آئی	.... اس کے آئی ہے	سوم/۲۸
"/"	جو تیرا تیر قاتل خون دل میرا نہیں پیتا	..... تیر پیالے خون	"/"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۶۸/۱	گلے پر غیر کے چلتی ہے تیغ تیز روز اس کی	چلے ہے روز غیروں کے گلے پر تیغ تیز اس کی	سوم/۳۹
۶۸/۴	ثبات کس کو یہاں ہے دم بھر ہے رنگ لالہ چمن کا	سمجھ لے اس سے بدن کی خوبی نہ رنگ کچھ پوچھ اس بدن کا	۷/۱۴ ب
۶/۰	سفر میں اکر اتر گیا ہے یہ دل سے یاروں کے وائے قسمت	عزیز و یاران و دوستاں کے کچھ ایسا جی سے اتر گیا ہوں	۷/۱۵ الف
۶۸/۶	کہ خواب میں بھی مرے نہ آیا	نہ خواب میں بھی مرے تو آیا	۷/۱۵ الف
۷/۰	بجائے تیشہ ہے ناخن غم جگر خراشی سے کب ہے فرصت	ہر اک سخن میں جگر پہ تیشہ لگے ہے میرے زباں ہلاتے	۰
۰/۰	...... کہوں جو قصہ میں کوہکن کا	.... کہوں فسانہ میں کوہکن کا	۰
۶۸/۸	بام تک اس کے	بام پر اس کے	دوم/۸۵
۰/۹	مر گئے ہم تو دلا نالہ ہی	... تو دلا نالے ہی	۰/۰
۰/۰	نظر آیا نہ کسی شب اثر نالۂ شب	ہم نے اک روز نہ دیکھا اثر..	۰/۰
۰/۱۰	وقت شب آو تماشے کو کہ مانند انار	تو بھی آوے جو تماشے کو تو مانند...	۰/۰
۰/۱۱	صبحدم لخت جگر کیسے گرے پلکوں سے	... جگر کیوں مرے پلکوں سے گرے	۰/۸۶
۰/۰	مصحفی ہم نے	مصحفی میں نے.........	۰/۰
۰/۱۲	بات کرتے ہی سناتی ہمیں گالی کیا خوب	ہم کو دینے لگے تم چھیڑ کے گالی ...	۰/۸۴
۰/۱۲	آپ نے ہم سے نئی چھیڑ نکالی کیا خوب	آپ نے ہم سے بھی یہ چھیڑ نکالی...	۰/۰
۶۹/۲	آرسی لے کے ذرا تو بھی تو دیکھ اپنی زیب	.... تو بھی دیکھ اپنے لب	۰/۸۵
۰/۰	لب کی مسی پہ کھلے پان کی لالی کیا خوب	مسی پر کھلتی ہے یہ پانوں کی....	۰/۰
۶۹/۳	..... رہے بھی تو کم فرصتی کے ساتھ	..... رہے تو یہ کم فرصتی کے ساتھ	۷/۴۴ الف
۶۹/۴	میں خستہ تمام	یہ خستہ تمام	اوّل/۱۴۳
۰/۰	جادر دکہ کام	بس اپنا تو کام	۰/۰
۰/۵	زلفوں میں پھر اس نے منہ چھپایا	روٹھا رہا وہ یونہی تو اپنا	۰/۱۴۴
۰/۹	دھو سیاہی سے مرے نامۂ اعمال کو خوب	دھو سیاہی کو مرے	۰/۱۴۳

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱/۷۰	ہوئے آنکھوں سے رواں لخت جگر آخر شب	راہی آنکھوں سے ہوئے لخت	سوم/۷۸
۲/۷۰	بات کچھ بنتی چلی تھی شب وصلت میں مری	.... تھی یہ شب وصل مری	سوم/۷۹
۳/"	کون ہوتا ہے مرے گھر سے الٰہی رخصت	آج کس کا ہے مرے گھر سے سفر آخر شب	"/۸۰
"/"	کہ بھرے آتے ہیں یہ دیدۂ تر آخر شب	جو بھرے آتے ہیں	"/"
۵/"	گرچہ خوبی میں ترا ابروئے خمدار ہے خوب	اس کی ابرو کے تو سوٹے میں نہ چوک اے بے ہوش	"/۷۷
"/"	ہاتھ آجائے ہمارے تو یہ تلوار ہے خوب	مصحفی ہاتھ گر آئے تو یہ	"/"
۱۱/"	خوب رویوں سے کبھی دل کا لگانا نہیں خوب	....سے دلا ہی کا لگانا	"/۸۴
"/"	یہ تو سب خوب ہیں لیکن یہ فرمانا نہیں خوب	.... تو ہیں خوب و لیکن	"/"
۱/۷۱	اب تو بے رحم	اب تو کم بخت	"/"
۵/۷۱	کیوں نہ پھر موج فنا	کیوں نہ نت موج فنا	۷/۹۲ "
۸/"	کیوں کہ اس مست کو ہو پھر ہوس	کیوں کے (کر) وہ شوخ کرے پھر ہوس.....	۷/۹۲ "
۹/"	..... جگر پی کے وہ اپنا رہ جائے	..... جگر اپنا وہ پی کر رہ جائے	" ب
۱۴/"	لاکھ پردوں میں	لاکھ پردے میں	دوم/۹۷
۱/۷۲	ہر چند اس نے میری طرف سے بنائی بات	...... تیری طرف	"/۹۴
"/"	قاصد کو اس کے سامنے کچھ کہہ نہ آئی بات	...... سامنے پر کہہ......	"/"
۲/"	پیک صبا نے اس کے دہن کا کیا جو ذکر	اس گل کی باغ میں جو صبا نے چلائی بات	"/"
"/"	.... میں نے پائی بات	.... ہم نے پائی	"/"
۶/"	.... کہاں کوئی مصحفی	.... کب کوئی مصحفی	"/"
۷/"	کہتے ہیں جبریل مجھے سن تو بھائی بات	روح القدس کہے ہے مجھے سنیو بھائی بات	"/"
۸/"	منعم عبث عبث ہے گرفتار سنگ و خشت	منعم تو ہو رہا ہے	"/۹۶
"/"	دب جائے گا کبھی تہ دیوار سنگ و خشت	کعبے کو جائے کیونکر یہ معمار سنگ...	"/"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۷۲/۱۰	مجنوں کے قبر کی کہوں کیا خوبصورتی	مجنوں کی واں کے کیا میں کہوں خوبصورتی	دوم/۹۶
"/۱۱	لعل و گہر کا مرتبہ کیا جانتے ہیں وہ	... گہر کی قدر کو کیا	"/۹۶
"/"	جو عمر بھر بسے ہیں	بھر عمر جو بسے ہیں	"/"
۷۲/۱۴	پختہ عبث بناتے ہو زاہد کی قبر کو	سنگی عبث بناتے	دوم/۹۶
۷۳/۱	نہ کر اے دل تو اظہار محبت	برا ہوتا ہے اظہار محبت	اوّل/۱۴۲
"/"	غضب ڈھائے گا اقرار محبت	نہ کیجے گا ہے اقرار	"/"
"/۲	کیا ہے گرم	کیا پھر گرم	"/۱۴۱
"/۵	ذرا طاقت نہیں ہے دل میں لیکن	بہ ایں نازک تنی اے وا مصیبت	"/۱۴۳
"/"	ہے اب بھی ناز بردار محبت	ہوا تو ناز بردار	"/"
"/۶	نہ دیکھو چشم کم سے مصحفیؔ کو	بہ چشم کم نہ دیکھو مصحفیؔ کو	"/۱۴۱
"/۹	جس نے کہ یہاں آ کے پیا جام محبت	اس میکدے سے جس نے پیا ...	"/۱۵۳
"/۱۰	بیشتر خلق میں ہیں پیر و جواں پیر پرست	اور یاں پیر و جواں جتنے ہیں ہیں پیر پرست	"/۱۵۰
"/۱۲	عشق میں آئی نہ دس بیس نہ دو چار کی موت	اس کی ابرو سے کچھ آئی نہ تھی دو چار ...	"/۱۴۴
"/"	کتنے اس کھیت میں مارے گئے تلوار کی موت	کتنے اس شیشے میں مارے گئے	"/"
"/۱۳	.... مرض ہے وہ یہی کہتا ہے	.... مرض ہو وہ	"/"
"/۱۴	روح کو اس تن خاکی میں ہو رغبت کیونکر	آب و دانے کا گلہ تجھ سے نہیں اے صیاد	"/"
"/"	ہے فقط قید قفس مرغ گرفتار کی موت	ہے مگر قید	"/"
۷۴/۲	افسوس آشیاں پہ مرے برق گر پڑی	ہے ہے کہ آشیاں پہ مرے برق ہے گری	"/۱۵۰
"/۳	پڑھتا ہے کون پرزے اڑاتا رہا وہ شوخ	خط پرزے پرزے کرکے اڑاتا	"/۱۴۹
"/۴	...... قافلہ یاروں کا چل چکا	.... لد چکا	"/"
"/"	ہم سے نہیں ہوا ابھی ساز سفر درست	اور ہم سے ہو سکا ابھی نہ ساز	"/"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۷۴/۱۰	پھر نہ دیکھا اسے رکھ دی زمیں پر پشت دست	دیکھ اسے خورشید نے رکھ دی	سوم/۹۱
"/۱۱	اس کے کوچے میں مرا خون بنا دست بدست	اس کے مقتل میں	"/۹۲
"/۱۲	یوں ہی اس گل کو مرا نامہ گیا دست بہ دست	یوں ہی اس کو بھی مرا نامہ گیا	"/۹۲
۷۵/۲	.... نشتر پر خار ہے پنہاں	.... نشتر صد خار ہے پنہاں	۷/۴۵ الف
"/۳	جو کرتی ہے عاشق	جو کرتی تھی عاشق	"
"/۴	خوشی کو کیا کوئی ڈھونڈھے کہ نام	خوشی کا نام جو ڈھونڈھو تو نام	۷/۴۴ ب
"/۵	..... ہوئی جان زار سے	..... ہوئی جسم زار سے	"
۷۵/۶	اے دل تلاش یار میں پھرتا ہے تو عبث	اس چرخ خود مراد سے اس کے وصال کی	اوّل/۱۵۶
"/۹	.... کی وہ بھی سہی	.... کی وہ وہی سہی	۷/۴۶ ب
۷۵/۱۰	کیا وجہ جو آرام میں آیا ہے خلل آج	آرام و سکوں میں نظر آتا ہے خلل آج	اوّل/۱۵۶
۷۶/۱	آفاق میں کل عالم تصویر تھا جن پر	تھا ان کے بھی اوپر کبھی تصویر کا عالم	"/۱۵۷
"/"	.... وہی قصر و محل آج	.... جو یہ قصر و محل ...	"/"
"/۲	مدت سے ہمیں فکر تھی اثبات دہن کی	مدت سے تو ہم تھا ہمیں اس کے دہن کا	"/۱۵۷
"/"	عقدہ یہ ہوا جنبش لب سے تری حل آج	جنبش میں تنک اس لب کی یہ عقدہ ہوا حل آج	"/"
"/۳	اس لغزش مستانہ سے جاتے جو سنبھل آج	... لغزش و مستی سے جو جاتے ہیں سنبھل آج	"/"
"/۷	پڑھتے نہیں کیوں آپ کوئی تازہ غزل آج	... نہیں ہو تم جو کوئی شعر و غزل	"/۱۵۸
"/۸	.... جا بھی گھر اپنے طبیب	.... گھر کو اے طبیب	"/۱۵۹
/۹	میاں نے عیسیٰ سے	میں مسیحا سے	سوم/۱۰۳
"/۱۱	اس زلف کو جو شانے کی صورت لگائے ہاتھ	جوں شانہ جس نے ہاتھ لگایا ہو زلف کو	دوم/۱۰۹
"/۱۲	مجبور ہوں کروں یرقان کا علاج کیا	موئے سپید پر بھی یہ اتنی بری نہیں	"/"
"/"	نرگس سے کب ہو زردی رخسار کا علاج	نرگس کرے جو زردی	"/"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
،،/۱	تجھ سے میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ تلوار نہ کھینچ	.... کہ تو تلوار	اوّل/۱۶۱
،،/۲	آئینہ ہو جو الگ یار سے اتنا میں کہوں	وہ لگا آئینہ خانے میں تو لے آئینے	،،/،،
،،/،،	سامنے رہنے دے تو بیچ میں دیوار نہ کھینچ	میرے اور یار کے بیچ آن کے دیوار..	،،/،،
،،/۴	روکے کوئی سوار اسے کیا عناں کی طرح	کس طرح کوئی روک رکھے اس کو کیا کرے	دوم/۱۱۷
،،/۵	ممنوں ہوں کس طرح نہ سگ کوئے یار کا	..... ہوں میں جی سے سگ	،،/،،
،،/۷	تم گھر میں جائے غیر کے راحت سے سو رہے	تم جا کے گھر میں غیر کے واں سو رہے میاں	،،/۱۱۸
،،/،،	آنکھوں میں اپنی رات کٹی پاسباں کی طرح	آنکھوں میں رات کاٹی میں یاں پاسباں...	،،/،،
،،/۹	بولی کبھی نہ مصحفی خوش بیاں کی طرح	...... مصحفی سے خوش زباں کی...	دوم/۱۱۸
،،/۱۱	جنبش میں ہے وہ ابروئے خمدار سے طرح	چلکے ہے کچھ وہ ابروئے	سوم/۱۰۸
،،/۱۲	سینے سے تیرے جلوہ نما ہے ضیائے صبح	سینے سے جلوہ گر ہے ترے ابتدائے صبح	دوم/۱۱۹
،،/،،	گل کھاتی ہے	گل کھائے ہے	،،/،،
،،/۱۳	اے ماہ حاتگی ترے برقع کو دیکھ کر	اے ماہ شستگی ترے برقع کو دیکھ کر	،،/،،
۷۸/۲	.... اٹھا تھا کر اب تلک	.... تھا جواب تلک	،،/،،
،،/۳	.... جو ہو مطلوب وصل دوست	.... جو تو چاہے ہے وصل ...	،،/۱۲۰
،،/۵	دیکھ کر اے گل گلستاں میں ترے آنے کی طرح	دیکھ اس رشک پری کے باغ میں آنے ...	اوّل/۱۶۵
،،/۶	.... کو اے ہم نشیں	.... کو تو ہم نشیں	،،/،،
،،/،،	ہاتھ ساعد سے جدا کر تو مرا شانے کی طرح	..... جدا ہووے مرا شانے	،،/،،
،،/۷	گر نہیں ہے محفل عالم میں کوئی شمع رو	میں بھی ہوں اس شعلہ سرکش کا عاشق آسماں	،،/،،
،،/،،	آسماں پھرتا ہے کس کے گرد پروانے کی طرح	رات دن پھرتا ہے جس کے	،،/،،
،،/۸	ایک دم حقے میں میرے ایک دم غیروں کے پاس	گاہ حقے میں مرے گاہ بہ کام دیگرے	،،/۱۶۶
،،/،،	صاف ہے اس دولت دنیا میں پیمانے کی طرح	ساری اس کی چشم میں نکلے ہے پیاسے...	،،/،،

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۱/۷۸	لباس پہنے ہوئے ہے وہ شوخ ...	... پہنے ہے اکثر وہ	۱۲۲/دوم
۱۲/"	دل گداختہ پہلو میں یوں نظر آیا	.... پہلو سے یوں	۱۲۳/"
"/"	کہ جیسے کورۂ حدّاد میں ہو آہن سرخ	... کورۂ آتش میں ہوئے آہن...	"/"
۱۳/"	کہ ہم کو آئے نظر........	کہ مجھ کو آئے نظر.......	"/"
۱۴/"	شہید اگر نہیں	شہید گر نہیں	"/"
"/"	تو رنگ خوں سے ہے کیوں مصحفی کا دامن سرخ	رہے ہے خوں سے کیوں مصحفی کا مدفن سرخ	"/"
۱/۷۹	میں چھیڑتا ہوں جو ان کو جلیس کہتے ہیں	... جو اس کو کہے ہے کٹ کے رقیب	۱۶۹/اوّل
۴/۷۹	اس پر خمار کے ہوں میں صدقے کہ ایک جا	اس چشم پر خمار کے صدقے کہ اک جگہ	۱۷۰/اوّل
۶/"	گلشن میں میرے داغ جگر سا کہیں نہیں	دیکھا نہ تیرے رنگ کا اک اس چمن کے بیچ	"/"
۷/"	..... ہاتھ میں ان کے	...... ہاتھ میں اس کے	۱۶۸/"
۷/"	.... ان کو یوں ہیں ابتدا سے سرخ	...... اس کو تو ہیں	"/"
۸/"	.... زرد ہو گئے	.... زرد ہو چلے	"/"
۱۰/"	یوں دل ہوائے دامن جاناں سے زندہ ہے	دل جی اٹھے ہے جنبش دامن میں یار کی	"/"
"/"	.... ہو کوئی	.... ہو کبھی	"/"
۱۱/"	معلوم اپنے رونے کا ہو کچھ تو ہم کو رنگ	گریے کا رنگ اپنے تو معلوم ہو ہمیں	۱۶۹/"
۱۲/"	کیا جس طرح میرے منھ پہ در بند	کیے جس ڈھب سے اس نے چاک در بند	۱۷۸/"
"/"	کرو یوہیں مرے چاک جگر بند	وہ کرتا کاش یہ چاک	"/"
۱۴/"	نہیں ہوتا ہے دل	نہیں ہوتا جو دل	۱۷۹/"
۱/"	.... کس راہ سے جائے	.... کس رہ سے جاوے	"/"
۲/"	مری آنکھوں سے باہر جائے کیونکر	.. .. باہر کیوں کر جاوے	۱۸۰/"
۴/"	قفس میں ہیں جو کچھ بے بال و پر بند	قفس میں تھے ہمارے مشت پر...	۱۷۹/"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۵/۸۰	بتو کاوش سے	بتاں کاوش	اول/۱۴۸
۹/"	پھڑکتا ہے بسان مرغ پر بستہ	..... ہے پڑا جوں مرغ	"/۱۴۹
۷/"	.... اس نے قاصد	.... اس نے یارب	"/۱۸۰
۱۲/۸۰	کچھ قدر مداح کی اپنے تو بھی	کچھ قدر شاعر با اخلاق پیش آ	۷/۵۱ ب
۷/۸۱	جب میں کرتا ہوں دیکھ کر اس کو	دیکھ اس گل کو جیب میں کرتا ہوں	اوّل/۱۸۶
۱۱/"	جھڑتی ہے جو مرے نفس واپسیں سے گرد	...... نفس آتشیں	سوم/۱۱۸
۱۲/"	جاتا ہوں میں جو برہنہ پا	جاتا ہوں گر میں برہنہ	"/"
۱۴/۸۱	.... کہ شبنم تمام شب	.... جو شبنم ..	سوم/۱۱۸
۲/۸۲	کاغذ سمجھ کر اس پہ ہی ہم کچھ رقم کریں	... سمجھ کے اس پہ بھی ہم کچھ کریں رقم	اوّل/۱۴۳
۲/"	رخت سفید کا ترے کشتہ ہوں کیا عجب	بے رنگ ہو گئے ہیں کچھ اس کا عجب نہیں	"/"
"/"	لالہ ہو میری خاک سے پیدا اگر سفید	لالہ ہماری خاک .... سپید	"/"
۴/"	گویا کہ ایک قطرۂ خوں جسم میں نہیں	گویا کہ قطرہ خون نہیں اس میں دیکھیو	"/۱۴۴
"/"	چہرہ ترے مریض کا ہے کس قدر سفید	چہرہ مریض کا ہے ترے کس قدر سپید	"/"
۵/"	ہے ہجر یار میں یہ مری چشم تر کا رنگ	کچھ بن یہ رنگ ہے مری چشم پر آب کا	"/"
"/"	ہو جس طرح کسی کا سپیدی سے گھر سفید	ہوئے کسی کا جیسے سپیدی سے گھر سپید	"/"
۹/۸۲	شتاب قتل کر اب کیا	کرے گا ذبح تو پھر کیا	۷/۵۳ الف
"/"	کہ جاں میری اسیری	کہ جاں مری بھی اسیری	"
۸/"	.... میں پھول نہ رکھ	.... میں گل کو نہ رکھ	"
۱۱/۸۲	.... ہے قفس سے نہ ذبح کرتا ہے	...... ہے مجھ کو تو نہ ذبح کرتا ہے	۷/۵۳ ب
۲/۸۳	شوق میں لکھیے	شوق سے لکھیے	اوّل/۱۸۶
۱۵/۸۳	کلیات میں اس شعر کے دونوں مصرعے الگ الگ اشعار میں موجود ہیں۔		جلد ا/۱۲۴-۱۲۵

غزل/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۸۳/۳	پرزے پرزے جیسے ہونا ہو وہ لکھے نامہ	... پرزے جو کوئی ہو سو لکھے نامہ شوق	اول/۱۸۶
"/۴	.... یوں تو وہ پڑھتا	.... یوں تو تو	"/۱۸۵
"/"	.... کوئی در پر کاغذ	.... ترے در پر کاغذ	"/"
"/۶	...... سر پہ آ گیا	.... سر پر آ گیا	"/۱۹۲
"/۷	مد نظر بیٹھے جو نہ تھے اس کے سامنے	تھا دیدنی ہی حال مرا تب تو رہ روں	"/"
"/"	کیوں بڑھ لے گیا مری تصویر کھینچ کر	اس کو سے لے گئے مری تصویر...	"/"
"/۹	اس حسن لازوال	اس حسن لایزال	"/۱۹۴
"/۱۰	پیکاں و دل ہیں ایک کماندار دیکھ تو	مت کھینچ سر کو تیر کے یوں ورنہ تو میاں	"/"
"/"	..... بدن سے مرے	...... جگر سے مرے	"/"
"/۱۱	جاتا میں اپنے پاؤں	جاتا تھا اپنے پاؤں میں	"/"
"/۱۲	لالے اگتے ہیں شہیدوں کی لحد سے اب تک	لالہ سر کھینچے ہے خاک شہدا سے اب	دوم/۱۳۱
۸۴/۱	.... پس پھر گئے آپ	...... بس پھر	دوم/۱۳۰
"/۲	...... شے کر ہوئے نادم کیسے	..... دے کر کے پشیمان ہوئے	"/۱۳۱
"/"	.... مسیحا کو دوا دکھلا کر	.... مسیحا سے	"/"
"/۳	کیا قیامت ہے کہ وہ شوخ چھپا لے پھر منھ	پھر قیامت ہے جو شوخ چھپا لے منھ کو	"/"
"/۴	نیچے جاتے ہیں ہم دل کو تو کہتے ہیں رقیب	دل کو ہاتھ اس کے بیچوں ہوں تو	"/"
"/"	لے چلو تم اسے	لیجیو تم اسے	"/"
"/۵	نامہ بر کہیو اس بت سے جدائی کا گلہ	کہیو قاصد مرے پیارے سے	"/"
"/۶	حسن کہتا ہے کہ عارض سے الٹ دے پردہ	.... ہے اسے پردہ اٹھا دے، پر شرم	"/۱۳۰
"/"	شرم کہتی ہے اسے منھ کو چھپا دکھلا کر	یوں سکھاتی ہے کہ لے منھ کو	"/"
"/۸	مصحفی میں تو اسے حال چلا دکھلا کر	مصحفی میں اسے حال اپنا چلا	"/۱۳۱

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۸۴/۹	یوں پردہ ہے اس کافر بے پیر کے منہ پر	یوں ہے وہ نقاب اس بت بے پیر...	دوم/۱۲۸
،،/۱۰	کیا جانئے کسے ذبح کیا تو نے ستم گر	...... ذبح کیے آئے ہے کافر	،،/،،
،،/۱۱	ہے غیر کی خواہش جو ترے دل میں تو ہو یار	گو غیر کی خواہش ہے ترے ... تو ہوئے	،،/،،
،،/۱۲	...... صید کی مرغانِ حرم میں	.... صید کی کچھ صید حرم	،،/،،
،،/۱۳	برسات میں شق ہوتی نہیں بھیگ کے دیوار	.... شق پڑتی نہیں اس میں منعم	،،/،،
،،/،،	.... مری تعمیر کے منہ پر	.... تری تعمیر.....	،،/،،
،،/۱۴	رخ جس نے کیا تیری طرف آنکھ نے تیری	منہ جس نے کیا تیری طرف چشم نے تیری	،،/،،
،،/،،	تیر مژہ مارا اسے خنجر کے منہ پر	جو تیر کے مارا اسی	،،/،،
،،/۱۵	لازم ہے تجھے قدر مری زخم کہن کی	مت چشم حقارت سے مرا زخم جگر دیکھ	،،/۱۲۹
۸۵/۱	اس ترک تیغ زن کو مرے دل کی کیا خبر	اس تیغ زن کو یارو مرے دل سے کیا خبر	اول/۱۸۹
،،/،،	.... بسمل کی کیا خبر	.... بسمل سے کیا خبر	،،/،،
۸۵/۲	آوارگان عشق کو منزل کی کیا خبر	آوارگان شوق کو منزل سے کیا خبر	اول/۱۸۹
،،/۳	.... عیش کی محفل کی کیا خبر	.... عیش کی محفل سے	،،/،،
،،/۵	ناگاہ اڑا دینے	یک بار اڑا دینے........	،،/۱۹۵
،،/۶	ظاہر میں نہیں حکم مرے قتل کا اچھا	ظاہر نہ کیا کر تو مرے قتل کو اس سے	،،/۱۹۶
،،/،،	آنکھوں سے اشارہ سو جلاد کیا کر	آنکھوں میں اشارہ سوئے جلاد...	،،/،،
،،/۷	ممکن نہیں ہم شیخ تری	کیا ذکر ہے ہم شیخ تری..	،،/،،
،،/،،	تو اپنے مریدوں سے یہ ارشاد	.... مریدوں ہی کو ارشاد....	،،/،،
،،/۹	ڈرتا ہوں میں سینہ کہیں پھٹ جائے نہ تیرا	ڈرتا ہوں کہ تیرا کہیں سینہ نہ ترق جائے	،،/،،
،،/۱۰	دیکھی ہے نورتن کی پھبن جب سے ڈنڈ پر	کندن سے نورتن کی پھبن دیکھ ڈنڈ پر	،،/۱۹۷
،،/۱۱	سنتا ہوں شیخ شہر بہت ہے خضاب دوست	از بس خضاب دوست ہیں مت سے شیخ جی	،،/،،

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
٨٥/١١	رہتی ہے اس کے ہاتھوں	رہتی ہے ان کے ہاتھوں	اول/١٩٧
"/١٢	ہوا تو آکے سبب اسباب	ہوا تو آکے شب، اسباب	"/١٨٨
"/١٣	.... گل کریں احباب	.... گل کرے ناصح	"/١٨٩
"/١٤	کہاں گئے تھے میاں مصحفی بتاؤ تو	گئے کہاں تھے میاں مصحفی	"/"
٨٩/١	ہے آئنے میں اس کے خط	ہے اس کے آئینے میں خط	"/١٩٢
"/٢	.... کشتوں کو پامال کردیا	.... کشتوں کو	"/"
"/"	پھر خدا کرے کوئی اس	کیجو خدا کے واسطے اس	"/"
"/٣	نالوں سے اپنے ہوگا بپا اور تازہ حشر	اک حشر تازہ ہوئے گا دیوان حشر میں	"/"
"/٤	مشتاق بوسہ رکھتے ہیں پنہاں پر نظر	.... منہناں	"/"
"/٥	ایسا یہ دل غنی ہے کہ چھوڑوں ہی مصحفی	اتنا یہ دل غنی ہے کہ بندے کی مصحفی	"/"
"/٦	کرتا نہیں کبھی میں زر و مال پر نظر	نے چشم جاہ پر نہ زر	"/"
٨٦/٨	بڑھ کے اک دم سے نہیں گلشن ہستی کی بہار	اک دو دم بیش نہیں گلشن	اوّل/١٩٣
"/٩	منہ سے برقع نہ کسی روز اتارا آخر	.... برقع کو مری جان اتارا	"/١٩٨
"/١٠	کام بجلی کا کرے گا	کام آتش کا	"/"
"/١٢	رکھتا تھا جو بت کبھی زنار کمر پر	جس بت نے نہ باندھا کبھی	"/"
٨٨/٢	عجب ڈھنگ ظالم کی آنکھوں کا دیکھا	میں آنکھوں کا تیری عجب رنگ دیکھا	"/٢٠٠
"/٣	سر غیرت ہو زیب	سر چشم ہو	"/"
"/٤	ہوا جلوہ گر چاند سارا زمیں پر	.... چاند تارا	"/٢٠١
"/٦	مدت سے اپنا کشور دل بے چراغ ہے	مدت سے شہر دل کا مرے بے چراغ ...	"/٢٠٢
"/٨	تو مصحفی کے دل کو پٹکنا نہ ہاتھ سے	مت مصحفی کے دل کو پٹک اپنے ہاتھ سے	"/"
"/١١	...... فلک کا گلہ	..... فلک سے گلہ	"/٢٠١

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۲/۸۲	...... ہوس میں رہا	...... ہوس میں ہوا	۲۰۲/اوّل
۱۳/"	ظالم رکھ اپنے ہاتھ کو........	چل بے رکھ	"/"
۱۴/"	کشتے کا تیرے اور نہ ہم کو ملا نشاں	مدفون کا تیرے کھوج نہ ثابت ملا مگر	۲۰۱/"
۱۵/"	دو چار استخواں	اک چند استخواں	"/"
۱/۸۰	.... تو گلے سے مرے لگ	...... گلے سے کبھی لگ	۱۹۵/"
۲/"	ہم تو ہمدم ہیں ترے غیر......	ہم تو اپنے ہیں میاں غیر.......	"/"
۳/"	.... سمجھ لوں گا کبھی	.... سمجھ لوں گا میں خوب	"/"
۴/"	..... غیروں کی تربت	..... اوروں کی تربت	"/"
۵/"	ہو جو کچھ کام کبھی ہم سے بھی فرمایا کر	کبھی کچھ کام تو ہم کو بھی تو فرمایا کر	"/"
۸/"	آخر گئے رستے تجھ کو وہ	.... گئے رہی تجھ کو	۱۹۰/"
۱۰/"	رونے لگا میں آخر کچھ ملتا	آخر کو رو دیا میں کچھ	"/"
۱۱/۸۸	دل اس کو دے دیا تھا کچھ آشنا....	میں اس کو دل دیا تھا یار آشنا....	۱۹۰/اوّل
۱۲/"	کیا جلتے زیر لب کیا اس نے کہا سمجھ کر	اس نے بھی زیر لب ہی کچھ کچھ کہا....	"/"
۱۴/۸۸	جو گیا یہاں سے گیا حسرت و ارماں لیکر	یہاں سے کیا کیا نہ گئے حسرت و حرماں لیکر	۸۹ب/۷
۱۵/"	کس قدر شاد ہوا کرتی ہے جی ہی جی میں	جی ہی جی بیچ بہت شاد ہوا کرتی ہے	"
"/"	تری آنکھوں کی بلائیں	ترے عارض کی بلائیں	"
۲/۸۹	.... مجھے دونوں سے	..... مجھے ہر یک سے	۹۰الف/۷
۴/۸۹	ساتھ آیا ہے	ساتھ آتا ہے	۹۰الف/۷
۷/۸۹	آئے گلی سے اس کی ہم خون میں نہا کر	آئے تری گلی سے ہم	۱۹۹/اوّل
۱۰/"	طائر ہے کون ایسا مشتاق ہے جو اس کا	مت اس چمن کے یارو تم گل کا رنگ پوچھو	۲۰۰/"
۱۱/"	پلکوں سے گر پڑیں تو	پلکوں سے گریں تو........	"/"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۸۹/۱۳	رکھی ہے آج اس نے سروہی	قاتل نے پھر رکھی ہے سروہی	۵۸/۷ ب
۸۹/۱۵	کب میں نے تیز گل کی طرف کی کبھی نظر	دیکھا ہے کب میں گل کو یا اس کا خیال ہے	,,
,,/۱۶	اک لحظہ چھوٹتا نہیں	یک لحظہ چھوڑتا نہیں	,,
,,/۱۷	.... ہیں کہ کرتے ہیں بعد قتل	.... ہیں جو کرتے ہیں بعد قتل	,,
۹۰/۵	کس طرح وہ سلجھائے	کس طرح سے سلجھائے	دوم/۱۳۶
,,/,,	جو ہاتھ کہ رہتا ہو گریباں...	یہ ہاتھ تو رہتا ہے گریباں...	,,/,,
,,/۷	.... دل پہ تاسف	.... دل کا تاسف	,,/۱۳۷
,,/,,	.... پنجۂ مژگاں	..... صف مژگاں	,,/,,
,,/۱۰	شعلہ کی طرح دل جو بھڑک اٹھتا ہے ہر دم	میں آہ کے شعلے سے بھڑک اٹھا ہوں سارا	,,/۱۴۳
,,/,,	کیا جانے کدھر کو گئے	کیا جانیے کیدھر گئے	,,/,,
,,/۱۱	نازکی اس کمر کی کیا کہیے	لاغری اس کمر کی تو دیکھو	,,/۱۳۹
,,/۱۵	زخم اس تیغ کے ہیں میرے تن لاغر پر	زخم سینے میں لگے ہیں مرے اس تیغ کے یوں	,,/۱۴۱
۹۱/۲	ہاتھ جس طرح کہ جاڑے میں رہیں مجمر پر	ہاتھ جاڑے میں رہیں جیسے سدا مجمر پر	,,/,,
,,/۳	لہراتے ہیں کافر جو ترے بال	کافر یہ جو بکھرے ہیں ترے بال	,,/۱۴۴
,,/,,	.... جال ہوا پر	.... جال ہوا پر	,,/,,
,,/۴	برباد گلستاں میں ہوا کون یہ طائر	بلبل وہ ہوا کون گلستاں میں کہ جس کے	,,/,,
,,/۵	گھر گھر کے نہیں ابر سیہ آتا ہے ساقی	یہ ابر سیہ تاب نہیں اٹھ کے گیا ہے	,,/,,
,,/,,	مستوں کا یہ ہے نامہ	عاشق کا ترے نامہ	,,/,,
۹۱/۶	..... اب تک ہے آسماں	..... ہے اب بھی آسماں	دوم/۱۴۶
,,/۷	گلزار میں گئے وہ جس دن کماں لے کر	جب وہ گیا چمن میں لے ہاتھ میں کماں کو	,,/,,
,,/۸	صیاد بلبلوں نے کیا کیا نہ داغ اٹھائے	مرہی گئے نہ بلبل صیاد کیا کیا یہ	,,/۱۴۷

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۹۱/۶	سکھنا نہ تھا قفس کو دیوار بوستاں پر	.... دیوار گلستاں پر	دوم/۱۴۶
〃/۱۰	.... وہ ماہ چل دیا تھا	.... وہ مہ چلا گیا تھا	〃/۱۴۳
۹۲/۱	آیا جو وہ بت تیر.........	آیا جو وہ گل تیر.........	〃/۱۲۹
〃/۲	گلیوں میں نہ راتوں کو تو لے ماہ لقا پھر	راتوں کو تو گلیوں میں نہ لے	اوّل/۱۹۱
〃/۳	یہ دیدۂ تر وہ ہیں اگر جوش پر آئیں	... تر یہ ہیں کہ گر جوش پر آویں	〃/〃
〃/۴	باندھ آیا ہے کمر.........	باندھ آیا تھا کمر.........	〃/۱۹۶
〃/〃	.... کل ہم	.... ہم کل	〃/〃
〃/۵	کل بمشکل لے گئے تھے	کل یہ خواری لے	〃/〃
〃/۶	ساتھ پیکاں کے نکل آیا جو دل لپٹا ہوا	کل جو پیکاں ساتھ اپنے دل لئے نکلا مرا	〃/〃
۹۲/۸	شعلہ ہے یا یہ شرر.......	برق ہے یہ یا شرر	۷/۵۶ب
۹۲/۹	چشم مردم کش ہے تیری	چشم مردم کش نے تیری	۷/۵۷الف
〃/۱۱	خاتمہ حسن حسیناں کا ہوا ہے تجھ پر	خاتمہ حسن کا خوباں کے ہوا تجھ پہ ہے	〃ب
〃/۱۲	.... میری یہ اثر دکھلایا	.... میری ہوا اثر اس کو کیا	〃 〃
۹۳/۲	.... سے نہ ہو نا امید	.... سے تو نومید نہ ہو	۷/۵۸الف
〃/۳	یہی نالے ہیں تو دکھلائیں گے تاثیر آخر	کر رہیں گے یہ دم سرد بھی تاثیر آخر	〃
〃/۴	.... دی اپنی کلاہ پر	.... دی ترچھی کلاہ پر	۷/۶۴الف
〃/۶	چینی بنا ہے گل..........	چینی بنی ہے گل	〃
〃/۸	گرتی ہے برق بھی تو گلیم سیاہ پر	اکثر گرتی ہے (گرے ہے) برق گلیم سیاہ پر	〃
۹۳/۱۱	.... گلے سے لپٹ گئے	.... گلے میں لپٹ گیا	〃ب
〃/۱۳	کیا آسماں سے ہے مجھے کام مصحفیؔ	کیا کام آسماں سے مجھے میں نے مصحفیؔ	۷/۶۵الف
۹۴/۱	...... گر بت پردہ نشیں یہ تو	.... گر صنم پردگی یہ تو	۷/۶۶الف

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱/۹۴	...... میں آنکھ سے	...... میں چشم سے	۴۰/۷ الف
۲/"	ایسا تو ظلم بلبل	ہے ہے یہ ظلم بلبل	"
۳/"	تو اپنی سرگذشت	اپنی تو سرگذشت	"
۴/"	یہ آئینے میں یار سے کہتا ہے عکس یار	کہتا ہے آئینہ میں ترا عکس تجھ سے یوں	" ب
۴/"	ہاں مجھ کو دیکھ سیر گل و بوستاں نہ کر	مجھ کو ہی دیکھ سیر گل و گلستاں نہ کر	۴۰/۷ ب
۷/"	.... آنکھوں سے قاتل کھول کر	.... آنکھوں کی قاتل کھول کر	"
۸/"	چوری چوری جب کبھی جاتی ہے مجنوں کی طرف	چوری چوری ناقہ کو ہانکے ہے جس دم سوئے نجد	"
۱۰/"	.... عاشق پہ رویا زار زار	.... عاشق پہ لب کا ٹا گیا	۴۹/۷ ب
۱۲/"	پاؤں رکھتا بھی نہ تھا	پاؤں رکھتا ہی نہ تھا	۵۰/۷ الف
۲/۹۵	تھا تمنا میں مری نامہ بری کی بیتاب	ہوس نامہ بری میں مری مرتا تھا تبھی	" ب
"/"	ابھی بیٹھنے سے	ابھی بیٹھنے سے	" "
۳/"	جب تھے جوان تھا	ہم تھے جواں تو تھا	۴۲/۷ الف
۵/"	ہے جی میں شب ہجر	چاہوں ہوں شب ہجر	"
"/"	.... نہیں ہوں میں روادار	.... نہیں خود میں روادار	"
۶/"	.... لئے ہیں بتوں سے	.... لئے ہیں بتاں سے	"
"/"	پر ملتے ہیں معشوق نصیبوں سے وفادار	یہ حق کی عنایت ہو جو معشوق وفادار	"
۷/"	گر ہم شب ہجراں میں نہیں دل کے عزادار	گر ہم شب ہجراں میں ہیں دل کے عزادار	" ب
۸/"	نام ست فقط مصحفی خستہ دگر ہیچ	نامے بجہاں ماندہ و دیگر ہمہ ہیچ است	"
۱۵/۹۵	.... صیاد اس کو باغ سے	.... صیاد بلبل کے تئیں	دوم/۱۴۵
"/"	مرد کے بلبل نے کہا تیری	منہ سے نکلا اس کے یہ تیری	"/"
۱/۹۶	.... وفا کا پھر ہو ہم کو اعتبار	.... وفا کا معتقد ہوئے کوئی	"/"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۶/۹۹	.... اک دن دیکھنا	.... اک دن دیکھیو	۷/۴۳ الف
۸/"	لے نہ جاؤ باغ میں مجھ کو	باغ میں مت لے چلو مجھ کو	" ب
"/"	.... دیکھوں میں گریباں بہار	.... دیکھوں گا گریباں بہار	"
۱۲/۹۹	یاد آتا ہے جس وقت وہ پیار اترا لفتشا	یاد آئے ہے جب مجھ کو ترے پیار کا لفتشا	سوم/۱۴۰
۳/۹۷	... . کل اس نے مصحفی	...... شب اس نے	"/۱۴۳
"/۴	.... دوڑے کیسے گلاب لیکر	...... دوڑے دوڑے ہی ...	"/۱۴۵
"/۵	خدا کرے کہ دکھے سر ترا کبھی مجھ سے	... کرے جو ترا سر دکھے تو مجھ سے کہے	"/۱۴۶
۹/۹۷	جلوں نہ کیوں کہ خبر مجھ کو دی ہے قاصد نے	یہ سوز دل نے خبر مجھ کو دی تھی اے قاصد	سوم/۱۴۶
"/۱۰	خون فرہاد بہے ..... اس سے	خون فرہاد جہے ..... ان سے	"/۱۴۷
۱۲/۹۷	.... ہو گا ہوں میں وہ رہرو	.... ہوں گا میں وہ ہوں جس نے	۷/۵۴ ب
"/"	دئے ہیں تازیانے کھا کے بوسے دست رہزن پر	دئے ہیں تازیانہ کھا کے بوسہ دست رہزن پر	"
۲/۹۸	لگیں تلواریں چلنے اس ادا پر بانکوں ترچھوں میں	لگی تلوار چلنے اس ادا پر بانکے ٹیڑھوں پر	"
"/۵	فلک نازک دلوں کا بے جگر بیدھو نہیں رہتا	فلک رہتا نہیں نازک دلوں کا بن جگر بیدھو	"
۷/۹۸	گراں قمری کو کب ہے طوق اپنا اپنی گردن پر	گراں لگتا نہیں قمری کو اپنے طوق گردن پر	۷/۵۴ ب
۸/"	جہاں آتش پہ رکھا	جہاں آتش میں رکھا	"
۱۱/"	روش یہ ہے تو ٹھوکر کھائیں گے سر پائے مشتاقاں	قدم یہ ہیں تو ٹھوکر کھائیں گے سرہائے مشتاقاں	"
"/"	ادا یہ ہے تو تلواریں چلیں گی تیری چتون پر	روش یہ ہے تو تلواریں چلیں گی طرز چتون پر	"
۱۲/"	وہ اسباب سفر اے مصحفی ہمراہ کیا رکھیں	نہیں اے مصحفی رکھتے جو اسباب سفر ہمرہ	۷/۵۵ الف
"/"	تجرد میں ہو جن کو عرف کچھ عیسیٰ کے سوزن پر	تجرد میں انھوں کو حرف ہے عیسیٰ کے سوزن پر	"
۱۵/"	دل جلاد ہے سختی میں	دل معشوق ہے سختی میں	" ب
"/"	کیا کرتا ہے خنجر تیز میرے سنگ مرقد پر	میں سل سمجھوں اسے رکھے وہ برگ گل جو مدفن پر	" "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۶/۹۸	جیا قرباں شوخی پر لوا صدقے ہے چتون پر	حیا قرباں شوخی ہے نگہ صدقے ہے چتون پر	۱/۵۵ الف
۱۷/"	.... گتھی کیا لطف دیتی ہیں	.... گتھی یہ لطف دیتی ہیں	"/"
"/"	تماشا ہے جو ہو ناگن کوئی اسوار ناگن پر	سوار اک او ر ناگن دوسری ہو جیسے ناگن پر	"/"
۲/۹۹	عجب کیا کام بے قدروں سے نکلے گر امیروں کا	جہاں میں کام بے قدروں سے نکلے ہے امیروں کا	" ب
۳/"	.... کی دھڑی ایسے	.... کی دھڑی جس نے	" الف
"/"	جو ہر دم تیز ہے خونریزی گھاٹے سوسن پر	کمر باندھے ہے خونریزی کی خاطر برگ سوسن پر	" "
۴/"	...... پھنور ہے پر دھیان اتنا بھی	...... پھنور کھو پر دھیان اتنا بھی	" ب
۶/"	...... عزیمت ایسی نعل پائے توسن پر	.... عزیمت اب کی نعل پائے توسن پر	"/۵۶ الف
۱۰/۹۹	کس کے مجروح ہیں مدفوں یہ تہ خاک ہنوز	... مجروح یہ مدفون ہیں تہ	دوم/۱۴۸
۱۲/"	ابتدا عشق کی ہے لے دل صدچاک ہنوز	ابتدا عشق کا ہے لے دل غمناک ہنوز	"/"
۱۳/"	.... ہے اس کوچے میں	.... ہیں اس کوچے	"/"
۱۴/"	... آنکھیں یہ دیکھی ہیں کہ جو جاری ہے	... آنکھیں میں دیکھی ہیں جو ٹپکے ہے پڑا	"/"
۲/۱۰۰	...... یہ جوش جنوں	...... یہ دشت جنوں	"/۱۴۹
۳/"	طعمۂ تیغ ہوئے کوہکن و وامق و قیس	یا رما رسے گئے سب کوہکن	"/"
۶/"	شاید نہیں ہوئی	شاید ہوئی نہیں	اول/۲۰۳
۷/"	.... عاشق کا ہے خیال	.... عاشق سے کیا خبر	"/"
"/"	.... نہیں شاید ہوا ہنوز	...... نہیں اس کو ہوا	"/"
۸/"	آوارہ پھر رہی ہے چمن میں ہوا ہنوز	آوارہ چمن ہے نسیم و صبا ہنوز	"/"
۹/"	.... مصحفی نے کہیں اسکو ایک دن	.... مصحفی کو کہیں اس نے ایک دن	"/۲۰۴
۱۱/"	ساون کا مہینا ہے ترے ہجر میں ہر روز	ساون کا سا گذرے ہے یہاں مجھ پہ تو ہر روز	"/۲۰۵
۱۴/"	.... ہے وہ طول وطویل	.... ہے یہ طول	"/۲۰۶

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۰۱/۱	آچکا خط بھی سرِ مو	آچکا خط یہ سر	اول/۲۰۷
"/۲	قصّہ اک وار میں	قصّہ اک تیغ میں	سوم/۱۵۱
"/۶	اس باغ میں رعنا نہیں محتاج تکلف	اے مصحفی رعنا	اوّل/۲۱۰
۱۰۱/۷	گلدستہ مرا ہاتھ ہے یا شہپر طاؤس	ساعد نظر آتا ہے مرا شہپر	"/"
"/۸	..... سانپ کی صورت	...... مار کی صورت	"/"
۱۰۱/۱۰	یوں اس دل آوارہ میں ہیں داغ بتوں کے	..... دل سی پارہ میں ہیں داغ بتاں کے	اوّل/۲۰۹
"/۱۱	...... وضع پہ کب رنگ فلک ہے	.... وضع نہیں رنگ فلک کا	"/۲۱۱
"/۱۴	مصحفی تیغ ناز خوباں سے	مصحفی دست و تیغ خوباں سے	"/۲۱۲
۱۰۲/۱	.... سے کہے وہ یار افسوس	..... جن کہے ہی یار	"/"
"/۳	... حصّے میں ...... کے	... قسمت میں ...... کی	"/"
"/۱۱	حسن گیسو کا ہے کیا یار کے رخسار کے پاس	کیوں نہ یہ زلف پھبے اب ترے رخسار...	"/۲۱۴
"/۱۲	قامت یار کا شیدا کوئی ہمسا کم ہے	حق تو یہ ہے کوئی کم ہووے گا ہم سا جانباز	"/"
۱۰۳/۱	تو نہ آئے گا تو دم تن سے نہ نکلے گا کبھی	کون آتا ہے عیادت کو دل زار کے پاس	"/۲۱۵
"/"	جمع کیوں لوگ ہوئے ہیں ترے بیمار کے پاس	لوگ سب جمع ہیں اس نرگس بیمار کے پاس	"/"
"/۲	مول لینے کا تو مقدور نہیں یوسف کے	ہم یہ وہ مایہ کہاں لیک ز روئے تقریب	"/"
"/۳	رو سیہ زلف کو کس طرح نہ سمجھوں میں رقیب	... کو کیونکر نہ کہوں اپنا رقیب	"/"
"/۴	آنے دیتا ہے ہمیں بزم میں اپنے وہ کب	ہم بہ منّت اسے اب گھر میں جگہ دیتے ہیں	"/"
"/"	... دم بھر نہ دیا	... ہم کو نہ دیا	"/"
"/۶	بیٹھنا صوفی کا اچھا نہیں میخوار کے پاس	بیٹھنا خوب نہیں صوفی کو میخوار	"/"
"/۷	ہم کو تو ہے اے گل ترے	رہتی ہے ہمیں اک ترے	"/۲۲۰
"/۸	ہے مرہم کافور کا ظلم اس پہ لگانا	ہے ظلم اسے مرہم کافور لگانا	"/"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۰۳/۹	جس زخم کو ہے	جس زخم کو ہو	اول/۲۲۶
''/۱۱	کس ساعت بد کی ہے بنا خانہ ...	... بد ہو گی بنا	''/۲۱۸
''/''	گھر کو مرے جب نہ تب آتش	.... گھر کے تئیں جب	''/''
''/۱۳	.... نہیں ہم بیٹھے	.... نہیں بیٹھے ہم	''/۲۱۶
''/''	مثل شمع سحری ہم کو	چوں چراغ سحری	''/''
۱۰۴/۲	آئینہ دل کی قدر کیا ہو	کیا جانے وہ قدر صافی دل	اول/۲۲۱
''/۴	دیکھ کر آئنے میں اپنی بہار ...	دیکھ آئینے میں وہ اپنی بہار ...	''/۲۲۳
''/۵	چشم الفت سے وہ ہوتا ہے ...	پیار کی نظروں سے ہوتا ہے ...	''/''
''/۶	.... اس سے دعوی	.... اس کے دعوی	''/''
''/۷	کھینچ کے جس دم تری تصویر گلستاں کو گئی	عالم نیند رخی کو تری تصویر کی دیکھ	''/''
''/۸	پر کسی نے نہ کیا پاک غبار عارض	کر نہ جھاڑا کسی نے ان کا غبار ...	''/''
''/۱۱	اللہ رے تری	اللہ تری	''/۲۲۲
۱۰۵/۱	.... کبھی نہ دیکھے	.... کبھو نہ دیکھے	''/''
''/۲	خال کے گرد ہے یوں چہرہ دلدار کا خط	یوں ہے اک دور فلک مرکز عالم کا محیط	دوم/۱۶۲
''/۳	ہم نے کیا کیا نہ ترے زخم ستم	ہم نے اک عمر ترے زخم	''/''
''/۴	.... اک لخت جگر لیتی جا	.... جگر کو لے جا	''/''
''/''	...... گلشن ہے یہی مرغ	...... گلشن کہ یہ ہے مرغ	''/''
''/۸	...... لا ہے مجھے زندگی	...... لا ہے ذرا زندگی	سوم/۱۶۲
۱۰۶/۲	.... کے ہوا عتبار شمع	..... کے ہے اعتبار	اول/۲۲۸
''/۲	کس طرح رشک آئے نہ اس کے نصیب پر	ہے رشک مجھ کو اس کے نصیبوں پہ کیا کہوں	''/''
''/۴	تاریک گو ہے راہ عدم ہوں گے ہم رواں	... گو ہو راہ عدم جاویں گے چلے	''/''

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۰۶/۴	کچھ وہ نہیں ہیں ہم کہ کریں انتظارِ شمع	کچھ ہم نہیں... جو کریں انتظار...	اوّل/۲۲۸
"/۵	ہیں زیرِ خاک دل پہ سہی قامتوں کے داغ	لے کر گیا ہوں داغ سہی قامتاں پہ خاک	"/"
"/"	کرتا مرے مزار	کیجو مرے	"/"
"/۹	..... میں شب بھر نہاں جلتی ...	..... میں یوں تو نہاں	دوم/۱۶۵
"/"	جیسے دل جلتا ہے مرا پر کہاں جلتی	دل جلے ہے جس طرح میرا کہاں	"/"
۱۰۶/۱۰	تو نہیں ہوتا ہے محفل میں تو اے علی دماغ	تو جو مجلس میں نہیں ہوتا تو پیارے تجھ بغیر	"/"
"/"	..... ہے مثلِ استخواں	.... ہے اور جوں استخواں ...	"/"
۱۰۶/۱۴	.... کا کھٹکا ہے اسے	.... کا خطرا ہے اسے	۷/۱۴ "
۱۰۷/۷	سرکشی سے ہے تجلی برق روز سے ضحاک وار	جب سے دیکھی ہے ترے شانہ پہ زلفِ سیاہ	" ب
"/"	اپنے زلف دود کو	اپنے جعد دود کو	" "
۱۰۷/۸	بزم سے اٹھوائی جاتی کب نہیں روزانہ شمع	دیکھ لو اٹھوائی جائے بزم سے روزانہ شمع	" "
۱۰۷/۹	کچھ نہیں پروا پرائی برق نے اس سے جو آنکھ	برق کی چشمک گئی جب آنکھ ہی اس سے چرا	" الف
۱۰۷/۱۰	تا نظر آئے اسے میری شبِ تیرہ کا حال	تا نظر آئے کچھ اس کو تیرہ شب کا اپنی حال	۷/۱۴ الف
"/۱۲	وصل کی شب بن گئی ابرِ فندق	وصل کی شب ہو گئی ہر فندق	۷/۱۵ "
"/۱۳	تا سحر کرتا تھا میں سیرِ گل	تا سحر کرتا تھا وہ سیرِ گل	۷/۱۶ ب
"/۱۴	تیرے اٹھ جانے سے محفل ہو گئی برہم عزا	ایک ہے جو اس کے فندق کی حنا کا رنگِ شمع	۷/۱۱ ب
"/۱۵	منہ دکھلائے شام کو کس طرح شب ...	منہ دکھائے (دکھلائے) کیونکے وقتِ شام شب ...	۷/۱۶ الف
"/۱۶	وہ تو ہو جا اس پر تصدق یہ کرے اس سے گریز	وہ تو ہووے اس پہ صدقے وہ کرے اس سے گریز	" "
۱۰۸/۱	اس نے پروانے کے تئیں صید اس نے	اس نے پروانے جلائے اس نے	" "
"/۲	مجلس حباب میں شب ہم گئے تو لطف کیا	مجلس ہستی سے وہ اور ہم جو تھے رخصت طلب	" "
"/۴	داغ سینے کا وہی ہے تختی ہجراں وہی	منعکس اس قد کا بھی آئینہ لوحِ مزار	" ب

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۰۸/۶	قطع کر راہ عدم ہو شب کو بے کھٹکے رواں	منزل ملک عدم طے کر تو بے کھٹکے ہی یار	۷/۶۲ ب
"/۷	...... فانوس کپڑے کی کوئی	...... فانوس جھونے کی کوئی	" "
"/۱۲	شب کہ تھا پیش نظر اس	شب کہ پیش دیدہ تھا اس	۷/۶۳ الف
"/۱۳	دل جلوں کے تن پہ ہے ہر پیرہن فانوس دار	جامہ جوں فانوس بہتر دل جلے کے تن سے دور	۷/۶۷ ب
۱۰۸/۱۵	دل میں روشن ہے جو یارب داغ.....	ہے مرے سینے میں روشن داغ.....	دوم/۱۶۹
"/"	صبح محشر تک نہ ہو گل یہ محبت.....	گل نہ ہو ہرگز الٰہی یہ محبت	" "
"/۱۶	یار کا نقش قدم تھا میری تربت.....	تھا ترا نقش قدم ہی میری	" "
۱۰۹/۱	داغ دل کو کیوں لئے پھرتا.......	داغ ڈے دل کو لئے پھرتا	" "
"/"	میں نے کیا اس کو	میں نے اب اس کو..........	" "
"/۲	.... مصحفیؔ ہنگام شب	.... مصحفیؔ اپنے تئیں	" "
۱۰۹/۶	بوسہ لانہ دست حنائی یار کا	بوسہ بھی ہم تو رنگ حنا کا نہ لے سکے	۷/۷۷ ب
"/۷	داغ سے روشن	آہ سے روشن	۷/۶۹ ب
"/"	میرے ہاتھ آیا ہے یہ شام	میرے ہاتھ آیا یہی شام	" "
"/۱۰	ہو گیا کیا سامنا اس روئے آتشناک سے	سامنے سے جب ہوا اس روئے آتشناک کے	" "
"/"	ہر گھڑی خس کو پکڑتا ہے جو زنداں میں چراغ	دمبدم پکڑے ہے خس کو اپنے زنداں میں چراغ	" "
"/۱۲	دیکھتا گر ڈال کر منہ کو گریباں	دیکھتا گر ڈال کر سر کو گریباں	۷/۷۱ الف
"/۱۳	.... نہیں آگاہ ہم	.... نہیں ہم کو خبر	" "
"/۱۴	جل گئے سو خرمن گل جب	جل گئے سو آشیانہ جب	" "
۱۱۰/۴	عکس داغ عشق میرے لخت لخت دل میں ہے	لخت لخت دل میں ہے عکس فروغ داغ عشق	سوم/۱۶۰
"/۵	.... ستارے ہجر میں دل پر مرے	.... ستارے شب کو نت دل	" "
"/۶	.... کس کو تو نے آج	.... کس کو جو تیری	اول/۲۲۹

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۱۰/۶	تا قبضہ جو بھری ہے لہو میں تمام تیغ	تا قبضہ بھر رہی ہے لہو سے تمام ...	اوّل/۲۲۹
"/۷	.... طرز خرام تیغ	.... طرز سلام تیغ	" "
"/۹	بچانہ ابرو و مژگان یار سے کوئی	نہ بچ کے آیا کوئی اس کے ابرو و مژگاں سے	" ۲۳۰
"/۱۰	.... خونا میں نہائی تیغ	..... خوں میں اب نہائی ...	" "
"/۱۱	جھپٹ کے چوم لیے میں نے دونوں ہاتھ اسکے	میں ہاتھ چوم لئے اس کے دوڑ کر دوں ہی	" ۲۳۱
۱۱۱/۱	...... بے سرخی	......بن سرخی	" "
"/۲	دیا ہے ماہ کو	کیا ہے ماہ	" "
"/۴	.... پہلو کو دیکھو	.... پہلو سے دیکھو	" "
۱۱۱/۶	ہجر کی شب چاہیے کیا لے بت پر فن چراغ	گو دھرا ہو سامنے با آتش و روغن چراغ	۷/۷۴ الف
"/۷	بجھ گیا ہو جس	بجھ رہا ہو جس	" "
"/۸	.... اپنے بالا دست کو	...... اپنے غالب دست کو	۷/۷۵ الف
"/۹	.... دنیا سے بعد مرگ ہم	...... دنیا سے یعنی بعد مرگ	" "
"/۱۰	ہو نہیں سکتا چراغ	کس طرح ہووے چراغ	" ب
"/۱۱	دل نہایت تنگ ہے جب سے چھٹا وہ جامہ زیب	خانۂ چشم مور سے رکھتا ہوں میں تاریک و تنگ	" "
"/"	چاہیے ہو اس مکاں کا دیدہ	چاہیے اس گھر کا ہووے دیدہ	" "
"/۱۲	تشنہ دیدار کی جاتی نہیں تا زیست پیاس	تشنگی عاشق کی جیتے جی تلک جاتی نہیں	۷/۷۶ الف
"/۱۳	جس طرح ہوتا ہے آتش	سچ ہے کرتے ہیں سب آتش	۷/۷۵ ب
"/۱۵	مصحفی شمع تجلی	مصحفی برق تجلی	۷/۷۶ الف
۱۱۲/۲	.... تو حیران رہ گیا	.... تو پھر آہ رہ گیا	اوّل/۲۳۲
"/۳	کھینچتا ہے ہر کشش میں کماندارہ دل مرا	ہر اک کشش میں اس کی کھنچا جاہے جی مرا	۲۳۲/"
"/۴	...... ساری خلق	...... ساری بزم	۲۳۲/"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۱۲/۵	آیا نہ وہ تو صورت پروانہ جل گیا	پروانہ وار تو جو نہ آیا تو جل گیا	اول/۲۲۴
〃/۸	رہتی ہے جو گرد تیرے رخ کے	گرد گل ہار حلقہ زن ہے	〃/۲۲۵
〃/〃	کیا ہالہ ماہ	یا ہالہ ماہ	〃/〃
〃/۹	... بھلا ہے کیا ہے اب جینے کا لطف	... بھلا اب کیا سا جینے	〃/۲۲۶
〃/۱۰	..... پھیرا تو اس کا نور	..... پھیرا اور اس	〃/〃
〃/۱۱	.... ہے ٹکرے گریباں بہار	...... ہے چاک گریباں تنک بہار	〃/〃
〃/〃	ان سے معشوقوں کے لوچا چاہیے سینے کا لطف	ایسے معشوقوں .... کینے کا .... [۱]	〃/〃
۱۱۳/۴	آنکھیں کس پرہیز سے کرتی ہیں دید	نظر میں کس ...... ہیں سیر	۲۲۷/〃
〃/۵	چاہیئے پرہیز اس سے مصحفی	عشق مت کر عشق مت کر مصحفی	〃/〃
〃/〃	دیکھ اے ناداں :.......	مان اسے ناداں	〃/〃
〃/۸	گالیوں سے ٹلیں نہیں ممکن	کوئی ان گالیوں سے ٹلتے ہیں	〃/〃
〃/۱۲	کسی سے میں نے از خود	کسی پر میں نہ یاں از	۲۲۸/〃
〃/۱۴	یہ اس کے حسن کی نیرنگیاں ہیں	یہ سب چھلّیں ہیں اس کی ہی طرف سے	〃/〃
〃/۱۵	عبث رسوا کیا یاروں نے مجھ کو	کیا رسوا عبث یاروں نے واللہ	〃/〃
〃/〃	مجھے تو دیکھنے کا اس کے تھا	مجھے اک دیکھنے کا اس سے تھا ...	〃/〃
۱۱۴/۳	.... ایذائے عشق	.... ایذائے خلق	〃/〃
〃/۴	.... غوغائے عشق	.... غوغائے خلق	〃/〃
۱۱۴/۵	کیا مورد عتاب فلک ایک ہیں ہمیں	کیا مورد عذاب فلک یک میں ہی ہوں	۷/۱۸ ب
〃/〃	تارے ہیں ہم پہ کیوں	تاسے ہیں مجھ پہ کیوں	〃 〃
〃/۶	.... نے مارا ہے مصحفی	.... نے رکھا ہے مجھے مار	〃 〃

[۱] دو اشعار کے دو مصرعے لیکر ایک شعر بنا لیا گیا ہے۔

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۱۴/۷	پرغش سا آگیا ہیں	.... آگیا وہیں.......	اوّل/۲۴۱
"/۸	پھر زلف کو ہوئی ہے	پھر جعد کو	"/"
"/۱۲	پھر لی ہے آگ گل کی خبر وارِ عندلیب	پروانہ کیا اثر سے ہے چراغاں میں تو نہیں	"/"
"/"	پہنچا نہ کوئی شعلہ........	پہنچا جو کوئی..........	"/"
۱۱۵/۲	چمن ہے دیدۂ خونباری سے سرخ	ادھر آ دیکھ چشم خوں فشاں میں	"/۲۴۰
"/۴	خاک مزار بھی مری جلتی ہے اب تلک	تربت کی میری خاک سی جلتی....	جلد سوم/۱۶۷
"/۶	نظارہ بازِ گل کے اڑا لے گئے مزے	.... بازدید بھی گل کا اڑا گئے	"/"
۱۱۵/۸	ہے طرفہ یہاں موسم باراں......	یہ طرفہ کہ یہاں موسم باراں	۱۸/الف
"/۱۰	.... رنگ ان کی لبوں پر	.... رنگ اس کی لبوں پر	" "
۱۱۵/۱۱	..... تجھے جلوہ نما	.... جلوہ کناں	اوّل/۲۴۴
"/"	..... ہم نفسو	...... ہم نفساں	"/۲۴۵
۱۱۶/۱	کب مثل روئے یار ہوا.........	ہرگز نہ تیری سو دنسا ہوا........	۱۵/ب
"/"	شبنم نے کی چمن میں بہت.......	شبنم نے کی اگرچہ بہت.......	" "
"/۴	شاید چمن میں عطر لگا کر گیا تھا یار	شاید لگا کے عطر چمن میں گیا تھا یار	" "
"/۵	دشمن تو اس کی جان کا اے مصحفی نہ ہو	اے مصحفی تو جان کا دشمن نہ اس کی ہو	" "
"/۷	کان رکھ کر کبھی سن یار مری زاری دل	کان دھر کر ترے کوچے میں سنو زاری دل	"/۸۶
"/"	تا ہو معلوم تجھے حالِ گرفتاری دل	تا ہو معلوم تجھے دردِ گرفتاری دل	" "
۱۱۶/۸	پاس سے اس کو کسی دم نہ سرکنے دیتا	پاس سے اس کو شبِ غم نہ سرکنے دیتا	۸۶/الف
"/۹	بھاڑ میں جل کے پڑے چولہے میں....	بھاڑ میں جاؤ پڑو چولہے میں....	" "
"/"	.... اب مجھ سے تو غمخواری دل	...... اب مجھ سے بھی غمخواری دل	" "
"/۱۰	نہ ہوئی نکہتِ گل سے بھی	نہ ہوئی بادِ صبا سے بھی	" "

صفحہ/سطر	دیوانِ مصحفی	کلیاتِ مصحفی	جلد/صفحہ
۱۱۶/۱۲	ممکن نہیں ہے یہ کہ رکیں ہم سے اشک و آہ	مجبور ہوں میں کیوں کہ کروں ضبط گریہ و آہ	اوّل/۲۵۰
"/۱۳	...... جو لے کے وہ	...... کو لے کے وہ	"/"
"/"	شاید ہوئی ہے اس کو ہوائے...	اس بت کو پھر ہوئی ہے ہوائے...	"/"
"/۱۴	ملتا نہیں مجھے تو کوئی راز دارِ دل	...نہیں کوئی مجھے تو رازدارِ دل	"/۲۵۱
۱۱۷/۲	پیچ کیا رشک سے کھاتا ہے چمن میں سنبل	پیچ پگڑی کے تری رشک سے بل کھاتی ہیں	"/"
"/۳	..... ہماری قبر پہ	..... ہماری خاک پہ	"/۲۴۸
"/"	..... جذبِ دل نے	..... جذبِ عشق نے	"/"
"/۴	لائق ہے دیکھنے کی بہارِ جنوں مری	ہے دیدنی بہارِ جنوں کی مرے کہیں	"/"
"/"	ٹکڑے جگر کے سر پہ مرے ہیں بجائے دل	ٹکڑے جگر کے رکھے ہیں سر پہ بجائے گل	"/"
"/۵	آیا تھا کون بند کھلے رات باغ میں	آیا تھا رات بند کھلے کون باغ میں	"/"
۱۱۷/۶	.... کیا کام مصحفیؔ	.... کیا ربط مصحفیؔ	اوّل/۲۴۸
"/۷	چشم بددور عجب تو نے لگایا کاجل	چشم بددور میاں تو	سوم/۱۸۲
"/۸	.... یہ تل اے عیار	.... یہ تل کاجل کا	"/"
"/"	.... چشم نے دربردہ چرایا...	.... چشم نے ظاہر ہے چرایا....	"/"
"/۹	اس نے رو رو کے وہاں اپنا....	اس نے واں رو رو کے سب اپنا...	"/۱۸۳
"/۱۰	.... سینے میں داغ غم نہ سمجھو	..... سینے پہ داغ غم تو نہ جان	"/"
"/"	ہے یہی عشق کے چمن کا گل	ہے کسی کے یہ چیت لگن کا گل	"/"
"/۱۲	دیوان ہی میرا تھا مرا نامۂ اعمال	تھا آپ ہی دیوان مرا نامۂ اعمال	دوم/۱۸۳
۱۱۸/۱	نامے کو مرے شے کے ہوا ناز سے بولا	نامے کو ہوا شے کے مرے یوں وہ کہتا تھا	"/۱۸۴
"/۲	...جنوں باعثِ آمرزش	...جنوں موجبِ آمرزش ...	"/"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۱۸/۲	کیا ساتھ	یاں ساتھ	دوم/۱۸۲
"/۳	.... ہے کہ کوچے میں بتوں کے	.... ہے جو کوچے میں بتاں کے	"/"
"/۴	اے آہ شرر بار تجھے دیکھ لیا بس	اے آہ اثر دیکھ لیا بس میں ترا بھی	"/۱۸۳
"/۶	.... اشک ندامت سے ہمارے	.... اشک پشیمانی سے اپنے	"/۱۸۳
"/۱۲	ہوں نہ بیمار اگر ہو نہ	ہوں نہ بیمار میں گر ہو نہ	"/۱۸۶
"/۱۳	عقدے زنجیر صفت اس میں پڑے ہیں لاکھوں	مثل زنجیر گرہ اس میں	"/"
"/"	.... وہ زلف ہے زحمت ...	..... یہ زلف ہے	"/"
"/۱۴	... کوچے میں گیا شب کو تو دل کھو آیا	... کوچے میں دل اپنے کو میں شب کھو آیا	"/"
"/"	...... کچھ بھی خبر داری	...... مجھ سے خبر داری	"/"
۱۱۹/۱	..... تو بیٹھا دیکھتا ہے	.... تو بیٹھا سونگھتا ہے	۷/۸۲ الف
"/۲	یوں کیا افسردہ حسن	یوں کیا فسردہ حسن	" ب
"/۳	تو سوم کے روز	تو سیم کے روز	۷/۸۴ الف
"/۴	صبح کو تھے چاندنی پر	صبح تھے اس چاندنی پر	" "
"/۵	.... وہ بت بند قبا	.... وہ گل بند قبا	" "
"/۶	.... پڑے ہیں یوں داغ ہجراں مصحفی	.... پہ یوں پیسے کے گل ہیں مصحفی (کفنا)	۷/۸۲ ب
"/۷	جس طرح مفلس سپاہی کے	ہو دیں جوں مفلس سپاہی کے	" "
۱۱۹/۸	... رکھ آئے آشیاں میں ...	... رکھ دیں گے .. ۱؎	اوّل/۲۶۱
"/۱۰	جان و جاناں میں کوئی فرق نہیں	ہیں تجلی ذات کے تیری	"/"
"/۱۱	ایک پردہ ہیں درمیاں	... پردہ سا درمیاں	"/"
"/۱۲	.... گلے سے مل ملا کر	...... گلے سے لگ لگ کر	"/۲۶۲

۱؎ دو اشعار سے دو مصرعے لیکر ایک شعر دیوان میں۔

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۵/۱۱۹	سر اس جان جاناں پر	سر اپنے کو تجھ پر	اوّل/۲۶۵
۱۶/"	کبھی کام	کبھو کام	"/"
۴/۱۲۰	.... جائیں	.... جاویں	۲۵۴/"
۷/"	یہ چال ہے کون آہ	کوئی چال ہے یہ بھی	۲۵۵/"
۸/"	غیروں کو تو روز دیکھتا ہے	اوروں کی طرف تو دیکھتا...	"/"
"/"	مجھ پر بھی کوئی نگاہ	ایدھر بھی تو کر نگاہ	"/"
۹/"	اب تک نہ جہاں سے	ہے راست تو یہ کہ میں نہ دیکھا	"/"
۱۰/"	کس کس کو شکی حسرت یا داد	کچھ رحم بھی ہے، تری جفا سے	"/"
۱۲/"	کہہ دو کوئی جا کے مصحفی سے	اے مصحفی دل کہیں نہ دیجئے	۲۵۶/"
۱۴/"	کس لطف سے	کیا لطف میں	۲۶۶/"
۱۶/"	وہ سرد ہوا اور وہ	وہ مینھ کی بوچھاریں وہ	"/"
۱/۱۲۱	اے مصحفی عشرت میں کہ عسرت میں بسر ہو	ہم مصحفی قانع ہیں یہ خشک و تر گیتی	"/"
۲/"	... ہم کو تھا اس بے وفا سے کام	... ہم کو کبھی تھا ریا سے کام	۲۵۹/"
۵/"	آنکھیں اک بت سے لڑا	ایک سے آنکھیں لڑا	۲۵۴/"
۶/"	بدحواسی سے شب اس کو بزم میں	بے حواسی .... اس کی بزم ...	"/"
۷/"	بے بلائے	بن بلائے	"/"
۸/۱۲۱	چھیڑتا ہے کیا نہ دکھلا آئینہ	چھیڑ مت ہر دم نہ آئینہ دکھلا	اوّل/۲۵۴
۱۱/"	... کہ ستم تیرے اٹھانے کے نہیں ہم	... تری گالیاں کھانے کے...	۲۶۴/"
۱۲/"	جتنا کہ ہمیں خوار یہ رکھتا ہے شب و روز	... کہ یہ دنیا میں ہمیں خوار رکھے ہے	"/"
۴/۱۲۲	مر جائیں گے اے باد صبا دور چمن سے	جاویں گے صبا باغ میں گلگشت چمن کو	"/"
۱۰/"	شمع رو جس جا ہیں پروانے.....	شمع رو ایسے کے پروانے...	دوم/۱۹۱

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۰/۱۲۲	اس محبت کے بھی	اس نخواست کے	۱۹۱/دوم
۱۱/"	ہر طرح تیری خاطر ہیں جو کچھ کہ ہیں	الغرض جو کچھ ہیں تیرے ہیں میاں	"/"
"/"	آشنا ہیں خواہ	آشنا ہیں یا کہ	"/"
۱۲/"	ان پری رویوں سے کیسی بیدلی	.... سے ہو دیں گے جفا	"/"
۱۳/"	.... بھرے دامن	.... بھرا دامن	۱۸۹/"
"/"	کب صاحب دولت ہو یہ بسمل نہیں معلوم	کس وقت یہ دل ہو گیا بسمل	"/"
۱۵/"	پیدا ہیں مرے دل	نکلیں ہیں مرے دل	"/"
۲/۱۲۳	کس جرم کا خواہاں ہوں	کس چیز کا	"/"
۲/"	ملاح تو کیا نوح کو ساحل نہیں معلوم	پہنا ہے نظر آئے ہے ساحل نہیں معلوم	"/"
۵/"	..... زمانے کی مگر	..... زمانے میں مگر	۱۸۸/"
۶/"	...... اب گھر میں ذرا سونے کو	.... اب گھر کو ذرا سو دیں گے	"/"
۷/"	یا نہ آتے تھے کبھی گلشن سے کاشانے کو ہم	یا تو گل دیتے تھے جن کر نہ خویش و بیگانے کو ہم	۲۶۰/اول
۸/"	شعلہ بھڑکے تو کسی کے آتش رخسار کا	یارو دامن سے ترے کوئی شعلہ بھڑکا چاہیئے	"/"
"/"	صورت خاشاک پھر........	جوں خس و خاشاک پھر.. ..	"/"
۹/"	.... تیرے آجاتا ہے یاد	.... تیرے یاد آتا ہے یار	۲۶۱/"
"/"	دیکھ لیتے ہیں جو پائے	دیکھتے ہیں جب کہ پائے	"/"
۱۱/۱۲۳	صبح کر دیں گر کبھی چھیڑیں	صبح کر دیویں اگر چھیڑیں	۲۶۱/اول
۱۲/"	دل کی نافہمی سے اپنا جی تو اب گھبرا گیا	مصحفیؔ ہرگز کسی کی بات کو سنتا نہیں	"/"
"/"	.... سمجھائیں.......	..... سمجھا دیں.......	"/"
۱۳/"	... . کچھ اے باد صبا رحم	..... تک اے باد	۱۹۰/سوم
۳/۱۲۴	پردہ ہی اب بھی ہے نظروں	پردہ چلا جائے ہے نظروں	۱۹۲/"

صفحہ/سطر	دیوانِ مصحفی	کلیاتِ مصحفی	جلد/صفحہ
۴/۱۲۳	سچ ہے کہ عجب خانہ	عالم کے میاں خانہ	اوّل/۲۵۲
"/۵	پہنی جو قبا جامۂ گلدوز کی تم نے	پہنے سے میاں جامۂ گلدوز کے بر میں	"/"
"/۶	پہنچنگے تمہیں تازہ نہالان چمن کیا	نسبت تمہیں کیا تازہ نہالانِ چمن سے	"/"
"/۷	مرغانِ چمن کرتے ہو کیا.......	.... کرتے ہو کیوں	"/"
"/۸	گلشن میں اگر زمزمہ	باغ میں جا زمزمہ.......	"/"
۱۰/۱۲۴	.... ہیں بس اس	.... ہیں اب اس........	۸۹/الف
"/"	ہے دل میں اگ دیں نہ مرا آشیاں میں ہم	دیویں گے اکن آگ لگا آشیاں میں ہم	" "
"/۱۲	آنکھیں ہیں بند ہیں ابھی خواب	پکی ہے نیند ہیں ابھی خواب	" "
"/۱۳	سر کے قدم نہ لاکھ پڑے سر پہ تیغ ظلم	تیر جفا کا اس کے نشانہ ہے مدام	" "
"/"	شکر خدا کہ ٹھہرے ہیں سب امتحان	شکر خدا نکل نہ گئے امتحان	" "
۱/۱۲۵	دیکھو مری جان آ منہ دیکھا ...	تو جان مری آئینہ دیکھا	دوم/۱۸۶
"/۲	میں دخل کسی بات میں کرتا ہوں تو کافر	بات لگی میں بولوں ہوں تو جھنجھلا کے وہ کافر	"/"
"/۳	عاشق کو کیا قتل اگر گھر میں بلا کر	یا رو جو میں دل اپنا گنوایا تو تمہیں کیا	"/"
"/۴	اے مصحفی سنتے ہی ہوا اس رونے سے حاصل	سنتے ہو میاں مصحفی اس رونے....	"/"
"/۷	سرخی سی............	اک سرخی سی	"/۱۸۷
"/۸	کیوں جائے نہ بے پوچھے ہوئے مصحفی اس پاس	دیوانہ سا جاتا ہے چلا مصحفی.......	"/۱۸۸
"/۹	دنیا میں مسافر ہیں نہیں کوئی کہیں ہم	غافل تو ہوا ہم سے ذرا بھی تو نہیں ہم	"/۱۹۷
"/۱۱	پھر دل کو لگا لیں گے نئے سر سے کہیں ہم	...کو نئے سر سے لگا دیں گے کہیں...	"/"
"/۱۲	...... پھرتے ہیں ہر ایک چمن میں	...... ہیں ہم کوچہ بہ کوچہ	"/"
"/۱۳	گردیدۂ تحقیق سے اے مصحفی دیکھیں	میاں مصحفی گردیدۂ تحقیق سے دیکھیں	"/۱۹۸
۲/۱۲۶	.... رہا کوئے یار میں	.... رہا اس گلی کے بیچ	۸۹/ب

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۳۶/۴	کر لیوں قفس میں کھول کے دل خوب چہچہے	کنج قفس میں خوب سے کر لیویں چہچہے	۷، ۸۹ب
"/۵	پھر دیکھنا کہ شیشہ ہے ساغر ہے	تو دیکھیو کہ شیشہ و ساغر ہے	" "
"/۶	......عشق کے ہاتھوں شب فراق	......عشق کی دولت شب فراق	" "
"/۷	تا صبح شمع سال مشرہ	جوں شمع تا سحر مشرہ	" "
۱۳۶/۸	دل نذر ایک یار پری وش کو کر چکے	دل نذر کر چکے ہیں پری وش کے ہو بہو	۷/۸۹ ب
"/۱۰	یادگار اس کا زمانے میں	یادگار اس کی زمانہ میں	۷/۹۰ الف
۱۳۶/۱۱	......ہوا گرم	......صبا گرم	سوم/۱۸۸
"/۱۲	خورشید نے کو لاپئے سوگند کب اگرم	خورشید نے کھانے کو قسم کو لا کیا گرم	"/"
۱۳۷/۱	......لیلیٰ نہ کہیں ہو	......لیلیٰ تو نہ ہووے	"/"
"/۲	ہر عضو پھڑکتا ہے پڑا	ہر عضو مٹکتا ہے	"/۱۸۹
"/۵	کفر کی کیوں نہ زمانے میں سیاہی چھائے	میں ہوں اس کفر کے صدقے کہ یہ ہے حسن سیاہ	اول/۲۵۷
"/"	......زلف پری	......زلف تری	"/"
"/۶	تیری آنکھوں کی خلش اس کو بھی آئی ہے پسند	بے تکلف تری آنکھوں سے اسے کیا نسبت	"/"
"/"	کیوں نہ سوزن زدہ ہو	کیونکہ سوزن زدہ ہے	"/"
"/۷	کیا ہے صیاد جو آتے نہیں اب سوئے چمن	کوئی صیاد نہیں سوئے چمن رو کرتا	"/"
"/۹	......تو کیوں	......تو پھر	"/۲۵۸
"/"	......یہ پیرہن تمام	......کیوں پیرہن ...	"/"
"/۱۲	چہرے پہ	مکھڑے پہ	دوم/۱۹۵
"/۱۳	تیرے نم وضو	تیرے یم وضو	"/۱۹۶
"/۱۴	حلقہ نہیں یہ کاکل ساقی میں بلکہ......	حلقے نہیں یہ زلف میں ساقی کے بلکہ......	"/"
۱۳۸/۱	......مگر نہ ہو	......ولے نہ ہو	"/"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲/۱۲۸	نہ حلق خونچکاں	نے زخم خونچکاں	دوم/۲۰۲
"/"	اتنا تو جانتا ہوں کہ آفت رسیدہ ...	عاشق ہوں میں کسی کا اور آفت	"/"
۳/"	عمر گذشتہ ہوں کہ میں ہوش رمیدہ ...	.. گذشتہ پا کر غزال رمیدہ	"/"
۴/"	پیدا ہے میرے وضع سے اک سوزش جنوں	نکلے ہے میری وضع سے اک	"/"
۷/"	مہلت نہیں مجھے کہ ذرا آرمیدہ	... نہیں ہے اتنی کہ ٹک آرمیدہ	"/"
۸/"	.... میرے یہ مصحفی	.... میرے جو مصحفی	"/"
۱۱/۱۲۸	جان پر اپنی جو کھیلا ہے جدائی میں تری	... اپنی میں کھیلا ہوں جدائی ...	دوم/۲۰۳
۱۴/"	..... یاں سے تجھے قصد سفر..	... یاں سے ترا عزم سفر...	"/۲۰۴
۱۵/"	اس کے در پہ جو میں بیٹھا تو یہ جھنجھلا کے کہا	... یہ ہی جو رہتا ہوں پڑا میں دن رات	"/"
"/"	مصحفی جا بھی یہاں سے ترا گھر......	مجھ سے جھنجھلا کے کہے ہے ترا	"/"
۱/۱۲۹	...... دکھاتی ہے	.... دکھائے ہے	"/۲۰۸
۳/"	.... عمر میں	..... عمر سے	"/۲۰۹
"/"	ساتھی جو تھے چلے گئے سب چھوڑ..	ساتھی چلے گئے ہیں سبھی چھوڑ...	"/"
۵/"	کرتے ہیں رخ اس آئینہ خانے میں ہم جدھر	دیکھے ہیں ہم اس آئینہ خانے میں جس طرف	"/"
"/"	اپنی ہی شکل آتی ہے ہر جا نظر ہمیں	جز روئے دوست کچھ نہیں آتا نظر ہمیں	"/"
۶/"	کیا جانتے تھے ہم کہ خفا ہوگا باغباں	.... ہم کہ وہاں تو بھی ہوئے گا	"/۲۰۸
۷/"	.... اختلاط کسی سے ہوں مصحفی	..... اختلاط خس و خار ہو کریاں	"/۲۰۹
۹/"	میرا بھی تو ہے........	میرا بھی ہے	"/۲۱۲
۱۱/"	.... کے نہیں لب	.... کے نہیں رخ	"/۲۱۳
۱۲/"	پڑ گئی کیا تری نگاہ کہیں	کھائے اک ناوک نگاہ نہیں	"/۲۰۶
۱/۱۳۰	آتی ہے شرم اس کی میں تقریر کیا کروں	آتی ہے شرم میں اسے تقریر کیا کروں	اول/۲۷۶

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۳۰/۲	.... مجھے بھی نہیں ہے عذر	.... مجھے بھی دے پی	اوّل/۲۸۰
״/۳	.... قاتل نے یہ کہا	.... قاتل نے یوں کہا	״/״
״/۴	بے دیکھے .... نہیں ذرا	بن دیکھے .... نہیں مرے	״/״
״/۵	پوچھا جو مصحفی	پوچھا میں مصحفی	״/״
״/۷	دیکھے جو کبھی اس بت	دکھلاوٴں اگر اس بت	دوم/۲۰۳
״/۸	.... آنکھوں تیرے رخ کا نظارہ	.... آنکھوں سے ترا دیکھنا پیارے	״/״
۱۳۰/۹	حیرت زدہ ہر وقت رہیں دام کی آنکھیں	نت دیدہٴ حیراں ہی رہیں دام کی آنکھیں	دوم/۲۰۳
״/۱۰	آتی ہے اگر سیر گلستاں کو یہ خوش چشم	کیا دور ہے اس شوخ سے آتے جو چمن میں	״/״
״/״	تلووں کے تلے ملتی ہیں بادام کی آنکھیں	مل ڈالے جو تلووں تلے بادام	״/״
״/۱۵	ان کو بھی شوق	اُدھر سے شوق	اوّل/۲۸۶
״/۱۶	ان کی کمر تو..........	اس کی کمر تو	״/״
۱۳۱/۱	.... ہیں ویسی ہیں گالیاں	... ...ہے ویسی ہی گالیاں	״/۲۸۵
״/۲	.....خون سیکڑوں بے جرم مصحفی	....خون سیکڑوں عاشق کر مصحفی	״/۲۸۶
״/۶	.... ہر دم جو اس کو	.... ہر دم کی اس کو	״/۲۹۵
״/۷	بے بادہ تف دل سے	مستی میں تف دل سے......	״/۲۹۸
״/״	پھر لب	ہر لب	״/״
״/۹	بس گیا وہ نگار آنکھوں میں	ہے بسا گل عذار آنکھوں میں	״/۳۱۷
״/۱۰	سچ بتا رات تو کہاں جاگا	رات جاگا ہے تو کہاں جو تری	״/״
״/۱۱	.......شمشیر ساں چمکتا....	......شمشیر سا چمکتا......	״/۳۱۸
״/۱۵	سب شب انتظار	میں شب انتظار........	״/״
۱۳۲/۱	..... جانیں تلف	.....جی کو تلف	״/۳۱۹

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۳۲/۲	فلک جب کسی کو ہنساتا ہے مجھ پر	فلک گر ہنساتا ہے مجھ پر کسی کو	اول/۳۱۹
"/۳	یہ برہم ہوئی تیری پلکوں سے محفل	نہ یہ وہ زمیں ہے نہ وہ آسماں ہے	"/"
"/"	کہ الٹی ہوئی........	کچھ الٹی	"/"
"/۵	مژہ پر جو لائے مصحفی ہے یہ آنسو	جب آیا ہے مژگاں پہ آنسو میں اس سے	"/۳۲۰
"/۷	......چاہو گر تم بہانے.....	.... چاہو تم تو بہانے....	"/۳۱۶
"/"	ہزاروں مکاں ہیں ٹھکانے....	جگہیں سینکڑوں ہیں ٹھکانے....	"/"
۱۳۲/۹	بھڑکنا سمجھ کر ذرا آتش گل	بھڑکو سمجھ کر ٹک اے آتش...	اول/۳۱۶
"/۱۱	نہ بیٹھو ابھی ہاتھ پر ہاتھ دھر کر	لگا تیر کوئی جسے چاہے پیارے	"/۲۱۷
"/"	.....ہاتھ میں لو........	.... ہاتھ میں لے......	"/"
"/۱۲	نہیں کعبہ و دیر پر منحصر کچھ	بتوں کے تجشم کا کیا ذکر کیجے	"/"
"/"	کہ ایسے یہاں کارخانے.....	خدائی ہے یاں کارخانے....	"/"
"/۱۵	معشوق ہوں یا عاشق معشوق نما ہوں	مخلوق ہوں یا خالق مخلوق نما ہوں	"/۳۲۲
"/۱۶	.....ہست گر ہستی عالم.....	.....ہست تو پر ہستی عالم...	"/"
/۱۳۳	......مظہر انوار خدا	......مظہر آثار خدا.......	"/"
"/۷	جہاں سے اس نے لاکھوں مارے ہیں	جہاں سے لاکھوں اس نے مارے ہیں	"/۳۲۹
"/۹	........چھاتی انھیں لگا رکھوں	....چھاتی سے میں لگا.....	"/"
"/"	داغ سینے کے مجھ کو.........	داغ چھاتی کے مجھ کو.......	"/"
"/۱۰	مصحفی آنسوؤں پر اتنا ناز	مصحفی کیوں نہ ہاتھ آویں گے	"/"
"/"	ایسے کیا عرش کے یہ تارے ہیں	ایسے کیا آسماں کے تارے ہیں	"/"
"/۱۲	وہی فرقت میں اس کی زاریاں ...	وہی آہ و فغاں و زاریاں.....	"/۳۱۱
"/۱۴	..........احوال میرا	.........احوال دل کا	"/۳۱۲

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۴/۱۴۳	کئی دل کو مرے بیماریاں......	کہ اس دل کو کئی بیماریاں	اول/۲۳۴
۱/۱۴۴	......طرح کسی گل کا ہے عاشق	......طرح سے عاشق ہے کسی کا	"/۲۰۵
"/"	اے لالہ بتا داغ ہے کیوں تیرے جگر میں	....بتا کیوں ہے ترے داغ جگر میں	"/"
"/۲	روز کوچے میں اس کے جاتا ہے	تو جو اس کی گلی میں جاتا ہے.	"/۲۹۷
"/۴	خوش رہو بے سبب خفا ہو اگر	کس طرح سجدہ کیجئے اس کو	"/"
"/"	اے بتو تم مرے خدا تو.......	ہے وہ بت تب ہی کچھ خدا تو....	"/"
۵/۱۴۴	پوچھے کیا ہو حال دل میرا	پوچھتا کیا ہے حال دل کا مرے	اوّل/۲۹۷
"/"	ہے عیاں تجھ	او میاں تجھ	"/"
"/۶	یوں جو منھ کو بنائے بیٹھے ہو	یوں جو تو منھ پھرائے بیٹھا ہے	"/"
"/"	سچ کہو مجھ...........	کیوں میاں مجھ	"/"
"/۷	مصحفی کیوں خفا سے بیٹھے ہو	مصحفی سچ تو کہہ تو روٹھے ہے کیوں	"/"
"/"	.....نے تمہیں کہا	.....نے تجھے کہا........	"/"
"/۹	خوف ہے فرق نہ آئے مری بینائی میں	یا گذرتی تھی بہم عالم یکجائی میں	دوم/۲۳۱
"/"	جاگنا سخت ہے مشکل شب تنہائی میں	جاگنا مجھ کو پڑا یا شب.....	"/"
"/۱۰	آتش گل ذرا سمجھ کے بھڑک	آتش گل بھڑکیوں دیکھ کے ذرا	"/۲۲۰
"/۱۱	تجھ سے دل لگ گیا ہے ورنہ مرے	........ہے یوں تو مرے	"/"
"/۱۲	...... آگے وہ اب	.....آگے سو اب	اوّل/۲۷۹
۱/۱۴۵	...... تیرے بعد ہے	... تیرے اور ہے	"/۲۴۸
"/"	ہاں ایک قصر...........	الا کہ قصر...........	"/"
"/۲	..... آئینے کو کہیں توڑ.......	.... آئینے کے تئیں توڑ......	"/"
"/۲	... اس کی دل کا جو سودا کیا کبھی	....اس کی ہم نے جو سودا کیا کبھی	"/"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۲۵/۴	خلوت کو تیری زلف کی اس وقت	حلقوں کو تیری زلف کے اس وقت	اول/۲۸۵
„/۵	ہم روز سے عیش دیکھ چکے روز حشر بھی	ہم روز عیش دیکھ چکے صبح حشر بھی	„/„
„/۶	.... وہ مجھ سے مگر خیر ہو گئی	..... وہ مجھ سے و لے خیر یہ ہوئی	„/„
„/۹	...... دکھاؤں گا روتے کا اپنے رنگ	..... دکھاؤں گا گریے کا اپنے رنگ	„/۳۰۰
„/۱۰	لکھا ہے خط میں اس نے ہر اک ...	لکھا ہے اس نے خط میں ہر اک ...	„/۳۰۱
„/„	ایک اس میں نام بندہ	اک اس میں نام بندہ	„/„
۱۲۵/۱۲	بہلائیں دل کو کس سے کبھی ہو کے ہم سخن	بیٹھے ہیں چپکے کس سے سر حرف وا کریں	اول/۳۰۱
„/۱۵	وابستہ چمن طرب و غم	وابستہ بہار طرب غم	دوم/۱۹۹
۱۲۶/۱	نازک نہال شہر کے البتہ قہر ہیں	... نہال جتنے ہیں دلی کے، قہر ہیں	„/„
„/۲	.... عمر یہاں کون خوش رہا	... عمر تو یاں کون	„/۲۰۰
„/„	..... جو اک دم بہت	.... جو یک دم بہت	„/„
„/۳	تم کو نصیب روز بنا ناز لف کا	زلفوں کے پیچ سے ہی نکلتا ہے اب بھلا	„/„
„/„	اپنا تو حال برہم و درہم بہت	یعنی کہ حال اپنا تو درہم بہت	„/„
„/۶	اب تو دعا مری ہے یہ صیاد دام میں	اب تو یہی دعا ہے مری دام عشق میں	„/۲۰۱
„/۷	خضر آئیں نظر .. ان کو	خضر آئے نظر .. اس کو ...	„/۲۱۰
„/۸	کچھ ڈر نہیں منزل پہ	...... منزل کو	„/„
„/۹	.... چیز ہے پائیں جو رسائی	..... چیز ہے گر ہو جسے رسائی	„/۲۱۱
„/۱۱	ہم چہرے پہ	ہم کھمرے پہ	„/„
„/۱۲	جاتے ہوں جو کعبے کو وہ	جو کعبہ رواں ہو دیں وہ	„/۲۱۲
„/۱۳	جلتے تھے فرشتوں کے بھی پر	مارے تھا فرشتہ بھی نہ پر	„/۲۱۴
۱۲۷/۱	چہرہ وہ کسی کو بھی دکھاتا نہیں اپنا	یار وہ کسی کو بھی دکھاتا ہے منہ اپنا	„/۲۱۵

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۲۷/۲	ہر سمت سے	ہر بام سے	دوم/۲۲۵
"/۳	.... تو ذرا بھی نہیں ہم کو	.... تو ہرگز نہیں ہم کو	"/"
"/۴	رہتا ہے نیا روز سفر	رہتا ہے یہاں روز	"/۲۲۴
۱۲۷/۵	.... وہ گل پیرہن صنم	.... وہ پیراہن جاں	۹۱/۷ ب
"/۷	آنسو نہیں ہیں عشق	آنسو نہیں یہ عشق	۹۲/۷ الف
"/۹	آنکھوں کے دونوں سانچوں میں ڈھلتی	سانچوں سے وہ تو چشم کے ڈھلتی	" "
"/۱۰	گلشن فراق میں نظر	تجھ بن چمن مجھے نظر	" ب
"/۱۱	تو چندی آئی دھوم سے چل	تو چندی پنجشنبہ ہے چل	" الف
"/۱۲	رہا ہے حسن	رہے ہے حسن	" ب
"/۱۴	ہر ایک دوست زر قلب ہے نہیں خالص	رکھے ہے دوست ہر یک حکم قلب مدوکش کا	" "
۱۲۸/۳	وہاں باغ میں ہنستا گل تر بھول ...	آتے ہی قفس میں جو یہ گھر بھول ...	۹۴/۷ الف
"/"	پرواز چمن یہاں مرے پر بھول ...	پرواز چمن کو مرے پر بھول ...	" "
"/۴	یاران عدم مجھ کو مگر	یاران عدم ہم کو مگر	" "
"/۵	آتے ہی جو راہ اہل نظر	آتے ہی یہاں اہل نظر	" "
"/۶	جاؤں میں کس کے پاس مرا	میں کس کے پاس جاؤں مرا	۱۱۲/۷ ب
"/۸	دنیا میں بے وفا	ہم شکل بے وفا	" "
"/۹	یہ آئینے میں میری طرف	یہ آئینہ میں تیری طرف	" "
"/۱۲	ہاتھوں میں بتوں کے ہے	ہاتھوں میں بتاں کے ہے	۱۱۳/۷ ب
"/"	گنجشک کو جس صورت نادان ...	گنجشک کو جوں لڑکے نادان ...	" "
"/۱۴	انسان کا سنگ آخر انسان	انسان کا سنگ دل انسان	" "
۱۲۹/۱	.... خواہش پہ جب نظر	.... خواہش پہ گر نظر	۹۴/۷ الف

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۳۹/۱	قاتل کی چٹکیاں نہ	خوباں کی چٹکیاں نہ	۹۴/۷ الف
۱۳۹/۲	افسوس کی جگہ ہے کہ وہ گل کرے بناؤ	افسوس کی ہے جا تو کرے اپنا وہاں بناؤ	۹۴/۷ ب
"/۴	وہاں تو رات بھر صحبت رہی ہندی الگانی کی	وہاں صحبت رہی ہندی سے جیاں آن نت یہاں کی	۹۴/۷ الف
"/"	یہاں دیوانہ بن کر اور	تو یہاں دیوانہ بن کر اور	" "
"/۵	کبھی نالا کبھی زاری کبھی ہے یاد ہو شب بھر	کبھو نالہ کبھو زاری کبھی یا اور کبھو ہو ہے	" "
"/"	... کیا یہ غم اٹھانے کو خدایا میں	... کیا یہ درد دکھ سہنے خدایا میں	" "
"/۶	سو آرزوئے کشتہ	صد آرزوئے کشتہ	۹۰/۷ ب
"/۸	یہ کہتے ہوں گے اس کو لا	یہ کہتے ہوں گے ان کو لا	" "
"/۹	اے کاش اس سے روز جزا وہ دو چار ہوں	اے کاش ان سے روز جزا وہ دو چار ہو	۹۱/۷ الف
"/"	شیریں کی حسرتیں	شیریں سی حسرتیں	" "
۱۳۹/۱۰	...... اپنی جان	.... اپنا جان	اوّل/۲۷۰
"/"	..... پھول پان	..... پھول و پان	"/"
۱۳۹/۱۱	... شب آ ہمارے پاس	... شب رہ ہمارے	اوّل/۲۷۰
"/۱۲	لاکھ چاہا زمیں پہ بیٹھ رہیں	ہم نے چاہا بہت کہ بیٹھیں ولے	"/۲۷۱
"/"	چین کب آسماں دیتے ہیں	بیٹھنے آسمان دیتے ہیں	"/"
۱۴۰/۲	چھٹ گیا اوسکا گریباں جب سے	چھٹ چکا جب کہ گریباں تب سے	"/۲۷۲
"/۳	چھیڑ ہم کو نہ بھرے	چھیڑ ہم کو مت بھرے	"/"
"/۴	.... ہے کہ آپ	.... ہے جو آپ	"/"
"/۸	غم کی خم ہو گئے خالی مرے سے پیتے ہی	.... خالی مرے سے پینے سے	"/۲۷۰
"/"	اب نہ پیمانے میں کچھ ہے نہ تری شیشے میں	نہ تھی جام میں اب ہے نہ تری ...	"/"
"/۱۱	.... ترے حسن کی پرواز کہاں	..... ترے حسن کا پرواز کہاں	دوم/۲۷۰

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۲/۱۴۰	دیکھو پہنچی ہے چمن میں مری پرواز	دیکھیو پہنچی ہے یار و مری پرواز	۲۴۰/دوم
۱۳/،،	حسن پر اپنے جبہ معر کو ہے ناز بہت	عاشق عالم خط قدر تری کیا جانے	۲۴۱/،،
۱۴/،،	دوں میں تشبیہ رگ گل کو کمر سے ترے کیا	کیونکہ نسبت دوں رگ گل کو کمر سے تری	،،/،،
،،/،،	نازکی اس میں مسلم ہے مگر ناز کہاں	نازکی اس کی مسلم ہے پہ یہ ناز کہاں	،،/،،
۱۵/،،	.... ہیں میرے	.... ہیں واللہ	،،/،،
،،/،،	...... کہوں کوئی ہے ہمراز	... کہوں اپنا میں ہمراز	،،/،،
۱/۱۴۱	ماہ و خورشید بھی منہ اپنا چھپا..	مہ و خورشید منہ اپنے کو چھپا....	،،/،،
۲/،،	.... ترے دام میں ہائے	...... ترے دام کے بیچ	،،/،،
۴/،،	.... اپنے جگر........	..... میرے جگر........	،،/،،
،،/،،	.... صبا جاتے ہیں	.... ہوا جاتے ہیں	،،/،،
۵/،،	..... بہار آتی ہے	.... بہار آئی ہے	،،/،،
۷/،،	.... بہ تنگ آیا ہوں	.... بہ جاں آیا ہوں	،،/،،
۷/۱۴۱	.... جان ہی	.... جان بھی	۲۳۸/دوم
۱۱/،،	جب یہ بت زلف	جب بتاں زلف	۲۳۷/،،
،،/،،	..... جوش میں	..... جوش پر	،،/،،
۱۲/،،	..... جوہ	...... جوشے	۲۳۹/،،
،،/،،	نہیں دیکھا ہے جو جلوہ وہ دکھا ...	جو کہ دیکھا نہیں ہم نے وہ دکھا...	،،/،،
۱۳/،،	دیکھو جاتے ہیں	یعنی جاتے ہیں	،،/،،
۱۴/،،	یہ بگولے کہ جو ہوتے ہیں بیاباں میں بلند	یہ بگولے جو یہاں اٹھتے ہیں صحرا سے کبھو	،،/،،
۱۶/،،	رشک اے سرو کسے جو ہے ہم کو ترے کوچے میں	عشق ہے ان کو جو جاتے ہوئے کوچے میں ترے	۲۳۷/،،
۲/۱۴۲	یہ وہ کوچہ ہے جہاں راہ کے چلنے والے	یہ وہ صحرا ہے جہاں راہوں کے چلنے والے	۲۳۹/،،

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲/۱۴۲	پاؤں رکھتے ہی تہ خاک سما....	چلتے چلتے ہی زمیں بیچ سما.....	دوم/۲۳۹
،،/۳	مصحفیؔ دردِ محبت سے نہاں کیا دل میں	مصحفیؔ کیوں کہ چھپے ان سے مرادِ دہاں	،،/،،
،،/۹	.... ملا اب تو سرِ راہ کہیں	..... ملائے تو سرِ راہ......	،،/۲۳۲
،،/۱۰	نہیں ملتی شبِ تیرہ میں مجھے راہ کہیں	شب تاریک ہے اور ملتی نہیں راہ کہیں	،،/،،
،،/۱۱	آشنائی کا مرے ساتھ وہ دم بھرتا...	دوستی کا تو مرے ساتھ تو دم ...	،،/۲۳۳
،،/،،	غیر..... ہو جائے	دشمن..... ہو جاوے	،،/،،
،،/۱۲	اٹھ گیا جب وہ مرے پاس سے پھر مجھ کو کیا	جب مرے پاس سے یار اٹھ ہی گیا مجھ کو کیا	،،/،،
،،/،،	خواب اب	خواہ وہ	،،/،،
،،/۱۳	خوف آتا ہے مجھے ہے یہ زمانہ الٹا	آہ کرنے سے دلا تیرے مجھے یہ ڈر ہے	،،/۲۳۴
،،/،،	...... مجھ پہ مری	...... تجھ پہ تری......	،،/،،
،،/۱۴	دم الجھتا ہے تڑپتا ہوں ذرا تاب نہیں	جی درازی سے تو اب اس کی بتنگ آیا ہے	،،/،،
۱/۱۴۲	یار کی چاہ کا مذکور کیا کرتا ہے	چاہ کا اس کی ہی تو ذکر کیا کرتا ہے	،،/۲۳۳
۱/۱۴۳	مصحفیؔ تجھ کو نہ رسوا کرے یہ چاہ کہیں	تجھ کو رسوا نہ کرے مصحفیؔ یہ چاہ کہیں	دوم/۲۲۳
،،/۴	.... ہم نالہ کر سکیں	.... ہم آہ کر سکیں	،،/،،
،،/۵	......شوق	..... عشق	،،/،،
،،/،،	تیزی جو پاؤں میں ہو تو راہ....	گر پاؤں اٹھائیے تو یہ راہ	،،/،،
،،/۹	کعبے کی اسی میں ہے بنا دیر.....	عاشق کا بنا ہے حرم و دیر....	،،/۲۳۱
،،/۱۰	جاتا ہوں جو میں بزم میں کہتا ہے......	بیٹھوں ہوں جو اس کو میں تو کہتا.....	،،/،،
،،/۱۱	مذکور جو اس شوخ کا کرتا ہوں میں سب میں	مذکور جو کرتا ہوں میں اس شوخ کا ہر جا	،،/،،
،،/،،	... ہو گئے جاتے ہیں سن غیر....	... موئے جاتے ہیں بس غیر..	،،/،،
،،/۱۳	ہے تیرگی میں کس کو سفید و سیہ...	دیکھو ر میں کسے ہے سپید و سیہ...	سوم/۱۹۶

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲/۱۴۴	یوں رو کے	یوں رو رو	سوم/۲۰۴
۲/۱۴۴	رستے میں جیسے رہ رو برسات ...	رستے میں جوں مسافر برسات ...	"/"
"/۲	کرتے ہیں زندگی کیا اس ترک کی گلی میں	.... کیا ہم خاک اس گلی میں	"/"
"/"	سائے میں تیغ کے ہم اوقات ...	نت زیر تیغ بیٹھے اوقات ...	"/"
"/۴	یہاں زیست شمع ساں ہے تلوار ہی کے نیچے	ہر زیر تیغ اپنی جوں شمع زندگانی	"/"
"/"	...... سر کٹا کر ہم رات	.... سر کٹے ہے تب رات	"/"
"/۵	جن جن کو بات کرنا	میں جن کو بات کرنا	"/"
"/۶	اوروں سے تو ہیں اس بت	... سے سنیں اس بت	سوم/۲۲۳
"/۷	کرتے ہیں	کرتے تھے	"/"
"/۹	...... باغ میں جاتے ہوئے تونے	..... باغ کو جاتے ہوئے تو بھی	"/"
"/"	سن لیں نہ کبھی مرغ	سنتی نہ گئی مرغ گر.......	"/"
"/۱۰	سنتا ہے یہ عالم کی.........	سنتا ہے یہ ہر اک کی.......	"/"
۱۱/۱۴۴	ہر روز	ہر روز	سوم/۲۲۳
"/۱۲	اے مصحفی	میاں مصحفی	"/"
"/۱۴	..... جس درد کا چارہ	..... جس کا کوئی چارہ	"/۲۲۴
"/۱۵	..... کو جو دیکھا	...... کا جو	"/"
۲/۱۴۵	تکیہ بنا کے بیٹھ رہا کوچے میں ترے	تکیہ گلی میں اس کی بنا کر رہا ہوں میں بیٹھ	"/۲۲۵
"/۵	اس قدر قتل میں میرے تجھے جلدی کیا ہے	قتل کرنے میں مرے اتنی شتابی کیا ہے	"/۲۲۳
"/۶	..... ایسا ہے کہ	..... اتنا ہے کہ	"/"
"/۸	.... تیز قدم	.... گرم رواں	"/۲۳۱
"/۹	..... برا ہو کہ میں اس کے	.... برا ہو وے کہ جس کے ...	"/"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۴۵/۹	....خورشید کے	.... خورشید میں	دوم/۲۲۱
۱۴۶/۵	....مرے تیرے سوا	.....ترے میرے سوا......	"/۲۲۸
"/۶	لالہ ساں میں ہی نہیں داغ بدل چین بجیں	میں ہی جوں لالہ نہیں داغ بدل خوں تجھ بن	"/"
"/۸	.... اپنا جو میں نذر کروں	...... اپنا جو بھیجوں اس پاس	"/۲۲۹
"/"	.... مجھ سے کر لا اور......	... مجھ سے لے آ اور	"/"
"/۱۰	عیدگاہوں میں یہ ہنگامے	حشر کے روز یہ ہنگامے	"/"
"/۱۱	کیوں کر..........	کیوں کہ	"/"
"/۱۲	اپنی خوشی سے جس کو حوالے کیا ہے دل	.. خوشی سے دل کو دیا ہو میں جس کے ہاتھ	"/۲۱۲
"/۱۴	... دیا ہے اس کو تو نے مصحفی دنیا	... دیا میں اس کے تئیں مصحفی دیا	"/"
۱۴۷/۲	وہ تو...........	وہ جو	"/۲۰۰
"/۴	گھر کے ناشندے	گھر میں باشندے.......	"/۲۰۳
"/۵	یک بیک حسرت پرواز سے مرجاتے ہیں	یک بیک موسم پرواز میں مرجاتے ہیں	"/"
۱۴۷/۸	.... اشک یوں ہے آنکھوں میں	.... اشک ہے وہ آنکھوں میں	اوّل/۲۸۱
"/۸	جس طرح سے کنویں.......	جیسے اس سے کنویں	"/"
"/۱۰	.... کی بھولا ہے عبث تو	.... کی مت بھول کہ یہ لوگ	"/۲۷۸
"/"	رکھتے ہیں تہ خرقہ یہ زنار.....	خرقے کے تلے رکھتے ہیں زنار....	"/"
۱۴۸/۱	سیر جہاں.........	سرِّ جہاں	دوم/۲۲۵
"/۲	دیکھے جو....... غافل تو جان لے	دیکھے ٹک.... غافل جو تو تو پھر	"/"
"/۳	بیہودہ تیغ و تیر سے کرتے ہو امتحان	کیا امتحان کرو ہو ہمارا یہ تیغ و تیر	"/"
"/۵	خوبوں..........	خوباں	"/"
"/۸	.... کے لیے	.... کے تئیں	"/"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۰/۱۴۸	اگلی سی شورشیں نہیں	ہوئے شورشیں رہیں نہیں	دوم/۲۲۵
۱۴/"	اس قدر آپ کو پرہیز ہے کیوں عاشق سے	اتنا پرہیز عبث کرتے ہو تم عاجز سے	اوّل/۲۸۹
"/"	بات جو سوچے ہو تم اپنے	تم جو کچھ سمجھے ہو سو اپنے.....	"/"
۱۵/"	جو لطافت کہ مرے یار کی رفتار میں ہے	وہ جو اک ناز خرامش میں تری نکلے ہے	"/"
"/"	خوش خرامی کی روش	خوش خرامی روش	"/"
۱۶/"	مصحفی آئی خزاں ختم ہوا موسم گل	مصحفی بے رخی گل سے سبھی نالاں ہیں	"/"
۲/۱۴۹	...... رکھ پھریں	..... رکھ کے پھریں	سوم/۲۰۶
۳/"	دیکھتا تھا خواب میں اس کا میں داماں...	خواب میں دیکھے تھا میں ہے اس کا داماں...	"/۲۱۲
۵/"	اب ہم خوں کی پاتے ہیں تری ...	اب تلک پاتے ہیں لوہو کی تری...	"/۲۳۴
۶/"	.... نہ رہنا غافل	.... تڑپنا غافل	"/"
۷/"	میں نے تیرے لیے مانگی ہیں دعائیں....	میں ترے واسطے مانگی	اوّل/۳۱۰
۸/"	ناز بردار رہاں ہم........	ناز بردار رہتاں ہم.......	"/"
۹/۱۴۹	.....شفا ہم کو	....شفا مجھ کو	اوّل/۳۱۰
"/"	..... مرض غم	....مرض دل	"/"
۱۰/"	.....میں جس کی ہیں	.....میں ہیں جس کی	"/۳۱۱
۱۱/"	.... رات جو میں جا نکلا	.... رات میں جا نکلا تھا	"/۳۱۱
"/"	دوڑیں اللہ کے مرے پیچھے....	دوڑیاں اللہ کے مرے پیچھے	"/"
۱۲/"	اٹھتا ہے ایک فتنہ جہاں.....	فتنہ اٹھے ہے ایک جہاں	"/۳۳۳
۱/۱۵۰	کیا خو پڑی ہے مجھ کو کہ.....	کیا خو بری ہے مجھ میں کہ	"/"
"/"	اٹھتا نہیں وہاں سے جہاں بیٹھتا....	سو رہتا ہوں وہیں کا جہاں....	"/"
۲/"	...... عالم کو سوچ کر	.... عالم پہ کر نظر	"/۳۳۴

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۵۰/۲	جی تو ہوتا نہیں جانے	جی تو کرتا نہیں	اول/۲۲۴
"/۴	.... جان تو	... جان جو تو	"/"
"/۵	.... ہے وہاں	.... ہے انھیں	"/"
"/"	لوگ کیوں سوئے عدم یہاں سے چلے...	یار کیوں خاک کے پردے میں چلے.....	"/"
"/۶	کیوں کر.........	کیوں کہ...........	"/۲۲۵
"/۸	.... گھر نہ رہو رات ...	.... گھر تو نہ رہ رات....	"/"
"/۹	.... کہاں ہے گر اُس کا ڈر ہے	..... کہاں تو جلے یہ ڈر ہے	"/"
"/۱۰	ایسے دیوانے کو ہو جائے.....	ایسا دیوانہ رکھے جائے ...	"/۲۲۶
"/۱۲	... لکھا تم نے مرے نام کا ہے...	... لکھا آپ نے مرے تئیں ہے...	"/"
"/"	یہ بھی لے جان ہے تحریر کا عنوان....	خط کے لکھنے کا بھلا ہو ہے یہ عنوان....	"/"
"/۱۳	.... طرح بھرے آتے ہیں یہ دیدۂ تر	.... طرح سے آتے ہیں بھرے دیدۂ تر	"/۲۲۷
"/"	مجھ کو اندیشہ ہے لائیں نہ یہ.....	مجھ کو یہ ڈر ہے کہ لاویں نہ یہ....	"/"
۱۵۰/۱۴	قتل تم مصحفیٔ خستہ کو کرتے ہو عبث	مصحفی کے تئیں تم قتل عبث کرتے ہو	اوّل/۲۲۷
"/"	خلق ہوتے نہیں اس طرح کے انسان ...	پیدا ہوتے ہیں بھلا ایسے کبھی انسان...	"/"
"/۱۶	گھر کا دروازہ جو ہم صبح وا.....	صبح اٹھ ہم جو درِ خانہ کو وا...	"/۲۲۳
۱۵۱/۱	وقت رخصت کا ہے لے تجھ کو دعا....	..... رخصت ہے اب ہم تجھ کو....	"/"
"/۲	...... نظر جان سے مارا.....	... نظر جب ٹلے دوں ہی مارا	"/"
"/"	..... انداز کے کب تیر.....	...... انداز کوئی تیر.....	"/"
"/۴	ان کو سمجھا جو ترے کوچے میں رہتے ہیں مدام	ان کو سمجھا کہ ترے کوچے کے رہنے والے	"/۲۲۴
"/"	..... رات یہ آوازے	...... رات دن آوازے ...	"/"
"/۵	ہے جہاں	تھی جہاں	"/"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۵۱/۶	پھول اس خاک سے لائے کے اگا ...	پھول لائے کے کئی واں سے اگا ...	اول/۲۲۴
″/۷	کچھ ان دنوں	پھر ان دنوں	″/۲۲۰
″/۹	روتا پھروں نہ کیونکر میں قافلے میں ہر سو	روتا پھروں ہوں تنہا میں قافلے میں یا سو	″/۲۲۱
″/۱۰	کیا مصحفی میں روؤں یاروں کی صحبتوں کو	اے مصحفی میں روؤں کیا پچھلی صحبتوں...	″/″
″/۱۲	...... چمن	...... قفس	″/۲۰۸
″/″	... اپنے اس نصیب کے	..... اپنی بے نصیبی کے	″/″
″/۱۴	اک روز اس ... اٹھائیں گے ...	اک دن اب اس ... اٹھائینگے ...	″/″
″/۱۵	پلکوں نے اس کی جان نچوڑی کسی طرح	لوٹے مزے اسی نے یہاں جس ذبیح کے	″/۲۰۶
۱۵۲/۱	..... جدھر لو در ...	جدھر کو تک	″/۲۰۷
″/۲	... مریض عشق ہوئے ہے یہ باغباں	... مریض ہے یہ کچھ دیکھتا ہوں	″/″
″/۹	عبث لوگ یہ افترا	مرے دل پہ یہ افترا	″/۲۰۴
″/۱۰	دیا سرمہ کب ان کی آنکھوں میں میں نے	میں کب سرمہ آنکھوں میں اس کی دیا ہے	″/۲۰۳
۱۵۲/۱۰	غلط مجھ پہ سب توطیا باندھتے	یوں ہی یار اک توتیا باندھتے	اول/۲۰۳
″/۱۱	.... ان شاعروں کو	.... ناشاعروں کو	″/۲۰۴
″/۱۲	کس دن سر شوریدہ نہیں چاک	ہے نت سر شوریدہ مرا چاک	″/۲۰۱
″/۱۳	رکھے وہ اسے ہاتھ پہ یا کنج قفس میں	خواہی اسے ہاتھوں میں رکھے خواہ قفس میں	″/۲۰۲
″/۱۴	شمع سحری ہیں نہیں کچھ عمر کو وقفہ	جوں شمع سحر اتنا نہیں عمر کا وقفہ	″/″
″/۱۵	اس طفل پہ مرتے ہیں لڑکپن میں ہزاروں	کم عمری میں جو دیکھے ہے حسن اس کا کہے ہے	″/۲۰۱
″/″	کیا جانیے کیا قہر ہو دو چار	یہ طفل غضب ہووے گا دو چار	″/″
۱۵۳/۱	کیا جانیے اب ناقہ لیلیٰ کو ہوا کیا	کیا جانیے کیدھر کو گیا محمل لیلیٰ	″/۲۰۳
″/″	..... فریاد جرس	..... آواز جرس	″/″

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۳/۱۵۲	...... کبھی اچھی	..... کہیں اچھی	اول/۲۰۳
۱۰/〃	لاشیں جو اس کے کشتوں کی اب تک	کشتوں کی اس کے لاشیں جواب تک ..	دوم/۲۲۶
〃/〃	..... دفن بھی	.... دفن انھیں	〃/〃
۱۱/〃	.... منھ کو پھیر کے کہنا	.... منھ پھیر کے وہ کہنا	〃/〃
۱۳/〃	..... ہرگز یقین	... اب تک یقین	〃/〃
۱۴/〃	کوئی کسی جگہ ہے پڑا اور کوئی ...	کوئی کہیں پہ ہے پڑا	〃/〃
۲/۱۵۴	.... ہم کو اس کو ہم سایہ	.... ہم کو اس کا ہم سایہ ...	〃/۲۰۵
۳/〃	..... وہ تجھ کو	.... وے تم کو	〃/〃
۴/〃	نہیں کوچے میں رہنے سے ہے ہم کو اور کچھ حاصل	ہمیں اس کو ہی رہنے کا نہیں کچھ اور تو حاصل	〃/۲۰۶
۵/〃	اے کاش زمیں کی کہیں	یارب کہ زمیں کی کہیں	〃/۲۲۹
۶/〃	کرتے ہیں ترے پائے کی انگاریں کی مدد سے	قوت سے ترے پائے نگاریں کی کریں ہیں	〃/〃
۷/〃	اتنا تو بتا کس کو کہاں ذبح کیا ہے	اس سختی سے کہہ کس کے تئیں ذبح کیا ہے	〃/〃
۷/۱۵۴	خون سے تر ہیں تری تلوار	جو خوں میں بھرے ہیں تری ...	دوم/۲۲۹
۱۰/〃	اوراق جو ہیں پیش نظر ارض و سما کے	افراد ہیں یہ جتنے کہ عرضی و سماوی	〃/۲۳۰
〃/〃	...... ہیں یار کے چہرے پہ نقابیں	..... ہیں چہرۂ یار کی نقابیں	〃/〃
۱۱/〃	اے مصحفی کیا خاک کریں زہد کا دعویٰ	اے مصحفی اب چکھو مزہ زہد کا تم تے	〃/۲۳۱
۱۳/〃	پلکیں ..... نہ ہوئیں	مژگاں ..... نہ ہوئی	〃/۲۲۸
〃/〃	کلیاں تری کشتوں سے تماشا نہ ہوئیں	آنکھوں کی مری جھنڈیاں برپا نہ ہوئی	〃/〃
۱۴/〃	.... نہ ہوئیں	...... نہ ہوئی	〃/〃
۱۵/〃	.... ان کو بھی کیا محو	.... بھی لبھایا	〃/〃
〃/〃	...... نہ ہوئیں	..... نہ ہوئی	〃/〃

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۶/۱۵۴	اب تو مجھے کچھ یاد نہیں ورنہ شب وصل	مجھ کو ہی نہ کچھ یاد رہیں ورنہ	دوم/۲۲۸
"/"	.... نہ ہوئیں	...... نہ ہوئی	"/"
۱/۱۵۵	اب ہر کو بھی کرتی ہیں شرمندہ یہ پلکیں	نلیاں مری آنکھوں سے بڑی بہتی تھیں لیکن	"/۲۲۹
"/"	.... نہ ہوئیں	.... نہ ہوئی	"/"
۲/"	اے مصحفی دزدیدہ نگہ کی تھی نہ جب تک	دیکھے تھا میں دزدیدہ کبھی اس کی طرف کو	"/"
"/"	.... نہ ہوئیں	.... نہ ہوئی	"/"
۳/"	گالیاں اس بت بے مہر کی	ایک دو گالیاں اس شوخ کی	اوّل/۲۷۳
"/"	..... ہے وہ	.... ہے سو	"/"
۵/"	...... کہاں اپنا گذارا ان تک	.... کہاں یار ہمیں اس کو میں	"/۲۷۴
۷/"	..... کوچے سے لے	.... کو سے ہم لے	"/۲۷۳
"/"	...... جائیں تو ہم صبح	.... جاویں تو پھر صبح	"/"
۸/"	جی سے یا نہ لیے اس کی	جی رہو یا نہ رہو اس کی	"/۲۷۴
۸/۱۵۵	ہم تو اے مصحفی مشتاق جفا رہتے ہیں	مصحفی ہم کو تو ان باتوں سے کیا رہتے ہیں	اوّل/۲۷۴
۱۰/۱۵۵	مجھ سے تو ملتفت ہی نہیں	مجھ پر ملتفت ہی نہیں	۷/۹۷ ب
۱۲/"	.... مجھ کو زمانے کے رشک سے	..... مجھ کو بھی کس کس کے رشک سے	۷/۹۷ الف
۱۵/"	جنس نفیس ہے دل صد پارہ مصحفی	جنس نفیس تھا دل صد پارہ مصحفی	" "
"/"	سمجھیں جو ناقص	سمجھے ہے ناقص	" "
۱۶/"	..... اے ہم صفیر	.... اے ہم قفیر (کذا)	۷/۱۰۴ ب
"/"	جہاں ہیں اور قفس میں اسیر ہم	قفس میں اور ہیں جو ان کے اسیر ہم	" "
۵/۱۵۶	کے اپنے عہد کے	کہ اپنے وقت کے	۷/۱۰۵ الف
۱۱/"	پائیں جو دل مرا ابھی لے جائیں خوبرو	زن بازی خانہ جن کے کا عالم ہے یکہا	۷/۱۰۲ "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۵۶/۱۲	ہم فلک سے ہیں رہتے ہیں نمناک	رہتے ہیں عرق ہے غمناک ..... (کذا)	۱۰۲/۷ الف
۱۵۶/۱۴	...... ہم تو سفر	...... ہم بھی سفر	سوم/۲۴۸
۱۵/"	جاکر چڑھاؤں گور زلیخا پہ شمع و گل	لیجاؤں گور پر نہ زلیخا کے شمع و گل	۱۰۴/۷ ب
۱۶/"	.... نہ کھینچنا	.... نہ کھینچو	" "
۱۵۶/۱	...... تھے وہ ہوئے مصحفی تمام	...... تھے سو گئے مصحفی گذر	" "
۱۵۷/۱	پیری میں کیونکر ابھی جوانی	پیری میں آہ کیوں کے جوانی .... (کذا)	۱۰۷/۷ ب
۲/"	اکدم گلے سے مل لو بوس......	اکدم گلے سے لگ کر بوس.....	۱۰۲/۷ الف
۳/"	.... یارو چلو شہر کر	.... یارو شہر کے چلنا	" "
۴/"	.... ظالم نے اتنی تو اجازت	.... ظالم اتنی تو دے تو رخصت	" "
۵/"	شہباز سے نہیں کم کچھ ان بتوں کی آنکھیں	ہیں جیسے باز و بحرے ہندی بتوں کی آنکھیں	" "
"/"	..... چاہیں دم میں	..... چاہیں پل میں	" "
۹/"	.... ہے تکیوں کی ہم آغوشی میں	.... ہے زانو کی ہم آغوشی میں	۱۰۰/۷ ب
۱۰/"	دل سے خواہش ترے دیدار کی جانے کی نہیں	خواہش رو ئے تکو دل سے تو جانے کی نہیں	۹۹/۷ الف
۱۲/"	شب فرقت میں اگر جہ سے یہی ہے نفرت	وعدہ وصل وہ محشر پہ کرے گا کبھی	" "
"/"	صبح محشر بھی اجل شکل دکھانے . . .	صبح محشر میں منہ اپنا وہ دکھانے . . .	" "
۱۳/"	اے خوشا حال جو ہیں غرق تصور میں ترے	اے خوشا حال انھوں کا جو تصور میں ہیں غرق	" "
"/"	کنج عزلت میں خبر سارے زمانے کی نہیں	کچھ خبر ایسے ہی لوگوں کو زمانے کی نہیں	" "
۱۴/"	.... میں ابھی باقی ہے	.... میں اگر باقی ہے	" "
۱۵۸/۱	.... ترے غم میں کہ مر جائیں کہیں	.... ترے غم میں گذر جائیں کہیں	۹۵/۷ ب
۲/"	کیوں تڑپتے ہیں یہ بسمل کہو مر جائیں کہیں	کیوں تڑپتے ترے بسمل ہیں یہ مر جائیں کہیں	" الف
۵/"	.... دکھائے جو مہر و مہر کو تو	.... دکھائے مہر و خورشید منم	" "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۵۸/۵	.... سے اگر جائیں کہیں	.... سے یہ گر جائیں کہیں	۲/۹۵ الف
"/۹	.... نہیں مجھ کو گلہ	.... نہیں میرا گلا	۲/۹۵ الف
"/۷	.... میں تو جھنجھلا کے کہا	.... میں تو بولے وہ بطیش	" ب
"/۸	.... انھیں دیکھو تو	..... انھیں دیکھ تو	" "
"/۱۰	مصحفیؔ بھیج نہ قاصد کو یہ تعجیل ہے کیا	مصحفیؔ بھیجو قاصد کو شتابی کیا ہے	" الف
۱۵۸/۱۲	...... باہر وہ رکھتا ہے قدم	...... باہر رکھے ہے وہ قدم	سوم/۲۰۲
"/"	دیکھتا ہے جب	دیکھ لے ہے جب	"/"
"/۱۵	......شعر و سخن میں........	..... شعر و سخن پر	"/۲۰۳
۱۵۹/۱	... تھا جو نمک یار و لئے دل کے زخم ...	... تھا نون تاروں نے مرے ہر زخم ...	"/۲۱۶
"/۲	... سر پٹکتی جاتی ہے اپنی عماری	... سر پٹکتی جائے ہے اپنا عماری	"/"
"/۳	دلا نومید کیوں ہے وصل سے ...	دلا نومید مت ہو وصل سے	"/"
"/۵	گو میں نے تو جھک جھک	ہر چند میں جھک	/۲۳۹
۱۵۹/۱۰	ماہ و خورشید جو اس	مہ و خورشید گر اس	۲/۹۱ الف
"/۱۱	خوبرو گر دل بیمار کا چارا	خوبرویاں جو مرے درد کا چارا ...	۲/۹۰ "
"/۱۲	مصلحت ہے کہ ترے در کی سنگھائیں مٹی	مصلحت ہے یہ جگو کر کے سنگھائیں مٹی	" ب
"/"	.... ہمیں لوگ پکارا نہ کریں	.... ہمیں یار پکارا نہ کریں	" "
"/۱۳	.... چاہیں یہ بت	.... چاہیں خوباں	" "
"/"	سخن اس میں ہے ہمیں	حرف ہے اس میں ہمیں	" "
۱۶۰/۱	.... ہوں یہ کہہ دوں ان سے	.... ہوں میں کہہ دوں ان سے	۲/۹۱ الف
"/"	.... فرہاد مری سمت گذارا نہ کریں	.... فرہاد طرف میری گذارا نہ کریں	" "
"/۲	..... ہے کبھی راہ کو طے کر نہ سکیں	..... ہے نہ منزل کو کریں طے ہرگز	" ب

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۹۰/۳	.... ہو بتوں کو ہرگز	.... ہو بتاں کو ہرگز	۷/۹۰ الف
،،/،،	تا وہ آئینے	تا کہ آئینہ	،، ،،
،،/۶	اے جنوں قیس کا اس دشت میں ہمدوش ہوں میں	دست تجرید میں مجنوں سے فزوں کوش ہوں میں	۷/۹۳ ،،
،،/۸	مشتری کو یہ ہوس ہے کہ در گوش ہوں میں	مشتری کو یہ تمنائی در گوش ہوں میں	،، ،،
،،/۹	.... عشق کا مدہوش ہوں میں	.... عشق کا مے نوش ہوں میں	،، ،،
۱۹۱/۲	قیس کیا منتظر ناقۂ لیلیٰ ہیں مدام	رہتے ہیں منتظر ناقۂ لیلیٰ شب و روز	۷/۱۰۱ الف
،،/۳	شامیانہ بھی نہیں قبر پہ ان کی پس مرگ	سائباں ان کے مزاروں پہ نہ ہوں لازم ہے	،، ،،
،،/۴	نغمہ سنجی میں کریگا کوئی کیا مجھ سے بحث	نغمہ سنجی کا مرے شور ہوا ہے جیسے	،، ،،
،،/،،	.... سنجاں سخن جیتے ہیں	.... سنجاں چمن جیتے ہیں	،، ،،
،،/۶	حلقہ در حلقہ جو وہ زلف مسلسل دیکھی	حلقہ در حلقہ تری زلف مسلسل سے صنم	،، ب
،،/۷	وہ حسن ہے کہ کسی کو کوئی کلام نہیں	ہے برگ گل کا لو کیا منہ جو ہو دوچار اس سے	۷/۱۰۴ ،،
،،/۹	کہ وقت دفن بھی یاروں کا اژدھام نہیں	کہ بعد دفن بھی یاروں کو اذن عام نہیں	،، ،،
۱۹۲/۲	لاکھوں گلوں پہ صورت خنجر......	لاکھوں گلے پہ خوں دم خنجر......	۷/۱۰۷ ب
،،/۴	پہنچا نہ میری آبلہ پائی کو کچھ ضرر	نشتر رسیدہ ہیں مرے پاؤں کے آبلہ (کذا)	،، ،،
،،/،،	صحرا میں فرش خاک پر اکثر......	صحرا میں نوک خار پہ اکثر......	،، ،،
،،/۵	باقی وہی ہے بادیہ گردی میں آبرو	گر مجھ کو بخت بد نے گرایا ہے خاک پر	،، ،،
،،/،،	غلطاں بہ رنگ دانہ	غلطاں ہر ایک دانہ	،، ،،
،،/۶	بے صبر مجھ سا بھی نہ کوئی ہوگا مصحفیؔ	مجھ سا بھی بے شعور کوئی ہوگا مصحفیؔ	۷/۱۰۸ الف
،،/۸	اس کا یہی سبب ہے جو گرم فغاں نہیں	اس کا سبب یہ ہے جو میں گرم فغاں نہیں	،، ،،
،،/۱۰	سرگشتہ کیا کوئی عقب کارواں نہیں	واماندہ کیا کوئی بہ پس کارواں نہیں	،، ،،
،،/۱۱	عادت جو ہو تو بوجھ نہیں ہے ہجوم غم	عاشق کو تیرہ بختی لازم ہے ہو نہ رنج	،، ،،

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۱/۱۶۲	.... سر پہ کسی کو گراں نہیں	...... سر پہ کسی کے گراں نہیں	۷/۱۰۸ الف
۱۲/"	ہے شکر کی جگہ کہ دم امتحاں اُسے	ہے یہ بھی جائے شکر کہ اس مست ناز کو	" ب
۱۴/"	یہ جسم زار روح کو کیونکر وبال ہو	پہنچے گا مجھ سے رنج نہ جاں روح کو	" "
۱۶/"	اب دل سے عشق زلف و رخ یار مٹ گیا	کیا کام ہم کو روئے مخطط کے عشق سے	" "
"/"	قرآں میں میرے سورہ	قرآن دل میں سورہ	" "
۱۷/"	.... کہ میں تجھے نذر کیا کروں	...... کہ میں تری نذر کیا کروں	۷/۹۹ ب
۱/۱۶۳	پر مصحفی سا شاعر جادو بیاں نہیں	پر مصحفی سا شعر میں جادو بیاں نہیں	۷/۱۰۸ "
۲/"	...... بنا کے کبک قمر کو رواں کروں	..... بنا کے اپنا فلک کو رواں کروں	۷/۱۱۱ "
۴/"	غمخوار ہو تو تم ہو اگر یار ہو تو تم	غمخوار ہے تو تو ہے وگر یار ہے تو تو	۷/۱۱۲ الف
"/"	.... جو تم سے غم دل	...... جو تجھ سے غم دل	" "
۶/"	سبب روشنی چشم بشر ہے	سبب روشنی نور نظر ہے	" ب
۷/"	وہ چمک ہے کہ کسی نے کبھی دیکھی نہ سنی	گل نزاکت میں نہیں چاندنی کی لگتی اسے (کذا)	" "
۷/۱۶۱	مہر تاباں ہے الٰہی کہ قمر	ہے صباحت کا یہ پتلہ کہ قمر ...	۷/۱۱۲ ب
۸/"	وہ لطافت وہ صفائی ہے کہ اللہ اللہ	عضو عضو اس کے سے ہوتی ہے صباحت پیدا	" "
۱۲/"	..... ہیں جو دھنسے جاتے ہیں...	..... ہیں کہ گھسے جاتے ہیں	۷/۱۱۴ الف
۱۳/"	دیکھ تو عشرت	دیکھو عشرت	" "
۱۵/"	وائے تقدیر کہ ہیں آج گرفتار قفس	اپنے پاؤں کو ہوا آہن زنجیر نصیب	" "
"/"	یاد وہ دن	یاد وہ دن	" "
۱/۱۶۴	جنس مقصود مقدر ہی سے ہاتھ آتی ہے	رتبۂ عشق کوئی پاوے ہے ہر اہل ہوس	" "
۲/"	جو چمن کے آتے ہیں افشاں یہاں جبینوں میں	جبینوں کے رہتے ہیں افشاں جیسے جبینوں میں	" "
۵/"	.... جو سینے پہ دگدگی اُس کی	...... جو سینہ کی اربسی اس کی	" ب

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۶/۱۶۴	شفق نہیں ہے یہ افلاک	شفق نہیں ہے نہ افلاک	۱۱۴/ب
"/۷	وہ بگڑے دم میں جو	وہ بگڑ بے پل میں جو	" "
"/۸	حضور آئینہ ہوتا ابھی	دو چار آئینہ ہوتا ابھی	" "
"/"	جھکی ہوتی ہے نظر جس کی شرمگینوں میں	جھکی ہوتی ہے نظر اس کی شرمگینوں میں	" "
"/۹	باندھوں ایسے کا میں کس طرح خیال گردن	باندھوں ایسے کا میں پھر کیونکے خیال گردن	۱۰۹/" "
"/"	جس کو ہو دست تصور........	جس کے ہوں دست تصور.....	" "
"/۱۰	سنسان ہجر میں ہے ساقی	سنسان سا ہے تجھ بن ساقی	" الف
"/"	خم خشک سب پڑے ہیں خالی ہیں جو سبو ہیں	خم خشک ہو رہے ہیں خالی پڑے سبو ہیں	" "
"/۱۲	غیبت میں بھی تصور ٹلتا نہیں ہے اس کا	غائب میں بھی تصور ٹلتا نہیں ہے از بس	" "
"/"	شب ہائے ہجر میں بھی ہم اس کے	شب ہائے ہجر گویا ہم اس کے	" "
"/۱۳	مدت سے گل چمن میں مشتاق	مدت سے گل تمہارے مشتاق	" "
"/۱۴	چرخ و ستارہ دونوں سرگرم	چرخ و ستارہ اب تک سرگرم	" "
۶/۱۶۵	..... نہیں پہلو میں تو ہم فرقت میں	..... نہیں پیارے تو ترے ہجر میں ہم	۱۰۵/ب
"/۷	.... کے نیا آیا ہے	.... کے عجب آیا ہے	" "
۱۰/۱۶۵	تمہارے کوچے میں اکثر دہائیاں ...	سدا گلی میں تمہاری دہائیاں ...	دوم/۲۰۵
۱۱/"	ہماری ان کی کسی دن موافقت نہ ہوئی	ہوئی نہ سازمری اس کی صحبت اک شب ہائے	"/"
۱/۱۶۶	..... ہاتھ سے دامن	..... ہاتھ میں دامن	"/۲۱۶
"/۵	..... نہ رکھنا	.... نہ رکھیو	"/۲۲۳
"/۶	...محفل میں جاتے ہیں یہ حالت ہوتی ہے اپنی	... مجلس میں جاتے ہیں تو ہو جاتی ہے یہ حالت	"/"
"/۷	......بھی تجھے فکر......	......بھی تمہیں فکر......	اوّل/۲۸۴
"/"	کہی یہ بات کبھی ہم نے تو.....	جوں ہی یہ بات کہی اس سے تو...	"/"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۹۶/۸	تا بمقدور اسے ہم نے بہت	اپنا سا ہم نے تو اس دل کو بہت	اول/۲۸۷
״/۱۱	ڈبو دے لے کے اپنا کاغذ......	ڈبو دے لے کر اپنے کاغذ.....	״/۲۹۳
۱۹۶/۱۲	.... طوفان رونے کا	.... طوفان گریے کا	اوّل/۲۹۳
۱۹۷/۱	بھنور سے گرد اپنے خط سا عکس مہ نے کھینچا ہے	بھنور سے عکس مہ نے گرد اپنے خط سا کھینچا ہے	״/۲۹۴
״/۳	نہ تھے ہم مصحفیؔ اتنے گنہگار اس کے کیا کہیے	نہ تھا میں مصحفیؔ اتنا گنہگار اس کا کیا کہیے	״/״
״/۴	ڈبویا ہم کو	ڈبویا مجھ کو...........	״/״
״/۵	.........تھا کسی کی میں بلائیں	......تھا کسو کی	دوم/۲۴۴
״/״	وہ ہاتھ ہیں اور مانگ رہا ہوں میں دعائیں	ان ہاتھوں سے اب مانگوں ہوں دن رات دعائیں	״/״
״/۷	........کبھی یہ مژہ تر.....	......کبھی اک مژہ تر....	اوّل/۲۹۰
״/۹	گریہ عاشق	گرچہ عاشق	״/۲۹۱
״/״	چشم ماہی کو...........	سچ ہے ماہی کو.........	״/״
״/۱۰	دیکھ کر سر نہ کہیں مردم آبی پلکیں	ابھی سر پیٹ چلے جاویں گے سب ماہی گیر	״/۲۹۲
״/۱۱	کھل گیا ہم یہ پیالے ہیں یہ گھڑیالوں کے	یہ وہ آنکھیں ہیں کہ گھڑیال کے پیالے کی طرح	״/״
״/۱۱	.... ہیں دیدۂ تر آٹھ	.... ہیں گریے سے اب آٹھ...	״/״
״/۱۲	جس طرح ہو کسی دریا میں چراغاں	کبھی دیکھی بھی ہے دریا پہ چراغاں ...	״/״
״/״	یوں چمکتے ہیں مرے دیدۂ تر پانی میں	یوں جھلکتے ہیں مرے لخت جگر پانی میں	״/״
״/۱۳	جامۂ شبنم کا وہ پہنے تو بدن یوں جھلکے	جھلکے ہے یوں وہ بدن جامۂ شبنم سے تمام	״/״
״/۱۴	سیکڑوں لاکھوں پڑیں جال اگر.....	سیکڑوں جال بھی واں ڈالیں اگر....	״/۲۹۳
۱۹۸/۱	رنگ رونے کا ہم اس شوخ کو	رنگ گریے کا ہم ان آنکھوں کو	״/۲۹۶
״/״	آ کے چمکا جو	آن چمکا جو	״/״
״/۲	ایک دم بھی نہ گیا دل سے خیال...	اک گھڑی یاد سے بھولا نہ خیال..	״/״

جلد/صفحہ	کلیات مصحفی	دیوان مصحفی	صفحہ/سطر
اول/۲۹۶	میں نظر بھی نہ کروں ان پہ کبھی گرمہ وسال	نور بخشا یہ ترے چہرۂ نورانی نے	۱۹۸/۳
دوم/۲۱۸	...... ہے ترا نقش	.... ہے مرا نقش	۴/۰
دوم/۲۱۸	کہیں کچھ گل نہ کھلائے یہ بہار	گل کھلائے نہ کوئی اس کی بہار ...	۱۹۸/۴
۲۱۷/"	...... اس کی بھی	...... اس کا بھی	"/۵
"/"	...... کسی کی یہ	.... کسی کا یہ	"/۶
"/"	.... نہ بے صرفہ بہار رنگینی	.... نہ ضائع ہو کہیں رنگینی	"/۷
۲۱۹/"	.... تو تو اس کی کہ ہنگام	..... تو اس کی کہ ہنگام	"/۸
۲۱۷/"	.... چمن تجھ کو	..... چمن مجھ کو	"/۹
"/"	دیکھوں جولی کی جنت یا کہ بہار...	اور ہی کچھ ہوئی جنت سے بہار...	"/"
۲۱۸/"	... جامۂ شبنم ہو گر اس کے بر میں	... جامہ پو شبنم کا اگر زیب بدن	"/۱۰
"/"	بہہ گئی گریۂ خونیں کی ادھر	بڑھ گئی گریۂ خونیں سے ادھر ...	"/۱۱
۲۱۹/"	مصحفی کیوں کہ نہ بھڑکوں میں کہ تحریک نسیم	مصحفی فصل گل آئی ہے مقرر کہ نسیم	"/۱۲
اوّل/۲۷۴	.... گوہر ہو گیا ہے	..... گوہر بن گیا ہے	"/۱۴
۲۸۰/"	.... ہیں سبھی غمناک	.... ہیں وہ سب غمناک	"/۱۵
۲۹۹/"	.... رونا آوے	.... رونا آئے	۱۹۹/۲
"/"	اور جو چھپکے	اور پہ چھپکے	"/"
"/"	.... قسمت تھی کہ	..... قسمت ہے کہ	"/۴
"/"	تلخی تیز و ترش روئی	تلخی تیز ترش روئی درباں دیکھوں	"/"
۳۰۰/"	کہتے ہیں جس کو شب وصل کا دن دنیا میں	وصل کا روز جسے کہتے ہیں سب اہل جہاں	"/۵
"/"	...دیکھا ہوں میں روئے شب وصل	...... دیکھا ہو رخ روز وصال	"/۶
"/"	کیوں کہ ان آنکھوں	پھر انھیں آنکھوں	"/"
"/"	ہوں مو پہ مرے داغ تھا دل جوں اس کے	داغ سینے پہ کروں نقش ترے چھلوں کی	۱۹۹/۷

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۶۹/	جی میں آتا ہے تماشائے	نہ آیا کہ تماشائے.........	اول/۳۰۰
۱۶۹/۱۰	قصد ہوتا ہے کہ اب چل کے	جی میں آتا ہے کہ ٹک جا کے	اول/۳۰۰
۱۶۹/۱۴	.... ہستیٔ فانی نہیں	.... ہستیٔ فانی نہ تھی	۷/۱۰۲ب
،،/،،	چھوڑ کر مجھ کو گئی یہ ہستی	پھینک تو مجھ کو گئی اے ہستی	،، ،،
۱۷۰/۲	دیکھیے تلوار اب کس کس کی گردن پر چلے	تیغ بر کف جس نے دیکھا اس کو جی میں یہ کہا	،، ،،
،،/۳	عرش کیا! کی آدم خاکی نے سیر لامکاں	لامکاں سیری کا دعوا آدم خاکی کو ہے	،، ،،
،،/۴	نہ یہ طاقت کہ اس کی بزم سے اٹھ کر میں گھر جاؤں	نہ یہ طاقت کہ بزم اس کی سے اٹھ کر اپنے گھر جاؤں	۷/۱۰۲الف
،،/،،	.... مجھ کو کہ قرباں ہو کے مر جاؤں	.... مجھکو کہ ہو قربان مر جاؤں	،، ،،
،،/۵	.... شمشیر ہمدم میں گذر جاؤں	.... شمشیر اک دن گذر جاؤں	،، ،،
،،/۶	..... نہ ہوں میں یار کے دل سے اتر جاؤں	..... نہ ہو جوں میں ترے جی سے اتر جاؤں	،، ب
،،/۷	.... کارواں میرا	.... کارواں اپنا	،، ،،
،،/۱۱	خجلت سے اس کے آگے روپوش	خجلت سے عشق کے میں روپوش...	۷/۱۱۲ ،،
،،/،،	.... جاؤں میں بات کیا بناؤں	.... جاؤں تو بات کیا بناؤں	،، ،،
،،/۱۲	قدرت نہ اس قدر بھی مجھ کو سپہر نے دی	اتنی بھی دست قدرت مجھ کو نہ دی فلک نے	،، ،،
،،/،،	جو شہر کے کنارے اک جھونپڑ بناؤں	دریا ہی کے کنارے اک جھونپڑا بناؤں	،، ،،
،،/۱۳	اے مصحفیؔ جو آؤں	اے مصحفیؔ گر آؤں	،، ،،
۱۷۰/۱۴	... کا ہے اے میرے انسان ...	... کا ہووے سو کوئی انسان...	،،/۲۶۴
،،/،،	.... گردش کہاں یہ	.... گردش کدھر یہ	،،/،،
۱۷۱/۱	دیکھا جو اس کو غش کیا اب کیا مرے دل کو خبر	دیکھ اس کو جوں ہی غش کیا یہ بھی نہ جانا ہم نے پھر	،،/۴
،،/۲	..... ہے لے دے بھی کوئی	.... ہے دے لے تو کوئی	،،/۲۶۳
،،/،،	..... لے جائے ہمیں.......	.... لے جاوے مجھے	،،/،،

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲/۱۷۰	گلیوں میں یکسر دھوم	گلیوں کے اندر دھوم......	اول/۲۷۳
۵/"	...... اب جا کر دیا......	.... اب جاکے دیا....	"/"
۶/"	اب تو اس کوچے میں سب چھوڑ کے جا بیٹھا..	جی تلک دام محبت میں لگا بیٹھا....	دوم/۲۳۱
۷/"	ڈھونڈتا پھرتا ہے وہ تیغ بکف اور....	ڈھونڈھتا ہے وہ مجھ تیغ لئے اور...	"/"
۸/"	قسم اے گل تری زلفوں	قسم اس شوخ کی زلفوں....	"/"
۹/"	پیشتر گنج شہیداں میں میں جا ...	سب سے پہلے میں ہی میداں میں جا...	"/۲۳۲
۱۰/"	... ہے شب وصل کہ تصویر کی طرح	... ہے کہ خلوت میں شب وصل کے بیچ ..	"/"
۱۱/"	....کہ جا بھی تجھے کیا.....	....کہ چل بے تجھے کیا....	"/"
۱۲/"	...... نہ دے شعر.......	.... نہ کر شعر.........	"/"
"/"	.... سے میں اپنی خفا......	....سے اپنی میں خفا.....	"/"
۱۵/۱۷۱	.... چوکتے ہیں شب بھر	.... جو کہتے ہیں، ہم نے	۷/۹۷ ب
۱۶/"	سینے پہ تو بنا نا اک موتیوں کا مالا	سینہ پہ تو بنا نا اک موتیا کا مالا	۷/۹۸ الف
۲/۱۷۲	... بھوڑی باتیں تھیں درمیاں...	....تھوڑی چاہت تھی درمیاں...	دوم/۲۴۱
"/"	چھایا یہ رعب لکنت	پھر بات کہتے لکنت	"/"
۵/"	ترا اس حسن کب ہے تیری سو نازکب ہیں	صورت پر اس کی یاد جاتی ہے جان اپنی	"/۲۴۲
۶/۱۷۳	بھولے ہیں اس کو جس سے ہے سب جہاں کی رونق	مبدا سے کوئی اب تک واقف نہیں ہے ہے ہے	دوم/۲۴۲
۹/۱۷۲	اب تک ہے روح میری مسی	اب تک ہے روح اپنی مسی	۷/۱۱۰ ب
۱۱/"	معلوم کیا میں کس کے آنے کا منتظر تھا	کیا جانے منتظر تھا آنے کا کس کے میں جو	" الف
"/"	تھیں بعد مرگ بھی ہوا آنکھیں کھلی کفن میں	تھیں بعد مرگ میری آنکھیں کھلیں کفن میں	" "
۲/۱۷۴	دنبالہ دار سرمہ سولی ہوا بلا کو	دنبالہ دار سرمہ سولی وہیں لے آیا	۷/۱۱۱ الف
۷/"	فتنے کے ہاتھ باندھے اس زلف نے....	فتنہ کے ہاتھ باندھے جب زلف نے	" "

صفحہ/سطر	دیوانِ مصحفی	کلیاتِ مصحفی	جلد/صفحہ
۱۴۲، ۱۲/	صیاد کیا کریں ہم جا کر کسی چمن میں	ہم جا کے کیا کریں گے باد صبا چمن میں	۷/۱۱۰ ب
۱۴۳/۱	۔۔۔ کوئی کہہ دے وہ دیکھنے کو آئے	۔۔۔۔۔ کوئی کہہ دو گر دیکھنے کو آئے	۷/۱۱۱ الف
″/۲	سد رمق ہے باقی ابتک بھی کوہکن میں	سد رمق سی باقی ابتک ہے کوہکن میں	″ ″
″/۳	مانگیں ضرور صدقہ چاند آگیا گہن میں	مانگیں ہیں بھیک سایل چاند آوے جب گہن میں	″ ″
″/۶	کیا دانتوں کی چمک سے بجلی گری ۔۔۔۔۔	چمکی جو دانت گویا بجلی گری ۔۔۔۔۔۔۔	″ ب
″/۷	روئے سیہ سے بھاگے اے مصحفی فرشتے	بادل کو رقت آئے برق جہندہ تر بھی	″ ″
″/۹	میں ہی واقف ہوں جو کچھ مجھ پہ جفائیں کیں ہیں	میں ہی جانوں ہوں جو کچھ مجھ سے ادائیں کی ہیں	۷/۱۱۲ الف
″/″	خوبرویوں نے اداؤں سے ادائیں کیں ہیں	تیری آنکھوں نے حیاؤں سے حیائیں کی ہیں	″ ″
″/۱۰	کہ ترے واسطے راتوں کو دعائیں کیں ہیں	میں ترے واسطے راتوں کو دعائیں کی ہیں	″ ″
″/۱۱	زلف شب رنگ کا بال ایک سے ہے ایک بلا	جعد کا بال ترے ایک سے ہے ایک بلا	″ ″
″/″	جمع کس کے لئے تم نے یہ بلائیں کیں ہیں	جمع کس کے لیے اس نے یہ بلائیں کیں ہیں	″ ″
″/۱۲	۔۔۔۔۔۔ نظر سے بھی ادائیں کیں ہیں	۔۔۔۔۔۔ نظر میں بھی ادائیں کیں ہیں	″ ″
″/۱۳	مصحفی پھر تری تقصیر ہو کس طرح معاف	مصحفی ہو تری تقصیر بھلا کیوں کے (کذا) معاف	″ ″
″/″	۔۔۔۔۔۔۔۔ خطائیں کیں ہیں	۔۔۔۔۔۔۔۔ خطائیں کی ہیں	″ ″
۱۴۳/۱۶	منہ پھیر کر چلے ہوا جی ۔۔۔۔۔۔	ہے ہے لگ اس طرف کو جی ۔۔۔۔	سوم/۲۵۲
″/″	۔۔۔۔۔۔ کا جاتا ہے ۔۔۔۔۔۔	۔۔۔۔ کا جائے ہیں ۔۔۔۔۔۔	″/″
۱۴۴/۳	منہ پھیر کر چلے تھے چمن سے کہ ۔۔۔۔	وہ منہ پھرا چمن سے چلے تھے کہ ۔۔۔	″/۲۵۳
۱۴۴/۷	پاس سے دیکھ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	پیار سے دیکھ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔	۷/۱۲۰ الف
″/۸	۔۔۔۔ آبلہ تو پاؤں میں ان ۔۔۔	۔۔۔۔ آبلہ پاؤں میں تو ان ۔۔۔	″ ″
″/″	صاف طے کر گئے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔	کیونکے (کذا) طے کر گئے ۔۔۔۔۔۔۔۔	″ ″
″/۹	۔۔۔۔۔۔ کھنچئے نہ بڑھکر نہ چلو	۔۔۔۔۔۔ کھنچے میں تم اتنا نہ چلو	″ ″

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۶۴/۱۱-۱۲	دہن زخم بھی دیتے	استخواں بھی مرے دیتے	۷/۱۲، الف
۱۶۴/۱۴	آتا ہے آج	آیا ہے آج	۷/۱۲۳، ب
۱۶۵/۵	..... ہے تم کو جو میری	.... ہے گر تم کو میری	سوم/۲۷۰
''/''	..... بھی دوروز عشق	.... بھی چاہو تو عشق	''/''
۶/''	.... ہو تنڈرا دھر دیکھو	.... ہو بہت تنڈر دیکھو	''/۲۷۱
۷/''	لاکھ راہیں بتائیے دل کو	آگ میں گو جلائیے دل کو	''/''
۸/''	جورا اٹھانا	ہاتھ اٹھانا	''/۲۷۲
۹/''	..... کو ایک نظر	.... کوئی پھر کے نظر	''/۲۷۴
''/''	جاتے ہو کدھر پھر کے ادھر	جاتے تو ہو گھر	''/''
۱۰/''	.... ہے بندے کا بھی گھر	.... ہے عاصی کا جو گھر	''/۲۷۵
۱۱/''	میرا بھی ذرا داغ	میرا بھی تو ٹک داغ	''/''
۱۲/''	اے ہم نفسو بیٹھو شب ہجر مرے پاس	اے ہم نفساں بیٹھو شب ہجر میں مجھ پر	''/''
۱۴/''	تم ادھر چاک گریباں	تم ادھر میرے گریباں	''/۲۷۶
۱۵/''	کر چکے سیر گلستاں تو مبارک ...	گر چلے سیر گلستاں کو مبارک ...	''/''
۱۶۶/۲	ایسی ملتی ہے جگہ اور	جا کہ تجویز کریں اور	دوم/۲۷۴
۳/''	منہ لگاتا ہے بھلا کب صفت آئینہ	کیونکہ حیراں نہ رہیں ہم کہ خدا نے ہم کو	''/''
''/''	دی ہیں آنکھیں مجھے اس نے نگراں ...	دی ہیں جوں آئینہ آنکھیں نگراں	''/''
۱۶۶/۱۳	.... میں یکتا ہے تو	.... میں یکا ہے تو	دوم/۲۸۸
۱۴/''	پوچھا اس نے کیوں	پوچھا مجھ سے کیوں	''/''
۱۶۷/۱	رات دن ہے میری ہی آغوش میں	رات دن تو ہے مری آغوش میں	''/''
۳/''	...... مرے نالے میں اثر	..... مرے نالے کا اثر	''/۲۵۰

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۷۷/۴	.... مرنے سے خطر......	...... مرنے کا خطر......	دوم/۲۵۱
〃/〃	میں بھی لوں مول کہیں موت....	میں تو لوں مول اسے موت	〃/〃
〃/۵	نظر آتی نہیں ہم کو کہ اس	ہم سے پائی نہیں جاتی کہ اس کا...	〃/۲۵۰
〃/۶	.... ہوں عجب اس کا کیا ہے	.... ہوں میں عجب کیا اس کا	〃/۲۵۱
〃/〃	گرمی.............	کہ مری	〃/〃
〃/۷	بے اثر آہ مری ہے تو تعجب کیا ہے	نخل ماتم ہے مری آہ ثمر اس کا دل	〃/۲۵۲
〃/۸	گم کرے پھر مجھے اس کی ذہن تنگ کی فکر	مجھ کو پھر فکر دہن اس کی کرے ہے حیران	〃/〃
〃/۹	ایک سر ہو جو قلم دوسرا......	کاٹیں اک سر کو تو پھر دوسرا...	〃/〃
〃/۱۰	لطف رونے کا تو یہ ہے کہ ہو صد چاک جگر	سلسلہ رونے کا میرے نہیں ہوتا برہم	〃/〃
〃/〃	ساتھ ہر اشک کے اک لخت	اشک رہ جائے تو پھر لخت	〃/〃
〃/۱۱	.....قسمت ہے کہ لے جائیں	.... قسمت تھی کہ لے جاویں ...	〃/〃
〃/۱۲	...کوچہ ہے عجب بھول بھلیاں کہ جہاں	...کوچہ بھی عجب بھول بھلیاں ہے جہاں	〃/〃
〃/۱۳	زردی چہرہ پس مرگ بھی دکھلائے اثر	گاڑ دیویں مجھے جس خاک میں با چہرۂ زرد	〃/〃
〃/〃	کیا عجب ہے کہ مری خاک	پھر عجب کیا ہے گر اس خاک....	〃/〃
〃/۱۴	مصحفیؔ قتل وہ کرتا ہے تو پچھتائے گا	درگذر قتل سے میرے کہ پشیماں ہوگا	〃/〃
〃/۱۵	غیر ممکن ہے............	سخت مشکل ہے.........	〃/〃
〃/۱۶	واہ کیا چھیڑ...........	اس نے یہ چھیڑ.........	〃/۲۵۴
۱۷۸/۱	پھر چلے..........	کیا چلے	دوم/۲۵۴
〃/۳	.... اب جی نہیں	..... اب دل نہیں	〃/〃
〃/۴	.... اٹھ جائیں گے	..... اُٹھ جاویں گے......	〃/〃
〃/۵	..... مرے تیر کا.......	..... مرے یار کا.......	〃/۲۵۹

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۵/۱۶۸	بے جاں نہ کرو جان مری	میں جاں بلب آپھی ہوں مری ...	دوم/۲۰۹
"/۶	دی جان تلک تم کو غضب ہے اگر اب بھی	سچ روز نکالو نئی تم اپنی صد افسوس	"/"
"/"	تم دل	اور دل	"/"
"/۷	مذہب میں ہمارے عشق میں ملحد نہیں کوئی	ملحد ہوں اگر میں تو بھلا اس سے تمہیں کیا	"/۲۶۰
"/۸	...... ہی کہے مصحفی	...... ہی ہے مصحفی	"/"
"/۱۰	..... تم چلے گئے	...... تم بھلے گئے	"/۲۶۵
"/۱۱	تمہیں سمجھاؤ	ٹک تو سمجھاؤ	"/"
"/۱۲	..... کاٹ کر سر	..... کاٹ کے سر	"/"
"/۱۳	جب کیا ترک مال و کشور سب	جب کہ سب ملک و مال چھوڑ گیا	"/"
"/۱۴	کس نے یہ حال جسم زار لکھا	سوکھ کر رہ گیا ہے کاغذ وار	"/"
۱۵/۱۶۸	فروغ گل نے پھونک ڈالا مکاں ...	نہ برق گل نے جلایا مکاں ...	۱۲۱/۷ الف
۱/۱۶۹	..... سے کچھ کم نہیں ہے آتش گل	..... سے کم بھی نہیں یہ آتش عشق	" "
"/۳	..... فروزی سے کیا کیا گل نے	..... فروزی نے کیا کیا گل کے	" "
"/۴	ہر اک طرح سے مصیبت ...	ہر اک طرح کی مصیبت	" "
"/۶	اتنا بھی ستاتا ترا بھاتا نہیں مجھ کو	اتنا تو صنم کوئی ستاتا نہیں مجھ کو	۱۱۹/۷ ب
"/۷	ہر دم کا ترا ناز	ہر دم کا ترے ناز	" "
"/۸	...... کس کو یہ یاد تھی اذیت	...... کس کو میں یاد تھی اذیت	" الف
"/۱۰	فردوس کا بھولے سے	جنت کا میں بھولے سے	" ب
"/۱۴	اس ترک کی محفل میں ہے کیوں جسم شل رعشہ	کیوں بزم میں اس شوخ کے جانے سے ڈرو ہیں	" "
"/۱۵	پروانے کو	پروانہ کو	" "
"/"	کب شمع پر گر کر وہ	کب شمع پر جل کر وہ	" "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
١٧٩/١٦	.... میں بتوں کے	.... میں بتاں کے	٧/١١٩، الف
١٨٠/١	پرہیز ہے اتنا اسے عاشق سے کہ ہرگز	پرہیز ہے عاشق سے لیے اتنا کہ ہرگز	" "
" / "	پردے سے بھی آواز	پردے میں بھی آواز	" "
" / ٤	گل پوش وہ آئے ہیں جلانے	سو ہا پہن آئے وہ جلانے	٧/١٢٢ ب
" / "	لو اور لگی آگ	اس رنگ لگی آگ	" "
" / ٥	..... بھی باقی ہے حسینوں کی محبت	.... بھی جاتی ہی نہیں الفت خوباں	٧/١٢٣ الف
" / "	اک روگ لگایا ہے خدا نے	اک روگ دیا ہے یہ خدا نے	" "
" / ٦	.... آنکلے ادھر تم	.... آنکلے صنم تم	" "
" / ٨	.... تم تو ستانے مرے دل کو	.... تم تو کڑھانے مرے دل کو	" "
١٨٠/١١	پروانہ کیا	اور روانہ کیا	٧/١٢٣ الف
" / ١٢	حق یہ ہے کہ	یہ سچ ہے کہ	٧/١٢٩ ب
" / ١٢	تا کوئی پتا بھی مری تربت کا نہ پائے	تربت مری معلوم نہ ہوتا کہ کسی کو	" "
" / ٥	کرنا مجھے وہاں دفن جہاں ریگ رواں ہو	وہاں دفن مجھے کیجو جہاں ریگ رواں ہو	" "
" / ١٣	.... میں ہیں سب برق کے انداز	.... میں ہے خو برق کی ساری	" "
" / ١٥	لائے صبا اڑا کے کوئی برگ گل ادھر	لائے صبا چمن سے اگر کوئی برگ گل	٧/١٣٠ الف
١٨١/١	سنسان دشت میں مجھے لے چل نہ اے جنوں	خورشید کی پناہ کو صحرائے حشر میں	" "
١٨١/٢	کیوں آستین	مت آستین	سوم/٢٦٠
" / ٤	.... سے کہہ رہی ہے	.... سے یوں کہے ہے	" / "
" / ٥	.... مثال ہی نہیں	.... مثال میں نہیں	" / ٢٦١
" / ٦	.... کیا کہ چہرے سے	.... کیا جو آئے ہے	" / ٢٦٢
" / "	آتا ہے پوچھتا عرق	چہرے سے پوچھتا عرق	" / "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۸۱/۹	.... پسِ مرگ کفن ...	..... پس از مرگ کفن ...	۷/۱۱۸ الف
״/۱۰	نہیں افلاس میں اب کوئی شناسا میرا	رفت و آمد سے جو اس کوچے کے ہے کام مجھے	״ ״
״/۱۱	.... تو ہے وحشت دل سے یہ خیال	..... تو پھر دہشت دل کہتی ہے	״ ״
״/۱۰	روک رکھیں کہیں کانٹے نہ چمن میں مجھ کو	باغباں جانے نہ دیوے گا چمن میں مجھ کو	״ ״
״/۱۲	.... رہنے کی کوئی راہ نکالو	.... رہنے ہی کی کچھ راہ نکالو	۷/۱۲۲ ب
״/۱۳	لو بادلہ پوشش	ہو بادلہ پوشش	״ ״
۱۸۲/۳	ہم بھی آمادہ ہیں دنیا	آئے ہیں ہم بھی تو دنیا.....	اوّل/۳۴۳
״/۵	..... چاہئیے کچھ اس پہ	..... چاہیئے ہے اس پہ	״/۳۶۱
״/۶	..... ایسا کر ترے	.... ایسا جو ترے	״/۳۶۲
״/۸	..... نہ کہے کوئی	..... نہ کہو کوئی.......	״/״
״/۱۱	غنچے گٹھڑی لئے بیٹھے......	غنچے گٹھڑی ہوئے بیٹھے.....	״/۳۶۳
۱۹۲/۳	..... ہے اگر سر...... ..	..... ہے کہ گر سر.......	״/۲۵۲
״/״	.... بنائے ابھی جبرئیل	..... بناوے پر جبرئیل	״/״
״/۴	.... ہم کو بھی کرنا	.... ہم کو بھی کیجو	״/״
״/۵	...... آہ سے	..... آہ کا........	״/۲۵۴
״/۶	لائے............	لاوے..........	״/״
״/۷	کچھ شرم بھی ہر ایک کے یوں رو برو....	... ہر اک کے اس طرح سے میاں رو برو...	دوم/۲۶۲
״/۹	.... طرح جو رہتا ہے	.... طرح سے پھرتا ہے	״/۲۶۲
״/״	ڈر ہے مجھے اسے بھی.......	ڈرتا ہوں میں اُسے بھی	״/״
״/۹	اس ناتواں نحیف پہ تلوار کھینچنا	اس ناتواں پہ ضعف ہے تلوار کھینچے پر	״/״
״/۱۱	ہستی کہاں ہماری اگر ہم	ہم ہو دیں پھر کہاں کے اگر ہم ...	״/״

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۸۳/۱۲	مارے حیا	مارے عنا	دوم/۲۶۳
"/۱۴	غالب کے بعد مرگ	اغلب کے بعد	"/۲۵۸
"/۱۶	اے دل کہاں تلک یہ گراں جانیاں تری	اے دل بھلا روا ہے گراں جانی اس قدر	"/"
"/۱۷	.... وہ ترے	..... یہ تری..........	"/۲۵۹
۱۸۴/۱	مرقد کی..........	تربت کی	"/"
"/۲	تو جانیو اُسی کا یہ ہے صید مصحفی	تو جانیو یہ اس کا ہی زخمی ہے مصحفی	"/"
۱۸۴/۱۲	..... نکلنا..........	...... اچھلنا	دوم/۲۶۸
۱۸۴/۹	دل کو اک رنج........	دل پر اک رنج........	۷/۱۲۱ ب
"/۱۰	قیس کو ناقۂ لیلیٰ کا پتا بتلا جے	دیوے مجنوں کو کبھی ناقۂ لیلیٰ کا پتا	" "
۱۸۵/۵	... بزم کی زینت تو رہی	... بزم کی نت زیب رہی ...	اوّل/۳۴۳
"/۶	اس گلی میں میں تمہیں چھوڑ گیا تھا شب کو	میں یہ جاتا تھا کہیں گھر سدھارے ہو گے	"/"
"/"	...... تب سے یہیں	.... تب کے یہیں	"/"
"/۱۰	.... چاک جگر کی	.... چاک جگر کا	"/۳۴۴
۱۸۶/۳	چلے ہیں یار کے کوچے میں پر یہ کھٹکا ہے	طے تو ہیں پہ یہی دل میں سوچ رہتا ہے	"/۳۶۷
"/۴	شب وصال تو سب ان سے جنگ میں گذری	شب فراق میں دیکھا جو کچھ کہ میں دیکھا	"/۳۶۸
"/"	سحر ہوئی ہے	سحر ہوئی یہ	"/"
"/۶	عجیب حال ہے کچھ مصحفی کا الفت میں	ہمارے ساتھ مری جان دوستی میں تری	"/"
"/۸	کوچہ ہو ترا یا کسی مقتل کی زمیں ہو	کوچے میں ترے گو کے نہ جا اپنے تئیں ہو	"/۳۶۶
"/"	مرنا ہی ہمیں مدِ نظر ہے تو کہیں ہو	مرنا ہی جب آیا تو مری جان کہیں ہو	"/"
"/۱۱	گہہ دیر میں	گہہ دہر میں	"/۳۶۷
"/"	پر دل کی تسلی نہ یہیں.......	تسکیں دل اپنی نہ یہیں	"/"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۸۶/۱۲	مرکو دیکھئے اس کو بھی ذرا	مرکہ دیکھو تو تو اس کو ذرا	اوّل/۲۶۶
,,/۱۳	.... مجھ کو تا صبح	.... مجھ کو ہر گھڑی	,,/۲۶۴
۱۸۷/۱	اب کبھی میری تمہاری نہ صفائی ہوگی	آپ کی میری کسی طرح نہ ہوئے گی صلح	,,/۲۵۸
,,/۲	.... وہ ناز تو دیکھو	...... ٹک ناز	,,/۲۳۹
,,/۳	ہر گام پہ پامال ہی ہو کیک کر طاؤس	طاؤس پری جلوے کو ٹھکرا کے چلے ہے	,,/,,
,,/۵	گر حال اپنا غم سے بہت تنگ ہے	گر اپنا حال غم سے ترے تنگ	,,/۲۴۱
,,/۶	دل تو بہت قریب ہے کر لیں گے سجدہ ہم	کعبے کا جانا فرض نہیں ہم کو مصحفی	,,/,,
,,/۸	.... کبھی جو	...... کبھی وہ	۲۴۴/
۱۸۷/۹	.... غیر سے الفت	.... غیروں سے	اوّل/۲۴۶
,,/۱۰	جہاں ہو بند دم تیغ خوف قاتل سے	جہاں کے ہو دم شمشیر تیغ تیز بلند	,,/,,
,,/,,	...... عذر خواہ	.... داد خواہ	,,/,,
,,/۱۱	غیر ممکن ہے فقیر	یہ نہیں ممکن فقیر	,,/,,
,,/۱۲	ماندگی میں کیا ہو منزل پر پہنچنے کی امید	گو کہ دن ہوئے بڑا پر ایسی منزل کے تئیں	,,/۲۴۴
۱۸۸/۱	پردہ اٹھے یا نہ اٹھے اس کے چہرے سے مگر	گو نہ اٹھے تو نہ اٹھے اس کے چہرے سے نقاب	,,/,,
,,/۲	یار جب پہنچے خبر کو بھی نہ کوئی آدمی	نہ وہ آپ آئے نہ قاصد درمیاں سے دور ہو	,,/۲۴۸
,,/۳	کیا غضب ہے کہ ایسی فصل میں لے باغباں	لب روا ہے یہ کہ ایسی فصل گل میں باغباں	,,/,,
,,/,,	.... صحن بوستاں سے	.... اپنے آشیاں سے	,,/,,
,,/۴	بخت پہچانے تو مجھ کو یار تک لے مصحفی	اب کے گر آیا تو میں بھی منہ سے اس کے منہ لگا	,,/,,
,,/۷	ہم ادھر یار کے خواہاں ہیں ادھر تو لے دل	میں ادھر یار کا خواہاں ہوں اُدھر ...	,,/۲۵۴
,,/۹	یاد آئی جو تری زلف پریشاں مجھ کو	یاد آئے جو ترے موئے پریشاں مجھ کو	دوم/۲۶۶
۱۸۹/۱	پر بڑا عیب یہ ہے تم میں کہ ...	پر یہی عیب ہے اک تم میں کہ...	,,/۲۶۱

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۸۹/۳	مدتوں سے	بیستوں سے	دوم/۲۶۱
"/۶	تو ہم کبھی بیٹھے ہیں یہاں دل...	تو ہم بھی رکھتے ہیں اک دل...	"/۲۶۴
"/۷	وفا شعار جو ہو وہ وفا شعار نہ ہو	جفا شعار جو ہو سو وفا شعار نہ ہو	"/۲۴۶
"/۸	ذرا ٹھہر دل کی صبر کیا ہے بے صبری	ذرا تو رہ دل بے صبر کیا ہے...	"/"
"/۱۰	ہوائے لالہ و گل جس کو سازوار نہ ہو	ہوائے خندۂ گل جس کو سازوار نہ ہو	"/"
"/۱۱	..... ہیں لالے خوں	..... ہیں لالہ خوں	۲۴۷/
"/"	کسی شہید کا تازہ یہاں مزار نہ ہو	کسو شہید کی یاں تازہ کوئی مزار نہ ہو	"/"
"/۱۲	بچھائے ہیں ترے کوچے میں میں نے خار مژہ	کئے ہیں فرش میں اس کی گلی میں خار مژہ	"/"
۱۸۹/۱۴	... شتاب مرے مرغ دل کی لے صیاد	.. شتاب لے اس مرغ دل کی اے صیاد	دوم/۲۴۸
"/"	...... ہاتھوں سے	.... ہاتھوں میں	"/"
"/۱۵	......قدم گھر سے یار باہر....	....قدم شب کو گھر سے باہر...	"/"
۱۹۰/۱	.... زمیں کا سد راہ	.... زمیں کا ہرگز	"/"
"/۲	بڑا مزہ ہو اگر در پہ پردہ	مزہ تو ہے جو کبھی در پہ......	"/"
"/۵	لاکھ زنجیروں میں جکڑیں روک...	گھر کے زنجیروں میں	"/۲۵۶
"/۶	.......گل چھلاوں کے	...... گل چھلا کے	"/"
"/"	یک قلم ساعد مشابہ	جو مرا ساعد مشابہ	"/"
"/۷	.... ملتا ہے جس کو دور رہتے ہیں ...	... ملتا ہو جس کو دور گردی میں ...	"/"
"/"	اس کو کیا پروا جو باہر......	چاہیئے وہ شخص باہر......	"/"
"/۸	دیکھتا ہوں جب پریشاں حال پاتا ہوں تمہیں	میں بظاہر حد پریشاں.........	"/"
"/"	.... کچھ اے مصحفی....	....کچھ میاں مصحفی........	"/"
"/۱۰	کیا خوبرو دیا ہے قسمت نے یار مجھ کو	از بس بھلا لگے ہے تو میرے یار...	"/۲۶۵

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۰/۱۸۹	.......اس پر..........	........تجھ پر........	دوم/۲۶۵
،،/۱۱	..........تغافلوں سے	..........تغافلوں نے	،،/،،
،،/،،	...قفس میں گزری ساری بہار...	...قفس میں رکھا فصل بہار...	،،/،،
،،/۱۲	آنکھوں نے یہ کیا ہے کس سے دوچار...	آنکھوں سے یہ کیا ہے کس کی دوچار...	،،/۲۶۶
۱۹۰/۱۵	تقدیر گھونٹتی ہو جو تدبیر کا گلو	تقدیر گھونٹے ڈالے ہے تدبیر کا گلو	۷/۱۱۹ الف
۱۹۱/۱	ایسا بھی کوئی دشمن اہل سخن نہ ہو	بس اس قدر بھی دشمن شعر و سخن نہ ہو	۷/۱۲۱ ب
،،/۱۰	بے خود ہے کیسے موج ہوا بوئے خوش سے آج	بے خود ہے آج موج بوئے خوش سے ہائے	۷/۱۲۲ الف
،،/۱۲	..... ہو کر سفید پوش	.... ہو کر سپید پوش	،، ،،
،،/۱۵	شادی کی کوئی زیر زمیں انجمن نہ ہو	کچھ عیش کی زمیں کے تلے انجمن نہ ہو	،، ،،
۱۹۲/۱	لے آہ............	لے نالہ............	سوم/۲۵۴
،،/۲	فرصت نہ جس کو پھر گریباں دری سے ہو	فرصت نہ ہو ہے جس کو گریباں سے ایک دم	،،/،،
،،/،،	پھر ہاتھ..........	وہ ہاتھ.........	،،/،،
۱۹۲/۴	سعی کیا.........	سعی کا..........	سوم/۲۵۵
۱۹۲/۸	جلوۂ حسن سے یوں دل ہے ہمارا سوزاں	جلوۂ حسن سے ہے نالۂ گرم عاشق	۷/۱۲۴ ب
۱۹۲/۹	جس میں انداز نکلتا ہے تری چشمک کا	جس میں چشمک کا ترے نکلے ہے انداز صنم	۷/۱۲۳ ب
،،/،،	تاکتا ہوں میں شب ہجر اسی تارے کو	میں شب ہجر میں تکتا ہوں اسی تارے کو	،، ،،
،،/۱۰	دل نہ سمجھو کہ فرشتوں نے جلانے کیلئے	دل نہ سمجھو دل سوزاں کو کوئی صانع نے	،، الف
،،/۱۱	.......ہے تری گریہ وزاری مجھکو	........مری گریہ وزاری مجھکو	۷/۱۱۸ ،،
،،/۱۲	........بگولا جو کوئی اٹھتا ہے	........بگولا جو کبھی اٹھتا ہے	،، ،،
،،/۱۳	میں نہ تھا وہ کہ کبھی طعن رقیباں سنتا	میں وہ تھا جو نہ کبھی طعنۂ رقیباں سنتا	،، ،،
۱۹۳/۱	کب تلک شب فراق میں دل دردمند ہو	طول شب فراق سے کب تک گزند ہو	سوم/۲۷۳

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
٢/١٩٣	تا چونکنے پر آفت ہجراں	چونکنے پہ تا مصیبت ہجراں	سوم/٢٦٣
٦/١٩٣	خوں ناحق ہوں وہ کس طرح سے کھوئے مجکو	خوں ناحق ہوں میں کیونکر کے وہ کھوئے مجکو	٧/١٢٠، الف
٧/ "	میں وہ بےکس	اتنا بےکس	" "
"/ "	......کوئی آنکے نہ روئے مجھکو	......کوئی بیٹھ نہ روئے مجھکو	" "
٨/ "	......تو پانی نہ ڈبوئے مجھکو	.......تو دریا نہ ڈبوئے مجھکو	" "
١٠/ "	......لایا ہوں یہ تحفہ ذرا چکھو	.......لایا ہوں سینے پر ذرا چکھو	٧/١٢٣ ب
١١/ "	رہا ہے گل سے	رہے ہے گل سے	٧/١٢٥ الف
١٢/ "	...دے گا کس طرح خواب گراں مجھکو	....دے گا کیوں کے یہ (کتنا) خواب گراں مجھکو	" "
٣/١٩٤	.... رکھ دیتا	.... رکھ دیوے	" "
٦/ "	پڑا ہوں شاخ سے گر کر میں برگ	پڑا ہوں ہاتھ میں اس کے میں برگ ...	٧/١٢٩ الف
"/ "	.... لے جائے اب باد خزاں مجھکو	......لے جائے یہ باد خزاں مجھ کو	" "
٩/ "	رہا کچھ آسرا ستے میں منزل پر پہنچنے کا	گیا میں بیٹھ آخر کو قدم اٹھتے رہے میرے	" "
١١/ "	نواسنجوں میں بہتر	نواسنجوں سے بہتر	" "
١٢/ "	میں ذی حق ہوں مہار ناقہ دے لے ساربان مجھکو	تو خالی چل مہار ناقہ وہ لے ...	" "
١٥/ "	نام عشق ابتو نہ لیں گے کسی عنوان ہم تو	نام اب عشق کا لیویں گے نہ یاراں ہم تو	٧/١٤٧ الف
١٦/ "	...... ارزاں ہی سے ارزاں ہم تو	..... ارزاں سے بھی ارزاں ہم تو	" "
٥/١٩٥	.... رکھ دیا خود	.... رکھ دیا خود	٧/١٢٩ ب
٦/ "	مصور نے دکھایا طرفہ حسن و عشق کا نقشہ	محبت نے کشش کا اپنے نقشا کھینچ دکھلایا	" الف
٨/ "	......نہیں کچھ اس میں خلاف	......نہیں آپس کا خلاف	٧/١٣٠ ب
"/ "	ایک سا چاہتے ہیں	یار ہو چاہتے ہیں	" "
٩/١٩٥	بے خبر سمجھے ہیں	اور ہم سمجھے ہیں	" الف

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۹۵/۱۰	بدگمانی سیر گلشن سے ہوتی جو یار کو	بدگمانی جو ہوئی سیر چمن سے یار کو	۷/۱۲۵ ب
″ /″	عادت دامن کشی کس نے سکھائی خار کو	عادت دامن کشی سکھلائی کس نے خار کو	″ ″
″ /۱۲	ہجر کی شب کیوں عدو مجھ نالہ کش کا ہو نہ چرخ	ہجر کی شب ہر ستارا ہے مرے نالے کا خصم	″ ″
″ /۱۳	کہنہ ہوتی ہے تو لونی لگتی ہے دیوار کو	جب ہوئی کہنہ تو لونی لگتی ہے دیوار کو	۷/۱۲۶ الف
۱۹۶/۱	گر نہ ہو اس میں تمہارے لعل	گر نہ ہوتے اس میں تیرے لعل	۷/۱۲۵ ب
″ /۲	..... کو حاصل دم سے ہوتا ہے فروغ	..... کو دم سے ہوتے ہے حاصل فروغ	۷/۱۲۶ الف
″ /۴	نوجوانی کھو کے یوں پیری میں غفلت بڑھ گئی	جب جوانی ہو چکی پیری میں غفلت آ گئی	۷/۱۲۵ ب
″ /۶	صبح کو آتی ہے جیسے نیند شب	صبح کو نیند آتی ہے ہر شخص شب	″ ″
″ /۱۰	میرے مرنے کی خبر دینا نہ چشم یار کو	میرے مرنے کی کہو مت کوئی چشم یار کو	۷/۱۲۶ ب
″ /۱۳	دل کروں کیونکر میں اپنا نذر چشم یار کو	کیا کر لٹاؤں میں دکھا کر شیشہ چشم یار کو	″ ″
″ /۱۴	کہکشاں نے اور بھی بے قدر گردوں کو کیا	مو قلم سے کھینچ مت نقاش چشم یار کو	″ ″
″ /۱۶	گاہ گاہ اس سے شعاع حسن آتی ہے نظر	اس سے گاہے تو شعاع حسن آتی ہے نکل	″ ″
″ /″	یا خدا رکھنا سلامت روزن دیوار کو	حق سلامت رکھے اس کے روزن دیوار کو	″ ″
″ /۱۷	زہر ہے یہ ترک کر دنیا کی لذت اے حریص	لذت لوئی دنیا کے تئیں سمجھا جو شہد	″ ″
″ /″	.... لے کر کیا زبان مار کو	.... لے کر دہ زبان مار کو	″ ″
۱۹۷/۴	بوجھ عصیاں کا ہمارے لے تو دم میں بیٹھ جائے	بار عصیاں کا ہمارے لے تو وہ بھی بیٹھ جائے	″ الف
۱۹۷/۹	.... اپنے نہ دربان	.... اپنے نگہبان	سوم/۲۶۲
″ /۱۱	نہ نسیم نامہ بر ہو، نہ	نہ نسیم نامہ مانگے، نہ	″ /۲۶۳
″ /۱۲	تری دونوں گیسوؤں میں یہی رات مشورے تھے	تری دونوں زلف باہم یہ کریں تھی مشورت رات	″ /۲۶۴
۱۹۷/۱۳	دل و جاں سے جو طالب ہو تو منت دار کر رکھو	مطیع و بندۂ و منقاد و منت دار کر رکھی	۷/۱۱۸ ب
″ /۱۴	.... بس ہم ہی جلتے ہیں	.... بس ہم سو جاتے ہیں	″ ″

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۹۷/۱۵	.... دیدۂ خونبار کر رکھو	.... دیدۂ بیدار کر رکھو	۱۱۸/ب
۱۹۸/۱	.... تم کو یہ کہتا ہوں	.... تم کو میں کہتا ہوں	" "
" /۶	دکھاتا ہے مجھے کل داور	دکھاتا ہے اسے کل داور	۱۱۹/الف
" /۷	تامل شرط ہے اے مصحفی جو پڑھیں ...	تامل شرط ہے میاں مصحفی جو پڑھیں ...	" "
۱۹۸/۹	صدقے میں اک ذرا ادھر	صدقے تیرے میں ٹک ادھر	اول/۲۸۸
" /۱۲	زلف کا بوجھ یوں کمر پہ نہ ڈال ...	زلف کو بوجھ دے کمر پہ نہ جاں ...	" / "
" /۱۴	.... کھل گئی ہو آنکھ	.... کھل گئی ہو جوں ہی آنکھ	" / "
" /۱۶	...... یہ ستم	...... پر ستم	" /۲۸۹
" / "	...... اپنے نامہ بر	...... اپنا نامہ	" / "
۱۹۹/۱	آنکھوں میں ذرا اشک کی تو جلوہ	راتوں کو ستاروں کی ذرا جلوہ	دوم/۲۸۱
" / "	جو لخت جگر ہے وہ عقیق	کیا جھمکیں ہیں غافل یہ عقیق	" / "
" /۲	.... مرے	.... مرا	" / "
" /۳	.... صراحی	.... گلابی	" / "
" / "	بیڑ دل نہ رکھ پاؤں نسیم	یوں پاؤں نہ رکھ اپنا نسیم	" / "
" /۴	صیاد نہ کر صید مجھے کنج قفس میں	صیاد نہ رکھ میرے تئیں کنج	" / "
" /۶	ظاہر ہے کہ ہے اس میں تری زلف کا پرتو	ہر اشک کے قطرے سے جدا آنکھ لڑی ہے .	" /۲۸۲
۱۹۹/۷	جب جوش جنوں ہوگا میں تب تجھ	آیا جو جنوں مجھ کو تو میں تجھ	۲۸۲/دوم
" /۹	آنکھ نیچی ہیں سر جھکا ہے کچھ	پیچ پگڑی کا کھل رہا ہے کچھ	" /۲۸۳
" /۱۳	آنکھ ان کو نہیں شناخت کہاں	ان کی فہمید کا ہوں دیوانہ	" / "
" / "	لوگ کچھ	یار کچھ	" / "
" /۱۴	سرو خوبی کو کب پہنچتا ہے	سرو کب قد کو تیرے پہنچے ہے	" / "

صفحہ/سطر	دیوانِ مصحفی	کلیاتِ مصحفی	جلد/صفحہ
۲۰۰/۲	...... ہجر گر وصال کے ساتھ	... ہجر کی شب وصال ...	دوم/۲۸۶
"/۳	...... ذرا ادھر	.....ٹک اک ادھر	"/"
"/۴	.... تاسور ساجاری	.... تاسور سی	"/۲۸۶
"/۱۰	.... بلا کے ساتھ	.... ہوا کے ساتھ	"/۲۸۷
"/۱۲	دل جانتا ہے خوب نہ ہوگا کبھی اثر	عالم یہ کچھ ہے اپنی دعا کا کہ ان دنوں	"/۲۸۸
۲۰۱/۱	مانی نے لکھ کے پہلے شب	مانی تو پہلے لکھ کے شب	سوم/۲۹۲
"/۴	ہو جائے ہاتھ کیوں نہ مصور ...	ہو جائے کیوں نہ دست مصور ...	"/"
"/۶	.... کو مانی نہ تو دکھا	.... کو نقاش مت دکھا	"/۲۹۳
"/۸	..... یوں نفس	..... یوں نقش	"/۲۹۴
"/۹	جس طرح عابدو میں گنہگار	جوں صالحوں میں ہوئے گنہگار ...	"/"
"/۱۱	... کہ اگر دیکھتا ہے زلف اپنی	... کہ جو دیکھے ہے جعد کو اپنی	"/۲۸۷
"/"	تو سوچتا ہے یہ	کہے ہے ہائے یہ	"/"
"/۱۲	کروں میں دل پہ تصدق نہ کیونکر اپنی ...	میں کیوں کہ دل پہ تصدق کروں نہ اپنی ...	"/"
"/"	...... مرمٹا	...... مرگیا	"/"
"/۱۴	...... کہ مجھ کو جو مسکراتا ہے	.... کہ کیوں مجھ کو مسکراتا ہے	"/"
"/"	خبر نہیں ہے مجھے کیا قصہ ہے ...	خبر نہیں مجھے یہ کیا ادا ہے	"/"
۲۰۱/۱۶	اڑتا تھا کیا کبوتر بام	اڑتا پھرا کبوتر بام	سوم/۲۸۰
۲۰۲/۲	گرچہ ہے بوسہ تری ہر عضو کا شیریں صنم	گرچہ ہے ہر عضو کا بوسہ ترے شیریں میاں	"/۲۸۹
"/"	...... کچھ اور لذت	..... کچھ زور لذت	"/"
"/۳	بسکہ ہے قبر شہید ناز پر ...	خاک پر کشتے کی اس کے بس کہ ہے ...	"/"
"/"	زہر کھائیں گے مقرر ہے یہ	زہر کھا مر جائیے بس ہے یہ	"/"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲۰۲/۵	مرکر لگاتے ہیں یہ بلا بسملوں کے ساتھ	تلوار کے سوا جو سمجھتے ہی کچھ نہیں	سوم/۲۸۸
"/۶	فرقت میں کیا کہوں ترے بیمار کا قلق	تجھ بن قلق میں کیا کہوں بیمار کے ترے	"/"
"/۸	سوائے خوں نہیں زیر......	بغیر از خوں	اوّل/۲۸۶
"/۱۰	... دنیا نہ ہم کو فکر دیں	... دنیا ہے یاں، نے فکر دیں ..	"/۲۸۶
"/۱۲	.... کہ اب تلک	.... کہ دم بدم	"/۲۸۵
"/"	ٹکڑے ہزاروں جھڑتے ہیں ...	ٹکڑے جگر کے جھڑتے ہیں....	"/"
"/۱۴	...... شمع قلم ہو	........شمع کشا ہو	"/"
۲۰۳/۳	.... سے زمانہ	.... سے اک عالم	"/۲۷۸
"/۴	اے دل تو زلیخا کی طرح راہ	مانند زلیخا تو سر راہ	"/۲۷۹
"/۶	اے مصحفی آیا ہے اگر بزم بتاں میں	اے مصحفی کیا دیکھے ہیں ہے مجلس خوباں	"/"
"/"	اک آدھ پری سے تو کہیں آنکھ	اک آدھ سے تو یوں کہیں یاں آنکھ	"/"
"/۷	دیکھ لیتے تھے.........	جھانک لیتے تھے	سوم/۲۸۳
"/"	دیکھیں اب کون سی نکلے ترے دیدار...	دیکھیں کیا نکلے ہے اب یار کے دیدار...	"/"
"/۹	.... بسمل کا	.... عاشق کا	"/"
"/"	آخرکار وہ نکلا لب سوتار....	آخر ش سب وہ لہو کا لب	"/"
"/۱۰	.... روزن	.... رخنہ	"/۲۸۴
۲۰۳/۱۱	... ہیں جو کہ پینے سے مانع ہیں	... ہیں کہ جو خمر سے مانع ہے	سوم/۲۸۴
"/"	ان سے ہم پوچھتے ہیں خانہ	ان سے ہی پوچھیں ہیں ہم خانہ	"/"
"/۱۲	شکر ہے بند جو روزن تھے وہ دو ایک کھلے	کوئی غرفے سے کوئی در سے تجھے جھانکے ہے	"/۲۸۵
"/۱۳	کیسے ٹھٹھ لگ گئے ہیں بندے ...	ٹھٹھ کے ٹھٹھ لگ رہے ہیں	"/۲۸۴
"/۱۴	.... وہ	.... سو	"/۲۸۵

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲۰۳/۱۵	کھوئی ہوتی ہے بس اب نامہ بر یار کی راہ	ہوئے کھوئی نہ کہیں قاصد دلدار کی راہ	سوم/۲۸۵
۲۰۴/۲	....تری ان آنکھوں کے	.... تری اس چشم کے	اوّل/۲۷۰
"/۴	...... لاؤ کہیں جلد کہاں	.... لاؤ بھی کیدھر ہے کہاں....	"/۲۸۲
"/۵	...... رونے کا	.... گریہ	"/"
"/۶	..... لائے یہ اُسے	.... لائے وہ اُسے	"/۲۸۳
"/۷	دل بھرا رہتا ہے اپنا مے الفت سے مدام	شیشہ خانے میں تمہارے مجھے سچ کہدیجو	"/"
"/"	کوئی ایسا کھولے شیشہ گراں..	شیشہ کوئی اس دل سا بھی لے	"/"
"/۸	...اس کو جو اک جام بھی ہووے اس...	...اس کو گر اک جام بھی مے ہو اس...	"/"
"/"	دست نازک یہ نزاکت سے گراں....	تیرے ہاتھوں کی نزاکت پہ گراں....	"/"
"/۹	مصحفی دیکھ کے بھر آئے نہ کیوں دل اس کو	... کے دل کیوں نہ بہا دے اس کو	"/"
"/۱۰	..... تازہ جواں	.... سچ کا جواب	"/"
"/"	..... تھا پیکاں	.... تھا یہ مکاں	"/۲۸۵
"/"	آج تو کچھ مرے پہلو میں نزا درد...	جائے دل اب مرے پہلو میں ترا درد...	"/"
"/۱۲	چمن آرا ہے کیا بہار تو دیکھ	چمن آرا ہے تو بہار تو دیکھ	"/۲۸۹
۲۰۵/۱	.... ہے قتل کے بعد	.... ہے کر کے قتل	"/"
۲۰۵/۲	.... عجب کیا ہے	...... عجب بھی نہیں	"/"
۲۰۵/۳	اس کو تربت	اس کی تربت	اوّل/۳۸۹
"/۱۲	کرتے گلفیں وہ روزن ہی جاسوسوں نے بند	گھر کے جاسوسوں نے وہ روزن ہی لیولئے دریغ	سوم/۲۹۴
۲۰۶/۲	.... میرے جو بچا ہے	.... میرے پاس مرن	[illegible]
۲۰۶/۴	میں نے تیرے لئے شوخ سنا....	دیکھ تو اک تری خاطر میں سنا....	اوّل/۲۸۰
"/۶	...... ہوا سارے جہاں نے دیکھا	.... ہوا سو تو سبھوں نے دیکھا	"/۲۸۱

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲۰۶/۷	ہم نے کچھ قدر نہ کی	ہم نے ہی قدر	اول/۲۷۹
"/۸	...... طرب میں	..... طرب کا	"/۲۸۰
"/"	میں نے الفت میں تری ترک	عشق میں میں نے ترے ترک	"/"
"/۹	ہائے یہ کس سے کہوں	ہائے میں کس سے کہوں	"/۲۸۱
"/۱۰	نامہ بھیجا جو اُسے اس نے اڑائے پرزے	رلتا پھرتا ہے مرا کاسۂ سر خاک کے بیچ	"/"
"/"	.... قسمت میں	.... طالع میں	"/"
"/۱۱	خوں عالم کے کئے پر ابھی ہوتا ہے عیاں	کون جانے ہے کہ نظارہ کش شوق کو یاں	"/"
"/"	رنگ لائے گا ترا رنگ حنا	رنگ دکھلائے ہے وہ رنگ حنا...	"/"
"/۱۲	کان رکھ کر	کان دھر کر	"/۲۸۲
"/"	آتی ہے دل	آئے ہے	"/"
"/۱۴	لاکھوں میں سچ ہے چھپتی	لاکھوں کے بیچ	"/۲۷۷
۲۰۷/۴	.... نشاں تک نہ رہا	...... نشاں بھی	"/۲۷۹
"/"	پھر کوئی خاک	کیا کوئی خاک	"/"
"/۵	منع دیدہ رخ جاناں سے نہ کرائے ناصح	دیدہ بازی کا مزہ شیخ جی کیا جانیں	"/"
"/"	اپنی تو آٹھ پہر	ان کی تو آٹھ	"/"
۲۰۷/۹	اب تو در پردہ ہوا ہے	اپنے پردے میں ہوا ہے	اول/۲۷۶
۲۰۷/۸	.... رشک میں چپتا	.... رشک میں چکتا	الف۱۲۳/۶
۲۰۷/۱۱	پھیرلے گا اس سے منہ اے گل اگر تو وقت زیب	گر ہوتے ہم سے مکدر شک دو چار آئینہ	اول/۲۷۵
"/۱۲	.... کہ جو	.... کہ وہ	"/۲۷۹
"/۱۳	.... دیکھتا	.... دیکھیو	"/"
۲۰۸/۲	دل کو یوں ربط ہے اس	دل کو ہے رفتگی اس	دوم/۲۸۴

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲/۲۰۸	عشق جس طرح سپاہی کو ہو تلوار سے	جوں سپاہی کے تئیں عشق ہو ...	دوم/۲۸۴
"/۵	آرزو ہے ترے دیدار کی ایسی کہ مدام	آرزو میں تری لے زہرہ جبیں تاروں کی	"/۲۸۵
"/"	..... روزن دیوار	.... رخنہ دیوار	"/"
"/۸	وصف اقلیم محبت کا کرے کیا کوئی	مصحفی مصر محبت کی کروں کیا تعریف	"/۲۸۶
"/۹	.... آنکھ ہوئی	... دیدے ہوئے	"/"
"/۱۲	جتنی الفت	جوں جوں الفت	"/۲۷۲
"/۱۴	ہر گھڑی	دن بہ دن	"/۲۷۳
۱/۲۰۹	وصل میں مصحفی فراق سے بھی	لیک جب اٹھ چلوں ہوں میں ولی سے	"/"
"/"	کچھ مصیبت	پھر مصیبت	"/"
"/۳	... کوندا اس سے منہ اپنا چھپا گئی	... کوند دیکھ اُسے منہ چھپا...	"/۲۸۱
"/۴	..... دل کو	..... دل پہ	"/"
"/۵	... نگاہِ تیز کا وارفتہ ہوں کہ وہ	.... تیز کے صدقے گیا کہ وہ	"/۲۸۲
"/۱۱	...... جو کوئی نظر	... کوئی جب نظر	"/۲۵۵
"/"	آفت تازہ	آفت اک تازہ	"/"
"/۱۴	..... چہرے پہ	.... مکھڑے پہ	"/"
"/۱۶	کیا اسیروں کو قفس	کیا اسیرانِ قفس	"/"
"/"	بوئے گل لے کے جو بادِ سحر	جب کبھو باغ سے باد	"/"
۱۷/۲۰۹	گرچہ گریہ وہ نہیں اشک میں میرے لیکن	گرچہ وہ جست نہیں اشک میں میرے تو بھی	دوم/۲۵۵
۳/۲۱۰	پر منع کرے تجھ کو یہ	پر تجھ سے کہے اتنا یہ	"/۲۵۷
"/۴	.... کہنے لگے.........	......کہنے لگا	"/۲۵۸
"/۵	خاموش ہو زاہد بس ہو	چل دور ہو زاہد	"/"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
٢١٠/٨	... حقارت سے جو ہم کو	... سے میاں ہم	دوم/٣٥٣
"/٩	...... اُس پر	..... قس پر	"/٣٥١
"/١٢	...... ترے پیکاں	..... کبھی پیکاں	"/٣٥٢
٢١١/١	اس واسطے رکھتا ہوں میں بند آنکھ شب ہجر	کیا سیر چمن کو نہ گیا یار تو کس روز	"/"
"/٢	بے مرگ یہ عادت کبھی انساں ...	مشکل ہے یہ عادت اگر انساں ...	"/"
"/٩	جو طفلی میں دیکھا اُسے دایہ بولی	کہہ کتی یہ طفلی میں دیکھ اس کو دایہ	اوّل/٤١٨
"/١٠	.... کہ اس در پہ کوئی آنے	.... کہ در تک کوئی یاں آنے ...	"/٤١٩
"/"	...... آجائے تو	..... آوے بھی تو	"/"
"/١١	ہے مالک بستاں کا یہ اب حکم	یوں صاحب بستاں کا ہے اب ...	"/"
"/١٢	ہم پہلے ہی جا بیٹھے ہیں محفل میں بتوں کی	تو آگے ہی جا بیٹھ دلا بزم میں اس کی	"/"
"/"	...... کچھ انھیں	..... کچھ اسے	"/"
"/١٣	آتی ہے کمر تک جو تری زلف تو آئے	تو شوق سے لچکا قد جوں شاخ گل اپنا	"/"
"/"	... کمر لوچ سے بل	..... کمر دیکھے بل کھانے	"/"
"/١٤	اے مصحفی تسخیر کرے نقش قدم کیا	کیا خاک کرے سحر ترے نقش قدم کی	"/"
"/١٦	یقیں ہو گیا ہم کو تم راہ بھولے	کہیں راہ بھولے ہو شاید تمہارا	"/٤٢٩
٢١٢/١	یہاں تک میں پھڑکا کہ	میں پھڑکا ہوں یاں تک کہ ...	"/"
"/٢	.... اس کی	.... ان کی	"/٤٣٠
٢١٢/٣	نہیں خون کا ایک قطرہ اب اس میں	نہیں خوں کا اک قطرہ اب اس میں باقی	اوّل/٤٣٠
"/٦	ایسے ہیں کہاں نصیب	رہیں گے ایسے کہاں	"/٤٣٩
"/٤	سنے گل	نہ گل	"/٤٣٣
"/٩	کام کرتا	.... کام کرتا	"/"

صفحہ/سطر	دیوانِ مصحفی	کلیاتِ مصحفی	جلد/صفحہ
۲۱۲/۱۳	.... لکھا ہے	.... لکھی ہے	اول/۴۲۵
″/۱۴	تیری سوزش سخن	تیری روشِ سخن	″/″
″/۱۵	راہ میں دیکھ کے مجھ کو یہ کہا	آشنا سا نظر آتا ہے تو یار	″/۴۵۲
″/۱۶	میں یہ کہتا ہوں کہ کھولو زلفیں	جب میں کہتا ہوں کہ کاکل لٹ تو کھول	″/″
″/″	وہ یہ کہتے ہیں کہ	تب یہ کہتا ہے کہ	″/″
۲۱۳/۱	چمکا ہوا ہے فصلِ بہاری سے داغِ دل	آئی ہوائے ابر تو کیا دل خنک ہوا	″/۴۴۲
″/۲	اس گل نے اپنے بند قبا کر دیے جو وا	اس گل بدن نے بند قبا جوں ہی وا کیے	″/۴۴۲
۲۱۳/۱۲	اب ستم گری میں دل	از بس ستم گری پہ دل	۷/۱۴۱ الف
″/″	کوچے میں قتلِ عام کا بازار گرم ہے	ہر گام پر اگلنے میں تلوار گرم ہے	″ ″
″/۱۴	ہر ایک گل کا آج	ہر برگِ گل کا آج	″ ب
۲۱۴/۱	تبرید چاہیے کبھی چھوٹے نہ مصحفیؔ	رکھ مصحفیؔ ہمیشہ تو تبرید کا خیال	″ ″
″/″	جاتی نہیں ہے تپ سمجھ آزار....	کہتے ہیں عشق جس کو یہ آزار....	″ ″
″/۵	بے ترے آئے ہیں ہم باغ سے گھبرائے ہوئے	یار بن باغ سے ہم آتے ہیں دکھ پائے ہوئے	۷/۱۲۹ الف
″/۹	کیا حیا ہے کہ انھیں عکس سے اپنے ہے حجاب	آنکھ سیدھی نہیں کرتا کہ مقابل ہو نگاہ	″ ″
″/″	آرسی پر وہ نظر کرتے ہیں شرمائے ہوئے	آرسی وہ ناز سے دیکھے ہے شرمائے ہوئے	″ ″
″/۷	... ہے کہ اب منھ سے فغاں کیا کیجیے	... ہے اب اس منھ سے فغاں کیا کیجیے	۷/۱۲۹ ″
″/۱۶	ہے تو بہار گلشنِ آفاق دیدنی	چھڑکے ہے کون منھ پہ ترے دیکھ تو گلاب	۷/۱۲۹ ″
″/″	آنکھیں کبھی تو لے دل	آنکھیں ذرا تو لے دل	″ ″
۲۱۵/۱	جتنے ہیں گل چمن میں گریباں کریں قبا	دوکان گل ہو تختہ جو آتی ہے باغ میں	″ ″
″/″	بند قبا اگر وہ قبا	بند قبا وہ سرو قبا	″ ″
۲۱۵/	آتو میداں میں..........	آؤ عرصہ میں	۷/۱۴۲ ب

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۸/۲۱۵	جب گناہوں سے ناؤ بھری ہے	جب گناہوں کی ناؤ بھری ہے	۷/۱۵۳ ب
,, /۱۰	.... کے قدر دانوں سے	.... کے ریں مقیموں سے	,, ,,
,, /۱۲	ہیں سیر گاہ سینہ	ہیں چاکہائے سینہ	۷/۱۵۵ الف
,, /	..... کہ پھینکوں میں اس	..... کہ پھینکوں کا اس ...	,, ,,
۱/۲۱۶	.... لگے اب تو مصحفی	لگے تیرے مصحفی	,, ب
,, /۲	پھر چشم وا ہوئی رہ خون	پھر چشم کی طرف رہ خون	,, ,,
,, /۳	گرد کساد و گرمی	رنگ کشاد و گرمی	۷/۱۶۹ ,,
,, /۴	تیغ ایک ہاتھ میں ہے جو اس خانہ جنگ کے	گر ایک ہاتھ میں ہے مرے خانہ جنگ کے	,, ,,
,, /۶	اس بوستاں میں	اس گلستاں میں	,, ,,
,, /۸	.... ایک ایسے جس کے کان میں	..... ایک جنھیں ان کے کان میں	,, ,,
,, /۱۰	دیکھو اگر بچشم	دیکھے تو گر بچشم	۷/۱۶۲ الف
۱۲/۲۱۶	مجھ کو وہ بدنصیب کہتے ہیں	مجھ سے تم پھر گئے بہ ایں خوبی	,, /۱۲۲
,, /۱۴	یہاں پیش چشم نامہ	یہاں پیش دیدہ نامہ	۷/۱۴۸ اب
,, /۱۵	میری تو جان کو	اپنی تو جان کو	,, ,,
۱/۲۱۷	راہ عدم میں خاک ہوئے یا فنا ہوئے	جانے سے ان کے ہم تو غم مبتلا ہوئے	۷/۱۴۹ الف
,, /۲	کل تم کو آپ یاد کیا	کل آپ ہم کو یاد کیا	,, ب
,, /۳	..... فراق میں بارے رسا ہوئے	.... فراق کے آخر رسا ہوئے	,, ,,
,, /۶	خواہاں ہے یہ دل آرزوئے زخم دگر کا	چاہے ہے یہ دل آرزوئے زخم دگر میں	۷/۱۵۰ الف
,, /۱۲	.... کسی بے جرم کا	.... کسی کا بے گناہ	۷/۱۵۱ الف
,, /۱۳	اسمیں تو تیر گھٹا جاتا	اسمیں تو اپنا گھٹا جاتا	,, ب
۱۱/۲۱۸	.... نجانا صنم جو اپنے ساتھ	.... نجانا گر اپنے ساتھ صنم	۷/۱۵۴ ,,

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲۱۸/۱۲	تو اس چمن میں نہ ہم	تو اس چمن سے نہ ہم	۱/۱۵۲ ب
"/۱۳	.... ہوتا مفوں کو لازم تھا	.... ہوتا مغاں کو لازم تھا	" "
۲۱۹/۱	ہوئے پیشتر آپ دشمن انھیں کے	میاں پہلے دشمن ہوئے تم انھیں کے	دوم/۴۰۱
"/۲	یہ نالہ مرا دیکھنا ایک دن تم	خدا کی قسم ہے کیا گر میں نالہ	"/"
"/۳	الف دیکھنا..........	الف دیکھیو	"/"
"/۴	......کب تھی کہ........	....کب ہے کہ	"/۴۰۲
"/۱۲	فاتح کا بھی تو ممنون نہیں میں تجھ سے	فاتحہ کا بھی تو ممنون نہیں میں تجھ سے بھلا	"/۲۹۶
"/۱۴	... آئے تو کچھ مزا	.... ہوئے تو اک مزہ	"/۲۹۱
"/۱۵	بتادے صاف گلابی	خبر تو لیجو گلابی	"/"
۲۱۹/۱۶	فدا ہو جان مری کیوں نہ اس....	میں کیوں کہ جان نہ دوں اپنی اس....	دوم/۲۹۱
"/"	جو پور پور میں چھلے ہیں تو حنا بھی ہے	ہیں پور پور میں چھلے تو پھر حنا بھی ہے	"/"
۲۲۰/۲	..... کس کی	..... کیوں کہ	"/"
"/۴	جواب نامہ کہاں کا کوئی یہی پوچھے	جواب نامہ تو یکسو رہا یہ پوچھو کوئی	"/۲۹۲
"/۵	... ہے اسی خط میں میں نے کوئی بغور	... ہے میں نامے میں اس کو لیک بغور	" / "
"/"	اگر پڑھے تو دعا بھی ہے مدعا بھی ہے	کوئی پڑھے تو دعا ہی میں مدعا بھی ہے	"/"
"/۸	......نہ دیکھوں کہ	...... نہ گھوروں کہ	"/۲۸۸
"/۱۰	جان رکھ لی ہے	جان رکھی ہے	"/"
"/۱۱	..........ہے یہی	..........ہے ابھی	"/۲۸۲
"/۱۲	بے خبر .... بے خبر	لے خبر	"/"
"/۱۴	... میں سجدے کو ترے ملک عدم ...	... ترے سجدے کو میں خواب عدم ...	"/۲۸۴
"/"	سر سائے کے مانند اٹھایا نہ قدم	جوں سایہ اٹھایا نہ کبھی سر کو قدم ...	"/"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲۴۱/۱	کیسے کو جو ہم جاتے ہیں کیا خاک پھریں گے	کعبے کو تو ہم جاتے ہیں پر کیوں کر پھریں گے	دوم/۳۸۵
"/۲	..... رفو نہ ہوگا یہ زخم جگر مسیح	.... رفو نہ ہوئے گا زخم دل اے مسیح	"/۳۵۹
"/۴	آنکھیں کرے جو بند تو آئیں تجھے	آنکھوں کو موندے تو کر آویں تجھے	"/"
"/۵	مستی کی ان لبوں پہ دھڑی یاد آتی ہے	مستی کی ان لبوں کی دھڑی یاد آتی ہے	"/"
"/۶	...... دل میں	..... جی میں	"/۳۶۰
"/۷	... عرق میں یوں ہے رخ بے حجاب کا	... عرق میں ہے یہ رخ پر حجاب کی	"/۳۵۸
"/۸	...... دل کو لگا ہو کہیں نہ داغ	... دل کو تو پہنچا نہ ہوئے داغ	"/"
"/۹	.... دل کا مرے درماں	.... دل اپنے کا درماں	"/۳۶۱
"/۱۰	... ہے کیا میں نے گریباں صد چاک	... ہے کہ میں اس کو کیا سو ٹکڑے	"/"
۲۴۲/۱۱	گو تن زار مرا خاک ہوا خاک سے گرد	دست رس اس کے گریباں پہ نہیں ہے تو نہ ہو	دوم/۳۶۱
"/۱۲	مصحفی دعوئ تسخیر کرے کیا دشمن	مصحفی کیوں کہ عدو دعوئ تسخیر کرے	"/۳۶۲
۲۴۳/۱	...... ان سے	.... اس سے	"/۳۶۴
"/۲	یہ تواضع ہوئی ہم سے	غیر اس کے تو نہ کچھ ہم سے	"/"
"/۳	ہے ہے یہ کس کا خون	ہے ہے کسی کا خون	"/۳۶۵
"/۶	لغزش قدم کو ہوگی ایسی اگر پڑوں گا میں	ظالم خدا کے واسطے بیٹھا تو رہ ذرا	"/"
"/"	کرتا نہ ہاتھ اپنا جدا	ہاتھ اپنے کو نہ کر تو جدا	"/"
"/۷	...... عارض پہ	.... عارض سے	"/۳۱۲
"/۸	... تو غیروں میں کھلے بال پھرے	... تو غرفے میں پھرے بال کھلے	"/"
"/۱۰	آرزو ہے کہ وہ پہلے مجھے	میں یہ چاہوں ہوں وہ پہلے	"/۳۱۳
"/۱۱	... حال کہ جو لوگ ترے کوچے ...	... حال انھوں کا جو ترے	"/"
"/۱۲	دشمن و دوست ہی الفت میں ترے ایک نہ کیا	... دوست کو الفت نے تری ایک کیا	"/۳۱۲

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲۲۲/۱۳	شیخ کے ہاتھ پہ پھر ہاتھ برہمن ...	ہاتھ پہ ہاتھ نہ کیوں شیخ و برہمن	دوم/۳۱۲
"/۱۵	..... تری طرح	..... میری طرح	"/۳۱۳
۲۲۳/۲	آستین دیکھ تری خون	آستین تیری مرے خون	"/۳۱۴
"/۴	.... ہے اس تیغ	.... ہے یاں تیغ	"/۳۱۵
"/۵	.... کوچے میں	.... کوچے سے	"/"
"/"	...... وہ خاک	..... واں خاک	"/"
"/۶	میں شب ہجر میں اٹھ اٹھ کے جلن کے مارے	ہے شب ہجر میں اٹھ اٹھ کے قلق کے مارے	"/۳۱۴
"/۷	پھر اٹھے مصحفی بالیں سے ہے اٹھنا اس کا	تو بھی بالیں سے مری اٹھ کے لگے ہے چلنے	"/"
"/"	اس کے اٹھتے ہی.......	تیرے اٹھتے ہی	"/"
۲۲۳/۱۱	حیران سا کھڑا ہے.........	حیران کھڑا رہے ہے.........	دوم/۳۰۴
"/۱۲	لالے کا رنگ	لالے کا پھول	"/"
"/۱۳	وہ مصحفی کی قبر کو رستے میں دیکھ کر	تو سادگی تو دیکھ کر تربت پہ میری آ	"/"
"/"	لوگوں سے پوچھتا ہے یہ کس کا....	پوچھے ہے مصحفی سے یہ کس	"/"
۲۲۴/۳	کہتا ہے یہی ہے میرا عاشق	خلوت ہو کبھو تو یوں کہے وہ	"/۳۰۰
"/"	جو در سے...........	کوئی در سے...........	"/"
"/۷	.... رقم کی ہے	.... رقم میں ہے	"/۳۴۶
"/"	... خط یہ زلف یہ گیسو بنا سکے	... خط یہ چہرہ یہ نقشہ بنا سکے	"/"
"/۱۲	ہجر میں آرزوئے باغ کسے	ہے تمنائے سیر باغ.......	سوم/۳۴۵
"/"	نکہت گل کا ہے دماغ	گل سے سازش کرے، دماغ	"/"
"/۱۴	اے فلک لالہ دل نہیں میرا	لالہ دیکھ اس کی چھب کو کہتا تھا	"/"
"/"	.... دے رہا ہے	.... دے گیا ہے	"/"

جلد/صفحہ	کلیات مصحفی	دیوان مصحفی	صفحہ/سطر
سوم/۲۴۵	گو اندھیری ہے مصحفی شب ہجر	مصحفی اب بھی نام روشن ہے	۲۲۴/۱۵
〃/〃	پر ہوئی خواہش	قبر پر خواہش	〃/〃
〃/۲۶۳	.... جو تم ہنسو ہو	.... جو ہنس رہے ہو	۲۲۵/۲
〃/۲۵۹	کیا گرفتار سے پوچھو ہو چمن	پوچھے کیا ہو اسیروں سے چمن	〃/۵
〃/۲۴۴	شب بزم غیر میں	آغوش غیر میں........	〃/۶
〃/〃	.... کہ یار بھی کچھ	......کہ ہم وہیں کچھ	〃/〃
〃/〃	اٹھنے کے خاک سے نہیں وہ روز حشر بھی	محشر کے دن وہ آنکھ نہ کھولیں گے خواب سے	〃/۸
〃/〃	جو اس گلی میں پاؤں کو پھیلا	جو پاؤں تیرے کوچے میں پھیلا.....	〃/〃
〃/۲۴۸	یوں ہی اک تن میں مرے دم	تن میں میرے فقط اک دم	〃/۹
سوم/۲۴۹	.... تو ابھی رنگ	.... تو تری رنگ	۲۲۵/۱۲
〃/〃	..... ہم من تو	..... ہم ٹل تو.........	۲۲۶/۲
〃/〃	..... ہیں اشک خوں	..... ہیں رشک خوں	〃/۶
〃/۲۶۹	تھی جن سے گفتگو یہ ہیں وہ	جو قدرداں سخن کے تھے وہ	〃/۷
〃/〃	جنس سخن کے اپنی خریدار	جنس گراں بہا کے خریدار	〃/〃
〃/〃	سر کو پٹک پٹک پس	سر پھوڑ پھوڑ کر پس.......	〃/۸
〃/〃	.... گل ان کو باغ	..... گل صحن باغ	〃/۹
〃/۲۷۰	..... سوئے یار	..... وہ سب یار	〃/۱۲
〃/۲۷۶	کسی کے دل میں تمنا کسی کی جا نہ کرے	ہو جس سے چشم وہ بجز جفا نہ کرے	〃/۱۳
〃/〃	اے ظالم	اے ظالم	〃/۱۴
〃/〃	....ہے کوئی شخص بد دعا	....ہے کہیں کوئی بد دعا	〃/〃
〃/〃	......شاکی پہ بھی یہ چاہے ہے	......شاکی اگر یہ ہے دل میں	〃/۱۵

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲۲۷/۷	.... کبھی بسر کیجے	.... کبھی سحر کیجے	اوّل/۱۲۸
"/۸	دیکھتے ہیں .... کیا حضور	دیکھتے ہو .... کیا میاں	"/"
"/۱۰	غیر کو دیتے ہو جو گھر میں جگہ	غیر کو جا دیتے ہو گھر میں اگر	"/"
"/"	مجھ کو ابھی شہر	میرے تئیں شہر	"/"
"/۱۲	گردن میں ترے ہاتھ صنم ڈال ...	ہر اک نے نگاہوں سے مجھے ڈال ...	"/۵۲۶
"/"	کیا مجھ کو مرے شوق نے	کیا میرے تئیں عشق نے	"/"
"/۱۴	...... کہ عبرت نے	..... کہ غیرت نے	"/"
"/۱۵	ہنستا ہے جو منظور مجھے کھل کے ہنسو تم	ہنستے ہو تو اچھی طرح مجھ پہ ہنسو نا	"/"
"/"	کیا فائدہ ہے منہ میں جو رومال ...	جوں منہ میں میاں کا ہے کو رومال ...	"/"
۲۲۷/۱۶	رکھتا ہے مجھے قید بلا میں یہ ہمیشہ	ہر لحظہ گرفتار ہوں اک تازہ الم میں	اوّل/۵۲۷
"/"	دل مجھ کو نہیں جان کا جنجال	یہ عشق کرے گی کو مرے جنجال	"/"
۲۲۸/۲	اس نے تو ہزاروں کو یونہیں	لاکھوں کو لگا اس نے یونہی ...	"/۵۲۸
۲۲۸/۴	بسر کی ہے کیونکر	کٹے گی تو کیونکر	۷/۲۰۳ الف
"/۷	امید اس سے خلوت کی کیا ہو مجھے	نہیں مہلت اک دم کی دیتی اسے	" "
"/۱۱	.... اس زلف سیاہ کا مجھ کو	.... اسی جعد سیاہ کا مجھ کو	۷/۲۰۱ "
"/۱۴	.... تری خنجر سے ٹپکے	.... تری شمشیر سے ٹپکے	۷/۱۹۳ ب
۲۲۹/۲	.... مانی سے بند ہے کاش	.... مانی میں بند ہے کاش	" "
"/۴	کیا سخت دلی ہے کہ جو لب خاک میں مل جائے	گر عالم علوی ہو سبھی تعزیہ خانہ	۷/۱۹۲ الف
"/۵	مجروح مرے پاؤں ہیں کیا	مجروح ہیں ساقیں مری کیا	۷/۱۹۳ ب
"/"	چلنے میں جو	چلتے میں جو	" "
"/۶	کیوں کر نہ فصاحت	تو کیوں نہ فصاحت	۷/۱۹۲ الف

صفحہ/سطر	دیوانِ مصحفی	کلیاتِ مصحفی	جلد/صفحہ
۲۲۹/۹	نگاہ نازاں کی اندلوں تو	نگاہ نازاں کی ان دنوں تو	۱۹۵/۱ ب
״/۲	.... جگا کے نہ لے آئے اس کو ساتھ	.... جگا کے لے آئے نہ ہم کو ساتھ	״ ״
״/۱۱	چھڑوا دیا	چھٹوا دیا	״ ب
״/۱۴	...... ہوں میں نقد دل و جاں کو	...... ہوں تجھے نقد دل و جاں	۱۹۶/۱ ״
״/۱۵	...... کا یہ عالم ہے تو اک دن	...... کا یہ انداز ہے اک دن	״ ״
۲۳۰/۲	.... لاوے کبھی بازار	.... لاوے مجھے بازار	״ ״
״/۶	...... تھا اگر سبزۂ خط نے	...... تھا وہ سبزۂ خط نے	۱۸۲/۱ الف
״/۶	کچھ اور ہی آرائشِ رخسار نکالی	کچھ اور ہی زیبائشِ رخسار نکالی	״ ״
״/۷	پہروں تری تصویر کو دیکھا شبِ فرقت	پہروں ہی میں دیکھا کیا تصویر کو تری	״ ب
״/۷	مجبوری میں	مہجوری میں	״ ״
۲۳۰/۹	آواز جو لے مرغ	گر سانس بھی لے مرغ	۱۸۳/۱ ب
״/۱۲	بے پوچھے ہوئے	بن پوچھے ہوئے	״ الف
״/۱۴	تن سے جو روح نکلی پھر	یعنی کہ بعد مردن پھر	۱۹۶/۱ ب
۲۳۰/۱۵	.... کے باہر نکل ...	.... کے اپنے نکل ...	دوم/۲۹۰
۲۳۱/۱	.... ہو چکے	.... ہو چلے	״/״
״/۲	پروانوں کے دل آتش	پروانے رات آتش	״/״
״/۳	.... چال تھی	.... چال ہے	״/״
״/״	زیر قدم ترے	پاؤں تلے ترے	״/״
״/۴	..... چکا مرا ابھی ہوش	..... چکا ہے کب کا یہ ہوش	״/״
״/״	پر دیر کیا یہ آج گئے خواہ کل ...	سن لیجو تم کہ یہ بھی میاں آج کل ...	״/״
״/۵	.... کو چاک کرکے گریباں نکل ..	.... کو جیب پھاڑ کے اپنی نکل ..	۲۸۹/״

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲۲۴/۹	طفلان اشک کی بھی عجب خو ہے مصحفی	کیا خو بری پڑی ہے یہ طفلان اشک کی	دوم/۲۸۹
"/۹	.... فراق بھی ستم	...... فراق اور ستم	"/۲۹۵
"/"	دل کی طرف سے پاس بھی ہے خوف جاں ...	اس عشق میں نہیں دل و بیم جاں	"/"
"/۹	.... خمار کہاں ہے شراب	.... خمار نہیں یہ شراب	"/"
"/۱۰	دیکھوں قفس میں گر کسی مرغ	دیکھوں ہوں میں قفس میں جو مرغ ...	"/"
"/"	اتنا کہوں کہ کچھ	اتنا کہوں ہوں کچھ	"/"
"/۱۲	.... خار یہ	.... خار سے	"/۲۹۷
"/"	..... جا پر	..... جا یہ	"/"
"/۱۳	...... گھر میں	.... گھر بھی	"/"
۲۳۱/۱۴	ہمارے گھر تو وہ بیگانہ خو نہیں آتا	وہ آئے اس کا تو مذکور کیا ہے ہاں مجھ تک	دوم/۲۹۸
"/۱۵	الٹ کے پردہ جو وہ	جو بے نقاب ہو وہ	"/۲۹۹
۲۳۲/۱	سفید ہوتا ہے خجلت ہی بیش دیدۂ تر	مرے بھی دیدۂ خوں بار کیا ہی برسیں ہیں	"/"
"/"	مقابلے کو جو ابر	مقابل ان کے جب ابر	"/"
"/۲	..... بھر آتی ہیں مصحفی جس دم	..... بھر آویں ہیں مصحفی کو دیکھ	"/۲۹۹
"/۳	تری گلی میں بحال	جب اس گلی سے بحال	"/"
"/۵	.... باغباں تو باغ	.... باغباں، باغ	"/۳۰۲
"/"	.... صیاد سے کہہ دے مرے	.... صیاد ہی یہ مرے پر	"/"
"/۶	.... ہو ہوے ہوس تو	.... ہو حسرت دل تو	"/۳۰۳
"/۷	..... گو کہ اسے لاکھ	..... گو کہ انھیں لاکھ	"/"
"/۸	ہم نشینوں کی	ہم سے ہر اک کی	"/"
"/۹	..... صفائی نہیں	..... صفادہ نہیں	"/"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲۲۲/۱۰	...... ایسی	.... ایسا	دوم/۲۰۳
″/۱۲	تیغ سے سر کاٹ دا حسرت مرے دل سے	تیغ کو لا جی کی حسرت سے مرے جی سے ...	″/۲۰۵
″/″	.... لینا	.... لیجو	″/″
″/۱۴	...... ملتے ہیں ہزاروں مجھ کو لطف	..... نکلیں ہزاروں ہی لطف ہائے	″/″
۲۲۳/۱	کیا جانئے اکسیر کہ عنقا ہے یہ کیا ہے	سنتے تو ہیں اکسیر ہے عنقا ہے ہما ہے	″/۲۰۶
″/″	ملتی نہیں جو چیز	کیا جانوں میں کیا چیز	″/″
″/۳	کیا جانوں میں کیا	کیا جانئے کیا	″/۲۰۷
″/″	پھر شام سے	پھر رات سے	″/″
″/۴	.... عدم سے	.... عدم کا	″/۲۰۶
۲۲۴/۵	آگاہ ہے تو مصحفیؔ خستہ سے کچھ بھی	ٹک دیکھ تو تو مصحفیؔ خستہ کی جانب	دوم/۲۰۷
″/″	کن پیار	کیا پیار	″/″
″/۹	.... اڑ گئے	.... اور گئے	″/۲۰۸
″/۱۱	.... زلف بگڑ جائے	.... زلف اکڑ جائے	″/″
″/″	قسمت ہے بری مجھ پہ کوئی پیچ نہ پڑ جائے	قسمت سے ہماری کہیں کچھ پیچ نہ	″/″
″/۱۲	کرتا ہوں جو نالے تو مجھے کوستے ہیں وہ	کرتا ہوں میں نالے تو وہ یوں کوسے مجھ کو	″/″
″/۱۳	کوچے میں ترے یار ٹھہر سکتا ہے کوئی	کیا پاؤں کرے بند وہ پھر کوئے بتاں میں	″/″
″/″	جو پاؤں جائے وہیں دم اس کا	اس کو میں قدم رکھتے ہی دم جس کا	″/″
″/۱۴	تو آئے جو گلگشت کو لے	دیکھے جو تری قد کشی لے	″/۲۰۹
″/″	.... ابھی گڑ جائے	.... وہیں گڑ جائے	″/″
″/۱۵	قطرے تری پیشانی پہ ہیں سیر چمن	ہو کرکے گھر پوش تو آیا ہے چمن	″/۲۰۹
″/″	ڈرتا ہوں کہ پھولوں	جی دھڑکے ہے پھولوں	″/″

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۶/۲۲۲	بے طرح نظر ہے طرف آئینہ تیری	دیکھے ہے تو بے طرح کچھ آئینے میں ظالم	دوم/۳۰۹
"/"	ڈرتا ہوں تری آنکھ کہیں تجھ سے نہ ...	ڈرتا ہوں کہ تجھ سے ہی تری آنکھ نہ	"/"
۱/۲۲۴	جب تک نہ ملے پھر ترے کوچے سے نہ جائے	لے کر ہی ٹلے بوسہ میاں ترے لبوں کا	"/۳۱۰
"/۲	کون گلزار سے	کون اس باغ سے	"/"
"/۳	..... میں جو دو وقت دیا	.... میں دو و وقتی جو دیا	"/"
"/۴	دل دھڑکنے کا	دل کے دھڑکون کا	"/۳۱۱
"/۵	..... نہیں دیکھ کے رفتار تری	.... نہیں کب سے ترے کوچے میں	"/"
"/۶	پوچھ کچھ صفحۂ ہستی پہ نہ حال انساں	پوچھ مت صفحۂ ہستی پہ مثال انساں	"/۳۱۰
"/"	ہے عجب نقش کہ یہ آپ مٹا	ہے یہ وہ نقش کہ بن بیٹھے مٹا	"/"
۹/۲۲۳	... کونہ ادب ہے نہ بلاؤں کا ہے ڈر	... کے تئیں مطلق نہیں صحبت کا شعور	دوم/۳۱۱
"/"	شانہ کیسا تری	شانہ کتنا تری	"/"
۱۰/"	...... کے میداں میں	..... کی وادی میں	"/"
۱۱/"	.... کوئی اس سمت بھی	..... کوئی ایدھر کو بھی	"/"
۱۱/۲۲۴	جگر پہ صدمہ ہے غم کے ملنے تو دل میں جوش ملال بھی ہے	جگر پہ صدمہ سا غم سے ہے کچھ تو دل ہی دل میں ملال بھی ہے	" ۱۸۶/۶
۱۲/"	جو زرد رد ہوتی جاتی ہے یہ	جو زرد ہوتی ہی جاتی ہے یہ	" "
۱۴/۲۲۴	جو دوست ہمارا تھا وہ ہے دشمن جانی	اس ظلم کی آفت کسی ہم فن پہ نہ ہو وے	دوم/۳۱۴
۱۵/"	ہر لحظہ زلف اس.........	ہر لحظہ جعد اس	"/۳۲۰
۱۶/"	.... جو یہاں کا	..... جو وہاں کا	" "
۱۷/"	.... دل پلکوں میں ملتا ...	.... دل ایڑیوں میں ملتا	" ۱۸۸/۶
۳/۲۲۵	سر بستر فقط ہم یا ہماری ناتوانی ...	فقط اک ہم ہیں بستر پہ پڑے اور ناتوانی ...	"/۳۲۲

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
٢٢٥/٤	.... تیرے بس اب کیا	..... تیرے پھر اب کیا	دوم/٢٢١
"/٥	..... پردہ اب جایا	.... پردہ ہو جایا	"/٢٢٢
"/٦	... سرخ آتی ہے نظر جو اس کے جامے میں	... سرخ یوں لگتی ہے اس کے سبز جامے پر	"/٢٢٣
"/"	یہ گویا	کہ گویا	"/"
"/٧	.... ان کے	.... اس کے	"/"
"/"	کہیں کیا آہ ہم نے بھی یہی اب ...	کریں کیا آہ ہم نے مصحفی اب ...	"/"
"/٨	کرے جو قصد چلنے کا اسے درکار ہے کشتی	خلل سا آگیا ہے جلوۂ دامن درازوں میں	"/٢٢١
"/٩	...... نہ کیوں کر جان سے اپنے	...... نہ اپنی جان سے کیوں کر	"/٢٢٢
"/"	کہ چلنے میں تمہارے موج دریا کی روانی ...	خرام اس کے میں اک آب رواں کی سی روانی ...	"/"
"/١٠	کفن کو پھاڑ کر کیوں کر نہ اٹھیں گور سے مردے	اٹھیں کیوں کر نہ مردے گور کے وقت خرام اس کے	"/٢٢٣
"/١١	ترے نالوں نے	تری باتوں نے	"/"
"/١٢	...... چپ ہو یہ	..... چپ رہ یہ	"/"
٢٢٥/١٤	... یہ کسی طرح	... یہ کس طرح	دوم/٢٢٣
٢٢٦/١	پردے پردے میں مرا طالب دیدار بھی ہے	کچھ تغافل ہے تو کچھ لطف کا اظہار بھی ہے	"/٢٢٤
"/٢	.... ہوں میں دل شاد اپنا	.... ہوں دل اپنے کو میں شاد	"/"
"/٣	مجھ سے کہتا ہے کہ گلیوں میں لیے پھر سر دم	یوں جو پھرتا ہے تو گلیوں میں پڑا ہوتا خوار	"/"
"/"	..... ترا کوئی	...... کوئی تیرا	"/"
"/٤	..... خانہ بھی بے رونق	...... خانہ ہے اور رونق	"/٢٢٥
"/٥	..... میں جدائی نہیں	...... میں تغایر نہیں	"/"
"/٦	..... خدمت کو	..... خدمت میں	"/"
"/٨	ہاتھ اگر آجائے میں	ہاتھ گر آوے تو میں	"/٢٢٦

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱/۲۳۶	جو دیکھی ہم نے تو اس	جو کچھ کر دیکھی میں اس	دوم/۳۵۴
۱/۲۲	چشموں سے خلق ڈوبی جیب آستین ...	جب چشم ترسے ہم نے تک آستین	"/۳۶۵
"/"	نالوں نے میرے سر پہ ساری زمیں	تو دل نے نالے کر کے سر پہ زمیں	"/"
"/۲	.... انکار کیوں ہے اتنا	.... ہوتا ہے کیوں تو منکر	"/"
"/۳	دھوکے میں کیا صراحی	کم بخت تے صراحی	"/"
"/۴	جناب داغ اب بھی رکھتا ہے اس کی در کا	نقش جبیں ہمارا اس در پہ رہ گیا گر	"/"
"/"	ہر چند سجدہ کر کے اپنی جبیں	جوں مہر سجدہ کر کے ہم نے جبیں ...	"/"
"/۵	بیٹھے بیٹھے آستان یار مر جائیے	آستاں پر اس کے بیٹھے بیٹھے ہی مر جائیے	"/"
"/۶	گر میسر بال و پر آئیں تو	گر بہم ہوں بال و پر اپنے تو	"/۳۶۶
"/۷	کھولنے دروازہ	کھولئے دروازہ	"/"
"/۸	... کو جو آتا ہے	... کو گر آتا ہے	"/"
"/۹	آپ کا میں نے کیا ابتک بہت پاس ادب	آپ کا بس بس بہت میں نے کیا ابتک ادب	"/۳۶۷
۹/۲۲۷	کھینچے تیغ زباں ہر دم نہ مجھ پر	کھینچے ہر دم میاں صاحب نہ خنجر...	دوم/۳۶۷
"/۱۱	مصحفی کہتا ہے مجھ سے یار کا دربان بھی	کاش یہ خجلت نہ ہوتی اس گلی میں کب تلک	"/۳۶۴
"/۱۳	بہار لالہ و گل.... طغیاں پر آئی ہے	بہار موسم گل... طغیاں پہ آئی ہے	"/۳۶۸
"/"	.... جیب پر داماں پر آئی ہے	.... جیب اور داماں پہ آئی ہے	"/"
"/۱۴	.... دوراں پر آئی ہے	.... دوراں پہ آئی ہے	"/"
"/۱۵	.... حیواں پر آئی ہے	.... حیواں پہ آئی ہے	"/۳۶۹
"/۱۶	قیامت سے قیامت شہر ہندستان پر آئی ہے	قیامت ان سے ہی اس شہر ہندستان پہ آئی ہے	"/"
۲/۲۲۸	.... انساں پر آئی ہے	.... انساں پہ آئی ہے	"/"
"/۴	امتحاں مجھ پہ کیا یار نے ہنستے	پہلے مجھ پہ ہی لگایا اسے ہنستے	"/۳۷۰

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲۳۸/۴	کبھی بازار میں جا مول جو شمشیر...	گر کبھی اس نے خریدی کوئی شمشیر...	دوم/۲۷۰
"/۵	کون بچی خبر اس بزم کی کہو یارب	بات کو کس کی ہیں باور کروں اس محفل سے	"/"
"/"	......آتا ہے...........	......آوے ہے........	"/"
"/۶	........نقشے کو ذرا غور کرو	.......نقشے پہ ذرا غور تو کر	"/"
"/۷	ٹھوکریں ان کے لئے اہل ہنر ہیں جتنے	کس سے یہ ٹھوکریں سیکھا ہے خدارا سچ کہہ	"/"
"/"	..........اے فلک پیر	.... اے بت بے پیر..	"/"
"/۸	.... نہیں کچھ ڈر اس کا	........نہیں اس کا کچھ ڈر	"/۲۷۱
"/"	لیک سینہ نہ دو پٹے........	لیک سینہ تو ڈوپٹے	"/"
"/۹	چہرہ صاف سے پردہ	منہ سے یک بارگی پردہ.......	"/"
"/۱۰	..........نہیں اغیار ہی ہیں	..........نہیں غیروں کے تئیں	"/"
"/"	......کو سکھایا........	.........کو سنگھایا........	"/"
"/۱۱	.......کالو کام	......کا سو کام	"/"
۲۳۸/۱۴	اگر ربط دلی حاصل ہو باہم کوئی مٹتا ہے	مزاج پیر سے سردی کا کھونا سخت مشکل ہے	دوم/۲۷۲
"/"	...... ہوتا نہیں شیر.......	......ہوتا ہے کوئی شیر.....	"/"
"/۱۵	جو تم نے مے پلائی غیر........	تجھے پانی پلاتے غیر........	"/"
"/"	......اپنا ہو گیا اس	......اپنا تو ہوا اس	"/"
"/۱۶	رواں رہتا ہے..........	رواں ہوتا ہے	"/۲۷۱
۲۳۹/۴	.......نظر بھی آشنا	......نظر خود آشنا	"/۲۷۷
"/۵	...کر ڈالے ہیں پرزے فصل گل میں نے	...کر ڈالے ہیں پرزے مثل گل ہے ہے	"/۲۷۸
"/۶	.........گر ترا یہ پھول سا چہرہ	.....گر یہ تیرا پھول سا مکھڑا	"/"
"/"	....کیوں عالم میں آتش.......	....کیوں گلشن میں آتش	"/"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۰/۲۳۹	سنا ہے آگ لگی ہے چمن میں ہم نفسو	کہیں ہے آگ لگی ہے چمن کو بے دردو	دوم/۲۷۸
" / "	خبر تو لے کوئی	خبر تو لو کوئی	" / "
۱۲/ "	...... قافلہ رہرواں	...... قافلۂ رفتگاں	۲۷۹/ "
۱۶/ "	.... آنکھ ہم دمو	.... آنکھ اک ذرا	" / "
۲/۲۴۰	ملاپ غیروں	ملو ہو غیروں	۲۸۵/ "
۳/ "	.... قفس میں پھوڑ کے سر	.... قفس کدے کے قریب	" / "
" / "	کہا جو آکے	کہا تھا آکے	" / "
۴/ "	ہزاروں مومن ...... ہیں یہاں	ہزار مومن .... ہیں یہاں	" / "
۵/ "	...... ہوں ایسا کہ	.... ہوں اتنا کہ	۲۸۶/ "
۶/ "	کہ شاہِ حسن کی اس شہر میں دہائی ...	کہ اس نگر میں شہ حسن کی دہائی ...	" / "
۸/ "	.... تو سچ سمجھے	.... تو سمجھے کر سچ	" / "
۱۰/ "	آنکھ دکھلا کر وہ بھاگے	اک ادا دکھلا کے بھاگے	" / "
۱۴/۲۴۰	الحذر اے طایر دل دیکھیے ہوتا ہے کیا	آپڑی ہے اب دلوں میں صید دیکھیں ہوئے کیا	دوم/۲۸۷
۱۵/ "	...... ہیں وہ سر	...... ہیں شے سر	" / "
۱۶/ "	بحر آفت سے نکلتی بھی ہے گر	عشق کے ورطے سے تک نکلے ہے گر ...	" / "
۳/۲۴۱	بچ کے چلنا نہ ترا	بچ کے چلیو نہ ترا	۲۸۹/ "
۱۰/ "	..... سے اٹھا لے مجھے	..... سے لے چل مجھے	سوم/۳۰۱
" / "	جس میں کہ ہوں نہ زمیں نئی آسماں ...	ہو جس جگہ زمیں نئی آسماں ...	" / "
۱۲/ "	...... گر ان کو	.... گر اس کو	۳۱۰/ "
۱۳/ "	..... ہے یہ اس کو	.... ہے نہ اس کو	۳۱۹/ "
۱/۲۴۲	..... کمر کستا ہے	..... کمر باندھے ہے	۳۲۰/ "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۳/۲۴۲	...شکستہ سینے میں ہمارے یوں ...	...شکستہ اب سینے سے میرے یوں ...	سوم/۳۱۰
"/۶	.....معشوق پر کچھ کم	.....معشوق ہو پر کم	"/۳۲۰
"/۷	.......ہم مردے سے	.......ہم مرنے سے	"/۳۲۱
"/۹	......اس پہ گوہر.......	......ان پہ گوہر.......	"/"
"/۱۰	.......تن پہ نشتر.......	......تن کے نشتر.......	"/۳۲۲
"/۱۲	سلک گوہر کا	موتی مالا کا	"/۳۲۲
۴/۲۴۳	.....اس جگہ کہ جہاں......	.....اس نگر میں جہاں	"/۳۲۵
"/۷	.....جو کل تھی کیا بیقرار ہم تھے	....جو تھی کل ہم بیکلی کے مارے	"/۳۲۳
"/۸	.....گذر ہے کل	.....گذر میں کل	"/۳۲۶
"/۹	دم بھر تو یہاں ناقہ	اس جا پہ ذرا ناقہ	"/۳۲۸
"/۱۲	کبھی در کو تک کے کھڑے... کبھی آہ ...	کبھو تک کے در کو کھڑے... کبھو آہ	"/"
۱/۲۴۴	نہ انیس ہے...........	اب انیس ہے	"/"
"/۲	.....دل مرا اچھلتا ہے	......دل پڑا اچھلتا	"/۳۳۰
"/۳	سحباں کو..........	عیسیٰ کو..........	"/"
۶/۲۴۴	....ہم کو کچھ زیست	.... ہم کو اک زیست	سوم/۳۳۰
"/۹	جب خواب میں وہ آئے منہ کو چھپا...	گر خواب میں بھی آئے تو منہ چھپا....	"/۳۳۱
"/۱۱	....ہم کو لگاوٹ نہیں	.....ہم کو رکاوٹ نہیں	"/۳۳۶
۱/۲۴۵	.... اک حسرت ہے	.......اک حیرت ہے	دوم/۲۹۰
"/۲	...صحبتیں پوشیدہ ہوئی ہیں تہ خاک	...صحبتیں غائب ہوئیں اس خاک کے بیچ	"/"
"/۴	ایک اک پھول........	ایک گل پھول..........	"/"
"/۶	.... سب طاقت ہے	.... سب قدرت ہے	"/"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۸/۲۴۵	دوڑتا ہے جبیں شکل جب آتی ہے نظر	خوب رو دیکھ کے دوڑے ہے یہ ایک پیچھے	دوم/۲۹۱
"/"	...... میں مرے پاسے	..... میں ترے پاسے	"/"
۱۳/"	مصحفی کو نہیں رہتی ہے کبھی فکر معاش	مصحفی کے تئیں ازبس کے نہیں عقل معاش	"/۲۹۳
۱۴/"	پھیرنے میں منہ کے تو بائے	منہ پھیر لینے میں تو بائے	"/۲۹۵
"/"	راست و چپ یوں دیکھتے	دائیں بائیں دیکھتے	"/"
۱۵/"	جس نے دیکھا اس کا نقشہ ہاتھ مل کر یہ کہا	جس نے چہرے کی ترے تصویر دیکھی یہ کہا	"/۲۹۴
۱/۲۴۶	...... ہے واہ کیا	.... ہے اور کیا	"/"
۲/"	..... کرتے ہیں ورنہ ہمدمو	.... کرتے وگرنہ دوستو	"/۲۹۵
۳/"	صاف چہرے	جان چہرے	"/"
۵/"	... کہ پھر اوروں میں یہ ممتاز ہے	... کہ اوروں سے ذرا ممتاز ہے	"/"
۶/"	ہے تیری کی یہ آگ مبادا	یہ خوں نہیں آتش ہے مبادا	"/۲۹۸
۷/"	ساقی کو مرے حال سے گر ہے	ساقی کا مرے حال پہ گر ہے	"/۲۹۹
"/"	نے ماروں گا اک روز سر اپنا میں سبو سے	سر اپنا میں نے ماروں گا اک روز سبو سے	"/"
۸/"	جتنا میں مناتا ہوں اتنا وہ بگڑتی ہے	جوں جوں میں مناؤں ہوں وہ اور بگڑتی ہے	"/"
۱۱/"	...... کوئی آتا نہیں	..... کوئی ایسا نہیں	"/۴۰۲
"/"	.... عالم آکے اس	..... عالم اور اس	"/"
۱۲/"	کوئی اشک ایزاں ہے	کوئی روتا آتا ہے	سوم/۲۹۵
۱/۲۴۷	ہزاروں حوادث ہیں	سدا فکر روزی ہے	"/۲۹۸
"/"	یہی زندگی ہے	جو جینا یہی ہے	"/"
۲/"	..... نہ ہم سے کہ	..... نہ اپنا کہ	"/"
"/"	مسیحا ترا	پری رو ترا	"/"

صفحہ/شعر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۳/۲۴۷	......اپنی یہاں ہے	......اپنی ہی یاں ہے	سوم/۲۹۸
"/۴	جناب لب جو ہے بستی ہماری	کہاں ہوا تنگ سا ہے تو ناداں	"/۲۹۹
"/"	کہ دم مارتے ہی ہوا	کہ پل مارتے یاں ہوا	"/"
"/۷	.... اے شمع رو	.... اے رشک شمع	"/۳۰۹
"/۱۱	وائے ناکامی انھیں	وائے رسوائی انھیں	"/۳۱۰
"/۱۲	جن کی آرایش پہ ہے دل لوٹ اپنا مصحفیؔ	سادگی پر جن کی جی لوٹے ہے اپنا مصحفیؔ	"/"
"/۱۵	.... کو سب مرے ساتھی	.... کہ ہمرہاں میرے	"/۳۰۲
۴/۲۴۸	...... مجھے کرنا تو سر راہ گلستاں	..... مجھے کیجو سر راہ چمن میں	"/۳۰۸
"/۵	قتل نگہ چشم وہیں لائے گا پھر شوق	اٹھتے تو ہیں یہ چلبلیاں پر میں ہوں حیراں	"/"
"/۶	کب کوئی	کم کوئی	"/۲۹۵
"/۱۰	شہر حلو ہے ترے	پر ہے اک شہر ترے	"/۳۳۸
"/"	خوب رو آپ ہے تو ہاتھ	خوب رو خود ہے تو بس ہاتھ	"/"
"/۱۱	یہ ستم اس پہ ہوا	یہ ستم ان پہ ہوا	"/"
"/۱۲	پاؤں باہر کبھی رکھا نہیں دروازے	سر نکلتے نہیں دیکھا کسی دروازے	"/"
"/۱۳	.... جگر آنے لگے	.... جگر جانے لگے	"/۳۴۶
۲/۲۴۹	جاؤں راتوں کو جو اٹھ اٹھ کے گھر...	جاؤں اٹھ اٹھ کے جو راتوں کو گھر....	"/"
"/"	چین گھر میں تجھے ظالم کوئی	چین بستر پہ بھی تجھ کو کوئی	"/"
"/۳	یوں ہی	یوں ہیں	"/۳۴۷
"/۴	ویراں ہے	ویرانہ ہے	"/۳۴۸
"/۷	غافل نہ ہو کہ	غافل نہ رہ کہ	"/۳۵۲
"/۹	دل بیتاب مرا کوئی گھڑی ہے شاید	ساعت عیسویاں ہے کہ مرا دل جس میں	"/۳۵۴

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۰/۲۴۹	...... سے ہے وصل	...... سے تھا وصل	سوم/۲۵۴
″/″	...... تری بیداری شب	..... تری بیزاری شب	″/″
″/۱۱	کھڑکیاں بند ہوئیں روزن	کھڑکیاں چھاپی گئیں روزن	″/۲۵۶
۱/۲۵۰	طالب دید بھلا	در پہ ہم لوگ بھلا	″/″
″/۲	.... چلے آؤ یہاں	.... چلے آؤ کہیں	″/″
″/″	کوچے سنسان ہیں ہمسایوں ...	کھڑکیاں لگ گئیں ہمسایوں	″/″
″/۳	.... میں نے کیے ان کو رقم	.... میں نے لکھے تھے اس کو	″/۲۵۷
″/۴	کس خرابی .... ہجر بسر میں	اس خرابی .... ہجر سحر میں	″/۲۶۰
″/۵	میری اس کی جو سر راہ ملاقات ہوئی	ایک دن مل جو گیا وہ بت کافر سر راہ	″/″
″/۶	قتل ہے مرغوب ان کو مجھ کو جینا شاق ہے	اس کو بے چینی وہاں یاں طاقت اپنی طاق ہے	″/۲۵۸
″/۹	.... تیرا مل گیا جب خاک میں	.... تیرا جب بہ محرومی مُوا	″/۲۶۵
″/۱۰	.... کہ آثار جنوں دور ہوئے	.... کہ ناسور کہن دور ہوئے	″/۲۶۸
″/۱۲	.... ہم سے بدبخت	.... ہم سے کم بخت	″/″
″/۱۳	.... سنتا میں رہا طعنہ زنوں کے	.... سنتا رہا میں نیش زنوں کے	″/″
۱/۲۵۱	عکس آئینے میں دیکھا تو گیا ہاتھ سے دل	بیچ سے اٹھ گئے ہم آئینہ لے ہاتھ میں تب	″/″
″/″	آپ ناظر ہوئے وہ آپ ہی	آپھی ناظر ہوئے اور آپ ہی	″/″
″/۲	.... بگڑتی ہی گئی	.... بگڑتی ہی رہی	″/″
″/″	جو جوں چاہا انھیں وہ اور بھی ...	جوں جوں چاہا میں انھیں اور بھی ...	″/″
″/۳	ضعف کے عالم میں کیوں کر اس کے گھر...	چاہیے جس کو پھر اس کے کیوں کہ گھر ...	″/۲۶۵
″/″	... آئیں صحن سے گر اپنے در تک	... آدیں راہ میں گر رہ گزر تک	″/″
″/۴	.... قدر دل کو کہ	..... قدر اس کو کہ	″/″

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۴/۲۵۱	......کیوں کر اب	......کیوں کہ اب	سوم/۳۶۵
"/۵	آرزو لب کو ہے اس لب تک رسائی ہو کبھی	متصل میرے جو سوئے فرش پر شب وہ تو ہائے	"/"
"/۶	....بچے جب وہ چھڑ لے پاؤں کے	....بچے جوں ہی کرے پاؤں کے	"/۳۶۶
"/۷	....کا خوف کھا کر........	....کا ترس کھا کر......	"/"
"/۹	.....سے ہے ابتر حالت مرغ قفس	.....سے بہتر ہے حالت مرغ اسیر	"/۳۶۷
"/۱۱	.......باب تر کی	.... باب سحر کی	"/۳۷۳
"/۱۲	.......تو یاروں سے.....	.....تو قاروں سے	"/۳۷۴
"/"	........وہ در کی	..... وہ زر کی	"/"
۱/۲۵۲	...........تختہ گلزار اپنا	..........تختہ گاذر اپنا	"/"
"/"	زخم کھائے ہیں.........	زخم آئے ہیں.........	"/"
"/۲	........یہی کرتے ہیں دعا	........یہی مانگیں ہیں دعا	"/"
"/۵	.... لاگری دو پٹے میں	.........لاکر یہ دوپٹے میں	"/۳۷۷
"/۶	.... مہندی کی شاخیں سبز ہوتی ہیں	....مہندی کے پوٹے سبز ہوتے ہیں	"/"
"/"	......الفت ہے گریباں.....	..... الفت تھی گریباں	"/"
"/۸	کہتے ہو مجھ سے کیا کہ بے قتل سر جھکا	پلکے کے کھولنے میں شتابی ہے کیا میاں	"/۳۸۱
"/"	.... تو آپ پہلے کمر........	.....تو پہلے اپنی کمر.......	"/"
"/۹	سوزن کا ہے نہ کام نہ ناخن کی جگہ ہے	نے موچنے کا کام نہ ناخن کی واں جگہ	"/"
"/"	کیوں کر مژہ کی پھانس جگر سے نکالئے	مژگاں کی پھانس کیوں کہ جگر....	"/"
۵/۲۵۳	....ہے وہ دیدہ	....ہے سو دیدہ	"/۳۹۰
"/۸	.....ہے لیکن پہلو	.....ہے وہ اور پہلو.....	"/۳۹۱
"/۱۰	محروم نظارے سے آنکھیں ہیں مہینوں سے	بن دیکھے مجھے اس کے گزرے ہیں مہینے ہی	"/۳۹۲

صفحہ/سطر	دیوانِ مصحفی	کلیاتِ مصحفی	جلد/
۱۳/۲۵۳	...... کرتے ہو یہ ڈر ہے مجھے	..... کرتے ہو سوجھے ہے مجھے	سوم/
۱/۲۵۴	پھر کہاں اس کا ٹھکانا در بدر ہو جائے گا	میرے اٹھ جاتے ہی پھر یہ در بدر ...	"/
۲/"	رکھتے تھے پردے میں ہم تو اس کی الفت آج تک	ہم تو پردے میں رکھیں تھے اس کی چاہت کے تئیں	"/
۳/"	.... میں اپنے دل میں سمجھا تھا دراز	..... میں سمجھا تھا ابھی ہے یہ دراز	"/
۱۰/"	.... جن دلوں اغیار سے	.... جن دلوں میں غیر سے	"/"
۱۱/"	.... دشنہ ہے	..... جدھر ہے	۱/"
۱۳/"	تیری کلاہ سرخ کا اے گل یہ رنگ ہے	دستار باندھنوں کا ترے ہے یہ رنگ شوخ	۲/"
"/"	کچھ بھی کرے	یعنی کرے	"/"
۴/۲۵۵	کیا جنوں میں کہوں میں جیب کا حال	پوچھتا کیا ہے حال جیب جنوں	۵/"
۶/"	.... کو جلوہ نہ	.... کو مکھڑا نہ	۸/"
۱۰/"	مرتے بھی یہی اس نے	مرتے ہوئے بھی اس نے	۹/"
۱۲/"	.... ہم نے ترے جب رقم کیا	.... ہم سے ترے جب لکھا گیا	۱۰/"
۹/۲۵۶	لے اٹھ کے تو اس وقت ہو قربان ...	اس وقت تو ہو اٹھ کے تو قربان ...	۱۳/"
۷/"	..... خبر ایسی سنائی ہے کہ جس سے	..... خبر تس پہ سنائی وہ کہ جس سے	"/"
۸/"	..... تجھے کچھ طالب دیدار پر اپنے	.... تجھے بھی خود بخود پیار پر اپنے	۲۴/"
۱۰/"	.... ڈالے ہیں ادا پر	...... ڈالے اس ادا پر	"/"
۱۲/"	...... سے روز طلو	...... سے گرم طلو	۲۶/"
۱۳/"	.... نہ ہو یہ تو ہو لے دور فلک	.... نہ ہو بس یہی جی چاہے ہے	"/"
۱۱/"	..... کے تصویر پری	.... کے اک شکل پری	"/"
۴/۲۵۸	..... میں ہے کتنا تباہ قیس	..... میں بھٹکتا پھرے ہے قیس	۲۹/"
۵/"	..... اس ماہ کی تابے	..... اس مسی میں تابے	۳۰/"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۹/۷۵۷	بلکہ اتنی تو ہوئی تیری رسائی.......	بارے تیری ہی ہوئی اتنی رسائی.....	سوم/۴۲۱
۷/״	مرگیا اشک..........	جل گیا اشک..........	״/״
۸/״	.....اس رنگ سے.....	.....اس لطف سے......	۴۲۹/״
۱۰/״	.....کیا میں کروں اس.....	.....کیا کروں اور اس....	۴۳۲/״
۱۲/״	..........باہر آئے	..........باہر آوے	״/״
״/״	پھر مرے سامنے وہ خواب میں کیونکر آئے	سامنے خواب میں کس طرح وہ دلبر آوے	״/״
۱۳/״	اس سے کہدو........ در پر آئے	اس کو کہدو........ در پر آوے	״/״
۱۴/״	...کہ کبھی وہ......... میسر آئے	...کہ کہیں وہ....... میسر آوے	۴۳۲/״
۲/۷۵۸	.......وقت تو شدت......	.......وقت جو شدت......	۴۳۴/״
۴/״	شہر تیرے ظلم سے لے.........	تیری بیداری سے شہر لے......	۴۳۵/״
״/״	.....لاکھوں لٹے اور گھر.....	.....لاکھوں گئے اور گھر.....	״/״
۵/״	جان کر تو وہ یہ معشوقوں نے کی......	بس کہ تو وہ جان کر خوباں نے کی.....	״/״
۶/״	اس طرف شیشے بھرے مے سے ادھر....	گر ادھر شیشے بھرے تو پھر ادھر....	۴۳۶/״
۷/״	......گئے سب رہ گذر......	.....گئے اور رہ گزر.....	״/״
۱۰/״	استخواں مانند نے یہاں سربسر.....	استخواں جوں نے ہمارے سربسر......	״/״
۱۳/״	مری حالت سے جا کر یوں کرے.....	مری جانب سے جا کر یہ کرے.....	۴۳۸/״
۱۴/״	.....ہے کہ میلا جو چلا......	....ہے کہ گزری جو چلا.....	۴۳۹/״
۱۵/״	دھرے زانو پہ........	رکھے زانو پہ...........	״/״
۱/۷۵۹	.... اس سے اتنا کہدینا	.......اس کی اتنا کہہ دیجیو	״/״
۲/״	کبھی وہ راہ سے گذرے تو اس کے....	یہ عالم اس پری کا ہے کہ اس کے.....	۴۳۸/״
״/״	کوئی تو نام پوچھے اور ڈھونڈھے اس کا گھر کوئی	کوئی پوچھے ہے اس کا نام اور ڈھونڈھے ہے گھر کوئی	״/״

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲۵۹/۴	عجب حالت ہے ان لڑکوں میں اپنے طائر دل کی	پکڑ بلبل کو کیسے لگ پڑے ہیں کو دکاں ہے ہے	سوم/۴۳۹
ʺ/ʺ	کوئی پاؤں میں رشتہ باندھتا ہے اور پر کوئی	کوئی پاؤں میں ڈورے ڈالے ہے باندھے ہے پر کوئی	ʺ/ʺ
ʺ/۵	.... میں کیا کرتا کریہ ڈرتھا	.... میں کرتا پر یہ ڈرتا ہوں	ʺ/ʺ
ʺ/ʺ	.... آجائے ہو جائے سپر کوئی	آجا کے ہو جائے سپر کوئی	ʺ/ʺ
ʺ/۶	ہوا تو مصحفی بے جاں مگر لے دائے تنہائی	جدائی میں تری دی مصحفی جاں بہ تنہائی	ʺ/۴۴۰
ʺ/ʺ	...... اس کی شب بھر نوحہ	..... اس کی ہرگز نوحہ	ʺ/ʺ
ʺ/۱۱	دم بھر نگہ طالب دیدار نہ ٹھہری	سودے میں ترے چشم خریدار نہ ٹھہری	ʺ/ʺ
ʺ/۱۳	دیکھا اسے آہ	دیکھ اس کو اک آہ	ʺ/۴۴۲
ʺ/ʺ	حسرت کی نگاہ	حسرت سے نگاہ	ʺ/ʺ
۲۶۰/۲	.... میں جان مصحفی جب	...... میں جب کہ مصحفی جاں	ʺ/۴۴۳
ʺ/۴	کھاتا ہوں میں غم پہ مری	غم کھاؤں ہوں نت پہ مری	ʺ/۴۴۵
ʺ/۵	کب قبر پہ کرتا نہیں ہنگامہ وہ قاتل	چہلم کے دن آتا ہے زیارت کو جو قاتل	ʺ/ʺ
ʺ/ʺ	کب خوں سے مری	کیا خوں سے مری	ʺ/ʺ
ʺ/۷	...... زخم کوئی لطف	..... زخم مرے لطف	ʺ/۴۴۶
ʺ/۹	وہ پیچھا چھوڑتا ہے تب کہ جب گھر...	وہ پیچھا اس کا تب چھوڑے ہے جب گھر...	ʺ/۴۴۷
ʺ/۱۰	کن آنکھوں سے	کنکھیوں سے	ʺ/ʺ
ʺ/۱۱	.... کی جب جاتا ہوں تو کس چشم حسرت سے	.... کی جاتا ہوں تو کیا اک چشم حسرت سے	ʺ/۴۴۸
ʺ/۱۳	.... نے تب دیدہ	...... نے جا دیدہ	ʺ/۴۵۱
۲۶۱/۱	.... پوروں میں بنائے	.... پوروں پہ بنائے	ʺ/۴۵۲
ʺ/۵	...... نے لیکر چھپا.........	..... نے آخر چھپا........	ʺ/۴۵۲
ʺ/ʺ	...... نہ آخر دزد	...... نہ ہرگز دزد	ʺ/ʺ

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲۶۱/۸	.... گیا یوں بولا	.... گیا یہ بولا	سوم/۴۵۶
"/"	..... ابھی شعلہ یہ لپٹ	..... ابھی اک شعلہ لپٹ	"/"
"/۱۲	ہم رہ گئے یہ کہتے گھر	ہم رہ گئے منہ تکتے گھر	"/۴۵۸
"/۱۳	ہم بھی سو جان سے عاشق ہیں گل و ریحان کے	کرے سرا نغمہ سرا تھے چمن و بستاں کے	اوّل/۳۸۹
۲۶۲/۲	.... مرے درباں کے	.... مرے درباں کے	"/۳۹۰
"/۳	...... مرے دیکھ کے سب کہتے ہیں	..... مرے دیکھے ہے جو کہتا ہے	"/"
"/۵	.... بڑا قہر ہوا وائے نصیب	..... بڑا قہر ہوا یا قسمت	"/"
"/۶	..... نہ دیکھو کہ مرے	.... نہ دیکھو یہ مرے	"/۳۹۱
"/۹	گھر میں جو اپنے ہم سے تم منہ	تم گھر میں اپنے ہم سے جب منہ	"/"
"/۱۰	نکلی نیام سے	نکلی میاں سے	"/"
"/۱۱	صاحب ابھی بگڑ کے تم ہم سے مل گئے تھے	پیارے ابھی تو نہ سے تم روٹھا کرتے تھے	"/۳۹۲
"/"	.... ہوا یہ جو منہ بنا کے	.... ہوا ہے جو منہ پھرا کے ...	"/"
"/۱۲	اے مصحفی گلی میں دیکھا مجھے تو بولا	تب دیکھ دیکھ مجھ کو بولا یہ اس سے کہہ دو	"/"
"/۱۳	.... ہم ہر کام	.... ہم سب کام	"/"
۲۶۳/۲	دریا میں کل نہا کر اس نے جو بال باندھے	جمنا میں کل نہا کر جب اس نے بال باندھے	"/۳۹۳
"/۳	الیاس و خضر	عیسیٰ و خضر	"/"
"/"	.... کمر سے بہر	..... کمر پہ بہر	"/"
"/۴	جو چاہے ہم پہ تہمت رو زن	چاہے سو کوئی تہمت رو زن	۳۹۶/"
"/۵	بہلتا نہیں	پرچتا نہیں	"/"
"/۶	اگر بعد مدت کے آئے ہیں آپ	کھڑے دیکھتے کیا ہو پھر آئیے	"/۳۹۸
"/۸	نکھرا ہوا کیا چہرہ اس آئینہ رو کا ہے	اس طفل کو دیکھو تو یہ رنگ کسو کا ہے	"/۳۹۹

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲۶۳/۹	رکھا تھا کبھی اس نے جو دست حنائی کو	اس دست حنائی کو رکھا تھا کہیں اس نے	اول/۳۹۹
"/۱۰	سب اٹھ کے محفل جاناں سے اپنے گھر۔۔۔	سب اٹھے بزم سے اور لیے اپنے اپنے گھر۔۔	"/"
"/"	مگر یہ کچھ نہیں معلوم ہم کدھر کو چلے	ولیک یہ نہیں معلوم ہم کدھر کو چلے	"/"
"/۱۱	خبر یہ دل ہمیں دیتا ہے اب ۔۔۔۔	کچھ ہے یہ تپش دل کے اب ۔۔۔۔۔۔	"/"
"/۱۲	یہ کیوں شتاب ہے ۔۔۔۔۔۔	یہ کیا شتابی ہے ۔۔۔۔۔۔	"/"
۲۶۴/۲	۔۔۔۔۔ کلیجے سے ہر بار ۔۔۔۔۔	۔۔۔۔۔ کلیجے میں یک بار ۔۔	"/۴۰۰
"/۹	۔۔۔۔۔ آہستہ رکھ اس ۔۔۔۔۔	۔۔۔۔۔ آہستہ کر اس ۔۔۔۔۔۔	"/۴۰۲
"/۱۲	۔۔۔۔ ہر زرد و خشک ۔۔۔۔۔	۔۔۔۔ ہر رود خشک ۔۔۔۔۔	"/۴۰۵
۲۶۵/۱	ہم کو تو پاؤں تک نہ رسائی ہوئی نصیب	پاؤں تلک نہ ہم کو رسائی ہوئی دریغ	"/۴۰۷
"/۴	پلکیں نہ کبھی ۔۔۔۔۔	مژگاں نہ کبھی ۔۔۔۔۔	"/۴۰۸
"/۵	۔۔۔۔۔ صناع ازل نے	۔۔۔۔۔ صناع جہاں نے	"/۴۰۹
"/۷	ٹانکے جو توڑ ڈالے ہوں خمیازے کھینچ کر	جب ٹانکے توڑ ڈالے ہوں خمیازے کھینچ کھینچ	"/۴۱۱
"/۱۲	افراط گریہ سے جو ۔۔۔۔	گریہ کے ہاتھ سے جو ۔۔۔۔	"/۴۱۲
"/۱۴	فغاں میں جاں گسل کرتا ہوں لیکن	فغانِ جاں گسل رکھتا ہوں لیکن	"/۴۱۳
۲۶۶/۱	۔۔۔۔ جامہ تن میں ۔۔۔۔	۔۔۔۔ جامہ بر میں ۔۔۔۔	"/۴۱۴
"/۲	۔۔۔۔ سے یہ پاؤں ۔۔۔۔	۔۔۔۔ سے سب پاؤں ۔۔۔۔	"/"
"/۴	۔۔۔۔ خبر ان کی تو لو	۔۔۔۔ خبر لو ان کی تک	"/"
"/۵	۔۔۔۔ کے کٹ گئی	۔۔۔۔ کے اٹ گئی	"/"
"/۶	چھوڑا نہ ساتھ زلف مسلسل نے ایکدم	چھوڑا نہ ایک لحظہ ترا زلف نے خیال	"/۴۱۵
"/۷	خط سے جدا ہوئی ۔۔۔۔	رخ سے جدا ہوئی ۔۔۔۔	"/"
"/۸	تیری حضور غیر سے ہوتی ہو ہم سخن	تو آگے میرے غیر سے باتیں کرے دریغ	"/"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/سطر
۹/۲۶۶	نرگس کی ہے وہ آنکھ نہ گل کا وہ رنگ ہے	نرگس کی سے ہیں آنکھیں نہ گل	اوّل/۴۱۵
"/"	کیا ان دنوں ہوائے گلستاں پلٹ گئی	کچھ ان دنوں چمن کی ہوا ہی پلٹ گئی	"/"
۱۰/"	آنسو کے در کو بنجر مژگاں پہ لیکے میں	بازار میں لئے میں دُرِ اشک کو بہ کف	"/"
۱۲/"	...... صبح مری نیند	..... صبح تو پھر نیند	۴۱۶/"
۱۴/"	قدغن ہے کہ اس در پہ کوئی آنے نہ پائے	قدغن ہے کہ در تک کوئی یاں آنے نہ پاوے	"/"
"/"	اور بے خبر آجائے تو پھر جانے نہ پائے	اور بے خبر آوے بھی تو پھر جانے نہ پاوے	"/"
۱۵/"	ہے مالک بستاں یہ ہی اب حکم کہ صیاد	یوں صاحب بستاں کا ہے اب حکم کہ صیاد	"/"
"/"	.... لانے نہ پائے	.... لانے نہ پاوے	"/"
۱۶/"	ہم پہلے ہی جا بیٹھے ہیں محفل میں بتوں کی	تو آگے ہی جا بیٹھ دلا بزم میں اس کی	"/"
"/"	تا آکے کوئی کچھ انھیں سکھلانے نہ پائے	تا آکے کوئی کچھ اسے سکھلانے نہ پاوے	"/"
۱/۲۶۷	آتی ہے کمر تک جو تری زلف تو آئے	تو شوق سے لچکا قد جوں شاخ گل اپنا	"/"
"/"	پر موئے کمر بوجھ سے بل کھانے نہ پائے	پر موئے کمر دیکھیو بل کھانے نہ پاوے	"/"
۲/"	اے مصحفی تسخیر کرے نقش قدم کیا	کیا خاک کرے سحر ترے نقش قدم کی	"/"
۳/"	.... نہ پائے	.... نہ پاوے	"/"
۴/"	اک دم میں	اک پل میں	۴۱۷/"
۶/"	کس ناز کا آنا ہے کس قہر کا جانا ہے	اس آنے و جانے میں کیا ناز نکلتا ہے	"/"
۷/"	تم مصحفی اتنا کبھی رویا نہ کرو شب کو	میاں مصحفی اتنا تو رویا نہ کرو صاحب	"/"
۸/"	جب تیغ	جو تیغ	"/"
۹/"	.... کے انھیں دکھلا دی	.... کہ اسے پہنا دی	۴۱۹/"
۱۳/"	.... مجلس میں وہاں	..... مجلس وہاں	۴۲۴/"
۱۴/"	یاد میں کس	یاد کر کس	۴۲۶/"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۴/۲۶۷	...... بوند اشک لعل	...... بوند جیسے لعل	اول/۴۲۶
۲/۲۶۸	.... ہم کو دربانی ہوئی	.... ہم کو رسوائی ہوئی	"/۴۲۷
"/۳	کیا چیز دل ہے	دل چیز کیا ہے	"/۴۲۲
"/"	پر بات کوئی میں جو کہوں مان لیجیے	پر بات کو بھی میری ذرا مان لیجیے	"/"
"/۵	..... تو جاں نثار تمہارا	..... تو دوستدار تمہارا	"/"
"/"	.... تو کبھی پان لیجیے	.... تو کبھو پان لیجیے	"/"
"/۶	اندیشہ ہے یہی مجھے چولی مسک نہ جائے	اس اپنی تنگ چولی پہ ٹک رحم کیجیے جاں	"/۴۲۳
"/۷	مقتل میں تم جو آئے ہو کشتوں کو دیکھنے	گر قبر کشتگاں پہ تم آئے ہو تو میاں	"/"
"/۸	.... پھر وصل مصحفی	.... پھر ملنا مصحفی	"/"
"/۱۰	.... ہو کچھ مجھے	.... ہو مجھ کو ہائے	"/"
"/۱۲	... گالی اگر دی کیا ہوا اے مصحفی	... گالی بھی دی تو کیا ہوا میاں مصحفی	"/۴۲۴
"/۱۳	سیاہی کس طرح ظاہر ہو ان زلفوں	سیاہی کیا بیاں لیجیے تری زلفوں	"/"
"/"	کر جن کے دیکھنے سے جان	کر دیکھے سے جنہوں کے جان	"/"
"/۱۴	ترے موئے کمر کو دیکھ کر حیران	کمر کی فکر میں تری سدا حیران	"/"
"/"	نہیں یہاں کام کرتی عقل کچھ نازک ...	نہیں کچھ کام کرتی عقل یاں نازک ...	"/"
"/۱۵	... یوں ہم دیکھتے ہیں اس کے گالوں کی	... یوں دیکھی ترے گالوں کے بالوں کی	"/۴۲۵
۱/۲۶۹	چبھے ہیں .... مصحفی کیسے	چبھیں ہیں .... مصحفی میرے	"/"
"/۲	بلائے جاں ہوئی ہے دوستی	بلائے جان ہو ہے دوستی	"/"
"/۵	جس کو نہ اپنے حسن سے مطلق ہو آگہی	جب اپنے حسن سے کبھی نہ ہو اس کو آگہی	"/۴۲۸
"/۶	کہتا ہے یار خط جو لکھا تو نے مصحفی	اب کے جو تو نے نامہ لکھا مجھ کو مصحفی	"/"
"/۸	حیراں ہوں میں صیاد ترے ہاتھ ہیں نازک	میں ساعد نازک کے ترے صدقے ہوں تجھ سے	"/۴۳۱

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲۲۹/۱۱	.... ہیں گریہ وزاری کرتے	.... ہیں نالۂ وزاری کرتے	اول/۴۲۲
"/۱۲	.... شکوہ ہی لائی	.... شکوہ بھی لائی	"/"
"/۱۳	تیری محفل میں انھیں دخل نہیں ہے ورنہ	یار مجلس میں تری ان کو نہیں ورنہ میاں	"/"
"/"	..... آکے یہاں آئینہ	..... آکے ابھی آئینہ	"/"
"/۱۴	دخل ہی صحن گلستاں میں نپایا ورنہ	تو کہاں کا تھا بھلا یہ تو ہمیں بتلاوے	"/"
"/"	گریہ ہم بھی صفت ابر........	ہم بھی ٹک گریہ کرا اے ابر....	"/"
۲۷۰/۱	دل کو دھڑکا ہے کہاں چین سے تو آتا ہے	نہ کہیں صبح ہی ہوتی ہے نہ خواب آتا ہے	"/۴۲۳
"/۲	.... نہیں یہ ہمدم	.... نہیں اے ہمدم	"/"
"/"	جھوٹ کہتے ہیں کہ..........	جھوٹ کہتا ہے کہ........	"/"
"/۳	..... اس بت بدخو سے	......اس لب شیریں سے	"/"
"/"	التجا کرنے سے مجکو تو حجاب آتا ہے	مجھ کو اس بات کے کہنے سے حجاب آتا ہے	"/"
"/۸	کہ ذرا کھول	اک ذرا کھول	"/۴۲۶
"/۱۴	وہ نہیں... سینے پر اپنے......	وے نہیں ... سینے پہ اپنے	"/۴۲۷
"/"	بلکہ رکھ لیتے ہیں	بلکہ رکھ دیتے ہیں	"/"
"/۱۵	آگیا دھیان جو ہم کو تیری نیرنگی کا	یک بیک جا جو پڑی اس گل نازک پہ نگاہ	"/"
۲۷۱/۱	پشت پر ہیں تو کسی وقت کمر کے آگے	کبھی پیچھے تو کبھی ہیں وے کمر کے آگے	"/۴۲۸
"/۲	چشمۂ خشک..........	دجلۂ خشک........	"/"
"/"	......مرے دیدۂ تر کے آگے	.... مرے دامن تر کے آگے	"/"
"/۳	مصحفی شب سے ہیں آنکھیں جو مری بند تو کیا	مصحفی کیا ہوا گر سب سے میں آنکھوں کو سیا	"/"
"/۷	چمکا ہوا ہے فصل بہاری سے داغ دل	آئی ہوائے ابر تو کیا دل خنک ہوا	"/۴۴۲
"/۸	ہوس گل نے اپنے بند قبا کر دیے جو وا	اس گل بدن نے بند قبا جوں ہی وا کیے	"/۴۴۳

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲۷۱/۱۰	..... دم کہ فضا	..... دم تو فضا	اول/۴۴۳
"/۱۱	کافی وہ کوچہ بہر تماشائے.....	کوچہ ترا نہ جائے تماشائے.....	"/۴۴۶
"/۱۲	.... اس سے لے	...... اس میں لے	"/"
۲۷۲/۱	میری طرح تمام جہاں میں پھرا نہیں	میری طرح سراسر عالم پھرا نہیں	"/"
"/۲	اہل بصر کی جلوۂ خالق	معنی طلب کی صورت خالق....	"/"
"/۳	.... وہ آیا ہے بزم میں	.... وہ نکلا ہے بزم سے	"/۴۴۷
"/۶	اہل سخن نے جب رگ گل کا کیا خیال	وقتے کہ شاعروں نے رگ گل کیا خیال	"/"
"/۷	ہم نے چمن میں آکے اگر نالہ......	میں نے چمن میں آن کے جب نالہ...	"/"
"/۸	.... کا حرمت کہاں رہی	..... کی جرأت کہاں رہی	"/"
"/۹	جب تو نے	جو تو نے	"/"
"/۱۰	وہ شکل اس کی اور وہ شباہت	چہرے کی اس کے اب وہ شباہت	"/"
"/۱۱	وہ تیر غمزدہ دل	جب تیر غمزہ دل	"/۴۴۸
"/۱۲	... بات کرنے کی طاقت کہاں....	... بات کہنے کی قدرت کہاں..	"/"
"/۱۳	...... سارے مفتی و قاضی و کوتوال	.... سارے قاضی و مفتی و بادشاہ	"/"
"/۱۴	یاروں تلک تھی رونق بزم اس کی مصحفیؔ	تھی یاروں تک ہی رونق بزم اپنی مصحفیؔ	"/"
"/۱۶	پوچھ حالت نہ مرے اشک کی	کیا کہوں بات میں اس گریے کی	"/"
"/"	..... اسی سیل نے......	..... اسی گریے نے.....	"/"
"/۱۷	نو بہار آتے ہی سودائے کہن تازہ ہوا	نو بہار آنے سے سودائے جنوں تازہ ہوا	"/"
۲۷۳/۱	کیا اثر ہی نہ رہا درد ذرا بھی سر میں	درد سر کیوں کہ نہ ہو مجھ کو گراں آنکھوں سے	"/"
"/۲	یاد آئی جو تری صندل پیشانی کی	شکل دیکھی ہے میں صندل لگی پیشانی کی	"/"
"/۲	ہوں وہ غارت زدہ رہرو کہ نمودار ہے صاف	وہ غارت زدہ کی طرح نمایاں ہے تمام	"/۴۴۹

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲۷۳/۲	میری صورت سے حقیقت مری ویرانی کی	مرے ظاہر سے حقیقت مری.......	اول/۴۴۹
"/۴	محو ہر دم جو ہے اپنی ہی......	جو سدا محو ہے اپنی ہی......	"/"
"/۸	اچھے وہی رہے جو..........	خوش حال ان کا ہے جو	"/"
"/۹	.......کی ایک جنبش.......	......کی اک ہی جنبش	"/"
"/۱۱	نازک کمر پہ آپ نے تلوار جب سجے	وقتے کہ اس کمر پہ کھینچے سجے کئی	"/۴۵۱
"/"	..... کیجے اگر کہاں......	.... کیجے آپ بھی کہاں	"/"
"/۱۲	.... سا کہ آج	.... رہا جو آج	"/"
"/۱۳	پانی میں اس نے خط کو جو پڑھ کر ڈبو دیا	وقتے کہ خط کو پانی میں ان نے ڈبو دیا	"/"
"/"	کیا خاک آبرو مری لے نامہ بر رہی	کہہ تو ہی میری آبرو کیا نامہ بر رہی	"/"
"/۱۵	......کی طلب رکھتا	......کی طمع رکھتا.......	"/۴۵۵
۲۷۴/۲	کچھ کام نہیں اب مجھے غمخواری دل سے	پہونچا ہے لہو تجھ کو وفاداری دل سے	"/۴۵۶
"/۳	بے دل کے	بن دل کے	"/"
"/۶	کچھ دیدۂ بیدار کی شب کو نہیں حاجت	شب دیدۂ بیدار کے محتاج نہیں وہ	"/"
"/"	روشن ہے مکاں مشعل بیداری...	جو فیض سحر لیتے ہیں بیداری	"/"
"/۸	کیا مے کی ہے حاجت کہ پہنچتا ہے ہمیشہ	کاہے کو بکیں بادہ کہ پہنچے ہے ہمیشہ	"/"
"/"	.... ہمیں میخواری دل سے	.... ہمیں ہوشیاری دل سے	"/"
"/۱۰	آگاہ ہے وہ خوب وفاداری دل سے	یک لحظہ جو غافل نہیں عیاری دل سے	"/۴۵۷
"/۱۱	جب سے کہ نزاکت پہ تری آنکھ ...	کس گل کی نزاکت پہ مری آنکھ ...	"/۴۵۸
"/"	جو ہی رگ گل خار سی وہ دلیں گڑی ہے	جو ہر رگ گل خار سی نظروں میں کھڑی ہے	"/"
"/"	.... کہ بہر طلب خوں	.... کہ خوں خواہی کی خاطر	"/۴۵۹
"/"	ہیں پھول سمجھے ہیں جو مرے خون کے قطرے	خوں کس کا کیا تو نے جو آج لے مرے قاتل	"/"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۴، ۳/۱۴	لپٹا ہوں میں جس موج سے ابرو کے گماں میں	جس موج سے لپٹا ہوں کرابرو کا تصور	اول/۴۵۸
۱۵/〃	مذکور سے ہمراہ میں آیا تو وہ بولا	کچھ ذکر تھا میرا جو میں آنکلا تو ہنس کر	〃/〃
〃/〃	کیا خضر کی مانند تری عمر......	کہنے لگا وہ یوں تری کیا عمر....	〃/〃
۲/۲۷۵	دل خاک کروں رو کے غم یار....	دل کیونکہ کریں بیٹھ کے ہم یار....	〃/۴۵۹
〃/〃	محفل مجھے ملتی نہیں اغیار	ہوتی ہی نہیں بزم تو اغیار....	〃/〃
۳/〃	.... مفلس کوئی بازار	.... مفلس پھرے بازار......	〃/〃
۴/〃	.... دیکھو نیام اس	.... دیکھوں میاں اس	〃/〃
۵/〃	مرتے ہوئے اس چہرے پہ میری نہ پڑی آنکھ	پیمانہ مری عمر کا افسوس کہ یارب	〃/۴۶۰
〃/〃	پیمانہ رہا شربت	مرتے بھی رہا شربت	〃/〃
۶/〃	اے مصحفی یہ نور ہے یا نور کسی کا	اے مصحفی شاید کہیں دل بند ہے تیرا	〃/〃
〃/〃	یہ آنکھ کا پردہ نہیں	یہ آہ کا بھرنا نہیں	〃/〃
۹/〃	اے چشم اور رو..........	اے دیدہ اور رو.........	〃/۴۶۴
۱۰/〃	نازاں ہو اس قدر نہ کمند......	مت بھولیو تو اپنی کمند......	〃/〃
۱۱/〃	رو رو کے خون کیا کیا لخت	کچھ خون رو سے لگا ہے لخت	〃/〃
۱۳/〃	..... بے پری ہوں یعنی	.... بے پری سہ یعنی	〃/۴۶۵
۱۴/〃	مارے ہزاروں طالب دیدار ہاتھ سے	مارے گئے کئی ترے اے یار ہاتھ سے	〃/〃
〃/〃	رکھی مگر نہ یار نے تلوار	پر تو بھی تو نے رکھی نہ تلوار	〃/〃
۱۵/〃	کیا ضد ہے دیکھتا ہے سر راہ جب مجھے	اللہ رے دشمنی کہ جو نہی مجھ کو دیکھنا	〃/۴۶۶
〃/〃	کرتا ہے بند رخنۂ دیوار ہاتھ سے	کر لیتے بند رخنۂ دیوار ہاتھ سے	〃/〃
۲/۲۷۶	پوچھے وہ میرے	پوچھے تو مرے.........	〃/〃
۳/〃	صیاد ابھی تو طائر دل کو قفس ...	صیاد مرغ دل کو ابھی ٹک قفس ...	〃/〃

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲۷۹/۴	ہم کو بھی تو خاک	تک ہم کو بھی خاک	اول/۴۶۴
״/۵	من جاتے ہو روٹھ روٹھ کر تم	روٹھو ہو ادھر ادھر منو ہو	״/״
״/۷	عاشق ہے وہی جو مثل شانہ	عشق اس کو ہے جو کہ مثل شانہ	״/۴۶۷
״/۸	دل نے تو مجھے	اس دل نے مجھے	״/״
״/۱۱	گلرنگ تو ہو گئے دوشالے ...	رنگین تو ہو گئے رسالے	״/״
״/۱۲	ہوں ابھی ایک عاشق و معشوق	پردہ گر درمیاں سے اٹھ جاوے	״/״
״/״	پردہ گر درمیاں سے اٹھ جائے	اک جہان جسم و جاں سے اٹھ جاوے	״/״
״/۱۳	اس نے دیکھا مجھے جو در پہ کہا	دیکھ اس کو میں مجھ کو یوں بولا	״/״
״/״	.... یہاں سے اٹھ جائے	...... یہاں سے اٹھ جاوے	״/״
״/۱۴	جی میں ہے بوسے لیجے اتنے	جی میں ہے اتنے بوسے لیجے کہ آج	״/״
״/״	...........اٹھ جائے	.... اٹھ جاوے	״/״
۲۸۰/۱	آج گلزار میں کیا جانے ہوا کیسی ہے	آج کیا جانے کیا باد چلی گلشن میں	״/۴۷۰
״/۲	کچھ تو لے راہرو وقفہ کر اک منزل میں	اندک اے پیش رواں وقفہ کر اس منزل میں	״/۴۶۹
״/۴	ہر اک رگ میں جو زخم نیشتر.....	ہر دل پر مجھے اک نیشتر......	״/۴۷۰
״/۵	امید صبح پڑتی	امید وصل پڑتی	״/״
״/״	..... شب میں اثر	..... شب کا اثر	״/״
״/۸	اٹھ گیا کیا وہ	اٹھ گیا ہے وہ	״/۴۷۱
	دل وحشی کی خبر ہم کو نہیں مدت سے	کچھ خبر مجھ کو دل اپنے کی نہیں مدت سے	״/״
	.... میرے اب تک	.... میرے شاید	״/۴۷۲
	مصحفی نام تو میرا ہے جہاں میں ہر چند	آبرو کی ہے نہیں پاس مجھے گاڑ سے پاؤں	״/״

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲۷۷/۱۳	آج اس ترک نے جو تیغ و سپر ..	جب سے اس شوخ نے شمشیر و سپر...	اول/۴۷۲
۲۷۸/۱	گالیاں روز جو آ کر مجھے دے جاتے ہو	روز آ آ کے مجھے گالیاں دے جاتے ہو	"/"
"/۳	آج رونے کا انداز جو نکلا ہے نیا	آج جو گریے کا ساماں ہے باندازِ دگر	"/۴۷۳
"/۴	... کماں دار نے شست	... کماں کش نے مگر شست	"/"
"/۵	اوّل تو صنم گرمیِ رفتار	اول تو یہ دیکھ اور یہ رفتار	"/۴۷۴
"/"	اس پر تری	تس پر تری	"/"
"/۷	.... تو کرے کوئی گوارا	...... تو کوئی اس کو اٹھا دے	"/"
"/۱۱	ڈھائے ہیں بہت خانۂ دل اس نے ولیکن	معلوم ہے گھر اس کا نہیں ڈھونڈیں سو کیونکر	"/۴۷۷
"/"	ثابت نہیں وہ خانہ	کیا جانیے وہ خانہ	"/"
"/۱۲	..... ہے بد سارے جہاں سے نہ ملا کر	... ہے بد اس کا نہ ہر اک سے ملا کر	"/"
"/۱۳	.... تھے احباب سنور کر	.... تھے وے یار کہ بن بن کر	"/۴۷۸
۲۷۹/۱	... چکا ہے وہی ان کی شان باقی ہے	... چکا پہ ہنوز اس کی آن باقی ہے	"/۴۷۹
"/"	.... وہی آن بان باقی ہے	.... وہی علم و شان باقی ہے	"/"
"/۵	جس میں ہم رہتے ہیں ساکن وہ جہاں اور ہی ہے	ہم جہاں رہتے ہیں یار و وہ جہاں اور ہی ہے	"/۴۸۱
"/۶	یوں تو عالم میں ہزاروں ہیں حسین آفت جاں	قد نو خیز نہیں آفت جاں اور ہی ہے	"/۴۸۰
"/"	.... اپنا فدا ہے	..... اپنا گیا ہے	"/"
"/۷	پر حسینوں کو مرے حق میں گماں ...	لیکن یاروں کو حق میں گماں ...	"/۴۸۱
"/۸	دیکھ آئینے کی جانب بھی ذرا محفل میں	اک ذرا جھانک تو تو خاک کے پردے سے ادھر	"/۴۸۲
"/"	تا نظر آئے یہ تجھ کو کہ جہاں اور ...	تا تجھے بھی نظر آئے کہ جہاں اور ...	"/"
"/۹	گرچہ شاعر ہیں زمانے میں ہزاروں لیکن	مصحفی گرچہ یہ سب کہتے ہیں ہم سے بہتر	"/۴۸۱
"/"	مصحفی ریختہ گوئی کی زباں	اپنی پر ریختہ گوئی کی زباں	"/"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۲/۲۷۹	روک لو ہاتھ آپ یہ بسمل	تو کھڑا رہ کہ آپھی یہ بسمل	اول/۵
،، /۱۴	وعدہ اک رات تو وفا ہو جائے	ایک دن آکے مل بھی جا پیارے	،، /
۲۸۰/۱	آپ اپنی بھی..........	ٹک اپنی بھی..........	،، /۶
،، /۵	میری نشست گاہ تو اکثر زمین ہے	نت ضعف سے فتادہ یہ سر بر زمین ہے	،، /
،، /۶	...خاکساروں کی بستر بچشم کم	...خاکساروں کو ہرگز بچشم کم	،، /۱۹
،، /۷	ہم جانتے ہیں کوچۂ جاناں کا مرتبہ	کوچے میں اس کے کتوں کا سر بر زمین ہے	،، /۸
،، /۸	.... بویا تو جل گیا	.... بویا سو جل گیا	،، /
،، /۱۰	کس بات پر ترا ہے دماغ آسماں پر	مت کھینچے آسماں پر خود کو آخر ش	،، /
،، /۱۲	دیں تجھے اللہ نے آنکھیں تماشا....	حق نے گر دیں ہیں تجھے آنکھیں تماشا...	،، /
،، /۱۴	ہم نشیں رکھتا ہے گر تو چشم بینا....	چاہئے کیا ہم نشیں گر تو ہے بینا....	،، /
،، /۱۵	...چاند سا چہرا یہ تیرا دیکھ لے	... چاند سا تیرا یہ مکھڑا دیکھ لے	،، /
۲۸۱/۱	...تو اس کے پاس خود جائے گا تو	...تو تو جاوے گا آپھی اس کے پاس	،، /
،، /۲	.... یہ مری بدمستی	.... یہ تری بدمستی	،، /
،، /،،	...خیر ہے گھر اپنے کہیں جاؤ بھی	...خیر سے تم گھر کو کہیں جاؤ بھی	،، /
،، /	.... کیا مجھے ترساتے ہو	.... کیا ہمیں ترساتے ہو	،، /
،، /،،	آؤ نزدیک گلے سے مرے لگ جاؤ بھی	آئے ہو اب تو گلے سے کہیں لگ جاؤ بھی	،، /
،، /۷	جائے ہم اس کی گلی میں کیا کریں	جانے کا کچھ اس گلی میں ڈر نہیں	،، /۱
،، /۸	قصہ غم کیا لکھوں دم بھر میں ملیں	قصہ غم میں اگر لکھوں تمام	،، /
،، /۱۱	آغوش میں جھپٹ کے تمہیں ہم نے لے لیا	ہم نے تو تم کو دوڑ کے گودی میں بھر لیا	،، /
،، /۱۲	کون سی رات فلک تک.....	کونسی شب کہ فلک تک.....	،، /
۲۸۲/۱	دابی جو میں نے چشم.......	کل جوں ہی دابی یہ چشم	،، /

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲۸۲/۳	غالب کہ حشر............	اغلب کہ حشر............	اول/۴۹۵
"/۵	جو آئے تیرے کوچے میں	جو آئے اس کے کوچے میں	"/"
"/۱۲	یہ شرم و حجاب..........	بس شرم و حجاب........	"/۴۹۶
۲۸۳/۸	کیا اس نے اک دن نہ ملنے.....	کیا اس نے گاہے نہ ملنے.....	"/"
"/۹	.... اپنی گیسو کی صورت	.... اپنی جوں زلف خوباں	"/۴۹۸
"/۱۰	ہمیں آخر کار..........	مجھے آخر کار...........	"/"
"/۱۲	..........تری مثل گرد بار	.... تری جیسے گرد بار	"/۴۹۹
"/"	ہم اپنی خاک آپ ہی برباد کر گئے	ہم آپ اپنی خاک کو برباد کر گئے	"/"
"/۱۳	نقصان باغباں کا ہے کیا ہم جو باغ میں	کیا ڈر ہے باغباں جو کبھی آکے باغ میں	"/"
"/"	دم بھر نظارۂ گل	ہم بھی نظارۂ گل.........	"/"
"/۱۴	اس شوخ کی گلی میں کبھی آگئے جو ہم	گر آگئے گلی میں تری ہم کبھی تو یار	"/"
۲۸۴/۳	... شاخ گل سے مل مل کے خوب رووں	... شاخ گل کے لگ کر گلے سے رووں	"/۵۰۰
"/۴	...... آگے ہم کو لازم.....	.....آگے تیرے لازم	"/"
"/۵	......گردوں کے پار	.....گردوں سے پار......	"/"
"/۶	..... ہاں جرم عاشقی	.... اس جرم عاشقی	"/"
"/۷	... تیری ابتک جیتا رہا یہ محزوں	... تیرا پیاسا جیتا رہا ہے ابتک	"/"
"/۹	غیر کی باتوں میں تو آجائے	غیر کے قابو میں یوں آجائے	"/۵۰۱
"/۱۰	خاک بھی میری نہ پہنچی	خاک بھی اپنی نہ پہنچی	"/"
"/"	...... برباد میں مشت......	..... برباد یہ مشت	"/"
"/۱۴	ترسیں روز عید بھی دیدار کو ہم....	عید کے دن بھی رہیں محروم ہی ہم.....	"/۵۰۲
"/"	یاریوں اغیار سے ہو ہم کنار	یاریوں غیروں سے ہوئے ہم کنار....	"/۵۰۲

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲۸۵/۱	دیتے نہیں جو داد	کرتے نہیں جو داد	اول/۵۰۲
״/۲	خاطر کو غم کی قید سے آزاد کیجیے	خاطر کو بند غم سے تک آزاد کیجیے	״/۵۰۳
״/۳	خارا کنی سے سینہ تراشی بھی کم نہیں	صنعت پہ آئیے تو ابھی سنگ سخت میں	״/۵۰۲
״/۴	.... رکھے صدا بلند	.... رکھیے نوا بلند	״/۵۰۳
״/״	نالی کی طرز	نالے کی طرز ....[1]	״/״
״/۵	.... پر ابھی باقی ہیں مصحفی	.... پر ہیں کہاں مصحفی مگر	״/״
״/۷	عاشق سے اپنے قطع مروت نہ کیجیے	عاشق کو اپنے منع محبت نہ کیجیے	״/۵۰۴
״/״	.... جو محبت نہ کیجیے	.... جو مروت نہ کیجیے	״/״
״/۸	جس وقت دسترس	وقتے کہ دسترس	״/۵۰۵
״/۹	آوارگان عشق کو	میری تو کیا ہے شہر کو	״/״
״/۱۰	یہ لذت طپش ہے کہ ہے قصد مصحفی	گریہ تپش ہے دل کی تو شاید کہ بعد مرگ	״/۵۰۴
״/۱۲	مژہ پر آتی ہے مشکل سے کوئی بوند کبھی	مژہ سے چھنتی سی آتی ہے کوئی بوند کبھی	״/״
״/۱۳	ہمارے دیدۂ حیرت کو دیکھتا ہے کون	میں دیکھتا ہوں طرف اس کی اور بزم مری	״/۵۰۶
״/۱۴	سلوک عاشق و معشوق کوئی کیا جانے	میں جانتا نہیں تڑپے ہے کون خوں میں مگر	״/״
״/۱۵	..... مرے دشمنوں سے	..... مرے ہم سروں سے	״/״
״/۱۶	..... پر بعض لوگ	..... پر بعضے لوگ	״/״
۲۸۶/۱	مزاج یار اگر مجھ سے راستی پر ہے	مزاج اس کا اگر ہم سے آشتی پر ہے	״/״
״/۲	تیرا تو کیا گیا وہی	تیرا تو کیا لیا وہی	״/״
״/۷	زینت ہما میں ہے	بازیچے میں ہے	״/۵۰۹
״/۹	صنم وہ مہر	بتاں وہ مہر	״/۵۱۰

[1] دونوں مصرعوں کا پہلا حرف ہو سکتا ہے کہ "تا لے" ہو۔

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲۸۶/۹	وہ چشم لطف وہ اپنی نگاہ	ہمارے حال پہ کرنی نگاہ	اوّل/۵۱۰
〃/۱۰	کل اس گلی میں جو پہنچے تو	گئے کل اس کی گلی میں تو	〃/〃
〃/۱۱	مدت سے دل	دن رات دل	〃/۵۱۲
〃/۱۲	کہتے تھے سب آپ ہی سا تجکو	ہر اک تجھے آپ سا کہے ہے	〃/۵۱۳
〃/〃	قصہ مہ و آفتاب	قصیہ مہ و آفتاب	〃/〃
۲۸۷/۱	.... میں تری محبت خال	.... میں میاں تری محبت	〃/۵۱۲
〃/۲	بے چھیڑے بھی بیچ	بن چھیڑے ہی بیچ	〃/۵۱۳
〃/۳	تو وقت سحر بھی خواب	اب تک تو دوانے خواب	〃/۵۱۴
〃/۶	کیوں یہاں سے اڑے کس لئے برباد ہو کوئی	کیا یہاں سے اڑ کر کہیں برباد ہو کوئی	〃/۵۱۵
〃/۸	اس گلشن برباد میں	اس گلشن ناشاد میں	〃/〃
〃/۹	قاصد کوئی تم کاہے کو بھیجو گے مرے پاس	تم بھیجو گے ہم پاس میاں کاہے کو قاصد	〃/〃
〃/〃	نامہ تو وہ لکھے کر جسے	قاصد تو وہ بھیجے کہ جسے	〃/〃
〃/۱۰	... لے دل کوئی ارمان	.... لے دل تجھے ارمان	〃/〃
〃/۱۱	آئینہ نہ کیونکر گرم سے جل جاتے	ان گرم نگاہوں سے تری کوہ بھی جل جائے	〃/۵۱۸
〃/〃	تو دیکھے تو پتھر بھی یقیں ہے کہ پگھل جائے	تو دیکھے بھی یک بار تو پتھر بھی پگھل جائے	〃/〃
〃/۱۲	سبزے پہ نظر میری ہے گہہ آب رواں پر	گہہ سبزے کو دیکھوں ہوں گہے آب رواں کو	〃/〃
〃/〃	...... غم دیدہ کسی طرح.......	...... غم دیدہ اسی طرح	〃/۵۱۹
〃/۱۴	.... ٹپکے اگر آنکھ سے میرے	.... ٹپکے گر آنکھوں سے ہماری	〃/〃
〃/〃	پھر سایہ زمانے کا ابھی	واللہ زمانے کا ابھی	〃/〃
۲۸۸/۱	...... ہو اگر پاؤں پھسل جائے	.... ہو جو پاؤں اس کا پھسل جائے	〃/۵۱۸
〃/۲	عاشق کہاں خط آنے پہلے یار رہ گئے	خط آیا وہ ادا نہ وے اطوار رہ گئے	〃/۵۴۵

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲/۲۸۸	لاکھوں تھے تیرے گرد سو	عشاق تھے ہزار سو	اول/۵۴۵
۵/ ,,	.... نہ لی دام میں کبھی	.... نہ لی نہ پر دام ہی	,, /۵۴۶
,, / ,,	کھنچے تڑپ	آخر تڑپ	,, / ,,
۷/ ,,	قد قیامت خرام	قد قیام اور خرام	,, / ,,
,, / ,,	وہ چھلاوہ تمام	واں جو کچھ ہے تمام	,, / ,,
۸/ ,,	ایک تو قہر قد کا خم کرنا	ہے غضب اک تو قد کا خم کرنا	,, / ,,
,, / ,,	اس پہ اس کا سلام	تس پہ طرز سلام	,, / ,,
۱۰/ ,,	دل کا دکھنا کبھی نہیں جاتا	دل دکھا ہی کرے ہے سینے میں	,, / ,,
,, / ,,	یہاں نئی صبح و شام	یاں یہی صبح و شام	,, / ,,
۱۳/ ,,	معلوم ہوا اس وقت تجھے چاہ کسی کی	معلوم ہو تب تجھ کو میاں چاہ کسی کی	,, /۵۴۸
۱۴/ ,,	تو مجھکو جو پیارا ہے بہت تیرے سوا یار	از بس کہ تو پیارا ہے مجھے تیرے سوا یار	,, / ,,
۱۵/ ,,	افسوس کہ صحبت	جوں چاہیے صحبت	,, / ,,
۳/۲۸۹	وہ پوچھے تو کہنا یہ ہے درگاہ	گر پوچھے تو کہیو کہ ہے درگاہ ...	,, / ,,
۵/ ,,	کس نے دکھلائی انھیں چشم غضب کیا جانے	جو نہی کی اس خونی عالم نے اٹھا کر اک نگاہ	,, /۵۴۹
,, / ,,	وہ جو جی	ہے جو جی	,, / ,,
۸/ ,,	...... وہ خانہ جنگ جہاں	.... وہ جنگ جو جس جا	,, / ,,
۹/ ,,	.... ہلتا	.... ٹلتا	,, /۵۵۰
۱۰/ ,,	تنگدستی میں یہ نہیں معلوم	جمع رکھتے نہیں نہیں معلوم	,, / ,,
۱۱/ ,,	جم کے جو سنگ کی طرح بیٹھا	جو کہ پتھر سا جم کے بیٹھے ہے	,, / ,,
۱۲/ ,,	کوئی یوسف جو کاروان میں نہیں	گر نقاب اس کے منہ سے اٹھی نہیں	,, / ,,
۱۳/ ,,	مصحفی ضبط آہ کر ورنہ	منہ کو مت کھول ورنہ عالم کے	,, /۵۴۹

صفحہ/سطر	دیوانِ مصحفی	کلیاتِ مصحفی	جلد/صفحہ
۱۵/۲۸۹	ہے مرا داغِ جگر	ہیں یہاں داغِ جگر	اول/۵۵۲
۱۶/"	باغباں رہنے دے گلشن میں ہمیں رات کی رات	آشیاں بندی کی تکلیف نہ دے ہم کو ہوس	"/"
۳/"	پڑ رہیں گے کسی دیوار	گر رہیں گے کہیں دیوار	"/"
۱/۲۹۰	کس کو دیکھا ہے کہ بیٹھے ہوئے ہیں یوسفِ مصر	دیکھ پائے جو ترے چاہِ ذقن کو یوسف	"/"
"/"	ہاتھ رکھے ہوئے حیرت سے زنخداں ...	ہاتھ حیرت سے رکھے اپنا زنخداں	"/"
۲/"	بوسہ اس لب کا کسی طرح نہ پایا ہم نے	ہائے بوسہ نہ لیا ہم نے کبھی اس لب سے	۵۵۳/"
۳/"	کیوں نہ اپنے لبِ افسوس ہوں دنداں ...	نت رہا یاں لبِ افسوس ہی دنداں ...	"/"
۷/"	دیکھیں جو تری چھپی رنگت یہ گماں ہو	جو چھپی حسن اس کے کو دیکھے ہے کہے ہے	۵۵۴/"
۸/"	.... لیکے شمع	.... لیکے تیغ	۵۵۸/"
"/"	.... تک گل گئے	.... بھی گل گئے	"/"
۱۱/"	.... پھر شب وہی گھڑی ہے	.... پھر اب وہی	۵۵۹/"
۱/۲۹۱	چل اس طرح نہ لگے ان کو مصحفیؔ ٹھوکر	چل اس طرح کہ نہ اسے مصحفیؔ لگے ٹھوکر	۵۶۰/"
"/"	پڑے ہیں سر کے تلے جو زمیں پہ ہاتھ دھرے	پڑے ہیں وے جو سرہانے زمیں پہ ہاتھ دھرے	"/"
۲/"	چل اس طرح نہ لگے ان کو مصحفیؔ ٹھوکر	چل اس طرح کہ نہ لے مصحفیؔ لگے ٹھوکر	"/"
۳/"	پڑے ہیں سر کے تلے جو زمیں پہ ہاتھ دھرے	پڑے ہیں وے جو سرہانے زمیں پہ ہاتھ دھرے	"/"
۴/"	اے دل تہِ خنجر نہ تڑپ اتنا بھی دم لے	خنجر تلے اے دل نہ تڑپ اتنا بھی دم لے	"/"
۵/"	ہمیں اتنا تو ترسایا	ہمیں اس وضع ترسایا	۵۶۲/"
۸/"	پکارے بھی کوئی تو گھر کے باہر	پکارے گو کوئی یوں گھر سے باہر	"/"
"/"	.... چلے آیا نہ کیجے	.... نکل آیا نہ کیجے	"/"
۹/"	.... بل کھائے تو کھائے	.... بل کھائے تو کھائے	"/"
۱۰/"	خطا پائیں گے اک دن مصحفیؔ آپ	خطا پاؤ گے اک دن مصحفیؔ تم	"/"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲۹۱/۱۰	...... کوچے کو جایا نہ کیجے	.... کوچے میں جایا نہ کیجے	اول/۵۶۲
۲۹۲/۱	نہ ٹھہرے مرے دل	نہ ٹھہرا مرے دل	"/۵۶۳
"/"	غنیمت ہے یہ ہی کہ سوفار ٹھہرے	غنیمت ہے یہ بھی جو سوفار ٹھہرے	"/"
"/۳	.... مانع تو ناچار ٹھہرے	.... مانع سو ناچار ٹھہرے	"/"
"/۶	دیکھنا پاؤں	دیکھیو پاؤں	"/۵۶۵
"/"	آج جو نوک خار	آج کیوں نوک خار	"/"
"/۷	.... تو نے مشق سخن	.... تو نے دُرریزی	"/"
"/۱۰	لگا سا تھا ہدف پر جو کل	لگا سا تھا نشانے پہ کل	"/"
"/۱۱	..... نہ تھیں گرد اس کے چہرے کے	..... نہ گرتی تھیں اس کے مکھڑے سے	"/۵۶۶
۲۹۳/۱	مصحفی ہم تو ترے ملنے کو کئی بار آئے	مصحفی ہم تو ترے ملنے کو آئے کئی بار	"/۵۶۷
"/۲	یہ تو بتلا تو کسی وقت	اے دِوانے تو کسی وقت	"/۵۶۷
"/۵	.... سب سے پہلے سر	..... سب سے آگے سر	"/۵۷۱
"/۶	دردِ دل ہے یہ چھپانے سے	عشق ہے یہ تو چھپائے سے	"/۵۷۲
"/۷	.... باغ کا عرصہ ہے تنگ	...... بلبل پر ہے عرصہ تنگ	"/"
"/۸	یوں ہی ہوتی ہے اسے تو ہائے بیتابی سوا	یوں بھی ہوتی ہے اسے تو ہائے بے چینی زیاد	"/"
"/"	ایک کروٹ پر یہ جسم	ایک ہی کروٹ پہ جسم	"/"
"/۹	.... آتی ہے کچھ	.... آتی کچھ آہ	"/"
"/۱۰	..... کے بھی پھر زباں	..... کے یارو زباں	"/۵۷۳
"/۱۱	..... گھوڑا بہت منہ زور	..... گھوڑا نپٹ منہ زور	"/"
"/۱۲	ہاتھ میں تیرے بھلا	ہاتھ میں میرے بھلا	"/"
"/۱۳	ادا میں شکر کروں خاک اس کے تیروں کا	ادائے شکر کروں کیا میں تیرے تیروں کا	"/"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۲/۲۹۴	.... کوسیا ہے ہجوم پیکاں سے	.... کو مرے سی دیا ہے پیکاں سے	اول/۵۶۲
۱۵/"	نکل گیا ہے یہ کوسوں دیار......	گیا ہے دور نکل وہ دیار......	"/"
۱۶/"	میں چشم تر پہ جو رکھ رکھ کے ہاتھ رویا ہوں	زبس میں آنکھوں پہ دھر دھر کے ہاتھ روتا ہوں	"/۵۶۲
۱/۲۹۴	بغیر قیس یہاں تک یہ دشت سونا ہے	بغیر قیس کے یاں تک یہ دشت سونا ہے	"/"
"/"	کہ بھاگتے ہیں ہرن سایہ......	کہ وحشت آتی ہے اک سایہ....	"/"
۲/"	مزہ ہو کانپ اٹھے دیکھ کر وہ زخم مرے	نمک کو چھڑکے ہے وہ زخم پر مرے کم کم	"/"
"/"	ہے جس قدر کہ نمک	مزہ ہو جب کہ نمک	"/"
۳/"	تڑپ کے مصحفی خستہ مرگیا شاید	خبر تو لیجو کوئی خستہ مرگیا تو نہ ہو	"/۵۶۳
۵/"	ہو سے پھولے ہیں وہاں بوستاں زمیں کے تلے	بنے ہیں خوں سے وہاں گلستاں زمیں کے تلے	"/۵۶۴
۹/"	سمجھ کے گور غریباں پہ رکھ قدم مغرور	ذرا تو گور غریباں میں رکھ سمجھ کے قدم	"/"
۱۰/"	.... ہے اک سر یہاں زمیں کے تلے	..... ہے یہاں آستاں زمیں کے تلے	"/"
۷/"	کہو کوئی نہ کرے وحشت سیاہی گور	زمیں کے پردے نہ ہوں کس طرح سے چادر نور	"/"
۱۰/"	.... فراق ناہوشاں	.... فراق سیم براں	"/۵۶۵
۱۱/"	جو مصحفی کی لحد ہم نے کھول کر دیکھی	جو دیکھا کھول کے میں مصحفی کی تربت کو	"/"
"/"	پڑے ہوئے تھے	گڑے ہوئے تھے	"/"
۱۵/"	کھویا ابر سے دل	کھوتا ابر کو دل	"/۵۶۶
۱/۲۹۵	..... ملنے سے میرا تو	.... ملنے سے اپنا تو	"/"
۳/"	..... کس کا وصف کمر نازک	.... کس کی وصف کمر نازک	"/۵۶۸
۵/"	فہم کے ساتھ اگر ہو زاہد	ساتھ فہمیدگی گر ہووے تو پھر	"/"
۹/"	ہائے تیکھی نگاہ اس	ہائے تیکھی نگاہ اس	"/۵۶۹
۱۱/"	مصحفی آہ رسا بھی میری	آہ میری کہ ہے اثر سے ہم دوش	"/"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۳/۲۹۵	ہر طرح	بے طرح	اوّل/۵۸۰
۱۴/״	نازک ہائے دل کا یہ شیشہ ہے ساقیا	نازک ہے میرا شیشۂ دل اس قدر کے بس	״/״
״/״	.... جب ہوا لگی	.... گر ہوا لگی	״/״
۱۵/״	مانند سایہ ساتھ مجھے دیکھ کر کہا	جوں سایہ لگ چلا میں تو وہ مجھ کو دیکھ کر	״/״
״/״	یار تب یہ میرے	بولا یہ میرے	״/״
۱۶/״	گلیوں میں پھر رہا ہے جو تو آج تک خراب	پھرتا ہے تو تو گلیوں کے اندر خراب و خوار	״/״
۳/۲۹۶	آئے ہو اگر تو بیٹھو دم بھر	آئے ہو تو کوئی دم تو بیٹھو	۵۴۳/״
۴/״	وہ کھینچ کے تیغ مجھ	کل تیغ نکال مجھ	۵۴۴/״
۵/״	.... جو دل نہیں ٹھہرتا	.... ٹھہرتا ہی نہیں دل	״/״
۶/״	روتے ہیں سن کے سب مرا حال	معلوم نہیں کہ اپنا دیواں	״/״
۸/״	جب جدا ہم سے یار	گر جدا ٹک بھی یار	۵۳۹/״
۹/״	.... ہجر کا گلا کیسا	.... ہجر میں گلہ کیا ہے	۵۴۰/״
۱۲/״	گلشن سے صبا میرے پر و بال اڑا کر	گلشن سے اڑا کر کے صبا میرے پر و بال	״/״
۱۳/״	.... شوخ کے دل نے	.... شوخ کی یارو	۵۴۱/״
۱۴/״	.... نہ کہنا دل	.... نہ کہیو دل	״/״
۱۵/״	بندوں کا خیال اب ہے نہ کچھ دھیان خدا کا	نے ذکر رہے نے شغل رہے نے یاد خدا ہے	״/״
۱/۲۹۷	فراغت میں بتوں کی .... یاد آئے	فراغت میں بتاں کی .... یاد آوے	۵۴۲/״
״/״	.... اللہ یاد آئے	.... اللہ یاد آوے	״/״
۲/״	.... بھولے ہیں ہم ایسے کہ ہم کو راہ یاد آئے	.... بھولے ہوئے ایسے کہ ہم کو راہ یاد آوے	״/״
۲/״	کیا ترا جلوۂ قامت ہے	جلوہ گر یار کا قامت ہے	۵۳۹/״
۹/״	.... کرتے ہیں لوگ	.... کرتے ہیں	״/״

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی،	جلد/صفحہ
۲۹۷/۶	یہ عجب طرح کی	یہ بری طرح کی	۱الف/۵۲۹
" /۷	مصحفی سر پہ یہ آفت ہے	مصحفی سر پہ بد آفت ہے	" / "
" /۱۰	پاجامہ جو وہ پہنے تو یہ بزم بدن ہے	پاجامہ جو پہنے وہ تو اس نرم بدن کے	۷/۱۲۵ ب
" /۱۲	بنا کے تجھ کو دکھایا خدا نے صنع کا رنگ	شبیہ کش نے دہن میں ترے رکھی ترجیح	۷/۱۲۸ "
" /۱۳	بنا کے لعل کے لب اور دانت	بنائے لعل کے گر لب تو دانت ...	" / " "
" /۱۴	مگر بہار کے دن ہیں کر خود......	گر بہار گل آئے بہ خود........	" / " "
۲۹۸/۱	جو کشتے کھا کے ترا ایک تیر تڑپے ہیں	جو کشتہ تڑپے ہیں ایک ایک تیر کھا کے ترا	" / " "
" /۲	ترے فراق میں ایسے ملے کف افسوس	ملے فراق میں یہاں تک تو میں کف افسوس	" / " "
" /۳	.... کی دل اب آہ کیا کرے	.... کی کوئی آہ کیا کرے	۷/۱۲۹ "
" /۴	مثل کتاں تو اڑ گئیں کپڑوں کی دھجیاں	مثل کتاں اڑے ہیں گریباں کی دھجیاں	" / " "
" / "	دیکھوں کہ ہجر میں یہ شب	اس سے زیادہ ظلم شب	" / " "
" /۵	سر پہ ہے سائباں اسی کافی سپہر کا	گرما میں سائبان درخت اس کو چاہئے	" / " "
" /۶	وہ سوچ میں کہ سر سے ٹلے یہ بلا کہیں	وہ سوچ میں کہ سر سے ہو وا کیونکہ یہ بلا	" / " "
" /۷	دل محزون نہ ہوا شاد گلستاں	نہ ہوا شاد دل اپنا تو گلستاں ...	" / " "
" / "	توڑ کر پھول بھی رکھے نہ گریباں ...	توڑ کر گل نہ رکھے ہم نے گریباں...	" / " "
" /۹	....کو جھنجھلا کے مرطورا میں، نے	.... کو ڈالوں گا میں جھنجھلا کے مرطور	" / " "
" / "	..... ہاتھ جو اس	...... ہاتھ گر اس	" / " "
" /۱۰	سخت ظلمت	بس کہ ظلمت	۷/۱۳۰ الف
" /۱۱	.... نہیں اب دم بھر	.... نہیں اک ساعت	" / " "
" /۱۲	آہ کس کو یہ کیا پہلے پہل تو نے شکار	آہ کس وصل کے کشتہ کو کیا تو نے شکار	" / " "
" /۱۳	شاید آتا ہے	غالباً آیا ہے	" / " "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۵/۲۹۸	ضعف سے ایک قدم یاں ہمیں چلنا ہے محال	آہ ایسا تو ہمیں بھول گئی اے وحشت	۱۴۰/۷ الف
"/ "	چوکڑی بھرتے تھے یاد دشت غزالاں ...	چوکڑی ہم بھی تو بھرتے تھے غزالاں ...	"/" "
۲/۲۹۹	.... ہوس مٹ جائے	.... ہوس جیا ہوں ہوں	۱۴۱/۷ ب
۴/ "	.... بے غیرت کی جگہ	.... بے عبرت کی جگہ	"/" "
۵/ "	.... دیتا ہے بھلا	.... دیتا ہے میاں	۱۴۲/۷ الف
۶/ "	کب بھلا کوچۂ قاتل میں گذر ہے سب کا	کوئے قاتل کی طرف کب ہے گذر ہر یک کا	"/" "
۷/ "	...... گویا ہے جو	...... گویا ہیں جو	"/" "
۱۲/ "	دیکھا جو مجھے اس نے تو شمشیر نکالی	دیکھ اس نے مجھے دور سے شمشیر نکالی	۱۴۴/۷ "
۱۴/ "	...... نے دھری تیغ گلے پر	...... نے رکھی تیغ گلے پر	"/" "
۱/۳۰۰	مقابل ہوں مہ و خورشید اس کے کب ...	مقابل ہو ویں اس کے مہر و مہ کا لب ...	۱۴۵/۷ "
"/ "	مگر دل سخت کر کے	مگر دل سنگ کر کے	"/" "
۳/ "	ہماری آہ کے نیزے کا شاید یہ پھریرا ہے	یہ نیزے کا ہماری آہ کے گویا پھریرا ہے	"/" "
۵/ "	صنم کرتے ہیں	بتاں کرتے ہیں	"/" "
۶/ "	مرے نزدیک یہ پیر فلک بے شبہ بہرا ہے	ہماری جائیں تو پیر فلک گویا کہ بہرا ہے	"/" ب
۸/ "	ہوسِ زخم	خواہشِ زخم	"/" "
"/ "	ہم تو سمجھے ہیں کہ	ہم تو سمجھے تھے کہ	"/" "
۹/ "	کچھ صنم رحم	کیا صنم رحم	"/" "
۱۰/ "	خاشۂ یار میں تندی سے نہ چل باد صبا	اتنی تندی سے نہ چلیو تو صبا بہر خدا	"/" "
۱۲/	تو تو سیٹی	تو جو سیٹی	"/" "
۱۴/ "	میں قفس سے جو چلا سوئے	گو قفس سے میں گیا سوئے	۱۴۶/۷ الف
۴/ "	رشتہ الجھا ہوا خار	رشتہ الجھا ابھی خار	"/" "

[illegible]	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۳۰۱/۱	اک ذرا جنبش مژگاں کی	اک ذرا آنکھ جھپکنے کی	۷/۱۴۳ الف
"/"	...... مرے دیدۂ بیدار میں ہے	..... مرے دیدۂ بیدار میں ہے	"/" "
"/۵	...... ہم کیسے پچھتائے	.... ہم کتنے پچھتائے	"/" ب
"/۶	گل سے نازک ہوئے جاؤ تم نہانے کیلئے	اس گل نازک کا کب اس میں نہانا ہے صلاح	"/" "
"/"	ڈوب جاؤ گے عرق	ڈوب جاوے جو عرق	"/" "
"/۱۰	..... بھول گیا ہے مری پرواز	.... بھول گیا کیا مری پرواز	"/" "
"/۱۱	.... بھائی مطلق	.... بھائی ہر گز	"/" "
"/"	...... اڑائی تری	..... اڑائی تری	"/" "
"/۱۲	مرگیا ہوتے ہی پیدا جو وہی طفل ہے خوب	مرگیا ہوتے ہی جو طفل بہت خوب ہوا	"/" "
"/"	.... چرخ ستمگار اس نے	..... چرخ جفاکار اس نے	"/" "
"/۱۳	خواب صیاد کا شاکی ہوں کہ صیاد کا میں	نت رہا مرغ چمن اپنی فغاں پر مغرور	"/" "
"/۱۴	مہربانی مرے احوال پہ ہے خالق کی	مہربانی یہ مرے حال پہ ہے صانع کی	۷/۱۴۴ الف
"/"	کہ کیا ہے مجھے افعال کا	کہ رکھا ہے مجھے ہر فعل کا	"/" "
"/۱۵	مصحفی زلف جو کھولے ہوئے آیا وہ صنم	مصحفی کھول دی آتے ہی جو جعد مشکیں	"/" "
"/"	کردیا گھر کو مرے کوچۂ عطار اس نے	کردیا گھر کو مرے کلبۂ عطار اس نے	"/" "
۳۰۲/۱	..... بجائے لفظ صمد	.... بجائے حرف صمد	"/" "
"/۲	...... تونے جو کل	.... اس نے جو کل	"/" "
"/"	...... ادا پہ صنم دم	..... ادا پہ وہیں دم	"/" "
"/۳	لیلیٰ کو شام غربت مجنوں نے آلیا	لیلیٰ کو جبکہ شام غریباں نے آلیا	"/" "
"/۴	...... اس نے زلف تو	...... اس نے جعد تو	"/" "
"/۵	ڈرتا ہوں خوشامد سے وہ مغرور	وہ دوستی غیر پہ مغرور	"/" ب

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲۰۲/۵	....کو کہیں غیر کا	.... کو کسی شخص کا	۱۴۶/۷ ب
"/۶	مجنوں کو بہت ضعف ہے صحرائے جنوں میں	اک ضعف سا آتا ہے چلا دست جنوں میں	۱۴۸/۷ الف
"/۸	یاروں کو غم زباں زد ہے مری چاہ کا قصہ	یاروں کی زباں زد ہے مری چاہ کا قصا	"/" "
"/"	...... بازار یہ مستور نہ ہو جائے	...... بازار ہو مشہور نہ ہو جائے	"/" "
"/۹	.... گلے کے	.... گلے سے	"/" "
"/۱۰	نالے نہیں .... فلک کے	نالہ نہیں .... فلک سے	"/" "
"/"	ڈرتا ہوں کہ چھت خانۂ زنبور نہ ہو جائے	چھت گھر کی مرے خانۂ زنبور نہ ہو جائے	"/" "
"/۱۳	.... ہر جا پہ	.... ہر جا گہہ	"/" ب
"/"	وہاں سر بھی	وہیں سر بھی	"/" "
"/۱۴	.... کے کافر ادا نے تیری	.... کے تیغ ادا نے تیری	۱۵۰/۷ "
"/"	آنکھوں کو خوں رلایا کیا حنا	آنکھوں سے خوں رلایا کافر حنا	"/" "
۲۰۳/۲	.... کیا ہے بلبل صدا نے تیری	...... کیا یہ بلبل نوا نے تیری	"/" "
"/۵	دیکھ کر بولی	.... دیکھ کہتی ہے	۱۵۱/۷ الف
"/۶	...... ہے تو اک	..... ہے گر اک	"/" ب
"/۷	...... نہ ہو گا کبھی	.... نہ ہووے گا	"/" "
"/۹	.... تو کچھ ایسی نہ تھی	.... تو کچھ اتنی نہ تھی	۱۵۲/۷ "
"/۱۲	... کرنے کو جو اس نے مجھ کو زنداں سے	... کرنے مجھ کو قاتل نے جو زنداں سے	"/" "
"/"	تو مقتل تک صدا دیتی گئی زنجیر...	تو مقتل تک بہت بکتی گئی زنجیر...	"/" "
-/۱۳	لکھا ہے صاف اس میں حال قتل عاشق محزوں	لکھا ہے ماجرا صاف اس میں قتل خاکساراں کا	۱۵۳/۷ الف
۲۰۴/۱	...... کا بنوانا مزار	...... کا بنوانا مزار	"/" "
"/۲	جو ہرا اڑ جائیں گے مانند شرار ...	صاف اڑ جاویں گے جوہر جوں شرار ...	"/" "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲۰۴/۴	کیا ہوا نکلا جو روئے یار پر خط سیاہ	حصۂ مو ئینہ پوشاں کیوں خط سے دل نہ ہو	۷/۱۵۳ ب
〃/۵	خواب مرگ اسیراں........	خواب موت اسیراں........	۷/۱۵۴ الف
〃/۶	جورات بند	وہ کہ بند	〃/〃 〃
〃/۷	کریں گے یاد پس مرگ کیا گلستاں کو	کریں گے یاد گلستاں کا کیا لحد میں ہم	〃/〃 〃
〃/〃	نہ شاخ گل بھی تو شمع سر مزار ہوئی	نہ ڈالی گل کی بھی نخل سر مزار ہوئی	〃/〃 〃
〃/۸	جب آرسی میں	جب آئینہ میں	〃/〃 〃
〃/۹	جو کھولی زلف تو	جو کھولی جعد تو..........	〃/〃 〃
۲۰۵/۱	.... کی زشتی نے	.... کی دوری نے	۷/۱۵۷ 〃
〃/۲	کبھی تعظیم کو رندوں کے جو اٹھتا ہی نہیں	نہیں تعظیم کو رندوں کے جو اٹھنا جاسے	〃/〃 ب
〃/۵	راہ نے دیر کی گر وسعت	راہ صحرا نے اگر وسعت	۷/۱۵۸ الف
〃/۶	ہیں تن قیس میں صحرا کے	تن مجبوب میں یوں بن کے	۷/۱۵۹ 〃
〃/〃	سایہ جس طرح	شانہ جس طرح	〃/〃 〃
〃/۷	خوں میں قیس کے آلودہ ہے جو ہے سر خار	ہر سر خار سے آلودہ ہے خوں مجنوں کا	۷/۱۵۸ ب
〃/۹	گل جو اعجاز مجسم	گل گرا اعجاز مجسم	〃/〃 〃
〃/۱۵	کب دیا لقمۂ بیخار فلک نے مجھ کو	ہے یہ نیزے پہ بہاراں کے کہ دیوانوں کے	۷/۱۵۹ 〃
۲۰۶/۵	ہیں سرخ ترے لب جو عقیق	جیسے کہ ترے لب ہیں عقیق ...	۷/۱۶۰ الف
〃/〃	دانتوں کی چمک کم نہیں ہیرے کی ...	چمکے ہیں صنم دانت کبھی ہیرے کی ...	〃/〃 〃
〃/۱۰	پایا ہے پیمبر	پایا نہ پیمبر	〃/〃 ب
〃/۱۱	اسباب طرب جتنے تھے موجود تھے لیکن	اسباب طرب سارے تھے آمادہ ولیکن	〃/〃 〃
〃/۱۵	پانوں کے کھوٹے سے کب	پانوں کے کھونٹے پہ کب.....	۷/۱۶۲ 〃
〃/۱۷	.....کرے وہ تو لائے مصحفی ...:	....کرے اس کو وہ مصحفی	۷/۱۶۳ 〃

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲/۲۰۷	...... شب ہجر بدقت نکل	...... شب وصل بدقت نکلی	۱۹۲/۶ ″
″ /۸	ایک تے حشر کے دن ہی نہ	رشک نے حشر کے دن بھی نہ	۱۱ ″/″
″ /۹	.... کو چھاتی سے لگایا میں نے	...... کو میں نے لیا چھاتی سے لگا	″/″
″ /۱۰	.... ترا مخمور مزاج	.... ترا مغرور مزاج	″/″
″ /″	ہاتھ میں حور لئے کاسۂ	کف پہ یک حور لئے کاسۂ	″/″
″ /۱۵	.... نہیں قیدی زنداں کرتے	.... نہیں ساکن زنداں کرتے	″/″
″ /۱۶	گرچہ سوبار	یوں تو سو بار	″/″
۳/۲۰۸	.... کا گلا کیا میں کروں بلبل سے	.... کا کروں کیا میں گلا بلبل سے	۱۹۴/۷
″ /۴	.... نہیں دیتا ہے اسے	.... نہیں دینے کا اسے	″/″
″ /۵	.... جھکائے رکھو سر	..... جھکائے رہو سر	″/″
″ /″	طوق بار زندگی	بار طوق زندگی	″/″
″ /۶	.... گھر جو ہو چکا وہ ہو چکا	...... گھر کو ہو چکا سو ہو چکا	″/″
″ /۷	...... ہے وہ پھیلائے	.... ہے سو پھیلائے	۱۵/۷
″ /۸	کیوں آج ہلا جاتا ہے دل	کیوں آج ہلا جائے ہے دل	″/
″ /۹	..... دہر عجب تنگ	.... دہر نہیں تنگ	″/
″ /۱۰	ہیں نقش قدم ضعف سے ہم اٹھ نہیں سکتے	جوں نقش قدم ہم سے بھی افتادہ اٹھے ہے	″/
″ /۱۱	...... وصل اجل سے	...... وصل قضا سے	″/
″ /۱۲	.... سبحان دہر کو	.... سبحان شہر کو	″/
۲/۲۰۹	خفت اٹھا کے آتا ہے گھر	خفت اٹھا کے آتے ہیں گھر	″/
″ /۶	جو بندہ کہ یکچند فراموش	جو بندۂ خاکی کہ فراموش	۹/۷
″ /۷	خوں اس پہ بھی عشاق کا ہرگز	خوں آپ بھی ہے عاشق کا تو ہرگز	″/

سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۳/	ہے تپ عشق مسیحا	ہے دق عشق مسیحا	۷/۱۴۲ الف
۱۴/	ذکر کچھ گیسوئے سنبل ہی کا کر باد صبا	ذکر مت گیسوئے سنبل کا تو کر مجھ سے صبا	"/" "
۲/	تن سے عدم کا جب سفر....	تن کے نشیمن سے سفر........	۷/۱۴۳ ب
۴/	جائیں گے ہم چمن سے نہ بے جی....	جاویں گے ہم چمن سے نہ بن جی....	"/" "
"/	.... طپنے کئے ہوئے	.... تپنے کئے ہوئے	"/" "
۸/	....دیدۂ تر سے ہے ٹپکنے والا	....دیدۂ گریاں سے گرا جاتا ہے	۷/۱۴۴ الف
۱۱/	...... ہے بار جوانی اتنی	...... ہے باقی جوانی اتنی	"/" "
۲/	...کہ جوہ جاتا ہے ہر بار گلے پر	....کہ وہ رہ جاتا ہے ہر لحظہ گلے پر	۷/۱۴۶ الف
۵/	جا کو جو کبھی اس کے	اس شوخ کے گر جا کے	"/" "
"/	ہرگز نہ قدم وہاں نے کبوتر....	وہاں سے نہ کبھی پاؤں کبوتر....	"/" "
۹/	....کشتے ترے بے سر..	....کشتہ ترے بن سر......	"/" "
۱۱/	....آ کہیں اس بت	....آ لے اس بت	"/" "
۵/	ظالم نہ پائے ساقی......	ظالم کو ہو لیوے ساقی........	۷/۱۴۵ "
"/	مندق کا پیالہ ہے خالی شراب سے	بندوق کا پیالہ تہی ہے شراب سے	"/" "
۶/	سچ ہے کہ غشی مرگ کا ممکن نہیں علاج	سچ ہے محال ہے غشی مرگ کا علاج	"/" "
۷/	دیکھو گداز........	بل بے گداز.........	"/" "
۸/	آہوں کا میرے شب جو دھواں سر رہا	آہوں کا کل جو میرے دھواں	"/" "
۱۱/	کس ترک تیز دست نے جو رنگ لٹکیا	.... نے تلواریں ماریاں ..	"/" ب
۱۴/	....کے عشق میں	.....کے ہجر میں	"/" "
۲/۴	...تنگ و تاز پہ مغرور نہ ہو	...تنگ دلی پہ تو نازاں مت ہو	۷/۱۴۷ الف
"/	.... رستے میں بھی مرکب ہے	.... رستے میں یہ وہ مرکب ہے	"/" "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۹/۲۱۳	منہ پہ کہدیتا ہے یہ بزم میں سب کے بد و نیک	منہ پہ کہدیوے ہے ہر اک کا بد و نیک وہیں	۷/۱۶۷ ب
" /۱۰	حال دریا کا بھی دیکھا ہے ترے شوق میں یار	حال دریا کو جو دیکھا میں ترے شوق کے بیچ	۷/۱۶۲ الف
" /۱۲	... موذی کے جدا تیغ سے آپ	.... موذی کا بشمشیر جدا	" /" "
" /۱۶	پوچھتے ہو جو تم احوال غریباں ہم سے	تم جو پوچھو ہو سدا حال رقیباں ہم سے	" /" "
" /۱۷	دیکھ کر مجھ کو یہ اس سوزن مژگاں نے کہا	دیکھ کر مجھ کو تری سوزن مژگاں بولیں	" /" "
" /"	نہ سیا جائے گا یہ چاک گریباں ہم سے	نہ سیا جائے گا اس کا تو گریباں ہم سے	" /" "
۱/۲۱۴	...... مدد ہو تو ابھی طے ہو جائے	..... مدد ہووے تو طے ہو جائے	" /" "
" /۳	ہم نہ شانہ نہ صبا پیر نہیں کھلتا ہے یہ بھید	ہم نہ شانے نہ صبا ہیں نہیں کھلتا ہے یہ بھید	" /" "
" /"	اینٹھی ہی جاتی ہے	اینٹھی جاتی ہے	" /" "
" /۴	.... نہ ہو کوئی تو ہے کیا	..... نہ کوئی ہووے تو کیا	" /" ب
" /۶	جان کیا خاک سنے طول	دل رکا آئے نہ کیوں طول	" /" "
" /۷	.... بڑا پیار آیا	.... بڑا رحم آیا	" /" "
" /"	.... کا پوچھا جو لہو	.... کا پوچھے تھا لہو	" /" "
" /۸	کس کی آنکھوں پہ لگ تاں میں پڑی ان کی نگاہ	رنگ کس گل کا جھلک ان کی گیا آنکھوں میں	" /" "
" /۹	مجھ کو کھٹکا ہے نہ گردن میں کہیں بل پڑ جائے	مجھ کو ڈر ہے کہیں گردن میں نہ بل پڑ جائے	" /" "
" /"	گرہ زلف کو	گرہ صید کو	" /" "
" /۱۰	.... تو یہ آتا ہے نظر	.... تو نظر آتا ہے	" /" "
" /۱۲	...... میں عبث کیوں	...... میں کہیں کیوں	" /" "
" /۱۵	ہر دم غم مژگاں سے جو ہے	ہر دم صف مژگاں میں جو ہے ...	۷/۱۶۹ الف
۱/۲۱۵	بس اتنی آرزو ہے شب	اتنی ہی آرزوئے شب	" /" "
" /۲	.... میدان جنگ میں	.... میدان شر میں	" /" ب

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۴/۴۱۵	مارا ہے آج اس	رکھا ہے مار اس	۷/۱۴۹ ب
״/״	دوانگلیاں	وہ انگلیاں	״/״ ״
۵/״	پری ہو کوئی جاتا ہے	جاتا ہے کوئی پری ہیں	״/״ ״
״/״	کہنہ ہو ہو تو	جب کہنہ ہو تو	״/״ ״
۸/״	وہ ناتواں ہیں کہ ترے	وہ ناتواں ہیں ہم کہ ترے	״/״ ״
״/״	اٹھنے کی مانگ لیتے ہیں طاقت	لیتے ہیں مانگ اٹھنے کی طاقت	״/״ ״
۹/״	.... رہنے دے اے صبا	.... رہنے بھی دے صبا	״/״ ״
״/״	بیجا خلش	یہ کیا خلش	״/״ ״
۱۰/״	کنج خلوت کو وہ اقلیم سلیماں	کنج خلوت کے تئیں ملک سلیماں	״/״ ״
۱۲/״	ہو نہ دانستہ کسی	ہو نہ وابستہ کسی	״/״ ״
۱۳/״	ہیں وہ چشم	جیسے وہ چشم	۷/۱۵۰ الف
۱۴/״	نہ غنچہ لائے نہ گل ارمغاں ہزار افسوس	نہ غنچہ لائے گل ارمغاں کبھی افسوس	״/״ ״
۱۶/״	..... غریباں کو روح	..... غریباں میں روح	״/״ ״
۱/۴۱۶	ملا تھا جس	ملے تھا جس	״/״ ״
۲/״	جو آرسی ہوتی اس	ہوتی جب آرسی اس	״/״ ״
۳/״	کہ شب کو رکھ کے مرے پاس ہار	جو شب وہ پاس مرے اپنا ہار	״/״ ب
۴/״	...... دکاں پہ ہو	...... دکاں سے ہو	״/״ ״
״/״	کولوں پہ ایک سیخ کبابی	اک سیخ کو لیوں پہ کبابی	״/״ ״
۵/״	ساقی بھی ہے میکدۂ دھر میں مزہ	میکش ہم اس کو جانتے ہیں جس کے ساقیا	״/״ ״
۶/״	کیونکہ ہو مصحفی کو فراموش	ہو مصحفی سے کیونکہ فراموش	״/״ ״
۷/״	کیوں نہ ہو وا عقدۂ دل ابرو کے	عقدۂ دل وا ہوا اس ابرو کے	״/״ ״

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۸/۳۱۶	..........آئی چوٹ	آئی کوفت............	۷/۱۶۷ الف
〃/〃	..........ہے جو رخسار سے	......ہے کیوں رخسار سے	〃/〃 〃
〃/۹	رخت عریانی تن پر نہ کیوں زیبندہ ہو	رقت عریانی مرا کیونکر نہ پھر زیبندہ ہو	〃/〃 〃
〃/۱۰	لغزش پا صاف ظاہر ہے تری ...	لغزش پا پوچھی جاتی ہے تری ...	〃/〃 〃
〃/۱۱	تپ چڑھ آتی ہے مجھے اب	مجھ کو چڑھ آتی ہے تپ اب.....	〃/〃 〃
〃/۱۲	جس میں نہ لگے پھول نہ کوئی ثمر آوے	نے گل ہی کبھی جس میں لگے نہ ثمر آوے	〃/〃 〃
۱/۳۱۷	........کا کیا یار نے تشہیر	......کا وہ تشہیر کرے ہے	〃/〃 ب
〃/۵	......صنم اس کو	.... صنم ان کو	۷/۱۶۸ الف
〃/〃	.... ہاتھوں میں یہ مہندی	..... ہاتھوں پہ یہ مہندی	〃/〃 〃
〃/۶	......کا شب میری زباں سے	...... کا گر میری........	〃/〃 〃
〃/〃	سن پائے گی گر شمع	سن پائے گی تو شمع.........	〃/〃 〃
〃/۷	اے مصحفیؔ کچھ یہاں سے نہ لیجائے گا کوئی	تو مصحفیؔ کچھ یہاں سے نہ لیجائے گا ہرگز	〃/〃 〃
〃/〃	حسرت ہی فقط سوئے عدم ساتھ...	یہ جان لے حسرت ہی ترے ساتھ...	〃/〃 〃
〃/۸	......شب کو میں جس جا وہ سب...	.... شب میں جہاں وصال کی سب...	〃/〃 〃
〃/۹	...... کے سوا ہے	...... کے سوا ہے	〃/〃 〃
〃/۱۱	..... سے تو شرمندہ ہو کے آیا ہے	...... سے صنم منفعل ہوا آتا ہے	〃/〃 ب
〃/〃	کہ آج بوندوں سے ساری تری....	کچھ آج بوندوں سے تنگی (کذا) کی تری....	〃/〃 〃
〃/۱۲	تبھی تو آنکھ مری...........	تبھی تو چشم مری.........	〃/〃 〃
〃/۱۳	کبھی ہے مصحفیؔ کیا تو نے آبدار غزل	میں مصحفیؔ نہ کہوں کیونکہ (کذا) آبدار غزل	〃/〃 〃
〃/〃	کہ شعر تیرے ترے شعر........	کہ شعر ترے مرے شعر......	〃/〃 〃
〃/۱۵	بہار خلد بریں..........	ہوائے خلد بریں.........	۷/۱۶۹ 〃

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲۱۸/۱	مشا پر اس دہن	شیفتہ کش دہن..........	۱۷۹/۷ ب
" /۳	اسی سے جانے میں پھولے........	جو پیرہن میں وہ پھولے........	" /" "
" /۶	حال کچھ مرا اس سے	حال میرا کچھ اس سے	۱۷۹/۷ "
" /"	اور وہاں کی کچھ پوچھوں تو	اور جو وہاں کی پوچھوں میں تو....	" /" "
" /۷	صاحب جب وہ ہیں حوصلا انھیں کا ہے	صاحب وہ وہیں حوصلا انھوں کا ہے	" /" "
" /۸	......گردوں کو آگ	......گردوں میں آگ.....	" /" "
" /۹	بیمار چشم دیکھ کے بیمار	مردم جو تیرے چشم کے بیمار.......	۱۸۰/۷ الف
" /۱۱	.....جنوں کے جوش سے	....جنون عشق سے	" /" "
" /۱۲	.........ہوں کہ گل مانگ رہا ہے	......ہوں جو گل چاہے ہے مجھ سے	" /" ب
۲۱۹/۲	یہ درد تو مجنوں	یہ ذکر تو مجنوں...........	" /" "
" /۳	......جاؤ کبھی پاس.......	......جاؤ میاں پاس	" /" "
" /۷	تیرہ بختی ڈالتی ہے خاک یوں سر پر مری	خاک سر پر تیرہ بختی کی سدا ہے ڈالتی	" /" "
" /"	روشنائی جس طرح افزوں......	جوں سیاہی لکھتے ہیں افزوں.....	" /" "
" /۹	..........کو مگر رکھنا خیال	.......کو مجھے رکھیو یہ دھیان	۱۸۱/۷ الف
" /۱۱	ہے جہرہ بازیچۂ طفلاں سے بھی بدتر	سمجھوں ہوں اسے جہرۂ بازیچۂ طفلاں	" /" ب
" /۱۲	کب دھیان میں آتا ہے کسی شاعر مغرور	میں کو نہ سمجھتا ہوں سدا اس کی صدا کو	" /" "
" /۱۴	اے مصحفی ادھر کا ہے چوں......	گو بول اٹھے ادھر کی چوب......	" /" "
" /۱۶	ہمیشہ اشک کی بارش ہے نخل مژگاں سے	رہے ہے اشک سے پر بار نخل مژگاں کا	" /" "
۲۲۰/۱	......ہے عجب کوسے......	.....ہے گر کوسے......	" /" "
" /"	چوا جو ایک	چوا گر ایک..............	" /" "
" /۲	یہ کس نے دست نگاریں سے چھو لیا اس کو	طلب کیا کف پا سے تری غبار اس نے	۱۸۲/۷ الف

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲۲۰/۲	پھوڑیں گل کو	پھوڑوں گل کو	۶/۱۸۲ الف
〃/۳	ترے شہید کا نوں	شہید ناز کا نوں	〃/〃 〃
〃/۴	..... کچھ پر اس	..... کچھ میں اس	〃/〃 〃
〃/۶	ضرور کرتا ہے کاغذ پر مصحفیؔ	کرے ہے صفحۂ کاغذ مصحفیؔ ..... (کذا)	〃/〃 〃
〃/۸	غافل ہے	عاقل ہے	〃/〃 ب
〃/۹	..... قضائے آسماں گردش	..... قضائے کارواں گردش	〃/〃 〃
〃/۱۰	مصحفیؔ کے پاؤں میں چکر نہ ہو دیکھے کوئی	دیکھیو چکر نہ ہوئے مصحفیؔ کے پاؤں میں	〃/〃 〃
〃/۱۲	پایا نہ زنخداں کا نہ رخسار کا بوسہ	رخ کا نہ زنخداں کا ہی اس کے لیا بوسہ	۶/۱۸۳ الف
〃/〃	...... باغ میں ہم	...... باغ سے ہم	〃/〃 〃
〃/۱۳	...... بیٹھ گئے گھر	..... بیٹھ رہے گھر	〃/〃 〃
〃/۱۴	...... اس کا کر کچھ	..... اس کا ہو کچھ	〃/〃 〃
〃/〃	وابستۂ زنجیر ہیں کیا پاؤں	بیڑی میں قضا کے ہیں مگر پاؤں	〃/〃 〃
〃/۱۵	تم اپنے مریضوں کو ذرا دیکھ تو جاؤ	مجروحوں کو تیغ اپنے کی ٹک دیکھ تو جا تو	۶/۱۸۳ ب
〃/〃	جہاں ہیں مانند شررؔ یہ کوئی	جہاں یہ بجاں آتے ہیں کوئی دم کوئی	〃/〃 〃
〃/۱۶	ہرگز نہ گندا اپنا ہوا کوئے	ہرگز نہ ہوا اپنا پڑ کوئے	۶/۱۸۴ الف
۲۲۱/۲	چلتے ہیں جو سب خاک کے پتلے ہیں یہ گل کے	جو خاک کے پتلے ہیں یہ سب چلتے ہیں گل کے	〃/〃 ب
〃/۵	ہم نامراد باغ میں حسرت سے مر گئے	ہم آئے زخم خوردۂ حرماں چمن سے آہ	۶/۱۸۵ الف
〃/۶	طفل حسین بجان متی	دلی کے لڑکے بجان متی	۶/۱۸۴ ب
〃/۹	دنیا بری جگہ ہے وہ جب مالدار ہو	جب مالدار ہو کے وہ مفلس رکھے اسے	۶/۱۸۵ ب
〃/〃	مرتا پدر کا کیوں نہ پسر	مرگ پدر نہ کیوں کے پسر .... (کذا)	〃/〃 〃
〃/۱۲	خلعت خاک	خلوت خاک	۶/۱۸۶ الف

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۲/۳۲۱	.... وہ ایسا کر مرے قاتل کے	.... وہ اتنا کہیں قاتل کے مرے	۱۸۶/۷ الف
„/„	...... زدہ ہیں ابھی	...... زدہ اور ابھی	„/„ „
۱۴/„	.... آنکھیں بھی مری سے دوڑیں	..... آنکھیں مری لے دوڑیں دوڑیں	„/„ „
„/„	ان کے نتھ	اس کے نتھ	„/„ „
۱۵/„	مس کی صورت جو یہی ہے تو کرے گی بیشک	اس کے مس سے مجھے ڈر ہے یہی پیاسے نہ کرے	„/„ „
۱/۳۲۲	نہیں رہتا ہے اب آئینہ اکدم	نہیں رکھتا وہ آپ آئینہ اکدم ...	„/„ „
۲/„	نظر نزدیک ہی آتا ہے جو ہے دور.....	نظر نزدیک آتا ہے وہ جو ہو دور...	„/„ ب
۳/„	.... لیجا کے غافل قتل کرنا تو	.... لیجا کے قاتل قتل تو کیجیو	„/„ „
۴/„	کہا تو نے نہ دیکھا کر مجھے کیا عذر ہے مجھ کو	کہا تو نے نگہ مجھ پر نہ کر صدقے گیا تیرے	„/„ „
۶/„	تمہارے حسن کو کس طرح دیکھے چشم نابینا	نہ سمجھے رتبہ تیرے حسن کا گو شخص نابینا	„/„ „
„/„	..... کیا جو آپ ہے معذور	..... کیا جو ہو وے خود معذور.....	„/„ „
۸/„	بھر کے تا کاسے پہ کاسہ نہ پئے خوں وہ ترک	بھر کے خوں کاسہ پہ کاسہ نہ پیے تا قاتل	۱۸۷/۷ الف
۱۰/„	ٹوٹنے کی نہ سنی ایک بھی ہم نے تو صدا	ایک کی بھی نہ صدا ہم نے سنی ٹوٹنے کی	„/„ „
„/„	شیشۂ دل تو گرے	شیشہ کتنے ہی گرے	„/„ „
۱۱/„	تیر بیدرد نے کھینچا جو مرے پہلو سے	تیر ظالم نے جدا جبکہ کیا پہلو سے	„/„ „
۱۲/„	کھینچتا تھا وہ زپیشانی پہ اک پی الف	کھینچتا تھا اب پیشانی پہ میری اک الف	۱۸۸/۷ „
۷/۳۲۳	.... سے نکلا دانہ انگور ہے	...... سے ٹپکے دانہ انگور وار	„/„ ب
„/„	یاد آتا ہے یہ کس کے کان	یاد آیا کیا کسی کے کان	„/„ „
۴/„	خاک پر پھینکا بنا کر	خاک پر پٹکا بنا کر	„/„ „
۵/„	گوشۂ خلوت میں بیٹھا ان سے آخر چھپ کے میں	عاقبت میں رو کے ٹکراں سے رہا خلوت میں بیٹھ	۱۸۹/۷ الف
۶/„	.... تو ذرا رہنے دو چپ	.... تو بھلا رہنے دو چپ	„/„ „

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۶/۲۴۳	.... ہوگیا ایذا مجھے	.... ہوکیوں ایذا مجھے	۷/۱۸۹ الف
"/۷	..... پر حریفوں کی	..... حریفوں کی	"/" "
"/"	ایک دم سونے	نیند بھر سوتے	"/" "
"/۹	جان تن سے دل گیا سینے سے سر سے میرے ہوش	دل گیا دین بھی گیا جان بھی گئی سر بھی گیا	"/۱۸۸ ب
"/" "	کچھ خبر	اور خبر	"/" "
"/۱۰	.... سے سفر کرتا ہے	.... سے گذر کرتا ہے	۷/۱۸۹ "
"/۱۱	.... میں صرف	.... میں خرچ	"/" "
"/"	...... میں اگر ہو کوئی صنعت باقی	...... میں ہو گر اور بھی صنعت باقی	"/" "
"/۱۲	.... ہو وہ کہہ لے اس سے	.... ہو سو کہہ لے مجھ سے	"/" "
"/۱۳	.... کبھی ہوگا نصیب	.... کبھی ہووے گا	"/" "
"/۱۵	رو بمغرب کون ہووے بے نقاب....	رو بمغرب منہ سے کون الٹے نقاب....	"/" "
"/۱۶	کس لئے تو در پہ خواہاں جواب......	ناحق اس در پر باامید جواب......	۷/۱۹۰ الف
۱/۲۴۴	باغ میں حیراں لب جو ہر حباب......	چشم حیراں بن لب جو ہر حباب......	"/" "
"/۳	عاشقوں کے سامنے جو بے حجاب....	سامنے عاشق کے جو ہوں بے حجاب....	"/" "
"/۴	..... بھیک اگر دیتے نہیں......	..... بھیک گر دینا نہیں......	"/" "
"/"	دیر سے کوچے میں وہ خانہ	دیر سے اس در پہ یہ خانہ	"/" "
"/"	دوسرا تم سا کم.........	دوسرا تجھ سا	۷/۱۹۱ ب
"/"	گرچہ آنکھوں نے مری ایک....	گرچہ ان آنکھوں نے بھی ایک....	"/" "
"/۷	اپنے معشوق کی پھر کچھ کا ہے کو تلاش	اپنے معشوق کی پھر کیونکے تجسس کیجے	"/" "
"/۸	.... کا دکھاؤں میں رنگ	.... بتاؤں تمہیں رنگ	۷/۱۹۲ الف
"/۹	بھولتا ہی نہیں جو کچھ کہ سماں.....	بھولتا دل سے نہیں ہے جو سماں.....	"/" "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۴۲۴/۹	ذات تک بھی ہمیں لے جائے گی آخر کو صفات	علم والے نہیں محروم تری رویت سے	۱۹۲/۷ ا
"/"	آگ بھی دیکھیں گے اک دن جو دھواں...	آگ بھی دیکھ رہیں گے جو دھواں...	"/"
"/۱۰	صبح کو اٹھ کے تیرے کوچے میں جب آتے ہیں	سب ہیں پرسش کے گرفتار ترے کوچے میں	۱۹۱/۷ ،
"/"	کچھ عجب حشر کا...........	خلق نے حشر کا..........	"/"
"/۱۲	مصحفی عود جوانی تو ہے مشکل لیکن	گرچہ ہیں پیر پہ لیسا سی شادی کے سبب	"/" ،
"/۱۴	.....سے بنکر برق.........	.....سے بن بن برق......	۱۹۲/۷ اا
"/"	مضطرب یارب لگن میں	مضطرب صحن لگن میں	"/" ،
"/۱۵	......مجنوں ناقۂ لیلیٰ......	......مجنوں کوچۂ لیلیٰ.....	" "/"
"/۱۶	میرے اشک و آہ نے کیا یہ بنایا ہے طلسم	تین حصے میں زمیں کے غرق دریائے محیط	"/" ،
۴۲۵/۱	کرتی ہے دور خط کو چمک اس کے گال کی	ظلمت زدہ ہے سرخی تیرے رنگ آل کی	"/" ب
"/"	کھوتی ہے جیسے آگ سیاہی.....	کھو دیوے آگ جیسے سیاہی....	" "/"
"/۲	...........صورت وصال کی	..........صورت خیال کی	" "/"
"/۶	.....ہے وہاں بال	.....ہے تیرے بال	" "/"
"/۹	......آنکھ لگتے ہی	.....آنکھ کھلتے ہی	۱۹۳/۷ الف
"/۱۱	........عید کے دن پائے یار کا	.....عید کی شب پائے یار کا	" "/"
"/۱۳	......موتی پہ بھی زنگ.....	.....موتی پہ یہ زنگ......	۱۹۴/۷ ب
۴۲۶/۲	........سے اٹھیں گے شہید	........سے اٹھتے ہیں شہید	۱۹۵/۷ ،
"/۳	.......لئے تھے ترے.....	.....لئے ہیں ترے.......	" "/"
"/۷	اس ہاتھ کا چھلا جو مرے ہاتھ میں آیا	چھلا ترے کا مرے ہاتھ نہ آیا (کذا)	۱۹۷/۷ الف
"/۸	ہے ذبح کا تو قصد مگر سنگدل سے	جب ذبح کو آیا وہ مری سنگدلی دیکھ	"/" ،
"/۱۰	....سے دل پہ ذلت و خواری لگائیے	....سے دل بمنت و زاری لگائیے	"/" ب

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۲/۲۲۶	.... بازوے نازک	.... پنجۂ نازک	۷/۱۹۷ الف
"/"	ایسا بدن پہ زخم نہ کاری لگائیے	قبضۂ نہ پھل پہ تیغ کے بھاری لگائیے	۱۰/" "
۱۴/"	.... آفت نہ باغ میں	.... آفت نہ میری جاں	۱۱/" "
"/"	دامن میں سوسنی	لوٹی میں سوسنی	۱۳/" "
۴/۲۲۷	.... دل جو کبھی لاتا ہوں	.... دل کو جو لاتا ہوں	۱۱/" ب
۵/"	.... خیالی ہوں میں	.... خیالی ہوں ترا	۱۱/" "
"/"	کہ مرے پاس ہے اور	ہے مرے پاس ہی اور	۱۱/" "
۷/"	.... کلی آپ کھلی	.... کلی آج کھلی	۷/۱۹۸ الف
۸/"	کیوں نہ فربہ نظر آئے مجھے اس زلف	کیونکے فربہ نہ نظر آئے تری زلف	۱۰/" "
"/"	جونک کی طرح مرا خون پیے جاتی ہے	جوک سی یہ تو مرا خون ہی پی جاتی ہے	۱۱/" "
۱۶/"	کچھ تو مجرم ہیں ترے آتے ہیں جو شاہان دہر	بادشاہان جہاں آتے ہیں بن مجرم کی شکل	۷/۱۹۹ "
۱/۲۲۸	..... جو پھیرتے ہیں صنم دلی	.... جو تیرتے ہیں بتاں ولی ...	۶/" ب
۲/"	اڑا دے اپنے	اڑھالے اپنے	۱۱/" "
"/"	کہ آج اس قافلے میں قیس	کہ ساتھ اس قافلہ کے قیس	۱۰/" "
۳/"	..... ہے یہ مگر آتش	..... ہے لیک یہ آتش	۱۱/" "
۴/"	.... کچھ ان میں سیارے ہوتا	.... کچھ ان سے سیارے ہوتے	۷/۲۰۰ الف
۵/"	..... دشمن اپنی نیند کے تارے ہوتے	نیند کے دشمن مرے تارے ہوئے	۱۰/" "
۱۱/"	..... اسی زلف سیاہ	..... اسی جعد سیاہ	۷/۲۰۱ "
۱۲/"	...... آیا تھا	...... آتا تھا	۱۱/" "
۲/۲۲۹	روندا تمام اس کو مری	روندا اسے تمام مری	۷/۲۰۲ "
۳/"	.... ہے ہوا ساون کی	.... ہے حنا ساون کی	۱۱/" ب

غزل/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۰/۳۲	وہ آئے مصرکے میں تو صورت کو دیکھ کر	آئے تو مصرکے میں تو صورت کو تیری دیکھ	اول/۵۱۹
″/۱۱	دیکھیں جو ایک	دیکھے جو ایک	″/۵۲۰
″/۱۲	گلچیں کو چاہئے کہ جو توڑے چمن میں گل	کیا ہو دے باغباں جو تو گلشن سے چن کے گل	″/″
۱/۳۳	..... ہرگز منہ سے نہ کچھ کہا تھا	.... ہرگز یارو کہا نہ تھا کچھ	″/۵۲۴
″/۲	پوچھا جو اس سے میں نے کل....	پوچھا جو ہم نے اس سے کل....	″/۵۲۵
″/۳	.... اپنا ذرا رکھ دے	.... اپنا رکھا چاہیے	″/۵۲۶
″/۴	کوئی تو بتادو کہ مرا.........	کوئی مجھ کو بتادو وہ مرا......	″/۵۲۹
″/۵	ہم کب سے چمن..........	ہم کب سے کے چمن.........	″/″
″/″	.......گل ہے کدھر خار کدھر ہے	......گل کدھر اور خار کدھر ہے	″/″
″/۶	.........نہیں دے سکتے ہو یارو	.........نہیں دیتے ہو تو یارو	″/″
″/۷	دیکھا جو مجھے اس نے تو کل دیکھ کے بولا	دیکھا مجھے کل اس نے تو غیروں سے یہ بولا	″/″
″/″	جلدی کوئی لا دے مری.......	لاؤ بھی شتابی مری........	″/″
″/۸	برسوں نہ ملے تو بھی تو	برسوں نہ ملے اس سے تو.....	″/۵۳۰
″/۱۰	ترے چہرے سے ہنگام........	ترے چہرے کے ہنگام	″/۵۳۱
″/۱۱	......سکتے تو ہم کو یہ تو بتلادو	......سکتے ہو ہم کو یہ تو بتلاؤ	″/″
۱/۳۴	......کوئی تب کہ جب.....	......کوئی شب کہ جب.....	″/۵۳۲
″/۲	راہ چلتے کیا دو چار.........	راہ میں جاتے دو چار........	″/″
″/۳	پیچھے پھر کر دیکھتا ہوں بھاگتا ہوں آپ سے	پیچھے پھر پھر دیکھتا جاتا ہوں اور بھاگوں ہوں ہیں	″/″
″/۴	منہ چھپانے سے ترے یہاں اور صورت ہو گئی	منہ چھپاتے ہی ترے یاں اور ہی صورت ہو گئی	″/۵۳۳
″/۵	...... میں باقی ترے ہنگام وداع	...... میں پیاسے ترے ہنگام وداع	″/″
″/۶	شب تلک	جب تلک	″/″
″/۸	بند میں کنج قفس میں اس کو مدت ہو گئی	ہم کو اس کنج قفس میں رہتے مدت ہو گئی	″/۵۳۴

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۹/۳۴۱	ہائے کعبے سے.........	ہائے کعبہ سے...........	اوّل/۵۴۳
،،/،،	اس کو کیا جانے وہاں کس بت سے صحبت ہوگئی	اس کو واں کیا جانئے کس سے محبت ہوگئی	،،/،،
۱۱/،،	ہم کو کیا تھا اور بھلا پیار کس لئے	تم کو کیا تھا اور بھلا یار کس لئے	،،/،،
۱۲/،،	وہ جس دم ہاتھ اپنے قبضہ.....	وہ جس دم ہاتھ اپنا قبضہ.....	۵۴۶/،،
۱/۳۴۲	جس کے کوچے میں نہ قاصد نہ کبوتر پہنچے	جس گلی میں نہ صبا اور نہ کبوتر پہنچے	۵۴۷/،،
،،/،،	کیا مرے خاک کی طاقت.......	مشت خاک اپنی کی طاقت....	،،/،،
۲/،،	......اول ہی بڑی......	.....اول بھی بڑی......	۵۴۷/،،
۴/،،	کر سلوک اب تو گریباں سے لے دست جنوں	آگیا ہاتھ میں گر اب کے گریباں اپنا	۵۴۸/،،
،،/،،	چاک اک جھٹکے میں تا دامن.....	چاک وہ دیجئے کر تا دامن.....	،،/،،
۸/،،	........بولنا کیا رونا	........بولنا کیا ہنسنا	۵۴۹/،،
۹/،،	.....گھر سے نکلتا ہے بن ٹھن کے...	....گھر سے وہ نکلے ہے بن ٹھن....	،،/،،
،،/،،	پھر اور ہی اس دم تو کچھ......	اس وقت تو پھر اور ہی کچھ......	،،/،،
۱۰/،،	اے مصحفی ہجراں میں کیا دل کو اذیت ہے	....ہجراں بھی اک طرفہ اذیت ہے	،،/،،
۱۲/،،	دل گیسوؤں کی جانب کیونکر کھنچا نہ جائے	دل زلف کی طرف کو کیوں کر کھنچا نہ جائے	۵۵۳/،،
۱۳/،،	کوئی اُدھر کو اس کی......	کوئی اس طرف سے اس کی.....	،،/،،
۱۴/،،	رہنے دے تا ہو دل کو میرے ذرا تسلی	رہنے دے تا کہ دل کو ہو اک ذرا تسلی	،،/،،
۳/۳۴۳	شب فراق میں بچنا بشر کا ہے مشکل	نہ پلٹے تیغ تری سر سے تیرے عاشق کی	دوم/۳۱۶
۴/،،	.........وہ سوتا ہے	........وہ سویا ہے	،،/،،
،،/،،	کسی کے گرد جو وہ.........	کسو کے سر پہ جو وہ.......	،،/،،
۵/،،	رقیب دیتے ہیں مرنے کی میرے اس کو خبر	کریں ہیں غیر خبر اس کو میرے مرنے کی	۳۱۷/،،
،،/،،	کہ راستے ہی میں سے سن کر.........	کہ رستے ہی میں سے سن کر.....	،،/،،
۱۱/،،	.....کی محبت سے دل......	.....کی تمنا سے دل......	۸۱۵/،،

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۴۴۳/۱۱	ذرا لطفِ سخن میں ہے مزا	تو وہیں شعر و سخن کا مرے مزا....	اول/۵۷۵
"/۱۲	خزاں بہار ہوا س باغ کی ہوا....	ابھی زمانے کی لے دوستو ہوا	"/۵۷۶
"/۱۵	.......نہ ہو تاج زرِ نصیب کبھی	......نہ ہو ہم کو تاج زر روزی	"/۵۷۵
۴۴۴/۱	بلا سے پھیر لیں منہ اختر آسماں پھر جائے	غم اس کا کچھ نہیں گو مجھ سے اک جہاں پھر جائے	دوم/۳۱۸
"/"	خدا کرے کہ نہ ہم سے وہ مہرباں....	پہ یہ نہ ہو کہ مرا یار مہرباں....	"/"
"/۲	یقیں ہے راہ سے یاروں	تو راہ ہی میں سے یارو......	"/"
"/۳	......قبلے سے میرے منہ کی طرف	......قبلے سے تیرے منہ کی طرف	"/"
"/۴	وہی تو مرغ چمن میں ہے باغباں زیرک	ہے جائے رحم یہاں اس اسیر بے بس پر	"/"
"/"	قفس کو دیکھ کے جو سوئے آشیاں	قفس کو دیکھ کے جو اپنا آشیاں	"/"
"/۵	سموم نالۂ بلبل دکھائے کچھ جو اثر	سموم آہ مری رو کرے ادھر تو دہی	"/۳۱۹
"/"	گلوں کے چہرے پہ اک......	گلوں کے چہرے پہ اک......	"/"
"/۶	وہ در کو بند جو رکھتے ہیں یہ بھی شوخی ہے	تو در کو شوق سے رکھ بند پر نہ اتنا بھی	"/"
"/"	کہ آئے جو کوئی..........	کہ آوے جو کوئی.........	"/"
"/۸	گلی میں اس کی مجھے دیکھ کر یہ کہتے ہیں لوگ	گلی میں اس کی مجھے سب کہیں ہے آتا دیکھ	"/"
"/۹	زباں معرکہ آرا ہے مصحفی اپنی	ہزار بار میں جو رنگ اس سے کاٹے ہیں	"/"
"/"	...کو نہ ادب ہے نہ بلاؤں کا ہے ڈر	...کہ تیغ مطلق نہیں محبت کا شعور	"/۳۲۰
۴۴۵/۲	جا کر کہو یہ بات مرے یار....	جا کر کہے یہ حرف مرے....	اول/۵۴۶
"/۱۱	ٹکرا رہا ہے سر در و دیوار....	سر ٹے دے لیے ہے در و دیوار...	"/"
"/۲	عریاں تو ہو.........	ننگے تو ہو..........	"/"
"/"	تم کو گلے لگائے اگر.......	تم کو گلے لگائے اگر.......	"/"
"/۴	.......تم کو لگاتے ہو کیسی وار	.......تم کو لگاؤ نہ مہرباں	"/"
"/۱۲	ہے کس کے لئے یہ........	ہے کس لئے یہ.........	سوم/۴۹۰
"/"	کیا جانئے ہم کو کون........	کیا جانئے مجھ کو کون........	"/"

اورنگ زیب کے خطوط

(فارسی سے ترجمہ)

اورنگ زیب بہت اچھا ایڈمنسٹریٹر تھا، یہ اس کے خطوں سے ظاہر تھا بہت بڑا حکمراں تھا جس نے ہندستان کو اشوک اور اکبر سے بڑی اکائی دی۔

اورنگ زیب کے طبع شدہ مکتوبات، رقعات عالمگیری کے کئی ترجمے اردو میں میسر ہیں۔ ایک حنیف خاں ظفری کا ہے، ایک عبدالوحید خاں کا ہے، اور بھی رہوں گے۔ عبدالوحید خاں کا ترجمہ بوجوہ بہتر معلوم ہوا جو پیش خدمت ہے۔

ش۔ خ

۸۶ء

رُقّعاتِ عالمگیری اُردُو

یعنی

ابوالمظفّر محی الدّین محمد اورنگ زیب بہادر شہنشاہِ ہندوستان

کے

فارسی خطوط کا اردو ترجمہ

مترجمہ

ڈیم عبدالوحید خان اسلامیہ کالج

لاہور

قیمت فی جلد

آٹھ آنے (۸ر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس بادشاہ (خدا) کی تعریف بیان کرنے کے بعد جس کی سلطنت زوال اور تبدیلی سے محفوظ ہے۔ اور اس جہاں پناہ (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کا وصف لکھنے کے بعد جن کی غلامی کا حلقہ تمام دنیا کے فتح کرنے والے اور تخت کو رونق دینے والے خوش نصیب بادشاہوں کے کان کی زینت ہے۔ بات کی تہ کو پہنچنے والے عقلمندوں اور روشن دل شاعروں پر پوشیدہ نہ رہے۔ کہ اس کتاب میں جس کا نام رقعات عالمگیری یا کلمات طیبات (پاکیزہ باتیں) ہے۔ اور جو عادل و منصف بادشاہ ابوالمظفر محی الدین محمد اورنگ زیب بہادر بادشاہ ہندوستان (خدا اُن کی دلیل کو روشن کرے) کی تالیف ہے۔ جہاں عین پور خلافت (سب سے بڑا بیٹا - ولی عہد) اور فرزند سعادت توام[1] (سعادت مند بیٹا) بڑے شہزادہ سلطان محمد معظم المخاطب بہ شاہ عالم بہادر کی طرف اشارہ ہے۔ اور بعض جگہ دوسرے شہزادہ سلطان محمد اعظم شاہ بہادر کو بھی فرزند سعادت توام کہا گیا ہے۔ فرزند عالی جاہ سلطان محمد اعظم شاہ بہادر کا خاص لقب ہے۔ برادر نامہربان سے عالمگیر کا بڑا بھائی دارا شکوہ

[1] وہ بچہ جو سعادت کو ساتھ لے کر پیدا ہوا ہو ۔

مراد ہے۔ فرزند زادۂ عزیز اور فرزند زادۂ بہادر کے القاب شاہ عالم بہادر کے بڑے بیٹے محمد معز الدین اور سلطان محمد اعظم شاہ بہادر کے بڑے بیٹے محمد بیدار بخت بہادر کے لئے استعمال کئے گئے ہیں۔ فرزند زادۂ عظیم القدر سے شاہ عالم بہادر کا دوسرا بیٹا محمد عظیم الدین بہادر مراد ہے۔ عمدۃ الملک[1] ۔ مدار المہام[2] اور آں فدوی اسد خاں کی طرف اشارہ ہے۔ جو شائستہ خاں کی وفات کے بعد امیر الامرا کے خطاب سے سرفراز ہوا تھا۔ خان فیروز جنگ غازی الدین خاں بہادر فیروز جنگ اور نصرت جنگ ذوالفقار خاں بہادر نصرت جنگ کے خطابات کا اختصار ہے۔ میرزا بخشی سے میرزا صدر الدین محمد خاں صفوی ۔ میر آتش سے تربیت خاں اور حمید سے حمید الدین خاں بہادر مراد ہیں ۔

شروع میں وہ رقعات ہیں۔ جو بڑے شہزادہ سلطان محمد معظم شاہ عالم بہادر کے نام لکھے گئے ہیں ۔

[1] ملک کا بہتر آدمی ۔ [2] وہ شخص جس پر سلطنت کے اہم کاموں کا انحصار ہو ۔

رُقعہ (۱)

عین پور خلافت فرزند سعادت توام اللہ تعالیٰ تمہیں سلامت اور اپنی حفاظت میں رکھے چونکہ اعلیٰ حضرت فردوس مقام (شاہ جہاں) اپنے قدیم موروثی ملکوں یعنی بلخ ۔ بدخشاں ۔ خراساں اور ہرات کو فتح کرنے کا بہت زیادہ خیال رکھتے تھے۔ چنانچہ آپ نے اس طرف مراد بخش کی سپہ سالاری میں دو مرتبہ شاہی فوجیں روانہ کیں۔ اور ان علاقوں کا بہت سا حصہ فتح بھی ہوا۔ لیکن اس نامراد (مراد بخش) کی کم ہمتی کے باعث جو حضور کے بلائے بغیر وہاں سے چلا آیا۔ اور ان ممالک کے باشندوں اور سرداروں کی دلجوئی میں مصروف نہ ہوا۔ فتح کیا ہوا مقبوضہ علاقہ ہاتھ سے چلا گیا۔ یعنے محنت اور روپیہ ضائع ہو گیا۔ اسی لئے تو داناؤں نے کہا ہے۔ کہ نالائق بیٹے سے بیٹی اچھی ہے۔ اس مثال کے مطابق کہ ع اگر پدر نتواند پسر تمام کند۔ اگر باپ سے کوئی کام نہ ہو سکے۔ تو اسے بیٹا پورا کرتا ہے۔ اس

کی (میری) یہ خواہش ہے۔ سو اس کے سوا میں اور کیا تدبیر کر سکتا ہوں۔ کہ اعلیٰ حضرت کے پوتے کو (تمہیں) ایک آراستہ فوج اور مناسب سامان دے کر اس طرف روانہ کروں۔ حضور کی تاکیدوں کے باوجود تم نے ابھی تک قندھار ہی فتح نہیں کیا اس مہم کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہمارا کام تمہارے ہاتھوں انجام نہیں پائیگا۔ اپنے آپ کو پہچاننے والا سب سے بڑا پہچاننے والا ہوتا ہے ۔ یہ بے حقیقت ہستی خود ایک چھپ جانے والے سورج کی طرح ہے۔ مذکورہ علاقہ ہاتھ آئے تو کیا اور نہ آئے تو کیا۔ تم اپنی فکر کرو۔ کہ اس دنیا میں اپنے ہم چشموں کو اور آخرت میں حضرتِ حق تعالیٰ اور حضرتِ اعلیٰ (اپنے دادا) کو کیا منہ دکھاؤ گے ۔

رُقعہ (۲)

فرزند سعادت توام محمد معظم اللہ تعالیٰ تمہیں سلامت اور اپنی حفاظت میں رکھے ۔

ایک بے غرض آدمی کی عرضداشت سے معلوم ہُوا۔ کہ تم نے اِس سال ایرانیوں کی طرح۔ نہایت دھوم دھام سے جشن نوروزی منایا ہے۔ خدا کے فضل و کرم سے تمہارے عقائد درست ہیں۔ پس تم نے یہ تازہ بدعت کس سے سیکھی ہے؟ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اُس عرب نے جو سیّد کہلاتا ہے (ع) بدنام کنندہ نکو نامے چند۔ اور چند نیک ناموں کو بدنام کرنے والا ہے۔ اِس قسم کی تعلیم دی ہوگی بہرحال چونکہ یہ دن آتش پرستوں کی عید۔ اور ہندوستان کے ہندوؤں کے نزدیک بکرماجیت کے جلوس کا دن اور ہندی سمبت کی ابتدا کا ہے۔ اس لئے یہ آج سے نہ منایا جائے۔ اور اپنی جہالت کا اظہار نہ کیا جائے۔ شعر۔

گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو از شما یک تن نہ شد اسرار جو

میں نے کہتے کہتے بہت کچھ کہہ ڈالا۔ مگر تم میں سے کوئی بھی رمز شناس نہ ہُوا۔ استغفراللہ ربّی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ مَیں اللہ تعالیٰ سے جو میرا پروردگار ہے۔ تمام گناہوں کی معافی مانگتا ہُوا اُن کی طرف واپس آتا ہوں +

رُقعہ ۳

مہین پور سلطنت! چوتھے بیٹے کا منصب بڑھانے کے لئے جس سے تمہیں بہت محبت ہے۔ جو عرضداشت تم نے لکھی تھی۔ وہ میں نے پڑھی۔ چھوٹے کا مرتبہ بڑے سے زیادہ کر دینا مستحسن نہیں اور زیادہ عجیب بات یہ ہے۔ کہ جو فرزند اپنے عمر کی خبر نہیں رکھتا۔ اُسے بیٹے کے منصب کی ترقی کا خیال کس طرح آ گیا۔ بہرحال (ع) عمرت دراز باد۔ کہ ایں ہم غنیمت است۔ تمہاری عمر لمبی ہو۔ کہ یہ بھی غنیمت ہے۔ تمہاری دلجمعی کے لئے کسی اور پہلو سے اِس کی ترقی کر دی جائیگی +

رُقعہ ۴

مہین پور خلافت! معلوم ہُوا ہے۔ کہ کم فوج اور زیادہ تنخواہ والے ملازموں کی نگہداشت کرتے ہو۔ ظاہرا تم نے قندھار کا ارادہ کیا ہے۔ خدا تمہیں اِس کی توفیق دے۔ لیکن تم نے اِس

وقت دارالسلطنت لاہور میں آنے کی جو درخواست کی ہے۔ اس کی وجہ معلوم نہ ہُوئی۔ ہم نے ناصر خاں کے منصب میں سے پانسو کم۔ اور اُس ہندو مشیر کو نوکری سے برطرف کر دیا (ع) از ماست ہمہ فساد باقی۔ تمام فساد کی جڑ ہمیں ہیں +

رُقعہ ۵

مہین پور خلافت! عقل مند اور خوش اخلاق ہونے کے باوجود تم نے فتح اللہ خاں کو کیوں ناراض کر دیا۔ ہم شہزادگی کے زمانے میں اُمراء سے ایسا سلوک کرتے تھے۔ کہ سب خوش تھے۔ اور سامنے اور پیٹھ پیچھے دل سے تعریف کرتے تھے۔ بلکہ برادر نامہربان کے با اختیار ہونے کے باوجود بعض آدمی اُس کا ساتھ چھوڑ کر ہم سے آ ملے تھے۔ اور جن لوگوں نے برادر نامہربان کے اشارے سے ناشائستہ حرکتیں کرکے گستاخی کے کلمات استعمال کئے تھے۔ ہم نے صرف چشم پوشی اور بُردباری

کے تازیانے سے اُن کی تنبیہ کی۔ اور اُنہوں نے انصاف سے کام لے کر ہماری عالی حوصلگی کا اقرار کیا۔ یہاں تک کہ اعلیٰ حضرت (شاہ جہاں) کے گرامی و پاکیزہ دل پر بھی ہماری سرداری اور بہادری کا نقش بیٹھ گیا۔ اور اِس کمزور چیونٹی کے (ہمارے) بازوؤں کے زور سے کارنامے نمایاں انجام پائے۔ تم نے فتح اللہ خاں جیسے شخص کو ناراض کرکے ایک ایسے جفاکش بہادر سپاہی کا دل توڑ دیا۔ جو تمہارے بہت کام آتا۔ فرد۔

گر صد ہزار لعل و گہرے دہی چہ سود
دل را شکستۂ نہ کہ گوہر شکستۂ

اگر تم ایک لاکھ لعل و گوہر بھی دے دو۔ تو کیا فائدہ۔ تم نے ایک دل توڑا ہے۔ نہ کہ گوہر۔ خیر جو ہُوا سو ہُوا۔ اب بھی اگر تم اُس کی دلجوئی کرو۔ تو بہتر اور دُرستی کار کے لئے مفید تر ہے۔ شعر

نصیحتے کنمت بشنو و بہانہ مگیر کہ ہرچہ ناصح مشفق بگویدت بپذیر

میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں۔ سُنو اور بہانہ تلاش نہ کرو۔ جو کچھ مہربان نصیحت کرنے والا کہے۔ اسے قبول کرو +

آئندہ تمہاری مرضی۔ اُس شخص پر سلامتی ہو۔ جو سیدھے راستے پر چلا ٭

رُقعہ ۶

فرزند سعادت توام محمد معظم۔ اللہ تعالیٰ تمہیں سلامت اور اپنی حفاظت میں رکھے۔

ایک تحریر سے معلوم ہُوا۔ کہ تم کیسری چیرہ سر پر باندھے اور علوان کا کُرتا پہنے دربار میں بیٹھتے ہو۔ عُمر شریف چھیالیس سال کی۔ اِس ڈاڑھی مُونچھ پر یہ ناز ٭

رُقعہ ۷

معین پور خلافت! مُنعم خاں دربار سے رُخصت ہُوا۔ تاکہ جلد تمہارے پاس پہنچ کر وہ پیغام جو میں نے اُسے دیا ہے۔ تم تک پہنچائے۔ مجھے اپنے آپ کی خبر نہیں۔ کہ کون ہوں اور کہاں جاتا ہوں اور اس گُناہ گار خطا کار کے (میرے) سر پر کیا

گزرے گی۔ اب میں سب سے رُخصت ہوتا ہُوں اور سب کو خدا کے سپرد کرتا ہُوں ٭

نامور اور کامیاب بیٹوں کو چاہئے۔ کہ ایک دُوسرے کی مخالفت نہ کریں۔ اور بندگانِ خدا کے گوشت و خون کو جائز نہ رکھیں۔ جو کچھ نظر آ رہا ہے۔ اِس سے واضح ہوتا ہے۔ کہ ایک عجیب ہنگامہ برپا ہونے والا ہے۔ دلوں کو بدل دینے والا خدا ریاست و حکومت کے راستے پر قدم رکھنے والوں کو یہ توفیق عطا کرے۔ کہ وہ اِس مخلوقات کی حفاظت و نگہداشت کریں جو خالق کی عجیب و غریب امانت اُن کے سپرد ہو چکی ہے ٭

شہزادہ محمد اعظم شاہ بہادر کے نام

رقعہ ۸

فرزند عالی جاہ! تم نے اِس مرتبہ ہمارے لئے جو فراخ قدم گھوڑا بھیجا ہے۔ ہم اُس کی سواری سے بہت خوش ہوئے۔ اِس سے اُس جواں بخت بیٹے کی (تمہاری) شہسواریاں یاد آتی ہیں۔ جو اُس

(تم) نے اپنے بُوڑھے باپ کے (میرے) ساتھ کی ہیں۔ ہم نے نہایت خوشی سے اِس کا نام خوش خرام[1] رکھا ہے۔ چونکہ تم ہر چیز کے مطابق نام تجویز کرنے میں پُوری پُوری مہارت رکھتے ہو اِس لئے تم ہمارے خاصے کے گھوڑوں میں سے جن کی فہرست رنگ و نسل کے اعتبار سے داروغۂ اصطبل کی طرف سے تمہیں پہنچے گی۔ ہر ایک کے لئے نام تجویز کرکے لکھ بھیجنا ٭

رُقعہ ۹

فرزند عالی جاہ! تمہاری بھیجی ہوئی آموں کی ڈالی تمہارے بوڑھے باپ (میں) نے مزے لے لے کر کھائی۔ تم نے گمنام آموں کے نام تجویز کرنے کی درخواست کی ہے۔ جب تم خود طبع سلیم رکھتے ہو تو بُوڑھے باپ کو کیوں تکلیف دیتے ہو۔ بہر حال اُن کے نام "سدھارس" اور "رسنا بلاس" رکھ دیئے گئے ٭

رُقعہ ١٠

فرزندِ عالی جاہ! تمہاری بریانی کھچڑی[1] کا مزہ سردیوں میں یاد آتا ہے۔ واللہ اسلام خاں کی قبولی اس کو نہیں پہنچتی۔ میں چاہتا تھا۔ کہ بریانی پکانے والے سلیمان کو تم سے لے لوں۔ لیکن محبت پدری اِس پر رضامند نہ ہوئی۔ اگر اس کا کوئی شاگرد اس فن میں مہارت رکھتا ہو۔ تو بھیج دو۔ ورنہ تمہیں مبارک رہے وہ دن۔ کہ تم آؤ کھاؤ اور ہمیں کھلاؤ۔ شعر

خوشا وقتے و خرم روزگارے کہ یارے برخورد از وصل یارے

وہ وقت کیسا اچھا اور وہ زمانہ کیسا خوشگوار ہے جب دو دوست ایک دوسرے کی ملاقات کا لطف اُٹھائیں۔ شعر

ہوس از سرم یک سر مو نہ رفت سیاہی ز مو رفت و از رُو نہ رفت

میرے سر سے بال برابر بھی ہوس کا سودا نہیں گیا۔ سیاہی بالوں سے تو چلی گئی۔ مگر مُنہ سے نہ گئی۔

[1] ایک قسم کا پُر گوشت پلاؤ۔ جو چاول اور چنے کی دال ملا کر پکایا جاتا ہے ٭

میں بوڑھا ہونے پر بھی ہوا و ہوس کا بندہ بنا رہا +

رُقعہ (۱۱)

فرزند عالی جاہ! خدا کا شکر ہے۔ کہ فرزند زادۂ بہادر خوب نکلا۔ اُس کی سلطنت کا کام روز بروز ترقی پر ہے۔ اب اِس کی پرورش سے غافل نہیں ہونا چاہئے +

مہم منیتی کے پیش آنے اور جاٹوں کو تنبیہ کرنے کی صورت میں مالوہ کا صوبہ فرزند زادۂ بہادر کے نام بحال رہیگا۔ حکم صادر کیا جاتا ہے۔کہ دو منتخب راجپوتوں میں سے راجہ بشن سنگھ کچھواہہ کو اپنے ساتھ رکھے۔اِس مہم کا مطلوبہ جنگی سامان۔ یعنی توپ خانہ وغیرہ اکبرآباد کے قلعہ دار سے لے لے۔ اور نربدہ کی اِس طرف والد بزرگوار سے لے کر براہ راست اسلام آباد عرف متھرا میں پہنچ جائے +

رُقعہ ۱۲

فرزند سعادت توام عالی جاہ! اعلیٰ حضرت (شاہ جہاں) فرمایا کرتے تھے۔کہ شکار بیکاروں کا کام ہے۔ انسان اگر عاقبت کے کاموں میں مصروف نہیں رہ سکتا۔ تو دُنیا کے کام سنوارنے میں کیا بُرائی ہے۔ کیونکہ الدنیا مزرعۃ الآخرۃ۔ دُنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ خود بدولت بہ نفسِ نفیس چار گھڑی رات رہے خواب گاہ سے باہر آ کر توفیق کے آبشار سے وضو کرتے۔ (توفیقِ الٰہی حاصل کرتے) اور ورد و وظیفہ میں مشغول ہو جاتے تھے۔ صبح صادق سے پہلے نماز کی اذان کے بعد فضلاء کی کی جماعت کے ساتھ صبح کی نماز پڑھ کر درشن کے جھروکے میں تشریف لے آتے تھے۔ اور درشن کرنے والوں کو فیض سے بھرے ہوئے دیدار کی سعادت سے مشرف فرما کر چار گھڑی دن چڑھے دیوانِ عام لگایا کرتے تھے۔ اِس مجلس میں تمام چھوٹے بڑے منصب دار حاضر ہو کر مجرا بجا لاتے اور دیوانِ اعلیٰ اور میر بخشی اہلِ خدمات کی تجویز

اور صوبوں کے کروڑیوں۔ امینوں۔ فوجداروں اور ناظموں کی جاں فشانی اور حسنِ خدمات کے واقعات عرض کرکے ہر شخص کی اُمید کا دامن مراد کے پھولوں سے بھر دیتے اور اوروں کی مدد و دلجوئی کرتے تھے +

پھر خاصہ کے گھوڑوں اور ہاتھیوں کے معمولی ملاحظہ کے بعد ایک پہر دو گھڑی دن چڑھے دیوانِ عام سے دیوانِ خاص کو رونق بخشتے تھے۔اِس مقام پر عالی مرتبہ بخشی نئے منصب یافتوں کے حالات عرض کرکے نظرِ ثانی کا حکم لیتے۔ اور ہر صُوبے کے واقعات و حالات کا خلاصہ بیان کرکے ہر معاملے کے مطابق حکم صادر کرنے کے لئے بادشاہ کا فیصلہ کُن فرمان حاصل کرتے تھے۔ تقریباً دوپہر تک یہ معاملات پیش رہتے تھے۔ اِس کے بعد خاصہ کے کھانے کی طرف جو حلال کی کمائی سے تیار ہوتا تھا۔ متوجہ ہو کر جسم کی مضبوطی۔ اور عبادت و انصاف کی قوّت حاصل کرنے کے لئے اس میں سے تھوڑا سا نوش جاں فرماتے۔ اور وظیفہ خواروں اور روزینہ داروں کے کھانے پینے کے

متعلق جن میں سے اکثر عالم۔ فاضل۔ طالب علم۔ مسکین۔ غریب۔ یتیم۔ بیکس اور بے یار و مددگار ہوتے تھے۔ اور اکثروں کو اعلیٰ حضرت پہچانتے تھے۔ دریافت کرکے خاص خواب گاہ میں تشریف لے جاتے تھے +

وہاں کچھ دیر تک آپ آرام فرماتے تھے۔ مگر دل ہر وقت بیدار رہتا تھا۔ پھر دو پہر چار گھڑی دن گئے خواب گاہ سے باہر آ کر وضو کرتے۔ اور نماز خانے میں قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول ہو جاتے تھے۔ ظہر کی نماز پڑھنے کے بعد وظیفہ کرتے۔ اور تسبیح ہاتھ میں لئے ہوئے اسد بُرج میں آ کر بیٹھ جاتے تھے۔ دیوانِ اعلیٰ وہاں حاضر ہوتا۔ اور مالی و مُلکی معاملات عرض کرکے اکثر کاغذات پر اعلیٰ حضرت کے دستخط کراتا +

چار گھڑی دن رہے آپ پھر دیوانِ عام لگاتے تھے۔ اِس وقت بخشی اور دیوانِ خانگی نئے نئے منصب یافتوں اور جاگیر کے طلب گاروں کو حضور کے سامنے پیش کرتے تھے۔ اور اعلیٰ حضرت پورے غور کے ساتھ ہر شخص کی قابلیت۔ ذاتی جوہر۔ اور خاندانی حالات کی تفتیش کرکے منصب اور جاگیر کی تنخواہ

مقرر کرنے کا حکم صادر فرماتے تھے +

شام کے بعد دیوانِ عام سے اٹھ کر مغرب کی نماز پڑھتے اور خاص خلوت خانے میں تشریف لے جاتے تھے۔ وہاں شیریں زبان مؤرخ۔ فصیح بیان قصہ خواں۔ خوش الحان قوّال اور جہاں گرد سیّاح حاضر ہوتے تھے۔ پردے کے اندر عورتیں۔ اور باہر مرد۔ ہر شخص حضور کے مذاق کے مطابق بزرگوں اور بادشاہوں کے قدیم حالات بیان اور ملکوں اور شہروں کے عجیب و غریب تحفے پیش کیا کرتا۔ غرض اعلیٰ حضرت آدھی رات تک اپنے شب و روز کے اوقات کو اس طریق پر تقسیم فرما کر زندگی اور حکومت کی داد دیتے تھے +

چونکہ ہمیں تم سے دلی پیار اور محبت ہے۔ نہ کہ جھوٹی اور بناوٹی۔ اس لئے جو کچھ ہمیں مناسب معلوم ہوا۔ اور تم جیسے فرزندِ ارجمند کے حق میں زیبا نظر آیا۔ وہ ہم نے بے اختیار لکھ دیا۔ اور اس سے تمہیں مطلع کر دیا۔ اس وقت جو کچھ ہمیں یاد آیا۔ ہم نے قلمبند کر دیا۔ معاف رکھنا +

رقعہ ۱۳

فرزندِ عالی جاہ محمد اعظم۔ اللہ تعالیٰ تمہیں سلامت اور اپنی حفاظت میں رکھے۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ تم سواری کے وقت گھوڑے کو بہت تیز دوڑاتے ہو۔ چنانچہ تمہارا چتر بردار سید گرا اور گرتے ہی مر گیا۔ تم نے ایک مدت تک میرے پاس رہ کر سواری کے طریقوں میں مہارت حاصل کی ہے۔ پھر تم نے اس کے خلاف کیوں کیا؟ **فرد**

آہستہ خرام بلکہ مخرام　　زیر قدمت ہزار جان است

آہستہ چل۔ بلکہ نہ چل۔ کیونکہ تیرے پاؤں کے نیچے ہزار جانیں ہیں +

رقعہ ۱۴

فرزندِ سعادت توام محمد اعظم۔ اللہ تعالیٰ تمہیں سلامت اور اپنی حفاظت میں رکھے۔

کوڑہ کا چکلہ دار حسن بیگ ابتک معزول نہیں ہوا

اور وہاں کی رعایا واویلا کرتی اور پتھروں سے سر پھوڑتی ہوئی کہہ رہی ہے۔ کہ (ع)

اگر تو نمی ندہی داد روزِ دادے ہست

اگر تو انصاف نہیں کرتا۔ تو کیا ہوا۔ آخر انصاف کا ایک دن آئیگا۔ اصلی محاسب (اعمال لکھنے والے فرشتے) حاکموں کے ظلم کو ہمارے اور تمہارے نام لکھ رہے ہیں۔ اعمال کی سزا یعنی آخرت کو حق جان کر وہاں کے باشندوں کی داد رسی کرو۔ ورنہ جاگیر بدل دی جائیگی اور تمہیں اس کا بدلہ ملے گا +

رقعہ ۱۵

فرزندِ عالی جاہ! معلوم ہوتا ہے۔ کہ تمہارا دیوانِ خاص مصطفیٰ قلی بیگ اپنے فرائض نہایت احتیاط اور دور اندیشی کے ساتھ انجام دیتا ہے۔ غنیمت ہے۔ اگر تم لکھو۔ تو اس کے منصب میں اضافہ کرکے اسے خانی کا خطاب دے دیا جائے اچھے آدمی خالص سونے کا حکم رکھتے ہیں (بہت

کمیاب اور بیش بہا ہیں) **شعر**

آنچہ ما جستیم و کم دیدیم و بسیار است و نیست

نیست جز انساں دریں عالم کہ بسیار است و نیست

جس چیز کی ہم نے بہت تلاش کی۔ اور کم پائی یعنی جو بہت ہے۔ اور نہیں ہے۔ وہ اس جہان میں انسان کے سوا اور کوئی چیز نہیں ہے۔ جو بہت ہے اور نہیں ہے +

ایک روز سعد اللہ خاں ورد و وظیفہ سے فارغ ہونے کے بعد دیر تک دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے رہا۔ یہ دیکھ کر ایک گستاخ مصاحب نے پوچھا۔ کہ اب کیا آرزو باقی ہے؟ اس نے کہا اچھے آدمی کی ضرورت ہے! واللہ اس نے خوب بات کہی۔ اگرچہ انسان میں دیانت و امانت کا جوہر فطری اور خدا داد ہوتا ہے۔ لیکن اس میں آقا کی ہمت و انصاف کو بھی دخل ہے۔ اور اس کا فرض ہے۔ کہ اپنے ملازم کو خوش حال اور روزی کی طرف سے فارغ البال رکھے۔ تاکہ دنیا کی ضروریات اس کے اعتقاد میں خلل انداز ہوں۔ (ع) کہ مزدورِ خوش دل کند کار بیش

کیونکہ خوش دل مزدور زیادہ کام کرتا ہے ⁺

رقعہ ۱۶

فرزند عالی جاہ! تم نے نصرت جنگ کے لئے ماہی[1] مراتب کی درخواست کی ہے۔ اگرچہ قاعدہ نہیں۔ کہ شش ہزاری سے کم منصب رکھنے والے شخص کو ماہی مراتب مرحمت کیا جائے۔ لیکن چونکہ اُس کے ہاتھ سے دو کارہائے نمایاں ظہور میں آئے ہیں اور اِس کے علاوہ تمہاری دلجوئی بھی پیش نظر ہے لہذا ہم نے منظوری دے دی۔ جو ماہی مراتب وہ وہاں سے لایا ہے۔ اُن میں سے ایک لے لے۔ اور اِس بڑی بخشش کے لئے جو اس کے مرتبے سے بالاتر ہے۔ شکر بجا لائے ⁂

[1] مغلوں کے زمانے میں ایک امتیازی نشان تھا

رقعہ ۱۷

فرزند عالی جاہ! میر خان جو تمہارے حصۂ سپاہ کے اضلاع کا پیش کار ہے۔ سکرہ کے پرگنہ کو واگزار کر کے اس کے عوض اور جاگیر چاہتا ہے۔ ہمارے حضور میں تنخواہ کی قلت اور طلب گاروں کی کثرت ہے۔ یہاں سے تھوڑا بہت جو کچھ ہوتا ہے۔ برابر تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ عوض لینا ممکن نہیں۔ تم لکھو کہ دوسری جاگیر کی بقایا رقم اسے دے دی جائے ⁂

رقعہ ۱۸

فرزندِ سعادت توام محمد اعظم۔ اللہ تعالی تمہیں سلامت اور اپنی حفاظت میں رکھے ⁂

صوبۂ مالوہ کے واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ پہاڑ سنگھ بد باطن جس نے غرور و تکبر کے نشے میں چور ہو کر شور و فساد برپا کیا تھا۔ اور جو فتنہ انگیزی کی جڑ تھا۔ اس عالی قدر۔ اور

اقبال فرزند کے (تمہارے) دیوان کے نائب تلوک چند کے ہاتھ سے مارا گیا۔ اور جہنم واصل ہو گیا۔ ہر حال میں اللہ تعالی کا شکر ہے۔ شعر

اے خدا قربانِ احسانت شوم   ایں چہ احسانست قربانت شوم

اے خدا۔ میں تیرے احسان کے قربان جاؤں۔ یہ کتنا بڑا احسان ہے۔ میں تجھ پر فدا ہو جاؤں

اصل میں اِس واقعہ کا ظہور تمہارے فیضِ تربیت کا نتیجہ ہے۔ جو نوکروں کی دلجوئی کر کے انہیں سلطنت کے عمدہ کاموں میں مصروف رکھتے ہو اِس وجہ سے کہ خالی مبارک باد زبان پر نہ آئے ہم تمہیں موتیوں کی مالا جس کی قیمت پچاس ہزار ہے۔ مرحمت کرتے ہیں۔ چونکہ تلوک چند نے یہ ضرب المثل سچ کر دکھائی ہے۔ کہ گویا چڑیا نے بہادری سے کام لے کر باز کو مار ڈالا۔ اِس لئے ہم اسے پانصدی ذات اور دو صد سوار کا منصب۔ رائے کا خطاب اور خلعت۔ شمشیر۔ اور گھوڑا بطور انعام عطا کرتے ہیں۔ تم بھی اِس کے مرتبے میں ایسا مناسب اضافہ کرو۔ جو اُسے اپنے ہم چشموں میں ممتاز بنا دے۔ واجب ہے۔ کہ تم

اس پر تحسین و آفرین کے پھول برسا کر اُسے صوبے کی نیابت پر مستقل کر دو۔ تاکہ دوسرے نوکروں کے دل میں حسنِ خدمت کا جذبہ اور نتیجے کی اُمید زیادہ ہو ⁺

رقعہ ۱۹

فرزندِ عالی جاہ۔ اللہ تمہیں سلامت رکھے۔

سورٹھ کی فوجداری فتح جنگ خان بابی سے چھین کر اپنے دیوان خانہ کے داروغہ کے بھائی کو دینا ثابت شیشے کو اپنے ہاتھ سے توڑنا ہے۔ بابی قوم صوبۂ گجرات میں مدتوں سے ممتاز۔ اور سپاہ گری میں مشہور ہے۔ اس صوبے کی فوجداری کے عہدے اُن کے سوا دوسروں کو دینا عقل سے بعید ہے۔ سورٹھ ایسی جگہ ہے۔ جہاں حسن علی خان پسر الہ وردی خان اور صف شکن خان جیسے پنج ہزاری فوجدار رہے ہیں۔ اور وہاں کے بندوبست کے فرائض سے عہدہ برآ ہوئے ہیں۔ اگر تمہارے پیش کار شجاعت خان مرحوم کے نقشِ قدم

پر چہیں۔ تو خوب ہے ورنہ یہ گجرات کا صوبہ ہے۔ خدا نخواستہ اگر سررشتۂ عمل ایک دو جگہ بھی الجھ گیا۔ تو اُس کے سُلجھانے کے لئے ایک مدت درکار ہوگی۔ آئندہ آپ مختار ہیں۔ شعر

من نگویم کہ ایں مکن آں کن   مصلحت بین دکار آساں کن

میں نہیں کہتا۔ کہ تم یہ کرو اور وہ کرو۔ ہاں مصلحت دیکھو۔ اور کام کو آسان کرو۔

عاقبت بخیر ہو +

رُقعہ ۲۰

فرزندِ عالی جاہ! جاسوسوں کی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ بہادر پور سے خجستہ بُنیاد تک شاہراہ خطرے سے خالی نہیں۔ ڈاکو بیوپاریوں۔ اور مسافروں کا مال لُوٹ لیتے ہیں۔ اور لوگ امن و امان کے ساتھ آمد و رفت نہیں کر سکتے۔ جب ہمارے اور تمہارے لشکروں کے قُرب میں یہ حالت ہے۔ تو دُور و دراز راستوں کی کیفیت تو سخت افسوسناک ہوگی +

معلوم ہوتا ہے۔ کہ مُخبر تمہیں معتبر خبریں نہیں بھیجتے۔ چونکہ غفلت و بے پروائی حکومت و جہانبانی کے اصول کے خلاف ہے۔ اس لئے تم تنبیہ سے کام لے کر نئے محرر مقرر کرو۔ اور پہلے عملے کو سزا دو اور ایک ہوشیار فوج مقرر کرکے ان فتنہ پردازوں کی پوری طرح بیخ کنی کرو۔ اور شاہراہ کو ڈاکوؤں کی جماعت سے پاک کر دو۔ بدنظمی کی یہ لعنت کب تک گوارا ہو سکتی ہے۔ شعر

من نے گویم زیاں کن یا بفکرِ سود باش

اے ز فرصت بے خبر در ہرچہ باشی زود باش

میں نہیں کہتا۔ کہ تُو نقصان کر۔ یا فائدے کی فکر میں رہ۔ مگر اے فرصت سے بے خبر! جو کچھ تجھے کرنا ہے۔ جلد کر۔ دعا +

رُقعہ ۲۱

فرزندِ ارجمند عالی جاہ! چینی کا سفید خوبصورت آبخورہ جو اب باوجود تلاش کے دستیاب نہیں ہوتا۔ ہمارے پاس بطور نذر آیا تھا۔ اس ضمن

میں کجاوہ کی کُرسی بھی نظر سے گزری۔ ہم نے یہ چیزیں اس فرزندِ دلبند کے (تمہارے) لئے بھیج دیں۔ تم ان دونوں عطیوں کا شکریہ ادا کرو۔ اور آموں کی ڈالی بھیج کر نقصان کی تلافی میں کوشش کرو +

رُقعہ ۲۲

فرزندِ عالی جاہ! ہمیں یاد پڑتا ہے۔ کہ ایک روز ہم میاں عبداللطیف قدس سرہ الشریف (ان کا بزرگ بھید پاک ہو) کی خدمت میں گئے۔ اور گفتگو کے دوران میں ہم نے کہا۔ کہ "اگر اجازت ہو۔ تو ٹھرکرن کے آس پاس کے چند گاؤں خانقاہ کے خرچ کے لئے مقرر کر دیئے جائیں"۔ اس پر انہوں نے اپنی زبان صدق بیان سے فرمایا۔ شعر

شاہ ما را دہ دہد منت دہد   رازقِ ما رزق بے منت دہد

بادشاہ ہمیں گاؤں دے کر ہمارے سر پر احسان رکھتا ہے۔ لیکن ہمارا رازق ہمیں بغیر احسان کے رزق دیتا ہے۔ ہم نے کہا۔ ایسا ہی ہے۔

لیکن فقیروں اور اللہ والوں کی خدمت کرنا دُنیوی خیر و برکت اپنے آرام اور زیادہ نعمت و دولت کی دُعا کے حصُول کے لئے ہے۔ نہ کہ حرص اور احسان کے لئے۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ اگر واقعی تمہارا ارادہ پختہ اور نیت نیک ہے۔ تو ہم رعایا کے حصّے میں سے نصف غلہ لے لیں گے بلکہ جفاکش مظلوموں کے لئے اس سے زیادہ چھوڑ دیں گے۔ اور تم خدا پر بھروسہ رکھنے والے گوشہ نشینوں کے لئے جو زبانِ سوال بند کرکے بیابانوں اور ویران جنگلوں میں رہتے ہیں۔ دائمی وظیفہ مقرر کرو۔ اور مظلوموں کی اس طرح داد رسی کرو۔ کہ کسی کا حق ضائع نہ ہو۔ اور طاقت ور کمزوروں کو تنگ نہ کر سکیں +

دولت و نعمت کی زیادتی ملاحظہ کرو۔ چونکہ کوڑہ کے باشندوں کی نالش کے موقع پر یہ نقل یاد آئی۔ جو بے اختیار تمہیں لکھ دی گئی۔ دعا +

رقعہ ۲۳

فرزند عالی جاہ! تم نے توپ خانہ اور دیوان خانہ کے داروغہ کو احمد آباد کے نواح کا فوجدار مقرر کیا ہے۔ اور اُس نے تھانے اپنے رشتہ داروں اور رشوت خوار عزیزوں کے سپرد کردئے ہیں۔ داروغہ مذکور کے خلاف نالش کرنے والے تمہاری عدالت میں بار نہیں پاتے۔ اور رشوت خواروں کی ایک جماعت اُس کے داماد کے ساتھ شریک ہو کر لوگوں کو تنگ کرتی ہے۔ حیران ہوں۔کہ جزائے اعمال کے وقت ہم کیا جواب دیں گے۔ حق سبحانہ و تعالیٰ منصف ہے۔ اگر ہم ظالم کو حاکم بنائیں۔ تو ہر وہ عذاب جو اس ظالم کے باعث ہم پر نازل ہو۔ انصاف ہے۔ اور ہم اس کے سزاوار ہیں۔ کیونکہ ظالم کو اختیار دینا اور فریادی کی فریاد نہ سُننا گویا ظلم کو روا رکھنا ہے۔

شعر

گندم از گندم بروید جَو ز جَو ۔۔۔ از مکافاتِ عمل غافل مشو

گیہوں سے گیہوں اُگتا ہے۔ اور جَو سے جَو۔ عملوں کے

بدلے سے غافل نہ ہو +

رقعہ ۲۴

فرزند عالی جاہ! بیچاری نادرہ بانو جیسی بڑھیا کب تک تباہ حال اور محروم رہیگی؟ وہ ہم پر اور تم پر حق رکھتی ہے۔ اُس کے نواسوں نے جو کچھ کیا۔ اُس کا نتیجہ دیکھ لیا۔ حق تلفی کسی حالت میں بھی نہیں کرنی چاہیئے +

تمہیں یاد ہوگا۔کہ جس روز فتح جنگ خاں کے ہاتھی نے تم پر حملہ کیا تھا۔ میر مدھو نے کس طرح بہادری سے کام لے کر ہاتھی کو شوخی سے باز رکھا۔ اور ہماری عنایت کا خلعت نہ لیا بلکہ اُس نے کہا۔کہ میں نے غلامی کا حق ادا کیا ہے۔ اُجرت کس طرح لوں۔ خدا کے لئے اور ہماری خاطر سے سینے کو پُرانے کینہ سے خالی کر دو۔ اور اِس بڑھیا پر جس کا تمہارے سوا اور کوئی نہیں ہے۔ مہربانی کرو۔ شعر

قدیمانِ خود را بیفزائے قدر ۔۔۔ کہ ہرگز نیاید ز پروردہ غدر

اپنے قدیم غلاموں کی عزت بڑھا۔کیونکہ گھر کا پالا ہُوا کبھی بے وفائی نہیں کرتا +

رقعہ ۲۵

فرزندِ عالی جاہ! اعتماد خاں کی تحریر کوئی وحی نہیں۔کہ خواہ مخواہ اُس پر عمل کیا جائے تحقیق کے بعد جو لازم ہوگا۔ حکم دے دیا جائیگا

رقعہ ۲۶

فرزندِ عالی جاہ! ایک روز سعد اللہ خاں حضور (شاہ جہاں) کی خدمت میں دیر سے حاضر ہوئے۔ اعلیٰ حضرت نے سبب پوچھا۔ اُس نے عرض کی۔کہ ایک بیاض میں چند فقرے نظر آئے تھے۔ اُنہیں نقل کر رہا تھا تاکہ خدمتِ والا میں عرض کروں:- فقرات یہ ہیں "سلطنت کی بُنیاد کا قیام انصاف سے ہے ملک اور مال کی زیادتی بہادری اور سخاوت

سے ہے۔ عالموں اور فاضلوں کے ساتھ صحبت رکھنا اور جاہلوں سے پرہیز کرنا عقلمندی کا نشان ہے۔ عقیدوں پر عمل کرنا عین مُصیبت کی حالت میں مستقل مزاج رہنا۔ دُنیا کے کاموں میں کوتاہی نہ کرنا۔ تدبیر سے خوش اور تقدیر پر شاکر رہنا خاندان کے دائمی قیام کی بُنیاد۔ یتیموں پر رحم کرنے اور محتاجوں کی حاجت روائی سے گریز نہ کرنے پر ہے۔ مُلکی کام وزرا کے صلاح مشورہ سے انجام پاتے ہیں۔ فتح و کامرانی فقیروں کی دُعا سے۔ اور تندرستی دردمندوں کا درد دُور کرنے سے نصیب ہوتی ہے۔ مجرموں کے گناہ معاف کرکے خدا کی جناب سے رحمت کی اُمید رکھنی چاہیئے"

اعلیٰ حضرت نے بہت خوش ہو کر خان موصوف کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ اور شام کے وقت اُسے ایک ہی رنگ کے چند محمودی تھان جن پر طلائی کام کیا ہُوا تھا۔ مرحمت فرمائے۔ ہم نے چاہا۔کہ تنہا لُطف نہ اُٹھائیں۔ اِس لئے یہ نصیحتیں تمہیں بھی لکھ بھیجیں۔ خدا سب کو عمل کی توفیق دے +

رقعہ ۲۷

فرزند سعادت توام محمد اعظم۔ اللہ تعالیٰ تمہیں سلامت اور اپنی حفاظت میں رکھے

اس فرزند عالی جاہ کے (تمہارے) دیوان خانہ کا داروغہ خانقاہ میں جُوا کھیلتا ہے۔ اور افسوس صد افسوس کہ سلطنت کے دعوے دار ہونے کے باوجود اس قدر غفلت اور فراموشی ؟ تمہارے ہرکاروں کو کیا ہُوا ؟ کہ خبر نہیں پہنچاتے شاید محرّروں کے ساتھ اُن کی کوئی سازش ہوگی۔ اس لئے جدید محرّر مقرر کرکے انہیں تنبیہ کرو +

رقعہ ۲۸

فرزند عالی جاہ ! معلوم ہُوا۔ کہ تم ایک ماہ تک دریائے نل کی طرف گلنگ کے شکار میں مصروف رہے۔ اگرچہ شکار ایک شغل ہے۔ کہ تماشے کا تماشہ ہے۔ اور غذا کی غذا لیکن متعلقہ کاموں کی تکمیل سے جنہیں فرائض کہہ سکتے ہیں۔

فراغت حاصل کرنے کی صورت میں اور بھی خوش نما و خوش آئند ہے۔ خصوصاً ریاست کے حقوق ادا کرنے کو جو شریعت اور عام قانون کی بنا پر واجب ہیں۔ اور جن کی تحقیق معتبر حدیثوں مشہور تاریخوں اور سوانح عمریوں سے ہو سکتی ہے۔ سب کاموں پر مقدم سمجھنا چاہئے۔ اگر تمہیں ایک صوبے کے انتظام سے اطمینان ہوگیا ہے۔ تو تم خان جہاں عاقل خاں۔ شجاعت خاں اور محمد بیگ کے متعلقہ معاملات کے بندوبست میں کیوں مصروف نہیں ہو جاتے +

تمہیں شکار کا شوق ہے۔ اور ہمیں قلعے فتح کرنے اور ریچھ کے بچّوں یعنی باغیوں کے پکڑنے کی دُھن ہے۔ افسوس کہاں دُنیا اور کہاں آخرت

شعر

ہر کسے ناصح برائے دیگراں ناصح خود یافتم کم در جہاں

ہر شخص دوسروں کو نصیحت کرتا ہے۔ میں نے جہان میں اپنے آپ کو نصیحت کرنے والا کوئی نہیں پایا۔ عمر رائگاں جا رہی ہے۔ اور ہاتھ سے کوئی کام نہیں ہوتا۔ کل خدا کو جواب دینا ہوگا (رع)

کریما ببخشائے بر حالِ ما

اے کریم ہمارے حال پر رحم کر +

رقعہ ۲۹

فرزند عالی جاہ ! اگرچہ وہ جوان فرزند (تم) بوڑھے باپ کا مشتاق نہیں۔ لیکن بوڑھا باپ جوان بیٹے کا بہت مشتاق ہے (رع)

بیا و از دلِ ما کوہہائے غم بردار

آؤ۔ اور ہمارے دل سے غم کے پہاڑ اُٹھا دو +

رقعہ ۳۰

فرزند عالی جاہ ! محمد انور سوداگر بندرگاہوں کی پیش کاری سے قطعاً کوئی مناسبت نہیں رکھتا۔ یہ تو وہی بات ہے۔ کہ کمال عقل و دانش اور دُور اندیشی سے چور کو پاسباں مقرر کر دیا جائے ایسی بے جا تجویز آئندہ عمل میں نہ آئے +

رقعہ ۳۱

فرزند عالی جاہ ! قصبہ دوحد جو صوبۂ گجرات کے متعلقات میں سے ہے۔ اس گناہ گار و خطاکار کی (یعنی) ہماری جائے پیدائش ہے۔ وہاں کے باشندوں کی نگہداشت واجب جانو۔ اور کمزور بوڑھے کی جو مدت سے وہاں کا [illegible] دار ہے۔ دلجوئی کرو۔ اور اسے بحال رکھو۔ اگر [illegible] کے [illegible] جن کی خدمت میں آیا ہے۔ کہ فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا۔ ان کے دلوں میں بیماری ہے۔ پس اللہ نے اُن کی بیماری زیادہ کی۔ اس کی شکایت کریں تو نہ سنو۔ شعر

عنایت بر ضعیفاں گوشۂ چشم دگر دارد

بہر کوچک نمودن لطف دیگر ہست شاہاں را

کمزوروں پر عنایت و نوازش کرنا ایک نیا لطف رکھتا ہے۔ اپنے سے چھوٹے پر مہربانی کرنے میں بادشاہوں کے لئے اور ہی لطف ہے +

رقعہ ۳۲

فرزندِ عالی جاہ ! کہتے ہیں۔کہ محمد بیگ جو اس فرزندِ عالی جاہ کا (تمہارا) نوکر ہے ۔ اور بخیل دشمن کی گمراہ جماعت میں چلا گیا ہے ۔ معتمد خان دیوان دکن اور تمہارے دیوان ۔ اور بخشی کے خاندان میں سے ہے۔ بے شبہ تمہارے نئے مصاحب یہ نہیں دیکھ سکتے۔کہ تم اس قدیم ملازم پر نظرِ عنایت رکھو۔ اس گئے گزرے کو بلا کر ہمارے پاس بھیج دو۔ بُری چیز خاوند ہی کے مُنہ پر ماری جاتی ہے۔ ورنہ لکھو۔کہ اطلاع احوال کے بعد اُسے بُلا لیا جائے ۔

رقعہ ۳۳

فرزندِ عالی جاہ ! ابھی شجاعت خان اور محمد بیگ کی ہڈیاں بوسیدہ اور محمد بیگ کی خدمت کے حقوق ابھی محو نہیں ہوئے۔ اس کے وارث یہی ایک متبنّٰی اور دو داماد ہیں ۔ذرا سے قصور پر

کہ سچ اور جھوٹ کا خدا ہی کو علم ہے۔تم اُسے روٹیوں سے کیوں محتاج کرتے ہو۔اور ناپسندیدہ تجویز پر عمل کرکے اپنے کو برطرف اور اس کے بجائے ایک غیر کو مقرر کرتے ہو ۔

رقعہ ۳۴

فرزندِ عالی جاہ ! مندسور صوبۂ مالوہ کا سب سے عمدہ علاقہ ہے ۔جو تمہیں بطور جاگیر مرحمت ہُوا ہے۔ پہلے سربلند خاں ۔حسن علی خاں ۔اور کم مرتبہ لوگ مثلاً نوازش خاں رومی وہاں کے فوجدار رہے ہیں۔ وہ نورِ چشم (تم) وہاں ایک تجربہ کار۔ دیانت دار اور بہادر حاکم بھیجیں ۔

ایک روز اعلیٰ حضرت (شاہ جہاں) کے حضور میں ذکر ہُوا۔کہ سعد اللہ خاں کے گھر کی رونق، اس کی جاگیر کے اضلاع کی آبادی اور مال کی زیادتی، اُس کے دیوان عبد النبی کے دم سے ہے۔ اور وہ خود جان و دل سے سرکار والا

کے کاموں میں مصروف ہے۔ ایک دفعہ حضور نے اشارۃً خان موصوف سے فرمایا ۔کہ ہم نے سُنا ہے ۔کہ تمہارے پاس سنگِ پارس ہے ۔ ذرا اُسے ہمارے ملاحظہ کے لئے تو پیش کرو۔ اُس نے عرض کی ۔کہ میرے پاس فلاں شخص ہے ۔جو صورت میں تو انسان ہے ۔ مگر اس میں یہ خوبی ہے۔کہ اس کے بال بال سے سونا جھڑتا ہے۔ اعلیٰ حضرت نے الحمد للہ کہہ کر یوں دُر فشانی فرمائی۔کہ یہ خوبی تو ہمیں تم میں ہی نظر آتی ہے۔ ہم نے وہ شخص تمہیں بخش دیا۔ ہوشیار ۔دیانت دار۔ خدا ترس اور ویرانوں کو آباد کرنے والا شخص کمیاب ہے ۔شعر

آنچہ ما جُستیم و کم دیدیم بسیار است و نیست
نیست بجز آدم دریں عالم کہ بسیار است و نیست

جس چیز کی ہم نے بہت تلاش کی ۔اور کم پائی یعنی جو بہت ہے اور نہیں ہے ۔ وہ اس جہان میں آدمی کے سوا اور کوئی چیز نہیں ہے ۔ جو بہت ہے ۔اور نہیں ہے ۔

خان مذکور آداب بجا لایا ۔

رقعہ ۳۵

فرزندِ عالی جاہ ! اِس عالی جاہ کی (تمہاری) جاگیر کے متعلقہ علاقے کے ناظم کا شغل و عمل واقعہ نگار کی بھیجی ہوئی فرد سے ظاہر ہوتا ہے روزِ جزا سے غفلت کس لئے ؟ (ع)

واد واد از دستِ غفلت داد داد

غفلت کے ہاتھ سے فریاد ہے۔ فریاد ہے ۔

رقعہ ۳۶

فرزندِ عالی جاہ ! ہم تمہیں ہر کام میں خوش تجویز اور خوش تمیز سمجھتے ہیں ۔(ع)

ز چشمِ بد رُخِ خوب ترا خدا حافظ

خدا تمہارے حسین چہرے کو نظرِ بد سے بچائے محمد بیگ خان کو تبدیل کر دینا ۔اور شیر انداز خاں کو سورٹھ کی فوجداری دے دینا نہایت تعجب انگیز ہے ۔آدمی کی شخصیت اور شعور ہی سے اس کی قابلیت ظاہر ہو جاتی ہے ۔انسان کی

پیشانی اُس کے دلی حالات کا آئینہ ہے
قلب الدین خاں جیسے سپاہی منش پنج ہزاری
اس عہدے پر سرفراز رہے ہیں۔ اگر تم سید
کمال یا سید مراد کو جو اس صوبے میں نہایت
معزز و معتبر شخص ہیں۔ یہ عہدہ عنایت کرتے
تو مضائقہ نہ تھا۔ بہر حال ولایت مذکورہ کی
فوجداری مع اس کے مشمولہ علاقوں کے تمہاری
جاگیر میں مرحمت ہو چکی ہے۔ تم اپنے جان
نثار نوکروں میں سے جس کو لائق سمجھو۔ اس
پر مقرر کرو +

اگر امان اللہ بیگ اور بہادر بیگ شہروانی
اس نورِ چشم (تم) سے علیٰحدگی اختیار کریں۔
تو بظاہر معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اس کام کے
متحمل ہو سکتے ہیں۔ دیانت داری اور حالات
سے واقفیت ملکی اور مالی معاملات کے بندوبست
کا جزوِ اعظم ہے۔ کام کو بگاڑنے والے مطلب
پرست تو موجود ہیں۔ مگر سچ بولنے والے نیک
چلن آدمی نہیں ملتے۔ حضرت عرش آشیانی
(اکبر بادشاہ) جن کے پاس اچھے ملازم موجود

تھے۔ اسی لئے لگاتار فتوحات اور بہت سی مہمّوں
میں مصروف رہتے تھے۔ لیکن اعلیٰ حضرت
(شاہ جہاں) کے زمانے میں اگرچہ نامور جان
نثار غلام۔ ملکوں کو آباد کرنے والے حاکم اور
اور ہوشیار اہلِ دفتر کثیر تعداد میں موجود تھے
مگر ان سب کے باوجود وہ بذات خود بھی معاملات
کے بندوبست میں دل بستگی اور ظاہر و باطن
توجہ فرماتے تھے۔ ہمیں یاد ہے۔ کہ جس زمانے
میں اعلیٰ حضرت نے مراد بخش کو قدیم علاقوں
کی تسخیر کے لئے بلخ کی جانب روانہ فرمایا۔ تو
اس وقت دیوانِ فوج کی ضرورت تھی۔ چنانچہ
بیس باکار اور بے کار اسی وقت مل گئے۔
لیکن اب یہ حالت ہے۔ کہ میں بنگالے کی
صوبے داری کے لئے صرف ایک شخص ایسا
چاہتا ہوں۔ جو سچائی اور تجربہ کاری کے زیور
سے آراستہ ہو۔ مگر نہیں ملتا۔ افسوس۔ افسوس
ع۔ آدمی کام کا نہیں ملتا +

رقعہ ۳۷

فرزند عالی جاہ! تمہاری نیت نیک ہے۔
لیکن اس کے باوجود تم ظالموں کی کارستانیوں
اور اس گمراہ فرقے کو سزا دینے سے کیوں
غافل ہو؟ حاجی پور۔ پین پور۔ اور فوجداری
کے دوسرے تھانوں میں تو ہر روز پکڑ دھکڑ
اور سخت ظلم ہوتا ہے۔ ڈاکو پیشرگنج اور فوج
کولیاں کے قریب رہزنی کرتے ہیں۔ اور شہر
کے باشندوں اور غریب مسافروں کو باندھ کر لے
جاتے ہیں۔ تم نے توپ خانہ اور دیوان خانہ
کے داروغہ امان اللہ بیگ کو نواح کا فوجدار
مقرر کیا ہے۔ اور اُس نے تھانوں کو اپنے
بد دیانت اور رشوت خوار عزیزوں کے سپرد کر
رکھا ہے۔ مظلوم اسے ظلم سے روکنے اور راہ
راست پر لانے کے لئے اس فرزند کے (تمہارے)
پاس فریاد نہیں کر سکتے۔ افسوس۔ صد افسوس۔ وقت
خوار کی طرح گزر رہا ہے۔ اور اہلِ دنیا کے طعنے
اور خدائے بزرگ و برتر کا خوف دل سے اُٹھ

رہا ہے۔ فوجداری گجراتیوں میں سے کسی شخص کو
مثلاً صفدر خاں ثانی یا ببلول شہروانی کے کسی بیٹے
کو وغیرہ وغیرہ۔ یہ لوگ بہادری میں نیک نام ہیں
اور باشندگانِ شہر کے متعلق کافی تجربہ رکھتے ہیں
میں صاف صاف کہتا ہوں۔ کہ ہم قیامت میں
حاکموں سے رعایت کرنے اور ان کے حالات سے
غفلت برتنے کی پاداش میں پکڑے جائیں گے
مختلف علاقوں میں معتبر اور ہوشیار ہرکارے اور
واقعہ نگار مقرر کر دو۔ روز مرہ حاکموں کے
اعمال کا جائزہ لو۔ اور بر وقت بگڑے ہوئے
کاموں کی تلافی میں مصروف ہو جاؤ۔ فرد
چو پرسش گنہم روزِ حشر خواہد شد تمسکاتِ گناہانِ خلق پارہ کنند
قیامت کے دن جب میرے گناہوں کی پرسش
ہوگی۔ تو خلقت کے گناہوں کے کاغذات پارہ
پارہ کر دیئے جائیں گے +

رقعہ ۳۸

فرزندِ عالی جاہ! قاضی عبداللہ کا انتقال ہو گیا

اس نے اپنے فرائض کی بجا آوری سے ہمیں اور خلقِ خدا کو خوش رکھا تھا۔ ہمیں اس کے بیٹوں کا کچھ حال معلوم نہیں۔ اس کا بڑا بیٹا عبدالمجید خاں کچھ مدت تک تمہاری فوج کے ہمراہ قاضی رہا ہے۔ اگر اس میں فضیلت۔ بے غرضی اور نیکی کا جوہر ہو۔ تو مجھے لکھو۔ قضا سے زیادہ اہم معاملہ اور کوئی نہیں۔ کیونکہ اللہ جل شانہٗ کے بندے قاضی کے قول اور تصدیق پر قید اور قتل ہوتے ہیں۔ قاضیوں کے لئے ضروری ہے کہ حق و باطل کی تشخیص میں نیکیوں کی توفیق سے پورے طور پر بہرہ ور ہوں۔ اچھا آدمی النادر کالمعدوم[1] کا حکم رکھتا ہے +

رقعہ ۳۹

فرزندِ عالی جاہ! تم اپنے عرض گزار وارودھر کے متعلق احتیاط سے کام لیتے ہو۔ یہاں سیادش خاں

[1] کمیاب چیز معدوم کی مانند ہے ۔

شاہ میر کا دامن باوجود بلند منصب ہونے۔ اور زرخیز جاگیر رکھنے کے غرض کے داغوں سے آلودہ ہے۔ اور اس خدمت کے ذمہ دار کے لئے دیانت داری شرط ہے۔ اگر اسدالدین پسر داور خان میں جو تمہارے پاس ہے۔ عقل و شعور کے ساتھ یہ جوہر موجود ہے۔ تو لکھو۔ تاکہ اُسے یہاں بلا کر کسی عہدے پر مامور کر دیا جائے۔ یہ دل خستہ از خود رفتہ اور غرض سے پیوستہ (راقم) انسان کی تلاش میں ہے۔ لیکن انسان عنقا کا حکم رکھتا ہے +

لوگوں نے کسی حکیم سے پوچھا۔ کہ غرض کی بیماری کا کیا علاج ہے۔ اس نے کہا بے غرضی جو ایک فطری جوہر ہے۔ اور جس کی آب و تاب کو اس آقا کے خود کی نظر اور باطن کی توجہ زیادہ کرتی ہے۔ جس کا نوکر کسی حالت میں بھی محتاج اور درماندہ نہیں رہتا۔ اس کا جوہر ہمیشہ روشن اور چمکتا رہتا ہے۔ اور حاجت کا زنگ اس کی صفائی پر پردہ نہیں ڈالتا +

رقعہ ۴۰

فرزندِ عالی جاہ! بدبخت ڈاکو چار کونڈہ سے قادر آباد تک برابر لوٹ مار کرتے ہیں۔ اور بہت کم مسافر صحیح سلامت منزل پر پہنچتے ہیں گمان غالب ہے۔ کہ تم اس سے بے خبر نہیں ہوگے۔ عقلمند کو اشارہ کافی ہے۔ تمہیں دُور اور نزدیک کی خبر جلد پہنچ جاتی ہے۔ پھر روزِ جزا کے خوفناک حالات سے کیوں آگاہ نہیں ہوتے۔ آخرت کی فکر ابھی کرنی چاہئے۔ اچھے نوکر کو عنایت و نوازش سے امتیاز بخشنا اور بُرے کو اعمال کی سزا دینا انصاف ہے۔ الدنیا مزرعۃ الآخرۃ۔ دُنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ ہمیں جواب کا انتظار ہے +

ایک ظالم نے ایک عالم سے کہا۔ کہ میرے حق میں دُعائے خیر کیجئے۔ جواب ملا۔ کہ ظالموں کے بارے میں مظلوموں کی فریاد کے سوا اور کوئی دُعا اثر نہیں رکھتی +

رقعہ ۴۱

فرزندِ عالی جاہ! ہماری جان! ہمارے عزیز اعلیٰ حضرت (شاہ جہاں) کی بیاض سے چند فقرے ہمیں پسند آئے ہیں۔ جو ہم دلی محبت کی بنا پر اس فرزندِ ارجمند کو (تمہیں) لکھتے ہیں۔ تاکہ ہم تنہا اس سے لُطف نہ اُٹھائیں

یہ چیزیں بہترین اعمال ہیں۔ بُرے آدمیوں کی طرف رُخ نہ کرنا۔ مقصد حل نہ ہونے کی صُورت میں رنجیدہ نہ ہونا۔ نیک آدمیوں کو رنجیدہ نہ کرنا۔ اور ان سے نہایت عاجزی کے ساتھ دُعا چاہنا۔ آخرت میں سرخرو ہونے کے لئے نیک کام کرنے والوں کے ساتھ صحبت رکھنا۔ اور مستعدی کے ساتھ قابل آدمیوں کی جستجو کرنا۔ جاہل آدمیوں کو اپنے پاس نہ آنے دینا۔ مستحق لوگوں کو حسبِ توفیق سوال کرنے سے پہلے خیرات دینا۔ بزرگوں کی تعظیم کرنا۔ طبیعت کو عدل و انصاف میں مصروف رکھنا اپنے سے خلاف عقیدہ رکھنے والوں کی باتوں

کی طرف راغب نہ ہونا۔ صاف۔ دل توکل پیشہ لوگوں کے حالات سے بے خبر نہ ہونا۔ اللہ والوں کے وجود کو جو عوام سے بیگانہ ہوتے ہیں۔ غنیمت سمجھنا۔ ان لوگوں کو اپنے پاس رکھنا۔ جو دُنیا اور آخرت کے کاموں کو درست کرنے والے ہیں۔ اس زمانے میں بھی اچھے آدمی بہت ہیں۔ لیکن انہیں تلاش کرنے والا دل اور اپنے پاس لانے کی توفیق کہاں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ تھوڑی دیر کے بعد زمانے کے حالات اس سے بھی بدتر ہو جائیں گے۔ فرد

من ز وضع زمانہ درفکرم کہ مبادا ازیں بتر گردد

میں زمانے کی رفتار دیکھ کر اس فکر میں ہوں کہ کہیں حالات اس سے بھی بُرے نہ ہو جائیں تم سلطنت کا ارادہ رکھتے ہو۔ ڈھونڈو۔ طلب کرو۔ حاصل کرو۔ اور نگاہ رکھو +

رقعہ ۴۲

فرزندِ عالی جاہ! گلشن رواں نامی ایک پھلواری

کے بیان سے مخفی ہوگی۔ مسلمانوں اور لشکریوں کو ناگفتہ بہ حالت اور ناقابل برداشت تکلیف سے دو چار ہونا پڑا۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ اس سراپا مشقت مہم کی تکلیف ختم ہوئی۔ اور ہم خیریت و کامیابی سے واپس آ گئے۔ اگرچہ ایسے ارادے کو دُنیا کے گناہوں کی کثرت سے تعبیر کرتے ہیں لیکن خلق خدا کو نفع اور نقصان پہنچانے میں حاکم کے اعمال کو پورا پورا دخل ہے۔ اور یہ اس بے چارے ناکارے (راقم) کی کم بختی کی طرف اشارہ ہے +

قلعہ ستارہ کا نام تارہ رکھا گیا ہے۔ فتح کا شادیانہ بجاؤ۔ اور بچپن کے زمانے کی بات یعنی "بابا جی دھون دھون" کو یاد کرو۔ قلعہ برنالہ کا نام لول تار رکھا جاتا ہے۔ ہماری جنگ کی تفصیل اپنی لونڈیوں سے معلوم کر لو +

رقعہ ۴۴

فرزندِ عالی جاہ! تم نے احمد آباد گجرات میں

گھوڑا جو اس عالی جاہ (تم) نے ہماری سواری کے لئے بھیجا ہے۔ ہم نے بہت پسند کیا۔ اس کی رفتار۔ اس کی ایال اور اس کے حُسن و جمال سے اعلیٰ درجہ کا گھوڑا ہونے کی تمام خوبیاں نمایاں ہیں۔ "نیلوفر" اور "چراچندن" پر تم ہمیشہ سوار ہوتے ہو۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ تم ان گھوڑوں کی سواری سے بہت خوش ہو۔ ہم دو تُرکی گھوڑے "خوش خرام" اور "صبا رفتار" جو امانت خاں نے بطور پیشکش دیئے۔ اور اللہ یار خاں کے زیر اہتمام تیار ہوئے ہیں۔ اس فرزند کے (تمہارے) لئے بھیج رہے ہیں۔ لیکن کنجوس داروغہ روتا ہوا کہتا ہے۔ کہ آپ اچھے گھوڑے کیوں دے رہے ہیں۔ بہر حال ہم ضرور بھیج دیں گے +

رقعہ ۴۳

فرزند عالی جاہ! تم نے مہم گھاٹہ کے سفر کی تکالیف کی تفصیل وکیل کی تحریر اور جاسوسوں

میر عرب درویش کو دیکھا ہے۔ وہاں دوبارہ جاؤ۔ اور انہیں اس شرمندۂ عاقبت اور طالب دُنیا (راقم) کا سلام پہنچاؤ۔ دل و جان سے انجام کار کی اچھائی اور ایمان کی سلامتی کے لئے ان سے دُعا چاہو۔ اور کہو کہ موت کا وقت قریب ہے۔ اور میں نیک عمل سے دُور ہوں۔ اس غافل (راقم) کی عُمر بے سُود گزر گئی۔ اور جس قدر باقی ہے۔ وہ بھی لاحاصل گزر رہی ہے۔ زندگی کا قدم آگے پڑتا ہے۔ اور نجات کی فکر پسِ پُشت ہے۔ فرد۔

آنچہ ما کردیم بر خود ہیچ نابینا نہ کرد
درمیان خانہ گم کردیم صاحب خانہ را

جو کچھ ہم نے اپنے آپ سے سلوک کیا ہے۔ وہ کسی اندھے نے بھی نہیں کیا۔ ہم نے گھر کے اندر ہی گھر کے مالک کو گم کر دیا ہے۔

رُقعہ ۴۵

فرزندِ عالی جاہ! میر مُدھو کوکہ کی بے ادبی و گستاخی کی سرگزشت اس عالی جاہ کے (تمہارے) واقعات سے مفصل معلوم ہوئی اُس کی حالت پر تو مولانائے رُوم کا یہ شعر صادق آتا ہے۔ کہ سے

حلم حق با تو مواسا ہا کند چونکہ از حد بگزرد رسوا کند

خدا کا حلم تیرے ساتھ غم خواری کرتا ہے۔ جب وہ حد سے گزر جاتا ہے۔ تو رُسوا کر دیتا ہے +

اُس شخص پر غصے کا اظہار کرنا۔ اور اُسے نظروں سے گرا دینا واجب ہے۔ جو بوڑھی ماں کے حقوق پر ناز کرتا ہے۔ اور شیخ سعدیؒ کے اس قول کو نہیں جانتا۔ کہ سے

منت منہ کہ خدمت سلطاں ہمے کنم
منت شناس ازو کہ بخدمت گزاشتت

تُو یہ احسان نہ رکھ۔ کہ میں بادشاہ کی

خدمت کرتا ہوں۔ بلکہ اُس شخص کا احسان مان۔ جس نے تجھے خدمت میں رکھا +

بہر حال اللہ تعالیٰ نے تمہیں عقل کا جوہر اور خوش اخلاقی کا خلعت عطا کیا ہے۔ اگر تم ہمارے کہنے پر یہ گناہ معاف کر دو۔ تو اچھا ہے۔ (رع)

کہ مستحقِ کرامت گناہ گارانند

کیونکہ گناہ گار معافی کے مستحق ہیں +

رُقعہ ۴۶

فرزندِ عالی جاہ! اعلیٰ حضرت (شاہ جہاں) نے سعد اللہ خاں سے پُوچھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی خوشی اور عاقبت کی بہتری کے اسباب کیا ہیں؟ اُس نے عرض کی۔ کہ" انصاف اور بخشش کی خوبیاں جو خدا نے حضور کی ذاتِ مبارک میں پیدا کی ہیں"۔ ایک شخص نے اشارۃً خان موصوف سے کہا۔ کہ" دُنیا کے میدان میں دین دار اور وفادار لوگ موجود نہیں۔

شاید آپ کی نظر سے کوئی ایسا شخص گزرا ہو اُس نے جواب دیا۔ کہ زمانہ اچھے آدمیوں سے کبھی خالی نہیں رہتا۔ عقل مند کو چاہئے۔ کہ تلاش و دریافت سے کام لے۔ اِن کے ساتھ مصروف رہ کر اپنا کام درست کرے اور غرض پرست اس کے متعلق جو کچھ نہیں۔ اس پر کان نہ دھرے +

اعلیٰ حضرت فرمایا کرتے تھے۔ کہ دین دار اور آبرو کی حفاظت کرنے والا شخص اور نیک کار کُن غنیمت ہے۔ جب کسی کو خدا تعالیٰ اعلیٰ مرتبے پر سرفراز کرے۔ اُسے چاہئے۔ کہ ان لوگوں کی تلاش کرے۔ اور جوہرِ قابل کو اپنا بنا لے۔ خواہ وہ بیگانہ ہی ہو۔ اور ایسے جاہل سے جو بے جوہر ہو۔ بیگانوں کا سا سلوک کرے۔ خواہ وہ اپنے آپ کو قریبی ہی سمجھے۔ وہ کارکُن جو اپنے دوستوں کو پالے۔ اور اپنے رشتہ داروں کا لحاظ کرے ضرور نظروں سے گر جائیگا +

رُقعہ ۴۷

فرزندِ عالی جاہ! ایک روز اعلیٰ حضرت (شاہ جہاں) نے تنہائی میں دارا شکوہ سے ارشاد فرمایا۔ کہ" وہ شاہی امرا کے حق میں کج خلق اور بدگمان نہ ہو۔ سب پر لطف و نوازش کی نظر رکھے۔ اور اِس جماعت کے متعلق غرض پرست باتونیوں کی باتیں نہ سُنے کیونکہ یہ بات کسی وقت کام آئے گی۔ میں تم سے انتہائی شفقت کی بنا پر یہ نہ کہنے والی بات کہتا ہوں۔ کہ لوگوں کے ساتھ نااتفاقی کرنے سے اپنا کام تباہ ہو جاتا ہے +

رُقعہ ۴۸

فرزندِ عالی جاہ! ایک روز اعلیٰ حضرت (شاہ جہاں) رنج و الم کی حالت میں غسل خانہ میں تشریف لے گئے۔ سعد اللہ خاں اور

علی مردان خاں نے آپ کی رنجیدہ دلی کا سبب دریافت کیا۔ اعلیٰ حضرت نے فرمایا۔کہ " متعدد ملکی و مالی ناظم وفات پا گئے ہیں۔اور ایسی شان و شکوہ کے دوسرے آدمی بالفعل نظر نہیں آتے۔جو (سلطنت کے) اہم معاملات کے متحمل ہو سکیں۔اس خیال سے کہ انتظام میں خلل واقع نہ ہو جائے۔دل پریشان ہے" فتح خاں نے عرض کی۔کہ " ازلی سلطنت کے اہم امور کی رونق حضور کی ذات بابرکات سے ہے۔ سردست غلام کے (میرے) خانہ زاد نوکروں میں سے پانچ شخص ایسے تربیت یافتہ ہیں جو حکومت کے بلند منصب۔صوبجات کی خدمات اور انتظام معاملات کے لائق ہیں۔"

صرف یہ بات سُننے سے حضور کی طبیعت خوش ہوئی۔اور حکم دیا۔کہ شام کے وقت ان سب کو ہمارے حضور میں حاضر کرو۔تاکہ ان کی صورت و سیرت کا ملاحظہ کیا جائے۔کیا اچھا ہو۔اگر کام خاطر خواہ چلتا رہے۔چنانچہ حضور پُر نور بر وقت تشریف لائے

پانچوں اشخاص نے اعلیٰ حضرت کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہونے کے بعد اپنی اپنی قابلیت کا اظہار کیا۔ان میں سے ہر ایک نے بادشاہ کی قدردانی و عنایات سے موزوں منصب حاصل کئے۔اور فرماں برداروں نے خصوصیت کی عزت پائی۔اعلیٰ حضرت نے خان مذکور کو بھی عنایاتِ خاص سے سرفراز کیا۔اور یک ہزاری ذات اور دو صد سوار کے منصب کا اضافہ کرکے فرمایا۔(ع)

اے وقت تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی۔

خدا تجھے خوش رکھے۔کہ تُو نے ہمیں خوش کیا

خان مذکور نے اپنی عرض کی قبولیت اور بادشاہ کی عنایات کے شکریہ میں ایک ہزار مُہریں مستحق لوگوں میں تقسیم کیں +

رقعہ ۴۹

فرزندِ عالی جاہ! تمہارے بخشی کے پیشکار کے مقدّم کامیاب خاں نے لکھا ہے۔کہ شعر

ہر کہ تیغ ستم کشد بیروں فلکش ہم بداں برید خوں

جو کوئی ظلم کی تلوار کھینچتا ہے۔اس پر آسمان بھی خون برساتا ہے +

گو انتظام کے متعلق آپ کی رائے مناسب ہے۔لیکن اگر آپ ناجائز جلدبازی کو جائز نہ رکھتے۔تو اچھا تھا۔اس کے ساتھ ہی اگرچہ خون کا خون لینا عدالت کا قانون ہے۔لیکن دل دُکھانا حضرت باری تعالیٰ کی ناراضامندی کا باعث ہے۔اسی لئے داناؤں نے کہا ہے۔کہ (ع)

در عفو لذتیست کہ در انتقام نیست

معاف کر دینے میں وہ لذت ہے۔جو بدلہ لینے میں نہیں +

رقعہ ۵۰

فرزند عالی جاہ سعادت توام محمد اعظم اللہ تعالیٰ تمہیں سلامت اور اپنی حفاظت میں رکھے تم نے ہمارے سواری کے گھوڑے دیکھے ہیں۔جہانگیر بادشاہ اصطبل کے داروغہ کو

سخت تنبیہ کیا کرتے تھے۔اس بے جوہر کے لئے صف شکن خان کا خطاب بہت بیجا ہے۔(ع)

برعکس نہند نام زنگی کافور

زنگی کا نام اُلٹا کافور رکھتے ہیں +

اعلیٰ حضرت (شاہ جہاں) کا قول ہے۔کہ بے وقوف آدمی کام کو بگاڑنے والا ہوتا ہے کیا کرنا چاہیئے۔کہ تکلیفوں۔مشقتوں۔سفر اور مہم کی تیاری کے باعث ضرورت کے وقت کوئی با موقع تجویز نہیں سوچ سکتے۔تم اپنے آدمیوں میں سے کسی کو تجویز کرکے اطلاع دو۔فرد

با ہمیں مرداں بباید ساخت چہ تواں کرد مرداں ایں اند

انہیں آدمیوں کے ساتھ گزارا کرنا چاہیئے۔اور کیا کر سکتے ہیں۔آدمی یہی ہیں +

رقعہ ۵۱

فرزندِ عالی جاہ! لونی کے پرگنہ کا واقعہ نگار اپنے بھائی کو لکھتا ہے۔کہ ہر سال باجباری

کا پندرہ سولہ ہزار روپیہ آتا ہے۔ اور امین و فوجدار ہزار دو ہزار سے زیادہ جمع نہیں کراتے۔ اصل میں یہ ماہواری نہیں۔ بلکہ راہ زنی ہے۔ عوام کا مال کھانا محض حرام ہے۔ اگر سو میں سے پانچ یا چالیس میں سے ایک لے لیتے۔ تو مضائقہ نہیں تھا۔ لیکن چونکہ اس طرح امین کی خیانت ظاہر ہوتی ہے۔ اس لئے پہلے میں تحقیقات کے لئے یہ حکم ناظم صوبہ اور دیوان کے نام صادر کرتا ہوں۔ ثابت ہونے کے بعد سمجھ لیا جائیگا۔ جو کچھ زراعت سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کا نصف جاگیردار کے لئے زیبا ہے۔ اور اس مال کے سوا بادشاہ کا حصہ ہے اور اس میں امین و فوجدار کا کوئی حق نہیں +

اعلیٰ حضرت (شاہ جہاں) کے زمانے میں ایک شخص سواری خاص کے گزرنے کے وقت بلند آواز سے بول اٹھا۔ کہ یہ مبارک زمانہ تمام خوبیوں کا جامع ہے۔ بادشاہ منصف۔ وزیر اعظم کفایت شعار۔ منشی دین دار۔ اور

خلق خدا خوش حال ہے۔ خدا کی جناب میں ان عطیات کا شکریہ حضور کی ذات اقدس پر فرض ہے۔ اعلیٰ حضرت نے یہ باتیں سننے کے بعد تھوڑی دیر کے لئے سواری ٹھہرائی خاص بندوں کو دُور سے طلب کرکے فاتحہ کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ اور اُسے اپنی عنایت سے نوازا +

اس وقت سعد اللہ خاں نے بادشاہ کے کانوں تک یہ بات پہنچائی۔ کہ نیکیاں خواہش کے مطابق ہیں۔ خواہش جوہر پاک کے مطابق بہم پہنچتی ہے +

رقعہ ۵۲

فرزند عالی جاہ! سعید خاں بہادر ظفر جنگ نے ایک شخص کو اعلیٰ حضرت (شاہ جہاں) کی خدمت میں پیش کیا۔ اور حسن توفیق نے اس کے متعلق اچھے کلمات بیان کئے۔ سعد اللہ خاں نے حق سے نہ گزرتے ہوئے

کہا۔ خدا سعید خان کو خوش رکھے۔ جو ایسے آدمی کو بطور نذر پیش کرتا اور اس کی نیک چلنی بیان کرتا ہے۔ اعلیٰ حضرت نے زبان مبارک سے ارشاد فرمایا۔ کہ "ذکر کرانا تمہارا کام اور اچھے آدمیوں کو کام دینا ہمارا کام اور ہمارے کاموں کی رونق ہے۔ اہل کار ہم پر یہ احسان کریں۔ کہ ہمیں اچھا لکھنے والے اور خوب تقریر کرنے والے منشی دین ویران جگہوں کو آباد کرنے والے حاکم اور اپنے ساتھ ایک جماعت رکھنے والے سپاہی کی بہت ضرورت ہے۔ جہاں سے بھی مل سکیں۔ بہم پہنچائیں۔ اور ملاحظہ کے لئے پیش کریں" +

امیر الوزرا نے کہا۔ کہ "ہمارے زمانے میں ہر طرح کا آدمی جو نیک کام کرتا ہے۔ آخرکار موزوں منصب پر سرفراز ہوتا۔ اور نہایت ہی قیمتی خلعت پاتا ہے"۔ اور حکم ہوا۔ کہ دیوان اعلیٰ اس کی قابلیت کا امتحان کرکے کوئی موزوں خدمت تجویز کریں

سعید خاں بہادر نے قدردان بادشاہ کے اس تمام حسن توفیق کے عوض دس ہزار روپیہ فقیروں۔ نیک آدمیوں اور غریبوں میں تقسیم کیا +

رقعہ ۵۳

فرزند عالی جاہ! ایک روز بہادر نامہربان کے دیوان پہاڑا مل نے اعلیٰ حضرت (شاہ جہاں) کی خدمت میں ایک فرد پیش کی۔ کہ سال بھر کے جمع و خرچ کے فرق کے سلسلے میں دس لاکھ روپیہ سرکار والا سے وصول طلب ہے۔ حضور اس کے متعلق حکم صادر فرمائیں۔ اعلیٰ حضرت نے فرد سعد اللہ خاں کے حوالے کی۔ کہ وہ سررشتہ اور دفتر دیوانی کے رُو سے تحقیق کرکے پیش کریں۔ خان مذکور نے فوراً التماس کی۔ کہ اس قسم کی رقمیں خزانے سے نہیں دی جاتیں۔ یہ روپیہ دوسرے وقت نقدی کے

حساب و کتاب میں شمار کر لیا جائیگا +
دارا شکوہ نے دربار برخاست ہونے کے بعد دیوانِ اعلیٰ کو سخت و سست باتیں کہیں۔ مگر جب غسل خانہ کے داروغہ کی بھیجی ہوئی فرد سے یہ باتیں بادشاہ کو معلوم ہوئیں۔ تو حضور نے اسی وقت برادرِ نامہربان کو ایک چٹھی لکھی۔ اور اس میں یہ فرد بھی تحریر کی۔

فرد

با صاف دل مجادلہ با خویش دشمنیست
ہرکس کشد بہ آئینہ خنجر بخود کشد

صاف دلوں کے ساتھ لڑائی کرنا اپنے ساتھ دشمنی کرنا ہے۔ جو شخص آئینے پر تلوار کھینچتا ہے۔ وہ اپنے آپ پر تلوار کھینچتا ہے +
سچ اور جھوٹ کی تحقیق کرنا بادشاہوں کا خاصہ ہے۔ پیارا دل تمہارا فائدہ چاہتا ہے اور سعد اللہ خاں ہمارے مال کی حفاظت کا خواہاں ہے۔ جب یہ فرد تمہارے دفتر سے درست ہوئی تھی۔ تو اس امر کی تحقیق مناسب تھی۔ کہ اس کی تنخواہ سعد اللہ خاں

سے حاصل ہو سکتی ہے یا نہیں۔ بادشاہی ملازموں خصوصاً سعد اللہ خان کو رنجیدہ کرنا بہت برا۔ اور ان لوگوں کا دل ہاتھ میں لانا اچھا ہے۔ اس صاحب شعور (داراشکوہ) کی مصلحتیں اہلِ معاملہ کی نیک نامی۔ اور مال کی زیادتی کا ذریعہ ہیں +
شام کے وقت اعلیٰ حضرت نے ایک ہی رنگ کے چند محمودی تھان۔ جن پر طلائی کام کیا ہوا تھا۔ اور تین ہزار دینار نقد سعد اللہ خاں کو عنایت فرمائے +

رقعہ ۵۴

فرزندِ عالی جاہ! یہ نقل ایک معتبر شخص کی زبانی ہمارے کان میں پہنچی تھی۔ جسے ہمنے قلم بند کیا ہے۔ تاکہ اس فرزند کے (تمہارے) کان میں بھی پہنچ جائے +
ایک روز اعلیٰ حضرت (شاہ جہاں) نے علی مردان خاں اور سعد اللہ خاں کو خلوت

خاص میں طلب کرنے کی عزت بخش کر زبان گوہر فشاں سے فرمایا۔ کہ ملک اور مال کا بندوبست عقل و انصاف پر موقوف ہے۔ نعوذ باللہ (ہم اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتے ہیں) اگر کوئی بے جوہر بادشاہ سلطنت کے مرتبے پر سرفراز ہو جائے۔ اور نا اہل وزرا اور امرا کو ملازم رکھ لے۔ تو شہروں کے بندوبست میں یقیناً خلل واقع ہو جائے رعایا پریشان و بے سامان ہو جائے۔ ملک کی پیداوار نیست و نابود ہو جائے۔ اور ہر طرف ویرانی ہی ویرانی نظر آئے۔ تم جلد فقیروں اور نیک لوگوں کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے درخواست کرو۔ کہ وہ پانچوں نمازوں کے بعد دعا کیا کریں۔ کہ سلطنت کی رونق کم نہ ہو۔ کوئی شخص برا کلمہ زبان پر نہ لائے۔ اور ہمارے بعد جو بیٹا بادشاہ ہو۔ اسے خدا نیک توفیق عطا کرے +
بعض اوقات دل میں خیال آتا ہے۔ کہ اگرچہ سب سے بڑے بیٹے کے پاس

شان و شوکت کا اسباب اور کر و فر اور رعب و ہیبت کا سب سامان موجود ہے لیکن وہ نیکوں کا دشمن اور بدوں کا دوست واقع ہوا ہے۔ (ع)

با بداں نیک و بد بہ نیکان است

بدوں کے ساتھ نیک اور نیکوں کے ساتھ بد ہے +
شجاع میں بے طمع ہونے کے سوا اور کوئی خوبی نہیں۔ مراد بخش ایسا ہے۔ جس کی حالت کا اندازہ ہی نہیں ہو سکتا۔ اسے ہمیشہ شراب نوشی سے سروکار ہے۔ اور وہ ہر وقت نشے میں چور رہتا ہے۔ مگر فلاں یعنی یہ عاجز فانی (اورنگ زیب) صاحب ارادہ و دور اندیش نظر آتا ہے۔ غالباً یہ سلطنت کا بھاری بوجھ برداشت کر سکتا ہے +
سعد اللہ خاں نے مولانائے روم کا یہ مصرعہ پڑھا (ع)

مرد آخر بیں مبارک بندہ ایست

مبارک ہے وہ شخص جو انجام پر نظر رکھتا

ہے۔
اعلیٰ حضرت نے فرمایا (ع)
تا دوست کرا خواہد و میلش بہ کہ باشد
دیکھیں دوست کس کو چاہتا ہے۔ اور اس
کی رغبت کس طرف ہے +

رقعہ ۵۵

میرے فرزند دلبند! کہتے ہیں۔ کہ
علی مردان خان۔ ابو سعید میرزا اور قلیج خاں
چوکی کے دن پہلے قہوہ سے سپاہیوں کی
تواضع کرتے تھے۔ حاضری کے وقت حاضری
اور چاشت کے وقت چاشت کھلاتے تھے
رخصت کے وقت خوشبو اور پان دیتے تھے
اور ان لوگوں کے گھروں میں قسم قسم
کے کھانے بھیجتے اور کہتے تھے۔ کہ ان
کی عورتیں اور لڑکے ان کی تنہا خوری و
کم ہمتی پر طعن اور افسوس نہ کریں۔
گزشتہ زمانے میں ایک شخص نے ایک

بزرگ کے پاس زمانے کی شکایت کرنی شروع
کی۔ بزرگ نے فرمایا۔ کہ ابھی تو اللہ تعالیٰ
کا بے حد شکریہ کرنے کا موقع ہے۔ کہ
انسان کو نہ روٹی کا خوف۔ نہ مال و جان
کا غم اور نہ دین و ایمان کی سستی کا
اندیشہ ہے۔ آئندہ زمانے میں دنیا والوں
کی نیتیں بدل جائیں گی۔ اور قسم قسم کا ظلم
و ستم ظہور میں آئیگا۔ انصاف اور احسان
کا نام و نشان تک باقی نہ رہے گا۔
شہروں کے محافظ اور ناظم کھلم کھلا لوٹ
مار کی طرف مائل ہو جائیں گے۔ زمانے کا
خلیفہ داد خواہوں سے چشم پوشی کرے گا۔
امیر لوگ ایک دوسرے کی مصلحت سے
ظالموں کو مدد دینے میں کوشش کریں گے
سچ زائل اور باطل ہو جائیگا۔ عورتیں دلیری
سے پیش آئیں گی۔ لڑکیاں وزارت کے
عہدے پر سرفراز ہوں گی۔ عالی مرتبہ لوگ
نہایت بے دلی اور بے قدری سے جان
بوجھ کر کاموں کی درستی سے غافل ہو

جائیں گے۔ کار و بار کے اہل آدمی باوجود گوشہ
نشینی کے بے معرف نہیں ہونگے۔ اور
بے وقوف اور ناتجربہ کار آدمی حکومت کر بیٹھے
بیٹھے باپوں کو رنجیدہ کریں گے۔ اور باپوں
کے دلوں سے محبت اٹھ جائے گی۔ نیک
عورتیں برے شوہروں کی بدکاری و بے
توجہی سے نالاں ہوں گی۔ بارش وقت پر
نہیں ہوگی۔ ظالم غلوں کو کنجوسی کی غرض
سے زیادہ مہنگا بکوائیں گے۔ ملک حاکموں کے
ظلم سے ویران ہو جائیں گے۔ خانوں۔ اور
بادشاہوں کے گھروں میں زناکار عورتیں رہنے
لگیں گی۔ اور مرد عورتوں کا لباس پہننے کی
خواہش کریں گے +

رقعہ ۵۶

فرزند عالی جاہ! تمہارے فاضل خاں میرادی
کا انتقال ہو گیا۔ دل میں ایک درد اٹھا
وہ بڈھا راز دار محنتی اور نیک تھا۔ تحویلوں

کے عملے کا حساب ہر وقت درست رکھتا تھا
اور اس بے سر و سامان (راقم) کے گھر کو
اپنی میر سامانی سے روشن کرتا تھا۔ وزیر خاں
حاجی محمد کی نیک سیرتی پر بھی شبہ نہیں کرنا
چاہئے۔ سید محمد خان اور میر نیاز بھی اگرچہ برے
نہیں ہیں۔ لیکن طبیعت کے سخت ہیں +
چونکہ تمہارے ملازم اکثر ہمارے ملازم ہوتے
ہیں۔ اس لئے اب ہم چاہتے ہیں۔ کہ قابل
خاں کو تم سے لے لیں۔ تم اس کام کے
لئے میر محمد محسن کو رکھ لو۔ یہاں آدمیوں کا
قحط ہے۔ اس کے آنے تک عنایت اللہ خاں
کام انجام دیگا۔ اگرچہ اس کے ذمے بہت سے
کام ہیں۔ حافظ مریم کا حق زیادہ ہے۔ اس
کا بیٹا بھی شخصیت سے بیگانہ نہیں (معقولی
آدمی نہیں) اگرچہ اپنوں کے ساتھ سختی سے
پیش آتا ہے +
میں دوبارہ اشارہ اور تفصیل سے نصیحتیں
کرتا ہوں۔ کہ رگھناتھ سعد اللہ خانی مالی خدمات
اپنے بھائیوں کے سپرد نہیں کرتا تھا۔ اور

کہا کرتا تھا۔ کہ یہی اہلِ کار شہروں کو تباہ کرتے ہیں۔ خداوند تعالےٰ بُرے دوست کو ہدایت دے۔ یا اُس کی گردن توڑ دے +

رقعہ ۵۷

فرزندِ عالی جاہ! خوش ذائقہ آم تمہارے بُوڑھے باپ (راقم) کو پسند آئے۔ نوجوان بیٹے کی نعمت اور دولت زیادہ ہو (ع)

ہرچہ از دوست مے رسد نیکوست

جو کچھ دوست سے مل جائے۔ اچھا ہے +

رقعہ ۵۸

فرزند عالی جاہ! اے باپ کی جان اور اُس کی زندگی کی غرض و غایت!

گجرات کا صُوبہ۔ بنگالہ۔ دکن اور کابل کی طرح نہیں۔ کہ دُوری اور سرحدِ مملکت کی بنا پر ناظموں کی تجویز خواہ مخواہ منظور ہو جائے۔

آئندہ ہمارے طریقے پر عمل کریں۔ اُس وقت تک کہ وہ بھی قریب ہے۔ وعدہ و وعیدے کام جاری رکھنا چاہیئے۔ پرگنہ دوحد کا فوجدار جو بوڑھا ہے۔ بدنی بیماریوں کے باعث تمہاری خدمت میں حاضر نہ ہو سکا +

رقعہ ۵۹

فرزندِ عالی جاہ! ایک فقیر ایک حدیث لکھ کر لایا۔ کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیلؑ سے پوچھا۔ کہ سب عملوں سے بہتر کونسا عمل ہے۔ اُنھوں نے کہا۔ کہ "بادشاہوں کی خدمت جز حاجت مندوں کو نفع و خوشی پہنچاتی ہے۔" میں چاہتا ہوں کہ بادشاہوں کی خدمت میں رہوں۔ اور مسلمانوں کی حاجت پوری کرتا رہوں۔ ہم نے کہا رہو۔ کوئی نقصان نہیں +

رقعہ ۶۰

فرزندِ عالی جاہ! جو تحفے امیر لوگ حاکم کے پاس لاتے ہیں۔ انھیں واپس کرنا بیت المال کا نقصان کرنا ہے۔ اگرچہ اس دفعہ ہم نے ایک مصلحت کی بِنا پر معاف کر دیا۔ لیکن آئندہ ایسا عمل میں نہیں آنا چاہیئے +

رقعہ ۶۱

فرزندِ عالی جاہ! تُرکی گھوڑا جو تم نے اس دفعہ بھیجا ہے۔ صُورت اور سیرت کے اعتبار سے اچھا ہے۔ یہ تو پہلے گھوڑے سے بھی اچھا نکلا۔ ہم نے اس کا نام "سبک سیر" رکھا ہے۔ اور یہ اسم بامسمیٰ ہے +

رقعہ ۶۲

فرزندِ عالی جاہ! ہم نے اس فرزند کی (تمہاری) تجویز سے موسوی خان کو بخشی اوّل کر دیا ہے۔ اگر آدمی ایک کام سے بھی اچھی طرح عہدہ برآ ہو۔ تو غنیمت ہے۔ اُس کی صُورت بُری نہیں۔ اور سیرت کا مجھے علم نہیں۔ (ع)

کہ خُبثِ نفس نگردد بہ سالہا معلوم

کیونکہ دل کا کھوٹ برسوں میں بھی معلوم نہیں ہوتا +

قاعدہ یہ ہے۔ کہ جس کسی کو کوئی ملازمت دیں۔ پوشیدہ طور پر اس کے حالات کی تحقیق کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اہلِ دُنیا شروع میں عمدہ خدمات انجام دے کر حاکموں کو فریفتہ کر لیتے ہیں۔ اور پھر نفسانی خواہشوں سے کام لیتے ہیں۔ اس جگہ افتخار خاں اور محمد علی خان کے بعد فاضل خاں۔ اور فضائل خان نے خانساماں کی خدمات خوب

انجام دی تھیں۔ اور نیکی کی علامتیں ان کی پیشانی ہی سے نظر آتی تھیں۔ بدنی بیماریوں کا علاج تو طبیب کر سکتے ہیں۔ لیکن غرض کے بیماروں کی دوا دلوں کو پلٹ دینے والا یعنی خدا ہی کر سکتا ہے +

رقعہ ۶۳

فرزندِ عالی جاہ! اللہ تعالیٰ تمہیں سلامت رکھے +

ہم چاہتے تھے۔ کہ دیانت خان عبد القادر کو فرزند زادۂ بہادر کا دیوان سرکار مقرر کر دیں۔ لیکن وہ اسم بے مسمّیٰ نکلا۔ اس سے دیانت کی توقع رکھنا خلافِ اُمید ہے +

رقعہ ۶۴

فرزندِ عالی جاہ! تم فراشوں کی تیاری اور دُرستی کا سلیقہ رکھتے ہو۔ گجرات

ہندوستان کی زیب و زینت ہے۔ اور اہل کسب و ہنر و پیشہ ور سب وہاں رہتے ہیں۔ بالفعل وہاں کے متعلقہ کارشاہی کارخانے سے جو چیز آتی ہے۔ وہ سخت اور گھٹیا ہوتی ہے۔ اس بارے میں کفایت شعاری اور احتیاط لازم ہے +

رقعہ ۶۵

فرزندِ عالی جاہ! بارگاہ والا میں نربدا کے واقعات سے تفصیلی طور پر معلوم ہوا۔ کہ اِس فرزندِ ارجمند کے (تمہارے) توپ خانہ کے داروغہ امان اللہ بیگ نے شیطان صفت کم بخت بے حیا ستا کو شکست فاش دی ہے۔ وہ اپنے آپ کو اور قافلے کو صحیح سلامت لے آیا۔ واقعی اس کی اور اُس کے ہمراہیوں کی تلاش و جان نثاری قابل تعریف ہے۔ اس کے منصب میں جو اضافہ چاہو۔ کرو۔ اور ہمیں

بھی اطلاع دو +

رقعہ ۶۶

فرزندِ عالی جاہ! معلوم ہوتا ہے۔ کہ میر جلال الدین جو اس فرزند (تم) سے علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ ہمارے میر بخشی ہمت خان مرحوم کا بھانجا اور شریف و خاندانی سید زادہ ہے۔ تم نے اُسے موقوف کیوں کر دیا؟

رقعہ ۶۷

فرزندِ عالی جاہ! شمشیر خاں کے بیٹے کیوں جدا ہوئے؟ ان کا استعفا بے سبب نہیں ہوگا۔ پُرانے ملازموں کو ذرا سی بات پر موقوف کر دینا اور نئے ملازموں سے کام کی امید رکھنا بالکل بے معنی ہے۔ ہماری عمر کا آفتاب غروب ہونے کو ہے۔ اور تمہارے

خیالات یہ ہیں۔ بہر حال اگر وہ حضور اقدس میں آئیں۔ اور بادشاہی ملازمت اختیار کریں تو ہمیں تامّل نہ ہوگا +

رقعہ ۶۸

فرزند عالی جاہ! شعر

ہمنشین تو از تو بہ باید تا تُرا عقل و دیں بیفزاید

تیرا ہمنشیں تجھ سے بہتر ہونا چاہئے۔ تاکہ تیری عقل اور دین میں اضافہ ہو +

مُدت سے یہ بات سُننے میں آ رہی ہے کہ تمہاری جاگیر کے علاقوں میں صریح ظلم ہوتا ہے۔ جو بیکس مظلوم حاکم تک نہ پہنچ سکے۔ مگر حاکم اُسے ظلم سے نجات نہ دلوائے۔ تو قضا کے دفتر میں وہ ظلم حاکم کے نام لکھا جاتا ہے۔ بخشی دوم کو اس قدر اختیار دینا اور اس کا ایسا اعتبار بڑھانا۔ کہ کسی شخص کو اس کے کام میں دخل دینے کی مجال نہ ہو۔ کیا معنی رکھتا ہے؟ اور اگرچہ

کام کے آدمی کا اختیار جس قدر بڑھایا جائے بجا ہے۔ لیکن اُسے مختار کل بنا دینا اور اُس کے چھوٹے چھوٹے کاموں کی طرف بھی متوجہ نہ ہونا بالکل بیجا ہے۔ رُباعی

با بدمنشیں و باش بیگانۂ او
در دام اُفتی اگر خوری دانۂ او
تیر از رُخِ راستی کماں را کج دید
بنگر کہ چگونہ جست از خانۂ او

بُرے کے پاس نہ بیٹھ۔ اور اُس سے بیگانگی کا سلوک کر۔ اگر تو اُس کا دانہ کھا لیگا۔ تو دام میں پھنس جائیگا۔ تیر نے راستی کے رُو سے کمان کو ٹیڑھا دیکھا تو۔ دیکھ۔ کہ اُس کے گھر سے کس طرح نکل گیا۔ فرد

بترس از آہِ مظلوماں کہ ہنگامِ دُعا کردن
اجابت از درِ حق بہر استقبال مے آید

مظلوموں کی آہ سے ڈر۔ کہ جب وہ دُعا مانگتے ہیں۔ تو قبولیت خدا کے دروازے سے اس کے استقبال کو آتی ہے (دُعا

قبول ہو جاتی ہے)

رُقعہ ۶۹

فرزندِ عالی جاہ! افتخار خاں نے خانسامانی کے دنوں میں خوش مزاجی۔ ہمہ دانی اور استقلال و مستعدی سے یہ خوب بات کہی کہ بے دیانتی مال کی کھال نکالنے سے مخصوص نہیں سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ ظاہر کرنا عین خیانت ہے۔ ہم بہت خوش ہوئے۔ ہم نے تمام مصاحبوں اور ملازموں کو تاکید کر دی ہے کہ وہ ہر شخص کے حالات بغیر کمی بیشی کے بیان کیا کریں۔ اور اپنایت۔ دوستی اور بیگانگی کے درجوں کو ملحوظ نہ رکھا کریں +

رُقعہ ۷۰

فرزندِ عالی جاہ! جس وقت اعلیٰ حضرت (شاہ جہاں) نے جسونت کھتری کو راجے

کا خطاب دے کر اپنا پرائیویٹ سکرٹری بنا لیا۔ تو ارشاد فرمایا۔ کہ تم ہمارے اور جاگیر طلب کرنے والوں کے درمیان امین ہو گے جب نئے منصب اور نئے ترقی پانے والوں کی یادداشت پیش ہونے کا وقت آئے۔ تو شام کو جب ہم غسل خانہ کے صحن میں صوبوں اور عمارتوں کے نقشے ملاحظہ کرتے ہیں۔ ہر روز چار پانچ منصب دار ہمارے سامنے پیش کیا کرو۔ تاکہ ہم ہر شخص کی ذاتی قابلیت اور خاندانی شرافت کی اچھی طرح جانچ پڑتال کر کے حکم صادر کریں۔ اسی طرح گھوڑوں کو داغ دینے والے داروغہ کو حکم تھا۔ کہ جس قدر داغ کے کاغذات مُہر برداروں کے پاس آئیں۔ ہمارے سامنے پیش کر کے گھوڑوں کو داغ دیا کرو۔ اور گھوڑوں کا جائزہ دیوان میں لیا کرو +

سخت تکلیف دہ مہم کی دُشواریوں کے باعث ایسے کاموں میں ہماری توجہ نہ رہی۔ جس سے ضابطوں کی ترتیب میں

بالکل خلل واقع ہو گیا۔ اعلیٰ حضرت نے دوبارہ حکم دیا۔ کہ وہ تمام اہلِ دیوان۔ بڑے بڑے امینوں۔ فوجداروں۔ داروغۂ[1] عرض مکرر کروہ بخشیوں اور منصبداروں کی جو ان گھوڑوں پر مقرر ہیں۔ دیانت داری کی تحقیق کر لیا کرے۔ کہ سب سے بہتر ہوں +

رُقعہ ۷۱

فرزندِ عالی جاہ! ہدایت کیش پنجابی جو شاہ بندہ نواز گیسو دراز کے پُر نور مزار پر شراب پی کر گیا تھا۔ اور دُعا مانگی تھی۔ اس کی بے اعتدالیوں اور بے ادبیوں کی تفصیلی کیفیت واقعہ نگار کی فرد سے معلوم ہوئی۔ اس عالی جاہ کو (تمہیں) چاہئے تھا۔ کہ جس وقت وہ نالائق اس بدحالی میں وہاں گیا تھا۔ تم

[1] ایک منصب کا نام ہے۔ یعنی وہ داروغہ جو کسی معاملے کو دربار میں دوبارہ پیش کرے +

۸۷

اپنے آدمیوں کو مقرر کرکے حکم دیتے کہ اُسے باندھ کر لاؤ - اور پاؤں میں بیڑیاں ڈال کر گُرز بردار کے ہمراہ ہمارے پاس بھیج دیتے - معلوم ہوتا ہے کہ واقعہ نگار نے کسی قسم کی رُو رعایت سے کام نہیں لیا ہم یہاں سے سخت گرز بردار مقرر کرتے جو اُس ملعون کو مُشکیں باندھ کر لے آتا - نالائق آدمی جب با اختیار ہو جاتے ہیں تو ایسا ہی کرتے ہیں - ہمیں تو ایسے حالات میں اپنے کسی فرزند کی بھی رعایت منظور نہیں عنایت اللہ خاں اور دُوسروں کا تو کیا ہی ذکر ہے +

فرمان ۲ے

یہ فرمان نزع کی حالت میں لکھا گیا۔ تم پر اور جو تمہارے پاس ہے - اس پر سلامتی ہو +

بڑھاپا آگیا - اور کمزوری زیادہ ہو گئی -

۸۸

اعضا میں قوت نہیں رہی - یگانہ آیا تھا اور سب سے بیگانہ ہو کر جا رہا ہوں مجھے اپنے آپ کی خبر نہیں - کہ کون ہوں - اور کس کام کے قابل ہوں - جو دم عبادت کے بغیر گزرا - اس کا افسوس باقی ہے حکومت اور رعیت پروری کوئی بھی مجھ سے نہ ہوئی - قیمتی عمر غفلت میں ضائع ہو گئی گھر کا مالک (خدا) تو موجود ہے - لیکن میں اپنی تاریک آنکھ میں اس کی روشنی نہیں دیکھتا - زندگی پائیدار نہیں - گزرے ہوئے دم کی نشانی ظاہر نہیں ہے - اور مستقبل کے متعلق کوئی امید نہیں - تپ نے جدائی اختیار کی - اور چمڑے کو تنہا چھوڑ دیا +

فرزند کام بخش اگرچہ بیجاپور کو چلا گیا ہے - لیکن نزدیک ہے - اور وہ عالی جاہ (اعظم) اس سے بھی زیادہ نزدیک ہے - عزیز القدر شاہ عالم سب سے زیادہ دُور ہے - فرزند زادہ محمد عظیم - اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہندوستان کے نزدیک پہنچ گیا - فوج کے آدمی سب کے

۸۹

سب بے دست و پا - پریشان اور میری طرح بے قرار ہیں - جو اپنے خداوند سے تنہائی اختیار کرکے بے تابی کی حالت میں ہے - اور پارے کی طرح تڑپ رہا ہے - وہ لوگ نہیں سمجھتے - کہ ہم صاحب نعمت رکھتے ہیں - میں اپنے ساتھ کچھ نہیں لایا تھا - اور گناہوں کا بوجھ ساتھ لے جا رہا ہوں - میں نہیں جانتا - کہ کس عذاب میں گرفتار ہونگا - اگرچہ اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم پر نظر اور اس کی رحمت کی قوی اُمید ہے - لیکن اپنے اعمال و افعال کو دیکھتے ہوئے ہر وقت ڈر لگا رہتا ہے - جب میں اپنے آپ سے گزر گیا - تو دُوسرا کہاں رہا - ع

ہرچہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم

جو ہو سو ہو - ہم نے کشتی دریا میں ڈال دی +

اگرچہ پروردگار اپنے بندوں کی حفاظت کریگا لیکن ظاہری حالات پر نظر رکھتے ہوئے فرزندوں کے لئے بھی ضروری ہے - کہ

۹۰

خلق خدا اور مسلمان ناحق نہ مارے جائیں فرزند زادۂ بہادر کو آخری دُعا کہہ دیں - ہم نے رُخصت کے وقت اُسے نہ دیکھا شوق باقی رہا - بیگم اگرچہ رنجیدہ خاطر ہے - لیکن دلوں کا مالک خدا ہے - عورتوں کی کوتہ اندیشی ناکامی کے سوا اور کوئی نتیجہ نہیں رکھتی - الوداع - الوداع - الوداع

فرمان ۳ے

تیسرے شہزادہ سلطان کام بخش کے نام جو آخر وقت صادر فرمایا +

میرے فرزند! میرے جگر بند! اگرچہ میں نے با اختیار ہونے کی حالت میں نصیحت کی کہ اللہ کی رضامندی حاصل کرو - اور طاقت سے زیادہ وصیتیں کیں - لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ کی مرضی نہ تھی - اس لئے وہ رضا کے کانوں سے کسی نے نہ سُنیں - اب کہ میں بیگانہ ہو کر جا رہا ہوں - مجھے تمہاری بے

٩١

ماں کی پر رحم آتا ہے ۔ مگر کیا فائدہ ۔ عذاب اور گناہ جو کچھ میں نے کیا ۔ اس کا ثمرہ اپنے ساتھ لے جا رہا ہوں ۔ قدرت کا عجیب کرشمہ ہے ۔ کہ تنہا آیا تھا ۔ مگر قافلہ ساتھ لے کر جا رہا ہوں ۔ اگرچہ بخار نے بارہ دن تک ساتھ دیا ۔ لیکن آخر تاب نہ لا کر مجھے چھوڑ گیا ۔ جدھر دیکھتا ہوں ۔ خدا کے سوا کوئی نظر نہیں آتا ۔ عذاب آخرت پر نظر رکھتے ہوئے فوج اور فوجیوں کا خیال دل کی رنجیدگی کا باعث ہُوا ۔ مجھے اپنے آپ کی خبر نہیں ۔ میں نے بہت گناہ کئے نہیں جانتا ۔ کہ کس عذاب میں گرفتار ہونگا بندوں کی حفاظت اگرچہ ربّ العالمین خود کرے گا ۔ لیکن بظاہر مسلمانوں اور فرزندوں پر بھی بندوں کی حفاظت اور احتیاط ضروری ہے ۔ عالی جاہ بھی نزدیک ہے ۔ تمہارے حق میں جو کچھ ضروری تھا ۔ وہ میں نے کہہ دیا ہے ۔ اُس نے بھی جان و دل سے قبول کر لیا ہے ۔ ایسا نہ ہو ۔ کہ مسلمان مارے جائیں

٩٢

اور وبال اس ناکارہ (راقم) کی گردن پر رہے + میں تمہیں اور تمہارے فرزندوں کو خدا کے سپرد کرتا ہوں ۔ اور خود رخصت چاہتا ہوں ۔ میں بے قراری کی حالت میں ہوں ۔ بہادر شاہ جس جگہ تھا ۔ وہیں ہے ۔ فرزند زادۂ عظیم الشان ہندوستان کے نزدیک آ گیا ہے ۔ اور فرزند زادۂ بہادر گجرات کے نواح میں ہے ۔ جیوۃ النسا نے زمانے کی کوئی چیز نہیں دیکھی ۔ اس لئے وہ رنجیدہ ہے ۔ اور بیگم کے حالات بیگم جانتی ہے ۔ اودے پوری تمہاری والدہ بیماری میں میرے ساتھ رہی ہے ۔ اور ساتھ رہنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ دربار کے آدمی ۔ اور غلام اگرچہ گندم نما جَو فروش ہیں ۔ لیکن ان کے ساتھ نرمی و صلح سے پیش آنا اور چادر دیکھ کر پاؤں پھیلانا چاہئے ۔ والسلام +

لہ ظاہر میں نیک اور باطن میں بُرے +

٩٣

رُقعہ ۷۴

سلطان محمد معظم شاہ عالم بہادر کے بڑے بیٹے شہزادہ محمد معز الدین بہادر کے نام +

فرزند زادۂ بہادر ! یہ امر ایک نمایاں خدمت اور زیادہ تعریف کا موجب ہُوا ۔ کہ تم نے ملک غازی پر فتح پا کر اُسے شکست دی ہے ۔ ہم نے تمہیں ان عمدہ خدمات کے صلے میں لکھی جنگل کی فوجداری اور دو ہزار دو اسپہ و سہ اسپہ سوار بطور عطیہ مرحمت کئے اس کے بعد تمہیں خلعت ۔ تلوار ۔ گھوڑے ۔ ہاتھی اور جواہرات کے ساتھ فرمان پہنچے گا چاہئے ۔ کہ تم ملک گیری اور اس صوبے کے فتنہ پردازوں کو جڑ سے اکھاڑنے پر جو شہزادوں کا جوہر ہے ۔ توجہ کرو ۔ اور باغیوں کو سزا دینے میں حکم کے منتظر اور نوکروں کی طرح اضافہ کے امیدوار نہ رہو ۔ کیونکہ ملک تمہارا ہے ۔ اور ہم خود چھپنے والے سورج کی طرح ہیں +

٩٤

رُقعہ ۷۵

فرزند زادۂ بہادر ! مزاج دان بیٹے محلہ داروں اور واقعہ نگاروں کے اضافہ کے لئے نہیں لکھتے ۔ وہ فرزند زادہ (تم) کیوں ایسی بیجا تجویز پیش کرتا ہے ۔ بلکہ اگر تم سمجھو ۔ تو واقعہ نگاری کی خدمت پر کسی دوسرے کو مقرر کرو ۔ کہ اب واقعہ نگار واقعہ نگار نہیں رہا ۔ شعر

چوں غرض آمد ہنر پوشیدہ شُد
صد حجاب از دل بسوئے دیدہ شُد

جب غرض سامنے آ گئی ۔ تو ہنر پوشیدہ ہو گیا ۔ سَو پردے دل سے آنکھ کی طرف چلے گئے +

رُقعہ ۷۶

سلطان محمد اعظم شاہ بہادر کے بڑے بیٹے شہزادہ محمد بیدار بخت کے نام +

میرے بہادر فرزند زادہ! مجھے باہر سے اطلاع ملی ہے۔ کہ جب وہ فرزند زادہ (تم) فتح پور میں تھا۔ تو بے حیا سرکشوں نے موضع دوہرہ پر جو جہاں آرا بیگم کے باغ کا خرچ پورا کرنے کے لئے ہے۔ حملہ کر دیا بیگم نے اس باب میں اس بیدار بخت کو (تمہیں) لکھا۔ اور تم نے بیگم کی خدمت میں معافی نامہ تحریر کیا۔ تم نے یہ معاملہ ہمیں کیوں نہ لکھ بھیجا۔ اور جو سوال و جواب ایک دوسرے کے درمیان ہوئے۔ وہ کیوں پوشیدہ رکھتے؟

رُقعہ ۷۷

فرزند زادۂ بہادر! تم بیتی شاہ راک کے قلعے کی جو پہلے فتح ہو چکا ہے۔ نذر پیش کر چکے ہو۔ یہ دوبارہ دی گئی ہے۔ چونکہ فرزند عالی جاہ جنگ کی تیاری کر رہے ہیں اس لئے اُن سے نذرانہ نہیں لیا گیا

لیکن عالی جاہ کی طرف سے فراموشی کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی +

رُقعہ ۷۸

فرزند زادۂ بہادر! ظاہری بیماریوں۔ جادو کے نقصان کے رفع دفع اور قبول ہونے والی دعا کی اُمید رکھیں۔ تمام عالم و فاضل اس بات پر متفق ہیں۔ کہ قل ھو اللہ اور الحمد للہ پڑھ کر پانی پر دم کریں۔ اور اُسے پی جائیں۔ اس کا اثر بہت جلد ہوتا ہے۔ اگرچہ اپنے تمام جسم کو سونے چاندی۔ تانبے نقول اور روغن وغیرہ اجناس کے ساتھ وزن کرنا اس ملک کا اور وہاں کے مسلمانوں کا معمول نہیں۔ لیکن چونکہ اس عمل کا فیض بہت سے محتاجوں اور مسکینوں کو پہنچتا ہے۔ اس لئے اعلیٰ حضرت (شاہ جہاں) بھی سال میں دو مرتبہ اپنے جسم مبارک کو وزن کرکے اس کے برابر اجناس

وغیرہ مستحق لوگوں میں بطور خیرات تقسیم کیا کرتے تھے۔ اگر وہ نورِ چشم (تم) بھی سال میں دو بار اور ہر مرتبہ نسات دفعہ جداگانہ اجناس جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ اپنے جسم کے ہم وزن خیرات کیا کریں۔ تو رُوحانی و جسمانی مصیبتوں کو رفع کرنے کے لئے خوب و مناسب ہے۔ شعر۔

ضعف و فقر و عجزِ ما دانستۂ ۔۔۔ دردِ ما را ہم دوا دانستۂ

تُو نے ہماری کمزوری۔ غریبی اور عاجزی کو سمجھ لیا ہے۔ اور ہمارے درد اور اُسکی دوا کو بھی اللہ شافی۔ اللہ کافی۔ اللہ معافی +

رُقعہ ۷۹

فرزند زادۂ عزیز! کسی کی غائبانہ سفارش کا یہ کیا سودا ہے۔ بادشاہی منصب خدمت کرنے اور بلند جھنڈوں کے سائے میں آئے بغیر ممکن نہیں۔ فرزند عالی جاہ بھی اس طرح نہیں کرتے۔ دربار میں بھیج دیتے ہیں

یا اپنے پاس نوکر رکھ لیتے ہیں۔ یہ فیروز جنگ اور نصرت جنگ کا طریقہ ہے۔ اس نورِ چشم کو (تمہیں) اس کام سے کیا غرض۔

رُباعی

دورانِ بقا چو بادِ صحرا بگذشت
تلخی و خوشی و زشت و زیبا بگذشت
پنداشت ستمگر کہ جفا بر ما کرد
بر گردنِ او بماند و بر ما بگذشت

زندگی کا زمانہ جنگل کی ہوا کی طرح گزر گیا تلخی۔ خوشی۔ برائی اور اچھائی سب گزر گئی۔ ظالم نے تو سمجھا۔ کہ ہم پر ظلم کیا ہے مگر اس کی گردن پر رہ گیا اور ہم پر گزر گیا +
آئندہ ایسا عمل میں نہ آئے +

رُقعہ ۸۰

میرے بہادر فرزند زادہ! اس زمانے میں کہ نیک مردوں اور عورتوں کا قحط ہے۔ کام دل کے مشورے سے کرنے چاہئیں۔

نہ کر بد راہ لوگوں کے کہنے سُننے سے۔ ہم اس سے زیادہ اور کچھ نہیں لکھ سکتے۔ کیونکہ ایسا کرنا بدگوئی اور گناہ ہے۔ (رع)

دیوار گوش دارد فہیدہ لب بجنباں

دیوار کان رکھتی ہے۔ سمجھ کر لب ہلا +

رقعہ ۸۱

میرے بہادر فرزند زادہ! میاں خان عالم ظاہری اور باطنی دونوں قسم کی بیماریوں میں مُبتلا ہے۔ اور نصرت جنگ مخالف ہے۔ رائے دلیپ کے ذریعے سے دونوں میں صُلح کرا دینی چاہئے۔ اور نصرت جنگ کی دلجوئی میں کوشش کرو۔ مالوہ کی نیابت اپنے دیوان کے سپرد کرو۔ ہم نے میر سامانی کے لئے فدا خان کو بھیج دیا ہے +

رُقعہ ۸۲

میرے عزیز فرزند زادہ! خدا تمہیں دین و دُنیا سے مستفید اور فتح مند کرے!

تم نے ترکنہ بوکلنڈ کا قلعہ گمراہ و بدبخت دُشمنوں سے لے لیا۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ اس نُورِ چشم کے (تمہارے) کام ہر روز بہت قابلِ تعریف ثابت ہو رہے ہیں۔ تمہارا شمشیر خان بھی ہوشیار و دُور اندیش ہے۔ اچھا کام اچھے آدمی ہی سے انجام پاتا ہے۔ ہم نے ترکنہ کا نام شمشیر گڑھ رکھ دیا ہے۔ ایک کو لینا اور دُوسرے کا دعویٰ کرنا عالمگیری بیت المال کا خاصہ ہے۔ شعر

کاسۂ چشمِ حریصاں پُر نہ شد

تا صدف قانع نہ شد پُر دُر نہ شُد

لالچی آدمیوں کی آنکھ کا پیالہ کبھی نہیں بھرا جب تک سیپ نے قناعت اختیار نہ کی۔ موتیوں سے نہ بھری گئی +

رُقعہ ۸۳

فرزند زادۂ بہادر! فوجیوں کی دِل جوئی فتح مندی کا جُزوِ اعظم ہے۔ وہ نیک ذات عالی نسل (تم) ہماری ہدایت سے لبریز حکم کے مطابق اِس مہم کے انجام دینے میں پوری پوری کوشش کریں۔ کیونکہ ہندوستان کی سلطنت میں یہ روئی کا ٹکڑا حضرت صاحب قِران عرش آشیاں (تیمور) کا مُبارک عطیہ ہے۔ بے مثال بزرگی دینے والے (خدا) کی برکت وفضیلت ہے اس میں جدّت یا اضافہ ہوگا۔ سلطنت کے حالات لکھنے والے خوش تحریر مؤرّخ اس کی تفصیلات سپرد قلم کریں گے۔ جو ہمیشہ کے لئے صفحۂ عالم پر یادگار رہیں گی

شعر

اگر بہ سیرِ چمن سے روی قدم بردار

کہ ہمچو رنگِ حنا سے رود بہار از دست

اگر تُو باغ کی سیر کو جاتا ہے۔ تو قدم اُٹھا

کیونکہ بہار مہندی کے رنگ کی طرح ہاتھ سے چلی جائے گی +

رُقعہ ۸۴

خان فیروز جنگ نے اپنے ہمراہیوں کا جائزہ لیا۔ جس سے معلوم ہُوا۔ کہ وہ اُس کی تنخواہ اور منصب کے لحاظ سے زیادہ ہیں۔ ہم نے توپ۔ رہکلہ۔ بان۔ رام جنگی۔ جزائر۔ کھڑنال۔ شتر نال۔ گجنال۔ سوار معہ ہتھیاروں کے۔ گھوڑے اور ہاتھی معہ زرق برق جنگی لباسوں کے اور طمطراق کے دُوسرے لوازم جس قدر چاہئیں۔ بلکہ نہ چاہئیں۔ معائنہ کئے۔ چنانچہ ان میں سے اکثر ہمارے پاس آئے۔ تم کہ اس سے دُگنا سامان رکھتے ہو۔ کیوں روپیہ ضائع کرتے اور بے محل صرف کرتے ہو۔ جو کچھ درکار ہو۔ اُس کا مہیا کرنا ضروری اور باقی فضول ہے +

رقعہ ۸۵

فرزند زادۂ بہادر! عرضداشت بعینہٖ نظر سے گزری۔ دو صورتوں کے سوا چارہ نہیں یا یہیں مالوہ اور اکبر آباد جانا چاہئے۔ اور تم دکن میں رہو۔ یا اس کے برعکس۔ ان دونوں صورتوں میں سے جو بہتر ہو۔ لکھو +

رقعہ ۸۶

فرزند زادۂ بہادر! وہ نورِ چشم (تم) اکثر عرضداشتوں میں میرے نام کے ساتھ باقبال ابد اتصال (ہمیشہ رہنے والے اقبال کے ساتھ) لکھتے ہیں۔ اور یہ بات تو قرنوں کے لئے بھی ممکن نہیں۔ ابد کا تو کیا ہی ذکر ہے۔ ہمیشہ بمیامن افضال بیہمال ایزد متعال (اللہ تعالیٰ کے بے مثل فضل و کرم کی برکتوں کے ساتھ) لکھا کریں۔ کیونکہ انسان ضعیف پیدا کیا

گیا ہے۔ شعر

از خدا داں خلافِ دشمن و دوست
کہ دلِ ہر دو در تصرفِ اوست

دشمن اور دوست کی مخالفت خدا کی طرف سے سمجھ۔ کیونکہ دونوں کا دل اسی کے قبضے میں ہے +

رقعہ ۸۷

محمد معظم شاہ عالم بہادر کے بیٹے عظیم الدین کے نام +

ہمیشہ سے چلے آنے والے قرآن کریم کے حافظ فرزند زادہ! بعض ملکی کام بھی درپیش ہیں۔ اور اس نورِ چشم کو (تمہیں) دیکھنے کا شوق بھی حد سے زیادہ ہے۔ چاہئے۔ کہ حکم پہنچنے کے ساتھ ہی سرکار والا کے کاموں اور ہمارے شوق پر نظر رکھتے ہوئے اس جگہ کی قائم مقامی مرشد قلی خان کے سپرد کرکے خود شاہی خزانے اور فیل خانے کے ساتھ

ہمارے حضور میں روانہ ہو جاؤ۔ بلکہ اگر حکم پہنچنے سے پہلے ہی کوچ کرو۔ تو اطاعت کے زیادہ قریب ہے +

رقعہ ۸۸

فرزند زادۂ عظیم! خدائے کریم سے بے خبر غافل کی مانند مخلوق سے غافل رہنا جو خالق کی امانت ہے؛ اچھا نہیں۔ خاص کر بادشاہوں کے بیٹوں کو تو ایسا کرنا بہت برا ہے۔ ہمیشہ الموتُ حقٌ والبعثُ حقٌ والصراطُ حقٌ والجزاءُ بالشر والخفی حقٌ (مرنا اور اس کے بعد جینا حق ہے۔ صراط اور پوشیدہ کاموں کا بدلہ حق ہے) کے سچے مسئلوں کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ اور ہر گھڑی اپنے آپ کو دنیا کی طرف سے مرے ہوؤں میں شمار کرنا چاہئے۔ تاکہ انتظار کی خاک سے مقصد کا پودا اُگے۔ اور آرزوؤں کے پھول مظلوموں کی آہ کی صرصر سے ٹوٹ کر گر نہ جائیں۔ یہ خاص سودا تم نے کہاں

سے سیکھا۔ نہ یہ سودا تمہارے دادا کو ہے نہ باپ کو۔ بہتر یہ ہے۔ کہ یہ سودا داغ سے نکال دو۔ ہم خود نہیں دوسروں سے بہتر جانتے اور اچھا سمجھتے تھے۔ (ع)

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم
جو کچھ ہم سمجھتے تھے۔ وہ غلط نکلا +

رقعہ ۸۹

فرزند زادۂ عظیم القدر! تم نے شاہ عالی جاہ کی جاگیر سے پرگنہ شکر پور کی تنخواہ کے بارے میں جو کچھ عرض کیا ہے۔ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ اس قسم کی خیرخواہی کس طرح تمہارے دل میں آئی۔ اگر شاہ عالی جاہ نے اس فرزند زادہ (تم) سے اس مطلب کی درخواست کی ہے۔ تو مضائقہ نہیں۔ ورنہ ان خام خیالیوں کو اپنے سر سے نکال دو۔ کیونکہ اس قسم کے کام اخلاص اور دوستی میں اضافہ نہیں کرتے۔ بلکہ غرور و تکبر کے اظہار کو زیب

دیتے ہیں +

رقعہ ۹۰

فرزند زادہ عظیم! اگرچہ سری بدروکی جاگیر میں تاڑی کی پیداوار سے روپیہ جمع کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس بات کے سننے سمجھ میں نہیں آتے۔ کہ کس حماقت خور مفتی نے فتویٰ دیا۔ اس قسم کے گھر کو برباد کر دینے والے خیر خواہوں کو اپنا جانی اور مالی دشمن اور دُنیا اور آخرت کا بدخواہ سمجھیں۔ اور حق سبحانہٗ تعالیٰ کی نعمت کا شکر بجا لائیں۔ کہ اُس نے تین زرخیز اور دولت پیدا کرنے والے صوبے اور ہر چیز سستی اور زیادہ عطا کی ہے۔ اور رعیت کی پرورش کو دنیا اور آخرت کی دولت کا سرمایہ جانیں +

رقعہ ۹۱

اکبر آباد کے صوبہ دار امیر الامرا شائستہ خاں کے نام +

ہمارے نیک اطوار وفادار دوست! اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہو۔

شوق سے سنو۔ کہ خط لکھنے کے دن یعنی منگل ۲۰ ربیع الاول کو شکست نصیب شجاع نے اس فتح مند لشکر کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ کے اس نہایت عاجز بندے (راقم) کی فتح سے بھری ہوئی کمان میں تھا۔ مقابلہ کیا۔ اور اپنے اس بُرے فعل کی سزا پا کر اپنی تباہی دیکھ لی۔ شعر۔

از دست و زبانیکہ برآید کز عہدۂ شکرش بدر آید

کس کے ہاتھ اور زبان میں یہ طاقت ہے۔ کہ اس (خدا) کے شکریہ کو کما حقہ ادا کر سکے +

اس شان دار فتح کی تفصیل بعد میں لکھی جائیگی۔ نامرد جسونت سنگھ کل کی لڑائی سے پہلے جب ہم نے دشمن کے نزدیک پہنچ

کر ڈیرے ڈال دئے تھے۔ بھاگ کر اکبرآباد کی طرف چلا گیا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنے وطن کو جائے گا۔ خسر الدنیا و الآخرۃ ذالک ھو الخسران المبین۔ اُس نے دُنیا اور آخرت میں نقصان اُٹھایا۔ اور یہ کھُلا ہُوا خسارہ ہے۔ عصمۃ الخلافت کو (تمہیں) چاہئے کہ اس فرمان والا کے مضمون کی اطلاع پاتے ہی مسرت اور خوشی کا اظہار کریں۔ حقیقی نعمت دینے والے (خدا) کا شکر بجا لائیں۔ اور اس (جسونت سنگھ) کے صوبے پر قبضہ جمانے میں اچھی طرح مشغول ہو جائیں۔ ہم نے بالفعل جان کے برابر عزیز بیٹے محمد سلطان بہادر کو اس ناحق شناس کے تعاقب کے لئے مقرر کیا ہے۔ اور ہم عنقریب اکبر آباد پہنچ جائیں گے +

رقعہ ۹۲

عمدۃ الملک مدار المہام اسد خاں کے نام

آں فدوی کی (تمہاری) خواہش کے مطابق دوسری بخشی گری کی نیابت پر صدر الدین محمد خاں صفوی مقرر کیا گیا ہے۔ اب آپ مُلّانا اور اس عطیہ کی اطلاع بھیجنا چاہئے۔ اس مزاج دان کو (تمہیں) چاہئے۔ کہ اس کے آنے تک دفتر کی خبر بھی رکھیں۔ تاکہ محرر اپنی بد عملی سے اپنے عیب چھپانے کا موقعہ نہ پائیں۔ رُباعی

ہرکس بہ ضمیر خود صفا خواہد داد
آئینۂ خویش را جلا خواہد داد
ہر جا کہ شکستہ بود دستش گیر
جستجو کہ ہمیں کاسہ صدا خواہد داد

جو شخص اپنے ضمیر کو صاف رکھیگا۔ وہ اپنے آئینے کو روشن کریگا۔ جس جگہ کوئی شکستہ حال ہو۔ اُس کا ہاتھ پکڑ۔ سُن لے۔ کہ یہی پیالہ آواز دیگا +

آں فدوی (تم) خان جہاں بہادر کو لکھیں کہ گھوڑے وغیرہ کے سوداگر داد رسی چاہتے ہیں۔ اور یہ خبر صحیح ہے۔ الظلم ظلمات یوم

القیامۃ ۔ ظلم قیامت کے دن اندھیرے کا باعث ہوگا۔ اس نے استغاثہ کیوں منظور نہیں کیا۔ اور موت کی یاد جو اس کی شاہ رگ سے بھی زیادہ نزدیک ہے کیوں چھوڑ دی۔ وہ اللہ کے غضب اور بادشاہوں کے غصے سے ڈرے اور ان کو راضی کرے۔ شعر

حلم حق با تو مواسا ہا کند چونکہ از حد بگذرد رسوا کند

اللہ تعالیٰ کا حلم تیرے ساتھ نرمی کرتا ہے۔ جب وہ حد سے گزر جاتا ہے۔ تو رسوا کرتا ہے +

تم اپنے گھر میں دیوان لگا کر بیٹھتے ہو (ع)

چند گوئی خانہ و ایں خوان من

تو کب تک کہیگا۔ کہ یہ میرا گھر اور میرا دسترخوان ہے۔

آں فدوی (تم) نصرت جنگ کو بلا کر پوچھیں کہ زمرد کا نگینہ اسے مرحمت کیا جاتا ہے۔ لیکن سارا خطاب اس پر نہیں آتا۔ اگر کہے تو ہم اس پر فقط نصرت جنگ کھدوا

کر عنایت کر دیں۔ فرد

دانی کہ بر نگین سلیماں چہ نقش بود
خطے بہ زر نوشتہ کہ ایں نیز بگزرد

کیا تو جانتا ہے کہ سلیمان کی انگشتری کے نگینے پر کیا لکھا ہوا تھا۔ سنہری حرفوں میں یہ تحریر تھا کہ یہ بھی گزر جائیگا +

جس فقیر کو آج روح اللہ خاں لایا تھا ہم نے اسے دیکھا۔ وہ نہ اونچے لوگوں کے طریقے پر تھا۔ اور نہ بزرگوں کے اصول پر۔ اس شخص کو دیکھ کر میاں عبد اللطیف قدس سرہ الشریف (ان کا بزرگ بھید پاک ہو) کی نصیحت یاد آ گئی۔ ایک روز انہوں نے اس گناہ گار (راقم) سے فرمایا۔ کہ تم فقیروں کو نہ دیکھا کرو۔ ہم نے کہا۔ کہ ہم دنیا دار جو گناہوں میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ کسی صاحب کمال فقیر کو ایک لحظہ دیکھنے سے بھی حق کی طرف مشغول نہ ہوں تو ہمارا حال اور انجام کیا ہوگا؟ انہوں نے فرمایا کہ میں اس لئے منع کرتا ہوں کہ اس

زمانے کے درویش پچھلے بزرگوں کے طریقے پر نہیں رہے۔ جب ان کو دیکھو گے تو تمہارا باطن زیادہ خراب ہو جائے گا۔ اور یہ بات اچھی نہیں۔ نعوذ باللہ منہ۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اس بات کی پناہ مانگتے ہیں +

آں فدوی (تم) اس عزیز سے کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ کی بے نیازی اور اس کے بلند مرتبے کے احترام میں یہ حکم ہوا ہے کہ وہ جس جگہ چاہے رہے۔ اور اس کے بعد ہم کو اور اپنے آپ کو ملاقات سے تکلیف نہ دے۔ وظیفہ جو کچھ مقرر ہو چکا ہے۔ پہنچتا رہیگا +

رقعہ ۹۳

آں فدوی کو (تمہیں) معلوم ہو کہ اس گناہ گار (راقم) نے جس نے اس کام کو چھوڑ دیا تھا۔ تمام شریعت کی مضبوط روایات کے مطابق سے گناہوں سے توبہ کر کے جب اپنے

دل میں خوب سوچا۔ تو نفس امارہ کی کارستانی اور حیلہ سازی کے سوا کچھ نہ نکلا۔ لیکن خواہش کو کوئی شخص روک نہیں سکتا۔ فرد

نفس اژدرہاست ایں کے مردہ است
از غم بے آلتی افسردہ است

نفس اژدر ہے۔ یہ مردہ کب ہوا ہے۔ بے ہتھیار ہونے کے غم سے مرجھایا ہوا ہے +

خدا کا شکر ہے۔ کہ میں اس سے اور اس کے فریب سے خوش نہیں۔ خصوصاً نقصان سے خوش ہونا نفس کا کام ہے +

آں فدوی (تم) خلوص دل کے ساتھ باکرامت فقیروں سے خیر و عافیت اور نفس کی قید سے رہائی کی دعا کرائیں۔ تم خود بھی نیک اور شریف سید ہو۔ اگر دل کی گہرائی سے عاجزی کے ساتھ دعا کرو تو قبول ہو جائے۔ اللھم احینی مسکیناً و امتنی مسکیناً و احشرنی فی زمرۃ المساکین۔ اے خدا! مجھے مسکینوں کی طرح زندہ رکھ۔ اور مسکینوں کی طرح موت دے۔ اور مسکینوں ہی کے

گروہ میں مجھے اٹھا۔ آمین۔ آمین۔ آمین +

رقعہ ۹۴

آں فدوی کی (تمہاری) درخواست کے مطابق جو عتیق اللہ خاں بحال ہوا ہے اس میں بہت سی شرطیں ہیں۔ (۱) ہر سال پرگنہ کی آمدنی میں اضافہ کرے (۲) کسی شخص پر ظلم نہ کیا جائے۔ اور کوئی گاؤں ویران نہ ہو۔ (۳) اپنی فوجداری کی حدود کو چوروں سے اس طرح پاک اور پُر امن بنائے کہ مسافر آنے جانے والے سوداگر اور بیوپاری آمد و رفت جاری رکھیں۔ اگر یہ شرائط اُسے منظور ہوں۔ اور ان پر عمل کیا جا سکے تو عہد نامہ لکھ دے۔ ورنہ نہیں +

خلیفہ ثانی امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی خلافت کے زمانے میں جس کسی کو نواحی علاقوں کا سردار مقرر کرتے

تھے۔ اُس سے چند چیزوں کا عہد نامہ لیتے تھے۔ (۱) دروازے پر دربان مقرر نہ کرے تاکہ لوگ بے تکلف اپنی حاجتیں اُس کے سامنے پیش کر سکیں (۲) اپنا وقت خدا اور خلق خدا کے کاموں میں گزارے (۳) سواری سے کام نہ لے (۴) ۱/۱۲ حصہ یا اپنے لڑکوں کے لئے شاہی خزانہ سے کوئی چیز نہ لے۔ کما کر حلال طریق سے روٹی کھائے۔ اگر کسی وقت بڑھاپے یا بیماری کے باعث خود نہ کما سکے تو مومنوں کے مشورے سے ایک درہم سے تین درہم تک سالانہ لے۔ سال سے زیادہ جائز نہ رکھے (۵) ہمت کو عدل و انصاف میں صرف کرے۔ اور مقدموں کا فیصلہ کرنے میں قبیلہ داری اور دوستی کی رعایت روا نہ رکھے +

اور بھی بہت سی شرطیں تاریخ۔ اور سوانح عمریوں کی کتابوں میں لکھی ہوئی ہیں ہمیں جو اُن کے سمجھتے ہیں۔ چاہئے کہ اپنی طاقت کے موافق کوشش کریں۔ بسم

اھدنا الصراط المستقیم والسلام علیٰ اہل الکریم۔ یا اللہ! ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔ اور عزت والوں پر سلامتی ہو +

رقعہ ۹۵

آں فدوی (تم) شاہ عالم کے وکیل منعم خاں کو جو اُن کی (شاہ عالم کی) سرکار کا دیوان بھی ہے۔ آج رخصت کے لئے لائیں تاکہ وہ تباہ حال اکبر کو جو بے وفا ایرانیوں کی امداد کی اُمید پر قندھار کے قریب ہرات میں مقیم ہے۔ اور وہاں کے حاکم کا اشارہ پا کر اور کسی طرف کو نہیں جاتا۔ اور اس ناخوشگوار معاملے کا انتظار کر رہا ہے۔ اُسے اس نادرست ارادے سے باز رکھے۔ نظم

نرفت از دلم قول آں کاسہ گیر کہ مے گفت با کاسۂ پُر خطر

ندانم کہ سنگ سپہر قضا ترا بشکند پیشتر یا مرا

اس پیالے بنانے والے کی بات میرے دل سے محو نہیں ہوئی جو خوف ناک

پیالے سے کہہ رہا تھا۔ کہ میں نہیں جانتا۔ کہ قضا کے آسمان کا پتھر پہلے تجھے توڑیگا یا مجھے +

اس کی تدبیر سوا اس کے اور کچھ نہیں کہ مقدمہ فیصل ہونے یعنی اس ملتانی (راقم) کے جانے اور بلخ اور ملک کی تقسیم پر راضی ہونے تک اپنے ایک بیٹے کو کافی اور بھاری فوج کے ساتھ کابل میں اور محمد معز الدین بہادر کو بہت بڑے سامان کے ساتھ ملتان میں رکھا جائے +

نصیحت کے طور پر لکھا جاتا ہے۔ کہ بہت سے صاحب ارادہ نامور آدمیوں میں سے جو قتل و غارت کی آگ بھڑکا کر سلطنت کو حسرت سے ترک کرنے۔ تلخی سے زندگی بسر کرنے اور شرم کے مارے جان دینے پر مجبور ہو گئے۔ ایک دارا شکوہ تھا۔ اگر وہ اعلیٰ حضرت (شاہ جہاں) کی نصیحتوں پر کان دھرتا۔ تو کیوں بُرا دن دیکھتا۔ اور حق بھی اُس کی طرف تھا

لیکن غرض آدمی کو چند سانس بھی آرام سے لینے
کی مہلت نہیں دیتی۔ اللھم اصلح امۃ محمدؐ
و ارحم امۃ محمدؐ صلی اللہ علیہ و آلہ فی الاول
و الآخر۔ والسلام۔ یا اللہ محمدؐ کی اُمت کو
نیک کر۔ اور محمدؐ اور ان پر اور اُن کی آل پر
اللہ تعالیٰ کا درود ہو) اور اُن کی اُمت پر اوّل
اور آخر رحم کر۔ والسلام ٭

رقعہ ۹۶

امجد خاں کی بھیجی ہوئی فرد جس میں
امیر الامرا کے نواسوں اور محمد ظفر بخش
کے بیٹے کی بے اعتدالیاں درج ہیں۔
آں فدوی (تم) کو ارسال کر دی گئی۔ تم
محمد یار خاں کو جو میری طرح خدا سے غافل
ہے۔ حسب حکم دار الخلافہ کے فتنہ پردازوں
کو قید، اور آئندہ ایسے ضروری دُنیوی معاملات
میں جو اصل میں دینی ہیں۔ غفلت کرنے کے
باب میں لکھ دو۔ اور میں حکم بھی بھیجتا

ہوں۔ اگرچہ اس کی ضرورت نہیں۔ فرد

چشمے داری و عالمے در نظر است
دیگر چہ معلم و کتابت باید

تو آنکھ رکھتا ہے۔ اور ایک دُنیا تیری نظر
میں ہے۔ پس تجھے کس اُستاد، اور کس کتاب
کی حاجت ہے ٭

تمہاری تحریر سے معلوم ہوا۔ کہ محمد اعظم
اپنے ہمراہیوں کو شاہراہ میں ڈاک چوکی
کی طرح بٹھاتا ہے۔ ایسا کرنا کیا معنے رکھتا
ہے؟ تعجب ہے۔ کہ واقعات کی فردیں پہنچ
جانے کے باوجود اُس نے اس مقدمے کو
ہمارے سامنے پیش نہیں کیا۔ شاید اُسے
یہ بات بھول گئی ہو۔ اگر اسے کام کی
واقفیت نہیں۔ تو وہ بادشاہی امور میں
جو درگاہ الٰہی کے معاملات کا نمونہ ہیں۔
کیوں دخل دیتا ہے؟ اُسے لکھ دو۔ کہ اس
خود ساختہ بدعت کو جو اُس نے جال کی
طرح راستے میں بچھا دی ہے۔ اُٹھا لے۔
ورنہ ہم اُٹھوا دیں گے۔ استغفر اللہ ربی من

کل ذنب و اتوب الیہ۔ میں اللہ تعالیٰ سے
جو میرا پروردگار ہے۔ اپنے تمام گناہوں کی
معافی چاہتا ہوں۔ اور اسی کی طرف لوٹ کر
آتا ہوں۔ شعر

بس کنیم و زیرکاں را ایں بس است
بانگ زد کردیم اگر در دہ کس است ٭

ہم ختم کرتے ہیں۔ اور داناؤں کے لئے یہی
کافی ہے۔ ہم نے آواز دے دی۔ اگر گاؤں
میں کوئی سننے والا ہو۔

زمرد کے نگینے والی انگشتری پر جو رات
قلیچ خان کے لئے علیحدہ کی گئی تھی۔ کچھ
بھی کندہ نہیں کیا گیا۔ اب دل میں یہ
خیال آیا ہے۔ کہ اس کا خطاب چین قلیچ
خاں ہے۔ جواہر خانہ کے داروغہ سے کہو۔
کہ مہر کھودنے والے کو طلب کر کے اس
کا سارا خطاب کندہ کرائے۔ اور خان
مذکور کو بھیج دے ٭

رقعہ ۹۷

جو خط رُوح اللہ خاں نے آں فدوی کو
(تمہیں) بھیجا تھا۔ وہ کاغذات کے ساتھ
مطالعہ میں آیا۔ لیکن اس سے تسلی نہ
ہوئی۔ اپنی تحریر کے مطابق نقشہ بھیج دو۔
عبد اللہ خاں کے منصب میں جو کمی ہوئی
تھی۔ اُس نے اُس کی بحالی کی درخواست
کی ہے۔ لیکن بغیر اس کے کہ وہ کوئی کام
کرکے دکھائے۔ درخواست کا منظور کرنا کیا
معنی رکھتا ہے؟ لیکن چونکہ خان مذکور (روح
اللہ خاں) بر سرِ کار ہے۔ اس لئے اُس کی
درخواست منظور کی جاتی ہے۔ ان اللہ یرزق
من یشاء بغیر حساب۔ تحقیق اللہ تعالیٰ جسے
چاہتا ہے۔ بے حساب رزق دیتا ہے۔ اب
اُسے چاہئے۔ کہ کمربستہ ہو کر کام کرے۔
تاکہ یہ رعایت اُس کے گلے کا ہار نہ ہو
جائے۔ اور جس کام کے لئے آں فدوی
(تم) نے راؤ دلیپ کے واسطے درخواست

کی ہے۔ اگر اس کے پہنچنے سے پہلے وہ یہ آدمی فتح کر لیتا۔ تو اس کے بدلے میں اسے یہ رعایت دے دی جاتی۔ مگر اب کہ تم خود پہنچ گئے ہو۔ دلیپ کے لئے کیا حجت باقی رہ گئی ہے۔ سوا اس کے کہ صرف تمہاری خاطر اس پر مہربانی کی جائے۔

رقعہ ۹۸

پاس سال امیر خاں نے نذر کی ڈالی دیر سے بھیجی ہے۔ چنانچہ اکثر چیزیں خراب نکلیں اسے لکھو۔ کہ جلد جلد ارسال کیا کرے۔ اگرچہ ضرورت نہیں۔ فرد

حرص قانع نیست بیدل! ورنہ اسباب معاش
آنچہ ما در کار داریم اکثرے درکار نیست

اے بیدل! لالچ کو صبر نہیں آتا۔ ورنہ زندگی کے جو اسباب ہم استعمال میں لاتے ہیں ان میں اکثروں کی ضرورت نہیں +

رقعہ ۹۹

ہم آں فدوی کے (تمہارے) پاس ماتم پرسی کا اظہار کرتے ہیں۔ کیونکہ میر خان کا انتقال ہو گیا۔ اگرچہ تمہیں بھی مرنا ہے۔

رع: تا نفس باقیست راہ زندگی ہموار نیست

جب تک سانس باقی ہے۔ زندگی[1] کا راستہ ہموار نہیں +

تم (آں فدوی) دارالسلطنت لاہور کے دیوان کو جو تمہارا بھائی ہے۔ لکھو۔ کہ وہ مرحوم کے تمام مال و اسباب پر جس میں دام و درم اور سب چھوٹی بڑی چیزیں شامل ہوں۔ اور معمولی سے معمولی چیز بھی چھوٹنے نہ پائے۔ کوشش کے ساتھ قبضہ جمائے۔ باہر کی چیزوں کے متعلق بھی پوری پوری آگاہی حاصل کرے۔ اس کے عزیزوں اور قریبیوں سے لالچ دے دلا کر اور ڈرا

لہ زندگی میں ہر گھڑی بیماری اور موت کا خطرہ ہے +

دھمکا کر دریافت کرے۔ اور جو مال مل سکے اسے اپنی حفاظت میں لے لے۔ کیونکہ یہ وارثوں کا حق ہے +

جس شخص کو خلیفۂ وقت اچھائی یا برائی سے شرع کی حد سے زیادہ رعایت دیتا ہے گویا وہ عام مسلمانوں کے حق کو پامال کرتا ہے۔ اس کی زندگی کے دنوں میں ہم نے اس کی دلجوئی کے لئے یہ گناہ اپنے سر پر لیا تھا۔ اب ہم واپس کیوں نہ لیں۔

شعر

گفتگو بسیار شد کم نفس شدم
مسئلہ بسیار گفتم دم زدم

گفتگو بہت ہو گئی اس لئے میں خاموش ہو گیا۔ میں نے بہت سی باتیں کہہ ڈالیں اس وجہ سے۔ میں چپ ہو گیا +

رقعہ ۱۰۰

محمد خاں کے منصب میں یک صدی کا اضافہ کیا گیا۔ آں فدوی (تم) بخشی الملک کو حکم بھیج دیں۔ کہ وہ کچہری میں تسلیمات کرایا کریں۔ اور مخلص خاں کچہری کی مدد کرنے کے باب میں ناظم کو لکھے گا۔ اور کرم خاں کے لئے جو ہو سکے گا۔ کرے گا +

رقعہ ۱۰۱

ہم نے محمد امین خان کے بیٹے کو دستار پہنا دی۔ جواہر خانہ کے داروغہ کو حکم بھیج دو۔ کہ وہ شام کے وقت مناسب قیمت کے دو تین کاغذ کے تختے ہمارے ملاحظہ کے لئے پیش کرے۔ اگرچہ یہ کوئی قانون نہیں۔ کہ کسی ایسے شخص کو جس کا منصب چار ہزاری سے کم ہو۔ دستار عنایت کی جائے لیکن چونکہ وہ لڑکا ہے۔ اس لئے اُس

کا دل خوش کرنے کے لئے ایسا انعام عطا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اعلیٰ حضرت (شاہ جہاں) نے بھی صادق خاں بخشی کے بیٹے کو پگڑی انعام دی تھی مگر جب اس نے ہوش سنبھالا۔ اور بڑا ہوا۔ تو حضور نے اس کے باندھنے سے منع فرمایا +

رقعہ ۱۰۲

درگاہ کے ملازم حسن علی خاں نے فرزند زادہ محمد معز الدین بہادر کے ساتھ بدمزگی پیدا کی۔ اور اجازت کے بغیر اٹھ کر چلا آیا۔ چنانچہ شہزادہ نے اس کی شکایت کی ہے تم اس کا منصب کم کر دو۔ اور اس کی جاگیر ضبط کر لو۔ تاکہ دوسروں کو عبرت ہو۔ شعر

کند تحمل بسیار مرد را بے قدر
کماں چوں تن بکشیدن دہد کبادہ شود

بہت برداشت آدمی کو بے قدر کر دیتی ہے

جب کمان زیادہ کھچ جاتی ہے۔ تو بالکل نرم ہو جاتی ہے +

اعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیات اعمالنا۔ میں سب کے نفسوں کی شرارتوں اور اعمال کی برائیوں سے اللہ کے پاس پناہ مانگتا ہوں +

رقعہ ۱۰۳

وہ فرمان جو فرزند ارجمند نے اس مخلص فدوی کو (تمہیں) لکھا تھا۔ ہم نے پڑھا۔ انہوں نے مجتہد اعتر کے لئے جس کے ساتھ انہیں بہت محبت ہے۔ جاگیر مقرر کرنے کی درخواست کی ہے۔ ان کے لئے کوئی علاقہ جاگیر کے طور پر مقرر کر کے ان کی تسلی کے لئے لکھ بھیجنا چاہئے +

رقعہ ۱۰۴

کاش فدوی (آپ) اپنے دل میں سوچیں۔ کہ شاید فتح اللہ خاں کو کابل بھیجنا اچھا نہ ہوگا۔ کیونکہ اول تو وہ بہت لاؤ لشکر رکھتا ہے۔ دوسرے بہادر بھی ہے۔ تیسرے اُسے غصہ بہت جلد آ جاتا ہے۔ اور وہ باتیں بہت کرتا ہے۔ ہم نے اسے رُوح اللہ خاں کا رفیق کار بنایا تھا مگر وہ خان مذکور کے ساتھ ایسا سلوک کرتا رہا۔ کہ گویا وہ اس کا ماتحت ہے۔ باوجود اس کے کہ خان مذکور میں آدمیت اور صلح جوئی کی خوبیاں تھیں۔ اور اس کا مرتبہ اور جمعیت بھی کم تھی۔ اور حضور نے اسے اطاعت کے باب میں تاکید کردی تھی۔ لیکن پھر بھی وہ خان مذکور کو ایسی تلخ اور تند باتیں کہتا تھا۔ کہ اسے لوگوں کے سامنے شرمندہ اور بے عزت ہونا پڑتا تھا۔ ایسے شخص کو جو ہزاری کے منصب پر ممتاز اور بہادری کے خطاب سے سرفراز ہو۔ دور

بھیجنے کے بجائے باخبر اور ہوشیار بادشاہ کے ساتھ رکھنا چاہئے۔ دیکھنا چاہئے۔ کہ وہ کیا کرتا ہے۔ اگر ان مرتبوں سے اس مخلص کی (تمہاری) دلجمعی ہو جائے۔ تو بھیجنے میں کیا مضائقہ ہے۔ ورنہ اس کا ہمارے پاس رہنا ہی اچھا ہے +

رقعہ ۱۰۵

فدوی مخلص الحمد اخلاص کی زبانی عنایت اللہ خان نے عرض کی۔ کہ معین پور خلافت مقروض ہیں۔ اور فوج کی تنخواہ بہت بڑھ گئی ہے جس جگہ اس قدر نامناسب عہدے۔ اور غیر ضروری تنخواہیں لوگوں کی لیاقت کا ملاحظہ کئے بغیر مقرر کی جائیں۔ اور اس قسم کی تمام بے جا رعایتیں اور انعام ظہور میں آئیں۔ بھلا وہاں ایسا کیوں نہ ہو؟ وہ قرآن کریم کے حافظ اور فاضل بے بدل ہیں۔ انہیں "ولا تبذر تبذیرا" (اور نہ

فضول خرچ کر اُن کا فضول خرچ کرنا) یاد نہیں۔ شاید وہ اس کی تفسیر کو کبھی بھول کر بھی نہیں پڑھتے۔ شعر۔

چشم باز و گوش باز و ایں ذکا
خیرہ ام در چشم بندئ خدا

کان اور آنکھیں کھلی ہوئی ہیں۔ اور طبیعت کی تیزی کا یہ عالم ہے۔ لیکن پھر بھی خدا کی طرف کوئی رغبت نہیں ہے۔

دیوان بھی سست اور کشمیری ہے
کچھ فکر کرکے کوئی اور دیوان تجویز کرنا چاہئے
اسلم خاں بُرا نہیں +

رقعہ ۱۰۶

فدوی مخلص! رات ابوالوفا نے عرض کی کہ جانماز خانہ کا سامان پُرانا اور بوسیدہ ہو گیا ہے۔ یہ بات اسلام سے بعید ہے۔ کہ دُوسرے کارخانے تو تیار کئے جائیں۔ اور یہی کارخانہ جسے تیار رکھنا چاہئے

پُرانا ہو جائے۔ خانساماں کو جلد حکم دو۔ کہ جو کچھ درکار ہو۔ داروغہ سے کہہ کر لے لے۔ اور اس کام کو انجام دے۔ (ع)

حیف صد حیف کہ ما دیر خبردار شدیم

افسوس صد افسوس۔ کہ ہمیں دیر سے اطلاع ملی +

رُقعہ ۱۰۷

رات جو فقیر آیا تھا۔ وہ علم سے بے بہرہ تھا۔ اور خشک زاہد معلوم ہوتا تھا۔ شاید اس میں بھی مکر و فریب ہو اس کی اکثر باتیں اور کام جن میں سے ایک نذروں کا رد کر دینا ہے۔ شریعت کے خلاف ہیں۔ خلیفۂ وقت بادشاہی خزانے کا امانت دار ہے۔ جو کچھ وہ کسی کو دے۔ اُس پر حلال ہے۔ اور اگر وہ اس محصول میں سے جو اُس نے علمائے دین کے فتووں اور ملک و سلطنت کے شریک

اُمرا کے مشورے سے اپنے لئے پسند کرکے اُسے اپنا خاص خرچ قرار دیا ہو۔ کسی کو کچھ دے۔ تو وہ بھی حلال ہے۔ خاص کر اس حالت میں کہ وہ بے سر و سامان ہو۔ اس کو حرام کس طرح کہہ سکتے ہیں۔ اس کی وجہ پُوچھو۔ اور اگر وہ معقول جواب دے تو اطلاع دو۔ تاکہ یہ نفس کا بندہ (راقم) بھی سمجھ جائے۔ ورنہ ایسے بدعتی لوگوں کو جو خود بخود ہی ایسی باتیں وضع کرکے اُنہیں شریعت سے منسوب کرتے ہیں۔ تنبیہ کرنی چاہئے +

سلطان محمود غفر اللہ لہٗ (اللہ تعالیٰ اُنہیں مغفرت کرے) سست مذہب اور بدعتی لوگوں کو مجلس میں نہیں آنے دیتے تھے۔ بلکہ اپنے ملک میں بھی داخل نہیں ہونے دیتے تھے۔ تاکہ دُوسرے لوگ اُن کو فقیروں کی صورت میں دیکھ کر گمراہ نہ ہوں۔ اور اُنہیں بھی گمراہ کرنے کا موقع نہ مل سکے۔ اللّٰھم اھدنا الصراط المستقیم و السلام علی اہل

اتبعنا و التسلیم۔ یا اللہ! تو ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔ اور اُن لوگوں پر سلامتی ہو جو خدا کی رضا پر راضی اور اُس کے حکموں کے آگے سر جھکانے والے ہیں +

رُقعہ ۱۰۸

فدوی با اخلاص (تم) نے ابھی فتح اللہ خاں کی شکایت لکھی ہے۔ خان مذکور کی رُخصت کے وقت تک ہم سمجھتے تھے۔ کہ شہزادہ کو اس بیہودہ کی صحبت مفید نہیں ہوگی۔ لیکن کیا کریں۔ امرا ہمیں اپنی مرضی کے مطابق کچھ نہیں کرنے دیتے۔ اور اپنا مطلب بیان کرنے میں اصرار کرتے ہیں۔ رقعہ مختصر فتح اللہ خاں کے منصب سے پانسو پیادے اور تین سو سوار کم کر دینے چاہئیں اس کمی کا حکم بہادری کے خطاب کی منسوخی کے ساتھ بخشی دوم کے دفتر میں بھیج دیا جائے۔ اور ہمارے حکم کے مطابق

اس باتونی کو لکھا جائے۔کہ کیا نمک حلالی اسی کا نام ہے۔کہ مرشد زادہ کو اپنے سے رنجیدہ کرو۔ اور احسان فراموشی کرکے مہین پور ولی نعمت کو ناراض کر دو۔تمہاری یہ حرکت کمینے آدمیوں کا فعل ہے۔ اور جرأت پر جان قربان کرنے والے مردوں کا یہ طریقہ نہیں۔ چاہئے تھا۔کہ تم اس بڑے وسیلے سے ہماری رضامندی حاصل کرتے۔اور اُن کی سفارش سے ترقی پاتے۔ اب بھی اگر نقصان کی تلافی کر دو۔تو اچھا ہے۔ اُس کو یہ حکم بھیج دیا جائے۔اور شہزادہ کو تحریر کیا جائے +

یہ قلعہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب فتح ہو جائیگا۔ لیکن شیطان صفت سنتا کی فکر ضرور چاہئے۔ اور خان فیروز جنگ کو اس قابلِ سزا شریر کی گوشمالی کے لئے تاکیداً لکھو۔کہ حملے سے پہلے اس کا ناطقہ بند کر دے۔(ع)

مردِ آخر بیں مبارک بندہ ایست

مبارک ہے وہ شخص جو انجام پر نظر رکھتا ہے +

رُقعہ ۱۰۹

منعم خاں سے یہ کام اچھی طرح انجام کو نہیں پہنچا۔اور جیسا کہ چاہئے تھا۔وہ اس فرض سے عہدہ برآ نہیں ہُوا۔ وہ نالائق اور فضول باتیں بنانے والا ہے۔ اسے تعلیم دینی اور منصب کم کر دینے کی تنبیہ کرنی چاہئے۔ اگرچہ مجھے خود تربیت کی ضرورت ہے۔

ع۔ پیرم و سرگشتہ و گم کردہ را

میں بُوڑھا۔حیران اور راستہ بھولا ہُوا ہُوں +

ابولنصر خاں نے لاہور میں ہنگامہ برپا کرکے وہاں کے لوگوں کو سخت تنگ کر رکھا ہے شاید[1] اس کی عافیت کا سر کھجاتا ہے۔یا اُس نے ملک کو بغیر بادشاہ کے سمجھا ہے بخشی سے اس کے مراتب لکھا کر اپنے پاس رکھو۔اور آج شام یا کل ہمارے

[1] شاید اسے آرام کا کھانا ہضم نہیں ہوتا +

باعث پیش کرو۔تاکہ مرتبے بحال کرکے اس بے وقوف کے ہوش ٹھکانے لگائے جائیں۔فرد۔

باید نواخت فرقِ خراں را بچوب دست
بیروں نہند چوں قدم کجروی ز راہ

جب گدھے ٹیڑھا چلنے کے باعث راستے سے قدم باہر رکھیں۔تو ہاتھ کی لکڑی سے ان کے سر کی تواضع کرنی چاہئے۔

زبردست خان سپاہی ہے۔ اور بادشاہی کے کام میں اپنے باپ سے بہتر۔اُس نے دار السلطنت (لاہور۔ پنجاب) خوب کام کیا۔ اور شہر اور نواح کے اکثر فتنہ پردازوں کو تنبیہ کرکے اُن کے گھروں کو ویران کر دیا ہے۔حسب الحکم اُس کی تحسین و تعریف کرو اور اُس کے لئے مہربانی کا خلعت علیحدہ کرا دو۔(ع)

کہ مزدور خوش دل کند کار بیش

کیونکہ خوش دل مزدور زیادہ کام کرتا ہے +

رُقعہ ۱۱۰

فدوی با اخلاص! کام بخش کو جسے معاملے کی سمجھ نہیں۔ محمد اعظم شاہ کے گھر لے جا کر عذر خواہی کرنی اور باہم صلح کرا دینی چاہئے۔(ع)

دُنیا نہ متاعیست کہ ارزد بہ نزاعے

دُنیا ایسی پونجی نہیں۔جو جھگڑنے کے لائق ہو +

رُقعہ ۱۱۱

مقرب خاں کو جو برنالہ کی فتح کے لئے مقرر ہُوا ہے۔ ہمارے حکم کے مطابق اپنے زمیندار کو گرفتار کرنے کے باب میں لکھا جائے۔ اور تاکیداً لکھا جائے۔کہ خان مذکور اس وقت کہ وہ غرور کی شراب سے بے ہوش ہو کر قوم برگی کے ساتھ لڑ جھگڑ کر تن تنہا قلعہ کھلنہ کی طرف چلا گیا ہے۔ اُس پر جلد حملہ کر دے۔غالباً

وہ اس پر فتح پا لیگا - اور اِس مُسلمانوں کو دُکھ دینے والے گمراہ سے بدلہ لے گا - استغفر اللہ - وہ کیا بدلہ لیگا - جو کچھ کرتا ہے خدا کرتا ہے - اور خدا ہی عملوں کی سزا دیتا ہے +

رُقعہ ۱۱۲

آں فدوی (آپ) کل باغ میں جائیں - اور سَیر و تفریح کا لُطف اُٹھائیں - تمام چوکی کے آدمی کیا سیر کرنے والے اور کیا اُن کے علاوہ تمہارے ساتھ ہونگے - اور تمہارے دِل کو خوش کرنے کی کوشش کرکے سرُور کو بڑھانے کا باعث ہونگے (ع)

چوں ازو گشتی ہمہ چیز از تو گشت

جب تُو اُس سے پھر گیا - تو تمام چیزیں تجھ سے پھر گئیں +

رُقعہ ۱۱۳

فدوی درگاہ ! عالی جاہ تشریف لائے ہیں - محمد کام بخش کو استقبال کے لئے جانا چاہئے اور اُن اُمرا کو بھی جن کے نام تمہارے رُوبرو لئے گئے تھے - حکم بھیج دیں +

رُقعہ ۱۱۴

فدوی درگاہ ! مخلص خاں بیمار ہے - اِس با اخلاص کی بیمار پُرسی کے لئے جائیں - اور ہماری طرف سے بھی حال پوچھیں - یہ لوگ غنیمت ہیں - اس کے اخلاق اعلیٰ حضرت (شاہ جہاں) کو بہت پسند آتے تھے - حقیقت یہ ہے - کہ دیانت اور ایثار کا جوہر جیسا کہ چاہئے - اُس میں موجود ہے خدا اُسے صحت بخشے - اُس کا بیٹا آج نہیں آیا - وہ کہاں ہے - اور کیا کرتا ہے - اُسے یونہی نہیں چھوڑنا چاہئے - بلکہ اُس کی تربیت

کرنی چاہئے - اس نے چند سیپارے حفظ کئے تھے - کہیں وہ اُنہیں بُھلا نہ دے +

قاسم خاں نے قلعہ جنجی کی فتح کے بارے میں درخواست کی ہے - کہ شہزادہ محمد کام بخش کو حضور میں بھیج کر آں فدوی کے (تمہارے) پاس روانہ کر دیا جائے - معلوم کرنا چاہئے - کہ اِس کی کوئی اصل و بُنیاد بھی ہے - یا آں فدوی کے دِل توڑنے کی تمہید ہے - دنیا دار لوگ نفسانی خواہشوں کے لئے کیا کچھ نہیں کہتے - اور اپنا کام بنانے کے لئے کیا کچھ نہیں بگاڑتے - اگر وہ بے حیا راما ہی کو گرفتار اور قلعہ فتح کر سکے - تو اس سے بہتر اور کیا ہے - ورنہ سردار خاں بھی پُرانا تجربہ کار ہے - اُسی کو بحال کر دینا چاہئے +

رُقعہ ۱۱۵

فدوی درگاہ ! کل شہزادہ شاہ عالم بہادر ہمارے حضور میں آئیں گے - بخشی الملک اور

دُوسرے لوگوں کو اپنی فوجوں کے ساتھ استقبال کے لئے جانا چاہئے - اور اُنہیں عمدہ طریق سے لا کر ہماری آنکھیں روشن کرنی چاہئیں۔

شعر

خوشا وقتے و خُرّم روزگارے کہ یارے برخورد از وصلِ یارے

وہ وقت کیسا اچھا اور وہ زمانہ کیسا مبارک ہے - جب ایک دوست کو دُوسرے دوست کی مُلاقات نصیب ہو +

رُقعہ ۱۱۶

فدوی با اخلاص ! عرضیوں پر دیوان کے دستخط جو حرف عین کی صُورت میں کئے جاتے ہیں - درکار نہیں - اِس عین علّت کو درمیان سے اُٹھا دینا چاہئے - عنایت اللہ خاں کی معتبری کا میم کافی ہے - اور ہمارے خیال میں پروانہ پر "حسب المسطور" بھی لکھنا زائد ہے +

مشہور بات ہے - کہ پہلے جہان میں ظلم

کی بنیاد تھوڑی تھی۔ جو کوئی آیا۔ اس میں اضافہ کرتا گیا۔ یہاں تک کہ اس انتہا کو پہنچ گیا۔ جب تک قاضی اور دوسرے کشمیری آدمیوں کے مقدمے کا فیصلہ نہیں ہو جاتا ابراہیم خان کے منصب میں تخفیف بدستور رہے گی۔ (ع)

کلوخ انداز را پاداشِ سنگ است

ڈھیلا مارنے والے کی سزا پتھر ہے (اینٹ کا جواب پتھر ہے)

خدا کا شکر ہے۔ کہ جنجی کا قلعہ فتح ہو گیا۔ اور رانا بھاگ گیا۔ اُسے گرفتار کر لینا چنداں مشکل نہ تھا۔ لیکن تجربہ کار آدمیوں کی چشم پوشی سے وہ ہاتھ سے نکل گیا۔ اور کچھ دیر اور ان کا سرد ہونے والا بازار گرم رہے گا۔ انہیں کہنا چاہئے کہ دُنیا کو نہ کھاؤ۔ پیشتر اس کے کہ وہ تمہیں کھا جائے +

ف ہوا و ہوس کو پورا کرنے سے پرہیز کرو۔ کیونکہ تمہیں مرجانا ہے +

رقعہ ۱۱۷

فدوی بارگاہ! یار علی بیگ نے اپنے آپ کو کیوں اس قدر تکلیف میں ڈالا ہے۔ اور کیوں وہ کلوا و اشربوا (کھاؤ اور پیو) پر عمل نہیں کرتا۔ حالانکہ شریعت میں اس بات (کھانا پینا) سے منع نہیں کیا گیا۔ اور اُسے ولایت کا مرتبہ بھی حاصل نہیں۔ پھر وہ کیوں بھیں اور اپنے آپ کو لوگوں میں بدنام کرتا ہے۔ آدمی کو چاہئے کہ ہر دلعزیز ہو۔ لیکن وہ بھی کیا کرے۔ کیونکہ یہ بات اپنے اختیار کی نہیں

فرد

بخت و دولت بزور بازو نیست

تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

قسمت اور دولت بازو کے زور سے نہیں ملتی۔ جب تک بخشنے والا خدا نہ بخشے +

اعلیٰ حضرت (شاہ جہاں) باغ حیات بخش کی تازگی۔ دارالخلافہ کے دولت خانہ کے

مکانات درختوں کی آرائش۔ پھلوں کی پرورش شیشوں اور حوضوں کی صفائی اور پودوں اور نہروں کی غور و پرداخت کی طرف بہت توجہ فرماتے تھے۔ دارالخلافہ کے قیام کے دنوں تک یہ مسافر (راقم) بھی ان چیزوں کا خیال رکھتا تھا۔ اگر محمد یار خاں ہمیشہ خود جا کر ان چیزوں کی تازگی و شادابی کی طرف متوجہ ہو۔ تو اس سے بہتر اور کیا ہو سکتا ہے۔ ورنہ اب تم ہر روز ایک دفعہ خود جایا کرو۔ اور قلعے کی عمارتوں کی صفائی و مرمت اور باغوں کی آرائش کے لئے کماحقہٗ واقف ہو کر تمام باغوں۔ قلعۂ مبارک کی عمارتوں اور صاحب آباد۔ اعز آباد۔ نور باڑی سرہند باڑی (جو ہمشیرہ عزیز القدر سے متعلق ہے) وغیرہ اور نہروں اور درختوں کی کیفیت اس مسافر (راقم) کے دارالخلافہ سے باہر آنے کے وقت سے اب تک مع نمبروں کے معائنہ کر کے لکھو۔ بلکہ نقشہ بھیجو۔ باغ انگوری۔ قلعہ کے دُوسرے پائیں باغوں اور

باغ حسن نماں کی کیفیت جس کی بے حد تعریف عام لوگوں اور نیز معتبر آدمیوں کی زبانی سننے میں آئی ہے۔ تحریر کرو۔ تاکہ اصل حالات بہت اچھی طرح معلوم ہو جائیں۔ اور اس زر و مال کی جو ٹوٹی پھوٹی صورت میں ہے۔ اصلاح عمل میں آسکے +

افسوس کہ ہم نے دل کے ویرانے کو تعمیر نہ کیا۔ اور لڑکوں کی طرح عمر کھیل کود میں گزار دی۔ شعر۔

صرفت العمر فی لہو و لعب فآہ ثم آہ ثم آہ

میں نے زندگی کھیل کود میں بسر کر دی افسوس ہے۔ افسوس ہے۔ افسوس ہے۔

رباعی

افسوس کہ عمر رفت و ہشیاری نیست

نہ ذاکر امید خویشتن داری نیست

گفتم کہ چو بیدار شوم روز بود

ہیہات کہ روز رفت و بیداری نیست

افسوس کہ عمر گزر گئی۔ اور ہوش نہ آیا۔

افسوس کہ اپنی حفاظت کی اُمید باقی نہیں رہی میں نے کہا۔ کہ جب میں جاگوں گا - تو دن ہوگا۔ افسوس کہ دن گزر گیا - اور میں نہیں جاگا +

مدعی کو قید کرنا تو شریعت کے خلاف ہے - اُن کو اِس پابند (راقم) کے ہاتھ سے رہائی دلانا اور قاضی[1] القضاۃ کی طرف رجوع کرنا چاہئے - تاکہ وہ شریعت غرا کے مطابق فیصلہ کرے - اور کسی کو افسوس و رنج نہ ہو - خدا کا شکر ہے - کہ ہمارا قاضی دین دار نیک اور پرہیزگار ہے - اُسے کسی قسم کا لالچ اور لحاظ نہیں - اور وہ مقدموں کے فیصلے میں حق و حساب پر نظر رکھتا ہے ارضوا بحکم القاضی - قاضی کے حکم پر راضی ہو جاؤ +

صوبۂ احمد آباد کا ناظم شجاعت خان ہزاری ہزار سو کے منصب پر سرفراز ہو گیا۔

---

[1] معنی سے بڑا قاضی + [2] روشن +

ت - اسے بلکہ دینا چاہئے - فرد

این قدرا کہ دیدۂ جزو است
کار کلی ہنوز در قدر است

یہ جس قدر (اضافۂ منصب) تو نے دیکھا ہے - جزئی ہے - آئندہ پوری ترقی ہونے والی ہے ہمارے دل میں ہے کہ اگر وہ سلطنت کے کاموں میں اسی قسم کا ایثار اور جاں فشانی دکھاتا رہے - اور فتنہ پردازوں کی تنبیہ اور زمینداروں کی دلجوئی میں ایسی ہی سرگرم کوشش کرتا رہے - تو وہ اور عنایات سے بھی ممتاز کیا جائیگا - اور اس سے بھی بلند تر مرتبے پر سرفراز ہوگا - نظم -

نردبان این جہان ما و منی ست
عاقبت زین نردبان افتادنی ست
ہرکہ بالا تر رود ابلہ تر ست
استخوانش خرد تر خواہد شکست

اس جہان کا زینہ غرور اور تکبر ہے آخرکار اس زینے سے گرنا ہے - جو شخص زیادہ اُوپر کو جاتا ہے - وہ زیادہ احمق

ہے - اس کی ہڈیاں چور چور ہو جائیں گی +

رقعہ ۱۱۸

شجاعت خاں کا انتقال ہو گیا - انا للہ و انا الیہ راجعون (تحقیق ہم اللہ ہی کے لئے ہیں - اور اسی کی طرف رجوع کرنے والے ہیں) وہ تجربہ کار آدمی تھا - گجرات میں اس نے خوب کام کیا - اب اس علاقے کے لئے کوئی صوبہ دار تجویز کرنا چاہئے - یا خود ہی سوچ کر دو تین آدمیوں کے نام پیش کرنے چاہئیں - عالی جاہ کی بھی خواہش ہے - اگر وہ شہزادگی سے کام نہ لیں - اور دوسروں سے بہتر اپنے فرائض انجام دے سکیں - تو ہم انہیں یہ عہدہ دے سکتے ہیں - باللہ التوفیق و الیہ الرشاد - اللہ ہی کو توفیق ہے - اور اسی کی طرف راہِ ہدایت ہے - اس معاملے میں خیر اندیش خان سے بہتر اور کوئی

نہیں - لیکن کہتے ہیں - کہ اس کی آنکھیں بیکار ہو چکی ہیں - خیر اسے یا کسی اور کو مقرر کر دیں - عتیق اللہ خاں بھی بُرا نہیں +

حفظ اللہ خاں نے ابراہیم خان - اور کشمیریوں کے مقدمے کا فیصلہ اچھا نہیں کیا - اور دُور اندیشی سے کام نہیں لیا -

شعر

حیف بریں دانش و آئین او
کور شدہ دیدۂ حق بین او

اُس کی اِس عقل اور قاعدے پر افسوس ہے - اس کی حق کو دیکھنے والی آنکھ اندھی ہو گئی +

دین داری کے معاملے میں حق کی تحقیق کو ہاتھ سے دے دینا کیا معنی رکھتا ہے؟ اور اسی لئے کہا کرتے ہیں - کہ قاضی اور امین کو تحقیقات میں بہت سختی کرنی چاہئے تاکہ مقدمے میں انکار اور اقرار کی گنجائش نہ رہے - اور مقدمے فیصل کرنے میں ہرگز کوتاہی نہیں ہونی چاہئے - اور غالب

فریق کے اعتبار کا لحاظ نہیں کرنا چاہئے۔ اس قسم کے آدمی پہلے بھی کم تھے۔ اور اس وقت تو جب ایمان کمزور۔ اور شیطان طاقتور ہے۔ بالکل نایاب ہیں +

رُقعہ ۱۱۹

ابراہیم خان سے احکام کی تعمیل میں بہت دیر ہو جاتی ہے۔ ہزار سوار اس کے منصب سے کم کر دینے چاہئیں۔ یہ صحیح ہے۔ کہ ہماری نرمی کاموں کو برباد کر دیتی ہے۔ (ع)

راستی یا خواجگی یا بندگی

انسان یا راستی کو حاصل کر سکتا ہے۔ یا آقائی یا غلامی کو +

رقعہ ۱۲۰

روح اللہ خاں نے دیوانِ دکن اور اس

طرف کے قلعہ داروں کے نام احکام صادر کرنے کی درخواست کی ہے۔ تاکہ اس ضلع کے پرگنوں کے حالات۔ خواہ وہ سرکاری علاقہ ہو۔ یا جاگیر ہو۔ یا کچھ اور جو بذیت مسعود خاں کی تبدیلی سے ضبط ہو گیا ہے دریافت کرکے عرض کرے۔ جو کچھ سرکاری علاقہ مقرر ہو۔ اس کے لئے امین اور کروڑی[1] مقرر کر دیں۔ اور جو کچھ جاگیر قرار پائے۔ اس کے لئے پروانہ دیں۔ ضرورت کے وقت توپ خانہ اور مورچوں کا جو سامان درکار ہو۔ بھیجا جائے۔ اسے لکھ دینا چاہئے۔ اور ایک شزاول مقرر کر دینا چاہئے۔ کہ وہ بیلداروں کو خزانے کے ہمراہ اس کے پاس پہنچا دے۔ اور فرزند بہادر کا نشان جس کے متعلق انھوں نے خان مذکور کو لکھا ہے۔ وکیل کے حوالے کر دیا جائے۔ یا اپنے خط میں لپیٹ کر بھیج دیا

[1] محصل۔ سرکاری روپیہ وصول کرنے والا۔ تحصیلدار۔

جائے۔ دوسری بات پر عمل کیا جائے۔ تو بہتر ہے +

یہ شخص اس جماعت میں سے نہیں۔ جو ہمیشہ ایک ہی طریق پر چلتی ہے۔ یہ ساری عاجزی اپنا مطلب نکالنے کے لئے ہے۔ شاید اس کا دل بھی صاف نہ ہو۔ اسے فہمائش کے طور پر لکھا جائیگا۔ فرد

از اختلاط چساں بیگانہ کے شود خویش
ہرچند جامہ تنگ ست مجزو بدن نہ گردد

متواتر میل جول کے ساتھ پرایا اپنا کب بنتا ہے۔ جامہ خواہ کتنا ہی تنگ ہو۔ جسم کا حصہ نہیں بن سکتا +

رُقعہ ۱۲۱

ذوالفقار خان نے بظاہر شزاولوں کو توپ خانے لے جانے کے لئے مقرر کرکے روح اللہ خان کو عین جنگ کی حالت میں پریشان کیا ہے۔ اگرچہ یہ بھی بادشاہی کاموں میں

سے ہے۔ لیکن خان مذکور لکھے۔ کہ قلعہ فتح کرنے تک اُسے توپوں کی ضرورت ہے۔ یا اس کا شزاول کام کی اس صورت کو ضروری نہیں خیال کرتا۔ قلعہ اور مورچوں کا نقشہ جو اس نے بھیجا تھا۔ نظر سے گزرا۔ جو سمت اس نے مورچے کے لئے مقرر کی ہے۔ وہ اچھی ہے اور کئی وجوہ سے دوسرے علاقوں پر فوقیت رکھتی ہے۔ لیکن خندق کے نہ ہونے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس طرف بظاہر زمین پتھریلی ہوگی۔ سرنگ بنانا مشکل ہوگا۔ دو تین جگہ زبردست دمدمے بنانے چاہئیں۔ تاکہ توپوں کی ضربوں سے اہلِ قلعہ استقلال کا رشتہ ہاتھ سے چھوڑ دیں قلعے کی دیواروں میں زلزلہ آ جائے اور یہ مہم جلد سر ہو جائے +

اس بارے میں ہم اپنا فرمان بھی بھیجتے ہیں۔ اور جیسا کہ چاہئے۔ ہم اپنے ہاتھ سے تاکید لکھ دیتے ہیں۔ شعر

بامید ہائے چنیں شاخ شاخ

نداریم چشم کشائش فراخ
ایسی قسم تکلم کی اُمیدوں کے ساتھ ہماری کشائش کی آنکھ فراخ نہیں۔ استغفراللہ - استغفراللہ - میں اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں - میں اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں +

رُقعہ ۱۲۲

اُن حالات سے جو فرزند زادۂ بہادر کی فوج کے واقعہ نگار نے بھیجے ہیں معلوم ہُوا - کہ شکر اللہ خاں دُشمن کے نزدیک آ جانے کے باوجود شراب پینے میں مشغول رہا - اس نے مخالفین کی گوشمالی کے لئے خود سوار ہو کر جانے کے بجائے دُوسرے لوگوں کو بھیج دیا - رات نوازش خان کے گھر جا کر شراب پینے اور ناچ رنگ دیکھنے میں شام سے صبح کر دی - اور وہ منع کرنے کے باوجود باز نہیں آتا - بلکہ اِن

بُرائیوں پر قائم رہنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے ،کہ واقعہ نگار نفسانی اغراض کے لئے ہمارے تربیت کردہ خانہ زادوں پر بہت سے الزام عائد کر دیتے ہیں۔ چاہیئے - کہ آں فدوی (تم) دیوان کو لکھیں کہ وہ تمام مراتب کی کماحقہٗ تحقیق کرکے ہمارے حضور میں عرض کرے +

رُقعہ ۱۲۳

فتح اللہ خان کو لکھو - کہ عریضوں سے تمہاری عمدہ خدمات کی مفصّل کیفیت معلوم ہوئی - اور تمہارا حسن خدمت منظور کر لیا گیا - تم اِس[1] جاں فشانی کو خدمت فروشی میں تبدیل نہ کرنا - اور سوار کو رنجیدہ کرکے ہمیں آزردہ نہ کرنا +

[1] اپنی خدمت پر فخر اور اپنی ذات کی تعریف نہ کرنا +

رُقعہ ۱۲۴

مستمند خاں کی جو فرد اس کی جاگیر کی خرابی کی مظہر تھی - اور اُس نے چوروں کی چھاؤنی کے سبب خود لکھ کر اور اپنی مُہر لگا کر بھیجی تھی - ہمارے ملاحظہ میں آئی اس نے التماس کی ہے - کہ اس بدبخت گروہ کی گوشمالی کے لئے معمور خاں کا تقرر عمل میں آئے - حسب الحکم خان فیروز جنگ کو لکھو - کہ چونکہ دشمن کی تعداد زیادہ ہے اِس لئے وہ اپنے بیٹے کو مناسب فوج کے ہمراہ اِس طرف بھیج دے +

رُقعہ ۱۲۵

سیّد سعد اللہ نے دوبارہ ہمیں خط بھیجے ہیں اور بہت سی باتوں کا اظہار کیا ہے کہ بندرگاہ سُورت کے واقعہ نگار کو تبدیل کر دینا چاہیئے - اور حکیم اشرف مرحوم کے

بیٹے کو دار الشفا کی خدمت سپرد کرکے اُس کے روزینہ میں اضافہ کر دیا جائے - سیّد کو لکھ دو - کہ اس کے بعد وہ ملازموں کے معاملے میں جو آیہ کریمہ ولا ترکنوا الی الّذین ظلموا فتمسّکم النار (اور ان لوگوں کی طرف رغبت نہ کرو - جنوں نے تمہارے نفسوں پر ظلم کیا - اور آگ تمہیں جلا دیگی) کے مطابق اصل میں ظالم ہیں - دخل نہ دے - اگرچہ یہ گروہ دوسروں پر ظلم نہیں کرتا - لیکن اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے +

تم اپنے ہر خط میں اللہ کی راہ میں مرنے کی دُعا مانگتے ہو - سچ ہے - اِس موت میں زندگی ہے - خدائے بے نیاز کی درگاہ کا یہ نیازمند (راقم) بھی ہمیشہ یہ آیۂ کریمہ وردِ زباں رکھتا ہے - کہ اللّٰھم فاطر السمٰوات والارض انت ولیّی فی الدنیا و الاخرۃ توفّنی مسلما و الحقنی بالصّالحین - اے آسمانوں اور زمینوں کے پیدا کرنے والے خدا ! تو ہی دُنیا اور آخرت میں

میرا دوست ہے۔ تو مجھے مسلمان کی موت دے۔ اور نیکوں کے ساتھ ملا دے۔ اور میں اس مقولے پر عمل کرتا ہوں۔ کہ یعنی قبل التقاء الانبیا و الاولیاء اجمعین۔ تمام انبیا اور اولیا کی طرف سے فیض آنے سے پہلے ان فیوض کی صورتیں میرے دل میں آ جانی چاہئیں۔ اگرچہ دربار کے فاضلوں نے اس بارے میں عمدہ عمدہ نکتے پیدا کئے ہیں۔ مگر جیسا کہ چاہئے تسلی نہیں ہوتی۔ آں معرفت آگاہ (تم) اس مقولے کے متعلق اپنی تحقیق لکھیں۔ والسلام +

رقعہ ۱۲۶

یاقوت کا جلد پہنچنا اور تحقیق کے بعد محمد کام بخش کے بدبخت کو۔ کا نشانہ ہونا آں فدوی کو (تمہیں) معلوم ہو گیا ہوگا چونکہ اس کی تنبیہ اور نادان شہزادے کو اس سے جدا کرنا ضروری تھا۔ لہذا ہم نے

ایسا ہی کیا۔ اور اس برے ہمنشیں کے ساتھ جو سلوک کرنا چاہئے تھا۔ ہم نے کیا۔ و من یکن الشیطان لہ قرینا فساء قرینا۔ اور جس کا ہم نشین شیطان ہوتا ہے۔ وہ ہم نشینی کے رُو سے برا ہوتا ہے۔ فرد

صحبت سفلہ چو انگشت نماید نقصان
گرم سوزد بدن و سرد کند جامہ سیاہ

کمینے کی صحبت کوئلے کی طرح نقصان پہنچاتی ہے۔ کہ جب وہ گرم ہوتا ہے۔ تو بدن کو جلاتا ہے۔ اور جب سرد ہوتا ہے۔ تو کپڑے کو سیاہ کر دیتا ہے +

اس کی ہم نشینی کی بدبختی سے شہزادہ بھی گمراہ ہے۔ اس کے خیمے کے گرد چند غلام پاسبانی کے لئے بٹھانے چاہئیں۔ اور اس کے حالات کی خبر رکھنی چاہئے +

رقعہ ۱۲۷

خان جہاں بہادر نے اس مستعدی کے باوجود پہلے ترچڑانے حاکموں کی طرح اس مہم میں سستی اختیار کی۔ جب ہمارے حضور سے سخت تاکید ہوئی۔ تو اس نے چاہا۔ کہ نقصان کی تلافی کرے۔ لیکن وہ ایسا نہ کر سکا۔ یہ تمام خرابی خلوص دل سے کام نہ کرنے کے باعث ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو۔ کیونکہ اس برائی سے بدتر اور کوئی برائی نہیں۔ انّ المنافقین فی الدرک الاسفل من النار۔ تحقیق منافق لوگ دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں ہونگے۔ اس کی تسلی کے لئے کچھ لکھنا چاہئے۔ اور اس مقولے کی طرف بھی اشارہ کر دینا چاہئے۔ تاکہ اس کی آنکھ کھلے اور آئندہ تنبیہ ہو۔ اگرچہ ممکن نہیں۔ کیونکہ دل کا دشمن طاقت ور ہے۔ اعدیٰ عدوک نفسک بین جنبیک۔ تیرا سب سے بڑا دشمن تیرا نفس ہے۔ جو تیرے دونوں پہلوؤں

کے درمیان ہے۔ بھلا اس کا نفس اسے کس طرح اجازت دیگا۔ کہ وہ حق بات پر کان دھرے +

یا اللہ! ہمیں نفس کی قید سے چھڑا۔ اور اس کے تابع نہ رکھ۔ نظم

مہربانی دید و آں لطف نخست
آنکہ کردی گمرہاں را باز جست
ہم دعا از تو۔ اجابت ہم ز تو
ایمنی از تو۔ مہابت ہم ز تو

خدا نے اپنی مہربانی کو پہلے سے دیکھ لیا۔ اور وہ پہلی مہربانی یہ ہے۔ کہ اس نے گمراہوں کو خود تلاش کر لیا۔ تجھی سے دعا ہے۔ اور تجھی سے اس کی قبولیت کی امید تجھی سے بے خوفی اور تجھی سے ڈر ہے +

رقعہ ۱۲۸

امیر الامرا کا انتقال ہو گیا۔ پچاس آدمیوں میں سے یہی ایک شخص باقی

ره گیا تھا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ تحقیق
ہم اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اور اُسی کی طرف
رجوع کرنے والے ہیں۔ اس صوبے کے دیوان
جاگیرات سے مطالبہ کرو۔ کہ وہ مرحوم کے
تمام مال پر قابض ہو جائے۔ اُسے لکھو۔
کہ اُس کی جائداد پر اچھی طرح قبضہ کر لو۔
اور اُس کے آدمیوں سے جبراً و قہراً
غرض جس طرح بھی ہو سکے۔ بادشاہی روپیہ
لے لو۔ دیوان مذکور کو سمجھا کر کہو۔ کہ حُسن
خدمت کی شرط پر رعایات دی جائیں گی۔
اور مرحوم کے بیٹوں کی حقیقت بیان کرو۔
ہم نے اس بارے میں ایک اور شخص
کو بھی کہہ رکھا ہے۔ لیکن گمان یہ ہے۔
کہ وہ اپنایت کی وجہ سے ان کے عیب
بیان نہیں کریگا +
اس پر آں فدوی (تم) اس کام
کے لئے مقرر کئے گئے۔ یقین ہے۔ کہ تم
اپنی پسندیدہ رائے کے مطابق سچ سچ
بیان کروگے۔ امان اللہ خاں بھی اس کام

کے لئے بُرا نہیں۔ اُسے ہی مقرر کر دینا
چاہئے۔ اور درجہ و مرتبہ کا اظہار کرو۔ تاکہ
اس میں اضافہ کیا جائے۔ ایک اور رعایت
بھی ہمارے دل میں ہے۔ وہ بھی عمل میں
آیا چاہتی ہے +

رقعہ ۱۲۹

یہ کام یوسف خان کے سپرد ہُوا ہے۔
آں مخلص کا (تمہارا) تجویز کیا ہُوا شخص
بھی خوب ہے۔ لیکن وہ سپاہی ہے۔ اُس
کی عملداری کی حقیقت معلوم نہیں۔ آں
فدوی کو (تمہیں) جو کچھ معلوم ہو۔ عرض
کریں۔ برہان پور کی دیوانی کے لئے ایک
دیانت دار شخص کی ضرورت ہے۔ یہ
کام سخت اور نہایت سخت ہے +

رقعہ ۱۳۰

مکرم خاں کیا کام کرتا ہے؟ حرمین شریفین
(مکہ و مدینہ) کی زیارت کے شوق کے باوجود
توقف کس لئے ہے؟ اس سے بہتر اور کیا
ہے۔ شعر۔

حج رب البیت مردانہ بود
حج زیارت کردن خانہ بود

حج تو خانہ کعبہ کی زیارت کرنے کا نام ہے
لیکن اس گھر کے مالک کا حج اصل مردانگی
ہے +
اللّٰھم ارزقنا خیرا۔ یا اللہ ہمیں نیکی دے +

رقعہ ۱۳۱

فرزند زادہ بہادر کی بھیجی ہوئی چیز لے
لینی چاہئے۔ لیکن ان کے وکیل کو کہہ
دینا چاہئے۔ کہ اطلاع دئیے بغیر نہ بھیجے۔
والسلام +

رقعہ ۱۳۲

مرشد قلی خاں منتظم ہے۔ اور دین داری
سے بھی خالی نہیں۔ اگر اُسے کہا جائے۔ تو
شاید وہ اس کام کو دُوسروں سے بہتر انجام
دے۔ تم اپنی طرف سے اُسے پوچھو +
فضل علی خان پر جو کچھ گزری۔ اس کے
متعلق آں قدیم الخدمت (تم) نے سُنا ہوگا۔
پس قزلباشوں کی تنبیہ کے لئے ایک فوج
مقرر کرنی چاہئے +
خان بہادر حمید کا کیا حال ہے۔ یہ گناہ گار
(راقم) چاہتا ہے۔ کہ کوئی گناہ و جُرم اور خاص
کر ظلم نہ کرے۔ لیکن چونکہ ملک خوف و تنبیہ
کے بغیر قبضے میں نہیں رہتا۔ اور حکومت
سزا و رعب کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ اس
لئے بعض اوقات غلبۂ نفس کی وجہ سے
حالات کے موافق بے اختیار احکام صادر
ہو جاتے ہیں۔ عالموں سے مسئلہ پُوچھو۔
خدا کا شکر ہے۔ کہ میری نیت نیک ہے

شاید اللہ تعالیٰ مجھ سے باز پُرس نہ فرمائے۔ اِنّما الاعمال بالنیّات (تحقیق اعمال نیّتوں پر موقوف ہیں) صحیح حدیث ہے اور بسلسلہ وار پہنچی ہے +

رُقعہ ۱۳۳

خواجہ عبد الرحیم نے اس دُنیا سے کُوچ کیا دین دار پرہیزگار تھا۔ محنت و مشقّت سے اُسے پُورا پُورا حصّہ ملا تھا۔ ایک دن وہ ہمارے حضور میں کھڑا تھا۔ ولایتی خنجر اُس کی کمر میں تھا۔ ہمیں پسند آیا۔ ہم نے کہا یہ بہت خوش وضع ہے۔ اُس نے جواب میں عرض کیا۔ کہ اس کی صورت سے اس کا نام زیادہ اچھا ہے۔ ہم نے پُوچھا۔ کیا ہے۔ اُس نے کہا۔ رافضی کُش (رافضی کو مار ڈالنے والا) ہم نے فرمایا۔ کہ سرکار والا میں بھی اِسی وضع اور نام کے خنجر تیار کئے جائیں۔ اُس نے کمر سے خنجر اُتار دیا۔ اور

بطور نذر پیش کرکے عرض کیا۔ کہ جب تک وہ تیار ہوں۔ یہ ناچیز تحفہ سرکار اشرف میں رہے۔ یہ کہہ کر وہ آداب بجا لایا۔ اور چلا گیا +

اس کے بیٹوں کا حال بیان کرو۔ یا عنایت اللہ خاں سے کہو۔ کہ وہ عرض کرے تاکہ ہر ایک کو اُس کی قابلیت کے مطابق مرتبہ دیا جائے +

رُقعہ ۱۳۴

خان جہان بہادر کا انتقال ہو گیا۔ اِنّا لِلّٰہ و انا الیہ راجعون (تحقیق ہم اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اور اِسی کی طرف رجُوع کرنے والے ہیں) سبحان اللہ۔ آدمی کس قدر غافل اور نفس کہاں تک اُس پر غالب ہے۔ وہ ان دنوں دکن کی صُوبہ داری کا خواہاں تھا اور کس شوق سے اس کی خواہش کرتا تھا بے شک نفس کا کام سب سے بُرا ہے۔

نظم

کشتنِ ایں کارِ عقل و ہوش نیست
شیرِ باطن سخرۂ خرگوش نیست

نفس کا شیر معمولی خرگوش نہیں۔ اور اس کا مارنا عقل و ہوش کے بس کی بات نہیں +

عالمے را لقمہ کرد و در کشید
معدہ اش نعرہ زناں ہل من مزید

اُس نے ایک دُنیا کو نوالہ بنا کر نگل لیا۔ مگر پھر بھی اس کے معدے سے ہل من مزید (کیا اور بھی ہے؟) کا نعرہ بلند ہو رہا ہے +

دوزخ است ایں نفس دوزخ اژدہاست
کو بدریاہا نہ گردد کم و کاست

یہ نفس دوزخ ہے۔ اور دوزخ اژدہا ہے۔ جس کا زور کئی دریاؤں سے بھی کم نہیں ہوتا +

ہفت دریا را در آشامد ہنوز
کم نہ گردد سوزشِ ایں خلق سوز

یہ سات دریاؤں کو پی جاتا ہے۔ پھر بھی اس کی دُنیا کو جلا دینے والی سوزش کم نہیں ہوتی +

سنگ ہا و کافرانِ سنگ دل

اندر آیند اندر آں خوار و خجل

اس کے اندر پتھر اور سنگ دل کافر خوار اور شرمندہ ہو کر آتے ہیں +

ہم نہ گردد ساکن از چندیں غذا
تا ز حق آید مرا و را ایں ندا

یہ اس قدر غذا کھا کر بھی بس نہیں کرتا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُسے آواز آتی ہے۔

سیر گشتی سیر۔ گوید نے ہنوز
اینست آتش اینست تابش اینست سوز

کیا تُو سیر ہو گیا۔ وہ کہتا ہے۔ ابھی نہیں۔ یہ آگ ہے۔ یہ گرمی ہے۔ یہ جلن ہے +

حق قدم بر وے نہد از لامکاں
آنگہ او ساکن شود از کُن فکاں

حق تعالیٰ لامکاں سے اس پر قدم رکھتا ہے۔ اس وقت وہ اللہ کے حکم سے ساکن ہو جاتا ہے +

چونکہ جزوِ دوزخ است ایں نفسِ ما
طبعِ کل دارد ہمیشہ جزوہا

ہمارا یہ نفس دوزخ کا ایک جزو ہے۔ اور جزو ہمیشہ کل کی خواہش رکھتا ہے +

این قدم حق را بود کو را کشد
غیر حق خود کے کمان او را کشد

یہ خدا کا قدم ہے۔ جو اُسے مار ڈالتا ہے۔ خدا کے بغیر کمان کے ذریعے سے ہی اُسے کب مارا جا سکتا ہے +

قوتے خواہم ز حق دریا شگاف
تا بہ سوزن بر کنم این کوہ قاف

میں خدا سے دریا کو چیر دینے والی قوت چاہتا ہوں۔ تاکہ سوئی سے اس کوہ قاف کو اکھاڑ پھینکوں۔ اللہ تعالیٰ محمدؐ اور آلِ محمدؐ (ان سب پر درود اور سلام ہو) کے وسیلے سے تمہیں توفیق دے۔ اور اس سیاہ بختی سے رہائی بخشے +

رقعہ ۱۳۵

وہ خط جو نصرت جنگ نے آں مزاج دان کو (تمہیں) بھیجا تھا۔ ہم نے پڑھا۔ اس میں اُس نے داؤد خان کے متعلق

لکھا ہے۔ اور اپنی خدمت گزاری کا اظہار بھی کیا ہے۔ اسے جواب دے دینا چاہیئے اور قلعہ فتح ہونے تک اُسے اُمیدوار رکھنا چاہیئے۔ اس کے بعد شاید اُن درخواستوں میں سے جو اُس نے کی ہیں۔ بعض منظور کر لی جائیں۔ مگر اس سے پہلے اُن کی منظوری کا کوئی امکان نہیں۔ قلعہ فتح کرنے کی تیاری کے لئے تربیت خان کو حکم بھیج دو۔ کہ جو کچھ ضروری ہو۔ روانہ کر دے۔ اور اُس طرف کے قلعہ داروں کو بھی لکھو۔ کہ توپ خانہ کا سامان مثلاً جزائر۔ رام جنگی اور گولہ بارود خان نصرت جنگ کے لشکر میں پہنچا دیں +

الحکم للہ الواحد القہار ویفعل اللہ ما یشاء

حکم اللہ کے لئے ہے۔ جو ایک اور زبردست ہے۔ اور اللہ جو چاہتا ہے۔ کرتا ہے +

رقعہ ۱۳۶

سپہ دار خان کے خط سے واضح ہوا۔ کہ بے مہابت کو سزا مل گئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس بات پر خدا کا شکر ہے۔ اس کے منصب میں ہزاری ذات اور ہزار فرد بردار سواروں کا اضافہ کرنا چاہیئے نیز خلعت۔ تلوار۔ گھوڑا اور ہاتھی بھیجنا چاہیئے اور اُس کے ہمراہیوں کے منصب میں اضافہ کرنے کی تجویز بھی سوچنی چاہیئے۔ اُسے اس خوش خبری سے خوش کرنا چاہیئے اور اگر ضروری ہو۔ تو اس کے وکیل کی بھی ترقی کرنی چاہیئے۔ نعم المولیٰ ونعم الوکیل (اللہ تعالیٰ نیک مددگار اور نیک وکیل ہے)

رقعہ ۱۳۷

ہم نے فرزند زادہ بہادر کے لئے پانچ ہاتھی نکالے ہیں۔ ان میں سے دو کو پسند

کرکے اُن کے وکیل کے حوالے کرو۔ اور گھوڑا۔ خلعت اور جڑاؤ خنجر معہ دستگی بھی اُسے عنایت کئے ہیں۔ جواہر خانہ سے دریافت کر لو +

رقعہ ۱۳۸

واقعہ نگار اور زبردست خان نے سید میرک کے بارے میں چند باتیں لکھی ہیں۔ کیا اُن کی کچھ اصل ہے یا نہیں؟ وہ اپنے آپ کو دین دار لوگوں میں شمار کرتا ہے۔ اس بارے میں عنایت اللہ خاں سے پوچھو۔ صالح خان نے اکبرآباد کی صوبہ داری کے فرائض خوب انجام دئے ہیں۔ گوپال سنگھ کو بھی اس کی مدد کے بارے میں لکھا جائے۔ اور خان مذکور کو تسلی کا خط تحریر کیا جائے۔ (ع)

چنار تا بکجا عیب مفلسی پوشد
چنار کب تک مفلسی کا عیب ڈھانپے گا +

رقعہ ۱۳۹

اہتمام خاں مرحوم پر جو ہنگامہ گزرا۔ اس کا سبب انہی لوگوں کی غفلت ہے ان کی طرف توجہ نہیں کرنی چاہئے۔ بلکہ ان کی پیٹھ اور کمر کو بے توجہی کے تازیانے سے توڑ دینا چاہئے۔ ایسا دین دار۔ اور ہوشیار آدمی کہاں ملتا ہے۔ اس نے گھوڑوں کو ایسا تیار کیا تھا۔ اور اصطبل کو اس طرح رونق دی تھی۔ کہ کچھ کہنے کی بات نہیں واللّٰھم اغفرہ وارحمہ وانت خیر الراحمین۔ یا اللہ! اسے بخش دے۔ اور اس پر رحم کر۔ کہ تو سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے +

سیف خان کو فتنہ پردازوں کی تنبیہ کے بارے میں تاکید سے لکھیں۔ اس کی مدد بھی کی جائیگی۔ اور اس کے لئے انتظار کی زحمت نہیں اٹھانی پڑے گی یہ کام اہم اور نہایت اہم ہے +

جرمانہ کا روپیہ ہضم کر لے۔ یہ غلط ہے۔ جاگیر سے روپیہ اس وقت لیتے ہیں۔ جب منصب دار دربار میں اس کے ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ وکیل کو بٹھا کر اسی وقت بادشاہی روپیہ لے لو۔ اور ہماری اشرفیاں کو نقد وصول کرو۔ باقی کا خیال رکھو۔ اعلیٰ حضرت (شاہ جہاں ؛ طاب ثراہ (اُن کی قبر خوشبو دار ہو) جرمانے کے روپیہ کے لئے بہت تاکید فرمایا کرتے تھے۔ اور فوراً سخت و شریر غلاموں کو مقرر کرکے روپیہ وصول فرما لیا کرتے تھے +

ہمیں یاد ہے۔ کہ ایک دن انہوں نے جعفر خاں کو جن دنوں وہ وزارت کے منصب پر سرفراز تھا۔ غسل خانہ میں بٹھا کر اس سے اشرفیاں لے لی تھیں۔ خان مذکور نے غسل خانہ کے داروغہ سے جس کے فرائض میں جرمانہ کا روپیہ وصول کرنا بھی تھا۔ بگڑ کر اسے نقصان اور تکلیف پہنچانے پر کمر باندھ لی۔ اعلیٰ حضرت نے برادر

رقعہ ۱۴۰

معین پور خلافت نے چوتھے بیٹے کے منصب میں اضافہ کرنے کے لئے لکھا ہے بظاہر بلند مرتبہ سوار زیادہ ہیں۔ برابر کر دینے چاہئیں۔ مگر چھوٹے کو بڑے سے بڑھا دینا مناسب نہیں۔ ان کی دل جوئی کی خاطر اور طرح رعایت کی جا سکتی ہے۔ رضوی خان اور ہندو میں اتفاق نہیں۔ ھٰذان خصمان اختصموا فی ربھم۔ یہ دونوں ایک دوسرے کے دشمن ہیں۔ اُن کی دشمنی خدا کے معاملے میں ہے +

رقعہ ۱۴۱

رُوح اللہ خان نے اس طریق سے روپیہ ادا کیا۔ جو حد سے زیادہ خرچ کرنے والے دل دار کے شایاں ہے۔ کہ اس طرح

نامہربان سے فرمایا۔ کہ دیوان برخاست ہونے کے بعد دونوں میں صفائی کرا دیں۔ اور داروغہ کو خان مذکور سے ایک دوشالہ دلا دیں +

رقعہ ۱۴۲

صدر الصدور (سب سے بڑا صدر) کا پیش کار مستحقین کو دوبارہ حضور میں لا رہا ہے۔ اگر وہ کچھ عرض کرنا چاہتا ہے۔ تو اسے منع کر دو۔ کہ پھر ایسا نہ کرے +

رقعہ ۱۴۳

آج تربیت خاں نے دو تین منگباشیوں[1] کے بارے میں جنہوں نے اس جنگ میں ہمت و کوشش سے کام لیا تھا۔ عرض

[1] منگباشی: ہزار جوانوں کا سردار +

کی۔ کہ انہیں دو جڑاؤ پگڑیاں عنایت کی جائیں۔ خان مذکور سے کہنا چاہئے۔ کہ باوجود اس کے کہ تم نے ملازمت میں عمر بسر کی ہے۔ اور ہمارے حضور میں پرورش پائی ہے۔ اتنا بھی نہیں جانتے۔ کہ یہ لوگ اس بات کے اہل نہیں۔ کہ اُنہیں اس قسم کی رعایت دی جائے۔ تاہم تمہاری دلجوئی اور بادشاہی خدمات میں سرگرمی کے باعث ایک کلغی مرحمت کی جاتی ہے۔ جو جواہر خان پہنچا دے گا۔ منہ الامداد و التائید۔ امداد اور تائید اللہ کی طرف سے ہے مگر آئندہ منگباشیوں کے حق میں ایسی عرض نہیں کرنی چاہئے۔ اور اگر کسی سے کوئی نمایاں بادشاہی خدمت ظہور میں آئے گی۔ اور وہ تمام شرائط کے ساتھ شاہی خدمت انجام دے گا۔ تو ہم اسے خلعت اور نقد روپیہ انعام دیں گے۔ اور اگر سرکار والا کی خدمت انجام دیتے ہوئے اُس کا گھوڑا مر جائیگا۔ تو ہم اور گھوڑا عنایت کر کے

اُسے سرفراز و دل شاد کر دیں گے +

رقعہ ۱۴۴

تربیت خان ابھی تربیت کا محتاج ہے۔ باہر سے اطلاع ملی ہے۔ کہ جو روپیہ اُس نے قلعوں کے نوکروں کے واسطے لیا ہے۔ اُس کا حساب کسی کو نہیں دیا۔ شریر واقعہ نگار کیا کرتا ہے۔ جسے ہم نے اسی بات کے لئے تو مقرر کیا ہے۔ یہ لوگ اپنے مطلب کے لئے عمدہ بادشاہی خدمات انجام دیتے ہیں۔ اور اپنا منہ سیاہ کر کے خبریں بھیجنے میں جان بوجھ کر نادان بنتے ہیں۔ بڑے بڑے فتنہ پردازوں کا مضبوط قلعے بنانا۔ اور عیسوی خاں کا نگہبانی کرنا کس لئے ہے۔ اگر پہلے سے خبر لیجاتی۔ تو ہرگز یہاں تک نوبت نہ پہنچتی اُسے جاگیر سے معزول کرنے کے بعد نصراللہ خاں کو جس نے جاگیر نہ ہونے کی شکایت کر رکھی ہے۔ اُس کی جگہ مقرر

کر دینا چاہئے۔ اور اُس کو جاگیر دے دینا خدا کی مہربانی کا شکر کرنا ہے +

ہمارے حکم کے مطابق خان مذکور کو تنبیہ کے طور پر لکھا جائے۔ کہ یہ معاملہ اِس طرح کیوں ہوا۔ اور کس وجہ سے انجام کار پر نظر نہ رکھی گئی۔ جب نوکروں کی تنخواہ نہیں پہنچیگی۔ قلعوں میں غلہ نہیں ہوگا۔ اور چور ان نامردوں پر غالب آ جائینگے۔ اس وقت تم کہاں ہو گے۔ اور اگر دربان تنخواہ لے کر ہمارے کام میں مصروف ہیں۔ تو غنیمت ہے۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ اِس خیال کے بغیر اور ہو بھی کیا سکتا ہے اپنی غرض کے لئے ولی نعمت کے کاموں کو جو اصل میں خدا کا کام ہے۔ درہم برہم کر دینا۔ اور دو دن کی زندگی کے لئے جہاد کرنے والے لوگوں کا حق پامال کرنا۔ جس سے نقصان اُٹھانے والے اغیار کو تقویت پہنچتی ہے۔ کون سے نمک حلال مسلمان کا قاعدہ ہے۔ بہر حال تمام نوکروں سے تنخواہ

کا قبض الوصول لے کر بھیجو۔ اور اگر تم ایسا نہیں کرو گے۔ تو خیانت کرنے والوں اور بے دینوں کے مددگاروں کی سزا کے لئے تیار ہو جاؤ۔ کیونکہ و ان اللہ لا یھدی کید الخائنین۔ اور تحقیق اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کے مکر و حیلہ کو راہ نہیں دیتا +

رقعہ ۱۴۵

اُس امین نے جو عنایت اللہ خاں کی تجویز سے کئی ذریعوں سے آیا تھا۔ اور ہمارے دربار سے مقرر ہو کر گیا تھا۔ کیا کیا ہے (ع)

ہر چیز کہ در کان نمک رفت نمک شد

جو چیز نمک کے کان میں گئی۔ نمک بن گئی +

اُس میں مقابلے کی بھی طاقت نہیں۔ کیا کرے۔ مجبور ہے۔ لیکن اگر ایسا تھا۔ تو وہ اُٹھ کر چلا کیوں نہ آیا۔ اگر وہ

تنخواہ نہیں دیتے تھے۔ تو آپ نے تو دیتے تھے۔ اُسے بھی اپنی طرف سے تاکید لکھ دو +

رُقعہ ۱۴۶

معلوم ہوتا ہے کہ مہابت خان حیدرآبادی نے لاہور میں وفات پائی۔ اُس کا پوتا جس کا باپ اپنے والد یعنی مہابت خان کے سامنے انتقال کر چکا ہے۔ اور کوئی ورثہ نہیں رکھتا۔ وہاں کے دیوانِ جاگیرات کو لکھ دو۔ کہ اُس کے مال و اسباب پر پُوری طرح مستعدی اور دیانت داری سے قبضہ کر لے۔ کیونکہ پادشاہی خزانہ عوام کا مال ہے۔ خلیفہ امین ہے۔ اور نوکر خلیفہ کے گماشتے ہیں مستحقوں اور ضعیفوں کے سوا اوروں کو اِس میں سے کیا مل سکتا ہے؟

رُقعہ ۱۴۷

مرحمت خان آج قیمتی لباس پہن کر دربار میں آیا تھا۔ مگر اُس کے پاجامے کا پائنچہ اِس قدر لمبا تھا۔ کہ پاؤں نظر نہیں آتا تھا۔ ہم نے محرم خان کو حکم دیا۔ کہ اس بے وقوف کے پائنچے میں سے دو گرہ کپڑا کاٹ ڈالے۔ آں فدوی (تم) بھی اُسے کہیں۔ کہ پائنچہ اسی قدر رکھنا چاہیئے۔ جس قدر دربار میں مقرر ہے۔ ورنہ دربار میں قدم نہ رکھے۔ مرد کو چاہیئے۔ کہ سادہ اور مفید لباس پسند کرے۔ زینت اور تکلف عورتوں کا خاصہ ہے۔ اور اُنہیں کو زیب دیتا ہے۔ اِس موقع کے مناسب اور باتیں بھی نصیحت کے طور پر اُسے کہنی چاہئیں +

رُقعہ ۱۴۸

ہم تو پان تمک نہیں کھاتے۔ لیکن اِس کارخانہ نے اور ہی رنگ اختیار کر رکھا ہے۔ جس سے آب دار خانہ کی بھی آب و تاب قائم نہیں رہی۔ داروغوں کی مستعدی۔ اور دُور اندیشی یہ ہے۔ کہ وہ ہر وقت ہر جگہ اپنے کارخانوں کو شان و شوکت سے آراستہ رکھتے ہیں۔ تاکہ اُن کا کام ظاہر اور اُن کی نفاستِ مزاج و پاکیزگیٔ طبع ہم پر آشکارا ہو۔ تمام اہلِ نظر ہماری دولتِ خدا داد کی عظمت و شان معلوم کریں۔ اور اُس کی رونق اور اوج دیکھ کر کوتاہ نظر لوگ پست ہو جائیں۔ افسوس فقیری کا دعویٰ اور یہ تمام فخر و ناز۔ خدا جو سب مالکوں کا مالک اُس کی قسم۔ یہ غیر موزوں۔ و نادرست ہے +

عاقل خان نے اس حکم کے مطابق جو دار الخلافہ کا قلعہ تعمیر کرنے کے بارے میں

مہابت خان کے نام صادر ہُوا تھا۔ خوب جواب لکھا ہے۔ نوکر ایسا ہی چاہیئے۔ اللہ تعالٰی کا شکر اور احسان ہے +

رُقعہ ۱۴۹

فدوی درگاہ وزارت نشان! عبدالرحمٰن خان کا انتقال ہو گیا۔ مالوہ کی دیوانی کے لئے چند ایسے لوگوں کے نام بھیجو۔ جنہوں نے نمایاں خدمات کی ہوں۔ رکھنا یہ سعد اللہ خان جن دنوں دیوانی کے فرائض انجام دیتا تھا۔ کہا کرتا تھا۔ کہ سرکار والا کی خدمت پر اُس شخص کو مقرر کرنا چاہیئے۔ جو تجربہ کاری کا جوہر اور معاملہ آرائی کا دماغ رکھتا ہو۔ نہ کہ غرض پرست آدمی کو +

رُقعہ ۱۵۰

آں فدوی مدار المہام (تم) ہمارے قضا۔

مثال حکم کے مطابق فرزند عالی جاہ کو کھیں کرن نیک نام خان کی تحریر سے معلوم ہوا۔ کہ تم نے اپنے قدیم دیوان کے تینوں بیٹوں کو برطرف کر دیا ہے۔ تم ذہین اور عقلمند ہو۔ جو جی چاہے کرو۔ اب کہ فضائل خان اور امیر ہادی کے ساتھ ان کی رنجش ہو گئی ہے۔ ہم نے عنایت اللہ خان کو اُن کا وکیل مقرر کیا ہے۔ تمہیں واضح ہو۔ کہ کوکلتاش خاں سے دکن کی نظامت اور روح اللہ خاں سے حیدر آباد کی صوبہ داری کے وقت بعض نامناسب حرکات سرزد ہوئی تھیں۔ ہم نے مصلحتاً کچھ مدت اُن پر غصہ و عتاب روا رکھا تھا۔ اور آخر اُن کی قدیم خدمات پر نظر رکھتے ہوئے اُن کے ساتھ موافقت کر لی تھی +

ہم نے اعلیٰ حضرت (شاہ جہان) کی زبان سے سُنا ہے۔ کہ ایک روز عرش آشیاں۔ اکبر بادشاہ نے فرمایا۔ کہ ٹوڈرمل مُلکی و مالی معاملات کی تہ تک پہنچنے میں

عقل رسا رکھتا ہے۔ لیکن اس کا غرور پسند نہیں آتا۔ ابوالفضل اسے اچھا نہیں سمجھتا تھا۔ چنانچہ اس نے ایک طرح کی شکایت کرنی شروع کی۔ اُسے جواب ملا۔ کہ ہم اپنے پروردہ کو برطرف نہیں کر سکتے لہٰذا ایسے آدمیوں کے ساتھ مجبوراً موافقت کرنی چاہیئے۔ فرد۔

خدائے را نسبت مسلّم بزرگی و الطاف
کہ جُرم بیند و نان بر قرار مے دارد

خدا کی بزرگی اور مہربانی مسلم ہے۔ جو قصور دیکھتا ہے۔ اور رزق قائم رکھتا ہے +

رُقعہ ۱۵۱

خان فیروز جنگ نے اپنے کام کو ادھورا چھوڑ دیا۔ باوجودیکہ فرزند زادہ برہان پور سے آیا ہے۔ وہ اُس کی مُلاقات کو نہ گیا۔ اور وہ جو اپنے آپ کو سپہ سالار لکھتا ہے۔ کیا یہ وکیل

کی تحریر سے معلوم ہوا ہے۔ یا کوئی غیبی خبر ہے۔ اِس بارے میں نہ کوئی حکم صادر ہوا ہے۔ اور نہ ہم نے کہا ہے۔ وہ بتائے کہ اُس نے سپہ سالاری کا منصب کہاں سے حاصل کیا؟ +

رُقعہ ۱۵۲

دیوان کی کچہری کے داروغہ محمد باقر کا انتقال ہو گیا۔ اور شکارہ خاں کی نسبت عام لوگوں میں طرح طرح کی افواہیں مشہور ہو رہی ہیں۔ ایک روز ہم نے سواری میں سُنا، کہ لوگ اِس کو اُس کی نسبت کیسی قدر بُرا کہتے تھے۔ ہم نے دوبارہ کہا۔ کہ اُس کا شرارت ہے اور اِس کا عداوت سے باز آنا مفید نہ ہوگا۔ اعمال کا بدلہ ضرور ملے گا۔ تم بہتر جانتے ہو۔ کہ اُس مرحوم کے سر پر کیا گزری۔ اور اِس جانے والے کے سر پر کیا گزرے گی؟ +

نفس امارہ آدمی کو نیک کام کرنے۔ اور عاقبت کا توشہ جمع کرنے نہیں دیتا۔ ورنہ سب جانتے ہیں۔ کہ ظلم کرنا بُرا۔ اور ظالموں کو کسی کام پر مقرر کرنا اس سے بھی بُرا ہے۔ بھوکے کو عہدہ دینا غریبوں کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔ اگر کسی کو آخرت کی باز پرس پر شک ہو۔ تو جان بوجھ کر اُس سے عہدہ برآ ہونا مشکل ہے۔ اور یقین دیکھنے کی صورت میں تو واقعی مشکل ہے۔ اُسے جاگیر دے دی جائے۔ لیکن عہدہ نہ دیا جائے۔ (ع)

داد داد از دستِ غفلت داد داد

غفلت کے ہاتھ سے فریاد ہے۔ فریاد ہے عالی جاہ کے لشکر میں ایک شخص غلام محی الدین نے فقیری کی دوکان لگا رکھی ہے۔ حالانکہ اُس پر فقیری کی صرف تہمت ہے۔ اُسے نکال دینا ضروری ہے۔ شعر

ایں نہ مردانند ایں ہا صورتند
بستۂ نانند و مردِ شہوتند

۱۹۱

یہ مرد نہیں ہیں - صرف اُن کی صورت مردوں جیسی ہے - یہ لوگ تو روٹی کے غلام اور خواہش کے بندے ہیں +

ان ذلیل جاہلوں کے مزاج میں خلل ہے - اور ان کے قول باطل ہیں - ایسے لوگوں میں ایمان کہاں اور اسلام کہاں!

رُقعہ ۱۵۳

سرکار والا میں اُن کی جو تنخواہ باقی ہے اس کے متعلق اُنہوں نے التماس کی ہے - کہ وہ پرگنہ لودھی پر مقرر کی جائے اُنہیں لکھنا چاہیئے - یا وکیل سے کہہ دینا چاہیئے - کہ اگر اِن کی تنخواہ باقی رہ جائیگی - تو کیا مضائقہ ہے - مطالبہ نقدی - قیمت - اور جواہر وغیرہ کے حساب میں شمار ہو جائیگی - یہ سوداگری کا اصول نہیں ہے - اعلیٰ حضرت (شاہ جہاں) شہزادوں اور اُمرا کی جاگیروں میں سے چوتھے حصے سے زیادہ

۱۹۲

کاٹ لیا کرتے تھے - ہمارے زمانے میں تمام قاعدے اُلٹ پلٹ ہو گئے +

بعض اوقات جدۃ الملک خود کہا کرتے تھے - کہ ہم کبھی باہر کے علاقوں میں مقرر نہیں ہوئے - اگر کبھی اتفاق ہوگا - تو لوگ ہماری محنت و سرگرمی کا جوہر دیکھ لینگے

یہ بات ہرکاروں کی زبانی لفظ بہ لفظ ہمارے پاس بیان کی گئی تھی - اِس وقت کہ مخبروں - کے عرضیوں سے معلوم ہوا ہے - کہ کم بخت دشمن ذوالفقار خان پر حملہ کرکے پیچھا نہیں چھوڑے گا - اور خان مذکور کو عاجز کر دے گا - اس کے لئے مددگار فوج کی ضرورت ہے - جدۃ الملک کے نام حکم بھیجا گیا - کہ وہ کمک کے طور پر اپنے بیٹے کو جلد روانہ کر دے - چونکہ اس کے پہنچنے میں دیر ہو گئی - اِس لئے ہمارے دستخط سے ایک شاہی پروانہ صادر ہوا -

لے کمک کا سردار +

۱۹۳

کہ وہ اپنے آپ کو بیٹے کا عاشق سمجھتے ہیں - اب کہ وہ عاجز آ گیا ہے - جلد دوڑنے میں غفلت کیوں ہے - مدعی ہونا اور بات اور دعویٰ کو پورا کر دکھانا اور بات ہے - (ع)

دیگر بخود مناز کہ تُرکی تمام شد

پھر اپنے آپ پر ناز نہ کرنا - کیونکہ تُرکی تمام ہو گئی +

رقعہ ۱۵۴

قدیم الخدمت فدوی! باوجودیکہ تم نے ایک عمر تک ہمارے حضور میں پرورش پائی اور خدمت کی ہے - اور تمہاری نسبت قانون دانی اور شرافت اِنسانی کا گمان اوروں سے زیادہ ہے - بادشاہی منصب داروں کی توہین کرتے ہو - اور شیخ سعدیؒ کا قول یاد نہیں کرتے - شعر

من وتو ہردو خواجہ تاشائیم بندۂ بارگاہ سُلطانیم

۱۹۴

مَیں اور تُو دونوں ایک ہی بادشاہ کے غلام اور ایک ہی سلطان کی بارگاہ کے بندے ہیں +

سخت تعجب ہے +

سعد اللہ خاں کا مقولہ ہے - کہ الف قلم کی صورت اور نُون دوات کی شکل ہے - جو دیوان مُلکی خوبیوں سے آراستہ نہ ہو - وہ ایک دیوہ ہے - جس کے آگے قلم - دوات رکھی ہوئی ہو - یا ایک جانور یا تصویر ہے - جو عقل و ہوش کے روح سے خالی ہے +

آئندہ احتیاط رکھو - اور اپنے خیال میں درگاہ والا کے ہرنوکر کو بھی اپنا ہم پلہ سمجھو اور جو امتیازہ چاہیئے - اُس کی رعایت سے اُسے محروم نہ رکھو +

رُقعہ ۱۵۵

فرزند زادہ محمد عظیم نے آج عرض کیا

۱۹۵

ہے۔کہ لشکر پور کا پرگنہ شاہ عالی جاہ
کی جاگیر میں مرحمت کیا جائے۔ اُن سے
پوچھنا چاہئے۔کہ کس اُمید پر ان کے دل
میں اس خیر خواہی کا خیال آیا؟ اگر شاہ
نے اس فرزند زادہ کو اس بات کا اشارہ
کیا ہے۔ تو اور بات ہے۔ ورنہ وہ خیال
ان خیالات سے در گزریں۔کیونکہ اس
طرح دلی اخلاص زیادہ نہیں ہوتا۔ بلکہ
غرور و تکبر میں اضافہ ہوتا ہے۔ کفی باللہ
تعالیٰ وکیلاً۔ انا ادعوا ان یرحم کلھم ویدخلھم
ظلاً ظلیلاً۔ اللہ تعالیٰ ہی کافی وکیل ہے۔
اور میں دعا کرتا ہوں۔کہ خدا ان سب
کو بخشے۔اور انہیں دائمی سائے میں داخل
کرے +

رقعہ ۱۵۶

تم نے مخلص خان کے انتقال کی خبر سنی
ہوگی۔ ہم اس کی شرافتِ انسانی اور خدا

۱۹۶

اور دل کی بات کا اظہار کرے +
تازہ میووں میں سے جو یہاں ملتا ہے
وہ انگور ہے۔ لیکن یونانی طبیب اسے ان
عمدہ مخلص مزاج والوں کے (تمہارے)
لئے نقصان دہ کہتے ہیں۔اس لئے ہم خود
بھی اسے نہیں کھاتے۔ اللہ پاک نے چاہا۔
تو پوری صحت اور جلد شفا کے بعد اکٹھے
کھائیں گے۔ شعر۔

یا رب ایں آرزوئے من چہ خوش است
تو بدیں آرزو مرا برساں

اے خدا! میری یہ خواہش کیسی اچھی ہے
تو مجھے اس خواہش تک پہنچا دے +

رقعہ ۱۵۸

میرے ہم مزاج دوست خان فیروز جنگ!
فوج کی تفریق لاعلاج ہے۔ اپنے صاحبزادے
کو ہمارے نوازشوں سے بھرے ہوئے حضور
میں بھیج دو۔ تاکہ وہ انعامات سے سرفراز

۱۹۷

شناسی۔ ہمہ دانی کے جوہر کا تذکرہ کیا کرتے
تھے۔ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو۔ اس
موت کے گھر یعنی دنیا میں سختیاں بہت
زیادہ اور اس کے فائدے غیر مستقل ہیں۔
سمجھنے والا دل اور دیکھنے والی آنکھ کہاں ہے۔
ایک شخص نے شکایت کے طور پر ہم
سے کہا تھا۔کہ یہ شخص کسی کو اپنے سے
بہتر نہیں سمجھتا۔ ہم نے جواب دیا۔کہ وہ
اپنے سے بہتر کسی کو پاتا ہی نہیں +

رقعہ ۱۵۷

غازی الدین خان بہادر فیروز جنگ کے نام
ہم مذاق دوست خان فیروز جنگ! ہم
چاہتے تھے۔کہ اس خیر خواہ کی (تمہاری) بیمار
پرسی کے لئے خود آئیں۔لیکن کس طرح۔
اور کس نظر سے دیکھیں۔ اس لئے ہم
نے سعادت خاں کو اپنا قائم مقام بنا کر
بھیجا ہے۔تاکہ وہ ہماری آنکھ سے دیکھے

۱۹۸

ہو کر پھر اس دولت خواہ کے (تمہارے)
پاس پہنچ جائے۔فرد۔

ہاں مشو ناامید چوں واقف نۂ ز اسرارِ غیب
باشد اندر پردہ بازیہائے پنہاں غم مخور

ہاں۔ ناامید نہ ہو۔کیونکہ تو غیب کے
بھیدوں سے واقف نہیں ہے۔ پردے
کے اندر پوشیدہ تماشے ہوا کرتے ہیں۔غم نہ کر

فرد

آنچہ دل از فکر آں می سوخت بیم ہجر بود
آخر از بے مہری گردوں بآں ہم ساختیم

جس چیز کی فکر سے دل جلتا تھا۔ وہ ہجر کا
خوف تھا۔ آخر آسمان کی نامہربانی سے ہم
نے اس کے ساتھ بھی موافقت کر لی +

رقعہ ۱۵۹

میرے ہم مزاج دوست! خان فیروز
جنگ! خدا کا شکر ہے۔کہ ہمارے دل
دور نہیں۔ شعر۔

۱۹۹

گر در یمنی و با منی پیش منی
ور پیش منی و بے منی در یمنی

اگر تُو یمن میں ہے۔ اور تیرا دِل مجھ میں ہے۔ تو تُو میرے پاس ہے۔ اور اگر تو میرے پاس ہے۔ لیکن تیرا دِل مجھ میں نہیں ہے۔ تو تُو یمن میں ہے +

اکثر رات اور دن کے حالات سے اطلاع دیتے رہیں۔ تاکہ ظاہری ملاقات میسّر ہو۔ ہم نے عنایت اللہ خاں ملازم کو نہیں دیکھا۔ اُس کی جگہ خالی ہے۔ (بیت)

شاخِ گل ہر جا کہ روید ہم گل است

پھُول کی شاخ جس جگہ پھوٹتی ہے وہیں پھُول کِھل جاتے ہیں +

رُقعہ ۱۶۰

ذوالفقار خاں بہادر نصرت جنگ کے نام۔

میرے بے لاگ دوست نصرت جنگ! پہلے پہل یہ مُلک، دہلی کے بادشاہوں کی

۲۰۰

سلطنت میں تھا۔ زبردست برہمنوں نے اُن سے یہ مُلک چھین لیا۔ اور اُن کو نفسانی لذّتوں میں مصروف اور مٹا ہُوا اور کمینی دُنیا کے کاموں میں غرق دیکھ کر فرصت کو ہاتھ سے نہ دیا۔ اور اپنے لئے تخت اور چتر بنا لیا۔ جو کچھ اُنہوں نے کیا تھا۔ اُس کا بدلہ حقیقی انتقام لینے والے (خدا) کی درگاہ سے پا لیا۔ یعنی وُہی بے وفائی اور نمک حرامی جو اُنہوں نے اپنے آقاؤں کے ساتھ کی تھی۔ اپنے نوکروں کے ہاتھ سے دیکھ لی۔ اور سیوا وغیرہ نے بھی اُن کے ساتھ بُرا سلوک کیا۔

شعر

دریاب کنوں کہ دولتت ہست بدست
کیں دولت و ملک مے رود دست بدست

اب کہ تیرے ہاتھ میں سلطنت ہے۔ جو کچھ تجھے حاصل کرنا ہے۔ حاصل کر لے۔ کیونکہ یہ دولت اور مُلک ہاتھوں ہاتھ چلا جاتا ہے +

۲۰۱

رُقعہ ۱۶۱

ہم زرخیز علاقہ مخالفوں کے شہر کے اِس کافر اور بادشاہ کے دشمن کے ہاتھ میں کس طرح چھوڑ دیں؟ اور حاصل ہو سکنے والے کام میں ظاہری رکاوٹ کے بغیر غفلت کیوں کریں؟ کیا ہم نے صحیح مسلم اور صحیح بخاری میں عزّت کی فضیلت نہیں پڑھی؟ یا ہم مُلک گیری اور فتنہ انگیز شخص کو قید کرنے کا سلیقہ نہیں رکھتے؟

رُقعہ ۱۶۲

خان نصرت جنگ! تم ملتفت خاں کے سوا اپنے مقرر کردہ آدمیوں مثلاً راؤ دلپت وغیرہ کو شہزادہ عالی جاہ کے پاس چھوڑ دو۔ کیونکہ وہاں بھی کام بہت ہے۔ اگر اُن کا ہاتھ کوتاہ ہوگا۔ اور کام میں کسی قسم کی خرابی واقع نہیں ہوگی۔ تو بہتر ہے۔

۲۰۲

کیونکہ بعض بے حیا آدمی رانا کے ساتھ ایمان[1] کی کمان سے تیر مارتے ہیں۔ اور نہیں سمجھتے۔ کہ وہ اپنے آپ کو وبالِ آخرت کے تیر کا نشانہ بناتے ہیں۔ اشعار

گندم از گندم بروید جو ز جو
از مکافاتِ عمل غافل مشو

گندم سے گندم اُگتی ہے۔ اور جو سے جو۔ عملوں کے بدلے سے غافل نہ ہو +

صبا بہ لطف بگو آں غزالِ رعنا را
کہ سر بہ کوہ و بیاباں تو دادۂ ما را

اے صبا! اُس بانکے ہرن کے بچے (دوست) کو مہربانی کے ساتھ کہہ۔ کہ[2] تُو نے ہمارے سر کو پہاڑ اور جنگل میں جھونک دیا ہے +

عاقبت بخیر ہو +

[1] ساتھ دیتے ہیں [2] تُو نے ہمیں پہاڑوں اور جنگلوں میں آوارہ کر دیا ہے +

رقعہ ۱۶۳

میرے بے باک دوست نصرت جنگ!
چونکہ دکن کا فتح کرنا ایک اہم کام تھا۔ اس لئے ساری ہمت اسی کام میں صرف ہو گئی۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ کامیابی کی صورت نظر آئی۔ لیکن اس مبارک سفر میں جو خرچ ہوا اور ہو رہا ہے۔ اس کا انحصار ہندوستان کے خزانے پر ہے۔ تمام روپیہ ملازموں کی تنخواہ پر صرف ہو رہا ہے +
سنا جاتا ہے۔ کہ کرناٹک میں بہت سے بڑے بڑے پرانے دفینے ہیں۔ بیجا پور کا زمیندار جو بے تعلق ہے۔ زبردستی ان پر قابض ہے۔ اور سیوا کا پوتا اور باپ دونو پرانے گنہگار۔ اس کا (زمیندار بیجا پور کا) ملک بظاہر ویسا مضبوط نہیں۔ سیدی مسعود خاں مرحوم کہتے تھے۔ کہ اس کا محصول ستر اسی لاکھ ہون[1] ہے۔ یہ اس کے قبضے میں

[1] دکن کا سکہ +

کیوں رہے؟ اس سے اور اپنے نائب داؤد خاں سے ملک کی حقیقت اور لڑائی کی تدبیر دریافت کرو۔ چشم پوشی اور غفلت کس لئے ہے +

رقعہ ۱۶۴

میرے خان نصرت جنگ! سرکار کے اہل کار دین دار لوگوں کا حال کم پوچھتے ہیں۔ کیونکہ بیان سے ان کی تواضع اول سے آخر تک نہیں ہو سکتی۔ اور خوں ریز آدمی دوسروں سے لینے اور نیکوں کو دینے میں باک نہیں رکھتے۔ یعنی دریا سے پانی بخشنے میں کنجوسی کی ضرورت نہیں۔ اس کے خلاف کرنا مشکل ہے۔ میں نہیں جانتا۔ کہ قیامت کے دن مجھ پر کیا گزرے گی۔ اور اس کے بعد بندگانِ خدا کے سر پر کیا مصیبت آئیگی

فرد

فکر شنبہ تلخ دارد جمعۂ اطفال را

عشرتِ امروز بے اندیشۂ فردا خوش است

سنیچر کی فکر لڑکوں کے جمعہ کو تلخ رکھتی ہے آج کی خوشی کل کے اندیشہ کے بغیر اچھی ہے بہر حال معتبر اہل کاروں کو ہر حالت میں ڈرنا اور خوف کھانا اور ہر وقت الحفیظ و الاماں کہنا چاہیئے +

رقعہ ۱۶۵

میرزا صدر الدین محمد خان صفوی بخشی دوم کے نام:-
میرزا بخشی! مخلص پنجابی دو صد و پنجاہ کے منصب پر سرفراز ہو گیا ہے۔ دیوان میں آ کر سلامی دے +

رقعہ ۱۶۶

میرزا بخشی! محمد ابراہیم شرمسار بیگم کی سفارش پر سہ ہزاری و دو صد و پانصد

سوار کے منصب۔ میرزا خانی کے خطاب اور دس ہزار روپیہ کے نقد انعام سے سرفراز کر دیا گیا ہے۔ ہمارے حکم کے مطابق ان عنایتوں کی اطلاع اس کو دے دو۔ فمن عفا و اصلح فاجرہ علی اللہ۔ پس جس نے گناہ بخشا اور نیکی کی۔ اس کا اجر اللہ تعالیٰ دیگا +

رقعہ ۱۶۷

دار الخلافہ شاہ جہان آباد کے صوبہ دار و قلعہ دار عاقل خاں کے نام۔
اس قدیم الخدمت کی (تمہاری) عرضی نظر سے گزری۔ تم نے گوشہ نشینی اختیار کرنے اور منصب ترک کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے جب ہم نے اپنے پاک دل کے گوشے کو جو خاص منظور نظر اور لطف و نوازش کا پالا ہوا ہے۔ تمہارے سپرد کر دیا ہے۔ تو تم اس سے بہتر اور کون سا گوشہ چاہتے

ہو۔ البتہ بے حد اصرار کی صورت میں تمہارا استعفا منظور کرکے اس قدیم الخدمت کی (تمہاری) التماس کو قبولیت کا درجہ دیا جائے گا۔ اور ایک ہزار روپیہ ماہوار جو بارہ ہزار روپیہ سالانہ بنتا ہے۔ نقد مقرر کر دیا جانے گا +

رقعہ ۱۶۸

حمید الدین خان بہادر کے نام۔

حمید کو واضح ہو۔ کہ چند روز کی بات ہے۔ شاہ عالی جاہ نے عرض کی۔ کہ تین شخص میرے جانی دشمن ہیں۔ حمید الدین خان۔ امیر خان۔ منعم خان۔ ہم نے کہا۔ امیر خان نیک ذات ہے۔ کسی کے ساتھ دشمنی نہیں رکھتا۔ خان حمید بھی شاید دشمن نہ ہو۔ اور منعم خاں کا حال اس ظالم و جاہل (راقم) کو معلوم نہیں۔ کیا تم نے اپنی فکر کی ہے؟ اپنے حال سے کیوں غافل

ہو۔ اور موت کا مقدمہ یہی ہے۔ کہ الموت قریب من شراك النعل و اقرب من حبل الورید۔ موت جوتے کے تسمے اور شہ رگ سے زیادہ قریب ہے۔ ہائے۔ ہائے۔ افسوس۔ شعر

گہ ز دست وگاہے ز دل وگاہے ز پایانم
بشرمت ز روی اے عمر سرسم کہ وامانم

کبھی تو اپنے ہاتھ سے کبھی دل سے اور کبھی پیچھے کی طرف ہے۔ اے عمر! تو تیزی کے ساتھ چلی جا رہی ہے۔ میں ڈرتا ہوں۔ کہ پیچھے نہ رہ جاؤں +

اگر مناسب جانو۔ تو ہم تمہیں عالی جاہ کے سپرد کر دیتے ہیں۔ اور اگر کوئی رنج ہے۔ تو ہم صلح کرائے دیتے ہیں۔ تاکہ تم اس فانی (راقم) کی امانت میں خیانت نہ کرو۔ جو کچھ دل میں آؤ۔ لکھو۔ یا عرض کرو +

رقعہ ۱۶۹

عنایت اللہ خان کے نام۔

کل ابو الوفا حاضر تھا۔ کہ ایک سادہ دل درویش نے آ کر اپنے عیال کے لئے کچھ مانگا۔ ہم نے کہا۔ فقیر کو غرض سے کیا کام۔ فقیر کا دل کٹا ہوا۔ اور گریبان پھٹا ہوا چاہئے۔ لوگ فقیر فقیر کہتے ہیں۔ لیکن نہیں سمجھتے۔ کہ فقیر کیا ہے۔ اور اس کے کیا معنے ہیں۔ فرد۔

جہاں آئینۂ وہم ست ایں صورت پرستانش
نفس پرداز تقلید اند و مے گویند للّٰہی

جہان وہم کا آئینہ ہے۔ اور یہ اس کے صورت پرست لوگ صرف نفس کی پیروی کرنے والے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ ہم اللہ کے واسطے کرتے ہیں۔ اللہم نبہنا عن نوم الغافلین۔ یا اللہ ہمیں غافلوں کے خواب سے ہشیار کر آمین! آمین!! آمین!!!

رقعہ ۱۷۰

ہدایت کیش اور اخلاق اندیش اپنے مسلمان ہونے پر بہت فخر کرتے ہیں یہ ہم پر تو کوئی احسان نہیں۔ پہلے کا حال ایسا ہے۔ اور دوسرے کی کیفیت یہ ہے کہ وہ آپ کے مزاج کے مطابق نہ ہوا۔ انہیں سمجھا کر کہنا چاہئے۔ کہ۔ قطعہ۔

نخشبے خیز و با زمانہ بساز
ورنہ خود را نشانہ ساختن است
زیر کان زمانہ مے گویند
زیرکی با زمانہ ساختن است

نخشبی پیدا کر۔ اور زمانے کے ساتھ موافقت کر۔ ورنہ اپنے آپ کو نشانہ بنانا ہے۔ زمانے کے داناؤں نے کہا ہے۔ کہ عقل مندی زمانے کے ساتھ موافقت

لہ ترکستان کا ایک شہر جہاں حکیم ابن عطا مقنع نے سحر و طلسم سے ایک کنوئیں سے چاند نکالا تھا جس کی روشنی بارہ بارہ میل تک جاتی تھی۔

کرنے کا نام ہے۔ بخدا [illegible]
دیکھنے والی آنکھ عطا کرے۔ والسلام علیٰ
اہل الرشد۔ بے انتہا لطف۔ اور ہدایت پانے
والوں۔ اور نیکوں پر سلامتی ہو +

ان نمک حراموں نے شہزادہ کے ساتھ
جو سلوک کیا۔ وہ ہم نے سنا۔ کیا کریں
اپنے کئے کا علاج نہیں۔ اور ہم نے ان
عریضوں کے بارے میں حکم دے دیا۔ جو
ان نمک حراموں کے متعلق تھے۔ اور ایک
طرح ان کے گرفتار کرنے کی اجازت دے
دی۔ معلوم نہ تھا کہ ان بیلے دیوں نے
اسی قدر جہالت پیدا کر لی ہے۔ کہ یہ
بادشاہوں سے کہیں گے۔ حضور یہ جھوٹ بولیں گے
اور اس سعادت مند کی نسبت بے بنیاد
بات کہیں گے۔ اچھا۔ یار زندہ صحبت باقی
انشاء اللہ تعالیٰ ہم سمجھ لیں گے +

بالفعل ہمارے حکم کے مطابق فرزند عالی
جاہ کو خط لکھو۔ اور جلد یار علی بیگ کو
اطلاع دو۔ کہ چکلہ کوڑا کو ویران کرنے

والے حسن بیگ میں افضل اجل کی قرابت
کے باعث کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ وہاں
کے باشندے برابر فریاد کر رہے ہیں۔ اور
واویلا کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ (ع)

اگر تو نمی دہی داد روز دادے ہست

اگر تو فریاد نہیں سنتا۔ تو (کیا ہوا) داد
رسی کا ایک دن مقرر ہے۔ آخر الدوا
الکی۔ آخری علاج داغ دینا ہے۔ یہ چکلا
اُن کی جاگیر سے بدل دیا جائیگا۔ اور انہیں
اس کا کچھ عوض نہیں ملیگا۔ زمین سخت
ہے۔ اور آسمان دُور ہے۔ اور دیوان کو
صاحب جاگیر رعایا اور عامل کے مابین
امین کہتے ہیں۔ دیوانی کرنا آسان اور امین
ہونا مشکل ہے۔ فوج کے حصے کی بعض
جاگیروں میں وہ ظالموں میں شمار کیا جاتا
ہے۔ سوچ سمجھ کر کسی خدا سے ڈرنے
والے۔ عقل مند اور جگہ کو آباد و با
رونق بنانے والے شخص کو جلد مقرر کر
دو۔ تاکہ قیامت کے دن ہم۔ اور تم

بری الذمہ ہو جائیں۔ عاملوں۔ اہل دفتر کے
بھائیوں۔ اور عام لوگوں کے حالات لکھنے
والوں کو امین اور فوجدار مقرر نہ کرو +

رقعہ ۱۷۱

ہدایت اللہ خان زرین رقم سے کہو
کہ یہ شعر اسی بیاض میں جو شہزادہ
کام بخش کو مرحمت ہوئی ہے۔ اپنے خط
سے لکھے۔ شعر

آتش بدست خویش در خرمن خویش
من خود زدہ ام چہ نالم از دشمن خویش

میں نے اپنے خرمن میں اپنے ہاتھوں سے
آگ لگائی ہے۔ اپنے دشمن کی کیا شکایت
کروں +

رقعہ ۱۷۲

معلوم ہوتا ہے۔ کہ میر جلال الدین جو

شاہ عالی جاہ سے جدا ہو گیا ہے ہمارے
سابق بخشی ہمت خان کا بھانجا ہے۔ وہ
تو شریف النسل اور عالی خاندان سید
زادہ ہے۔ اُسے کیوں نکالا؟ وکیل سے
دریافت کرو +

رقعہ ۱۷۳

معتمد خان کی تحریر وحی نہیں۔ کہ خواہ
مخواہ اُس پر عمل کیا جائے۔ ان چیزوں
کا بندوبست ہو رہا ہے۔ بہر حال چونکہ
وہ خود ہی بیزار ہے۔ اور اس نے آپ
ہی استعفا دیا ہے۔ اس لئے اُسے لکھو۔
کہ ۳ کر اکبر آباد کی دیوانی سنبھال لے +

رقعہ ۱۷۴

اسد خاں اور اُس کے بیٹے نے ہمیں
لکھا ہے۔ کہ شہزادہ صاحب جگی رانا کی

حمایت پر کمر بستہ ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ قلعہ میں آئیں۔ چنانچہ ایک روز وہ اسی ارادے سے سوار ہو کر قلعہ کے قریب گئے لیکن زمیندار مردود بندگان شاہی کی خبرداری کے باعث قلعہ سے باہر آ کر انہیں اندر نہ لے جا سکا۔ فتح میں دیر اسی وجہ سے ہے۔ حسب الحکم شہزادہ کی حفاظت اور قلعہ فتح کرنے کے بارے میں انہیں لکھا جائے اور دوبارہ لکھ کر یار علی بیگ کے حوالے کیا جائے۔ کہ وہ ڈاک میں بھیج دے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ وہ شہزادہ مرحوم و مغفور کی طرح مخالفت پر کمر باندھ لے۔ اور سلطنت کا کام درہم برہم ہو جائے۔ فرد۔

حقوقِ خدمتِ صد سالہ لعب اطفال است
بکشورے کہ درو کودکاں خداوندند

جس ملک کی حکومت بچوں کے ہاتھ میں ہو وہاں سو سال کی خدمت کے حقوق لڑکوں کا کھیل ہیں +

شریف مکہ معظمہ ہندوستان میں بہت سی

دیا جائے۔ کیونکہ اس پاک خدا کا جلوہ ہر جگہ ظاہر ہے۔ نحن اقرب الیہ من حبل الورید۔ ہم اس سے شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ فقط +

رقعات بنام اسد خاں :-

رُقعہ ۱۷۵

مہین پور خلافت محمد معظم بہادر کو لکھو۔ بلکہ عرض کرو۔ کہ جلال آباد کی فوجداری کی خدمت شیخ کریم اللہ کے سپرد کرنے کی تجویز بہت ٹھیک ہے۔ اس کا باپ سپاہی تھا۔ اور وہ بھی سپاہی ہے۔ ہمیں اس کے مفصل حالات معلوم نہیں لکھو۔ کہ اس کا منصب کیا ہے +

باہر سے اطلاع پہنچی ہے۔ کہ اس منصب دار کا وکیل جس کی جاگیر صوبہ کشمیر میں ہے اور جس کی بابت کا محصول کشمیری حاکم کے ذمے ہے دیوانی کی

دولت کی خبر سن کر ہر سال نفع حاصل کرنے کے لئے ایلچی بھیجتا ہے۔ یہ روپیہ جو ہم بھیجتے ہیں مستحقین کے لئے ہے۔ اس کے لئے فکر کرنی چاہئے۔ کہ یہ مستحقین کی جماعت کو مل جائے۔ اور اس حق کو ضائع کر دینے والے (شریف مکہ) کا ہاتھ اس تک نہ پہنچے۔ عمدہ سوداگروں۔ مال داروں اور عرب شریف کی بندرگاہ کے تاجروں کو اپنی طرف سے لکھو۔ کہ اگر ان کے ذریعے سے حرمین شریفین (مکہ و مدینہ) کے مستحقین کے لئے روپیہ صحیح سلامت پہنچ سکے۔ تو بھیجا جائے۔ خواہ مخواہ سرکار والا کی نذر کا اظہار اور شہرت مقصود نہیں غرض صرف یہ ہے۔ کہ حضرت حق تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ (ان پر اور ان کی آل اور اصحاب پر اللہ تعالیٰ کا درود ہو) کی پاک روحیں خوش ہوں۔ اور اگر یہ بھی مشکل ہو تو پھر اس ملک کے مستحقین کو کیوں نہ

کچہری میں ایک مدت سے بیٹھا ہوا ہے۔ اور ہم وطن ہونے کا لحاظ کر کے اس بے پیر کشمیری (حاکم) سے اس منصب دار کا حق نہیں دلاتا۔ اس صورت میں اگر جاہل لوگ جہالت اور بے علمی کا عذر کریں۔ تو شاید اکرم الاکرمین (اللہ تعالیٰ) انہیں معاف کر دے۔ لیکن عالموں کے پاس کیا عذر ہے +

ہم نے بار بار بلند آواز سے کہا ہے۔ اور پھر کہتے ہیں۔ کہ ہمیں حق کی تحقیق اور ظلم کے دور کرنے میں اپنے کسی بیٹے کا بھی لحاظ نہیں۔ دوسروں کا تو کیا ہی ذکر ہے +

جڑاؤ پگڑی جو ہم نے ہر امیر کو مرحمت کی ہے۔ روز مبارک یعنی اتوار کے بغیر نہیں باندھنی چاہئے۔ اسی پر اکتفا کرنا چاہئے اور اپنی مرضی پر عمل نہ کیا جائے +

رقعہ ۱۷۶

ہمارے بہادر اور عزیز فرزند کو لکھو۔ کہ دُنیا چلی گئی۔ اور آخرت آ رہی ہے۔ یہ نیک کام جن سے مراد عمدہ یادگاریں ہیں۔ ہمیشہ قائم رہیں گے۔ کام آئیں گے۔ اور قبر سے حشر تک ساتھ جائیں گے۔ آج کے دن کو مرے ہوؤں کی کل یعنی قیامت سمجھنا چاہئے۔ عقل مند وہ ہے۔ جو موجودہ وقت کو گزرے ہوئے۔ اور آنے والے زمانے کے درمیان بے غنیمت سمجھے۔ اور نیکی اور بھلائی کا کام جو کچھ ہو سکے۔ فوراً عمل میں لائے۔ موجودہ وقت کو گذرا ہؤا اور آنے والے کو گزرنے والا سمجھے۔ کیونکہ زمانۂ حال کا رُخ جانے کی طرف اور زمانۂ آئندہ کا آنے کی طرف ہے۔۔ فرد

سعدی ہمہ روز پند مردم
مے گوید و خود نے کند گوش

سعدی تمام دن لوگوں کو نصیحت کرتا رہتا ہے۔ اور خود نہیں سنتا +

رقعہ ۱۷۷

ہم نے فدوی با اخلاص کو (تمہاں) اُس کے ڈیرے پر بھیجا تھا۔ اور باپ بیٹے کی تنبیہ کے لئے تمہارا اعتبار بڑھایا تھا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سے تمہارے مزاج میں غرور و تکبر زیادہ ہو گیا ہے۔ اور تم نے اپنی قدر کم کر دی ہے۔ استغفر اللہ۔ میں اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں۔ ضروری ہے۔ کہ تم عذر خواہی اور استغفار کے لوازم کو اپنے اوپر واجب سمجھ کر نصرت جنگ کے ڈیرے پر چلے جاؤ۔ اور معافی مانگو۔ اپنے آپ کو اس کے باپ کے مددگاروں کے زمرے میں سمجھو۔ اور کانشہ کچو کا ذائقہ فراموش

ٰہ ایک قسم کی سبزی ہ

نہ کرو۔ نظم :-

ہیچ دانی کہ شیر مردی چیست
شیر مرد زمانہ دانی کیست

کیا تجھے کچھ خبر ہے۔ کہ شیر مردی کیا شے ہے۔ کیا تُو جانتا ہے۔ کہ زمانے کا شیر مرد کون ہے۔

آنکہ با دُشمناں تواند ساخت
وآنکہ کہ با دوستاں تواند زیست

وہ جو دُشمنوں کے ساتھ موافقت پیدا کر سکتا ہے۔ اور دوستوں کے ساتھ زندگی بسر کر سکتا ہے +

رقعہ ۱۷۸

فرزند عالی جاہ سے عرض کرو۔ کہ اُنہوں نے اعتبار خاں کا قصور معاف کرنے کی سفارش کی ہے۔ گمان قوی ہے۔ کہ سید سعد اللہ درویش نے لکھا ہوگا۔ تم اُنہیں بتا دو۔ کہ عبد القادر بیدل نے اس موقع

کے لئے یہ دو دلچسپ مصرع کہے ہیں۔

فرد

بترس از آہِ مظلوماں کہ ہنگامِ دُعا کردن
اجابت از درِ حق بہرِ استقبال مے آید

مظلوموں کی آہ سے ڈر۔ کیونکہ جب وہ دُعا مانگتے ہیں۔ تو قبولیت خدا کے دروازے سے اُس کے استقبال کے لئے آتی ہے +

ابو القاسم خان کے نام جو ملتفت خان کے خطاب سے سرفراز ہؤا تھا۔ اور امیرخان کے مرنے کے بعد اُسے امیر خان کا خطاب ملا تھا۔ اور وہ اعلیٰ حضرت (شاہ جہان) کے نوابوں کا داروغہ بن گیا تھا۔ وہ بادشاہ کے بہت منہ چڑھا ہؤا تھا۔ اور حسب حال اور با موقع لطیفے کہتا تھا +

رقعہ ۱۷۹

محمد اعظم شاہ کو لکھا جائے۔ کہ ہم اس کی دیانت داری کی خوبی اور عقلمندی کے جوہر پر عاشق ہیں۔ زاہدہ بانو دائی بے چاری کب تک تباہ حال اور دکھیا رہے گی۔ وہ ہم پر اور تم پر حق رکھتی ہے۔ اور حق کا ضائع کرنا خدا کی ناراضگی کا سبب ہے۔ تم نہیں جانتے۔ کہ پیدا کرنے والا اور گناہ بخشنے والا خدا اپنے فضل و کرم سے بے شمار گناہ گاروں کے کس قدر گناہ معاف کرتا ہے۔ خدا کے لئے اور ہماری خاطر بُرا کینہ اور غبار دل سے نکال دو۔ اور اس بڑھیا پر جس کا تمہارے سوا اور کوئی نہیں مہربانی کرو۔ اس کے نواسوں نے جو کچھ کیا۔ اس کی سزا بھی انہوں نے روزِ بد دیکھ لیا۔ دنیا گزر جانے والی اور چھوڑ جانے والی چیز ہے۔ لیکن سب کے ساتھ

صلح رکھنی چاہیئے (ع)

ناکردہ گناہ در جہاں کیست بگو؟

بتاؤ۔ دنیا میں کون ایسا ہے۔ جس نے گناہ نہیں کیا؟

جیسا میاں عبد اللطیف قدس سرہ الشریف (ان کا بزرگ بھید پاک ہو) کا ایک عجیب مقولہ یاد ہے۔ کہ خدا سے نہ ڈرنے والے شخص کو مزاج میں راہ دینا اور مستحق شخص کو دروازے سے ہٹا دینا سب سے بڑا گناہ ہے۔ مُوثرِ حقیقی (خداوند تعالیٰ) اس گناہ گار و خطا کار (راقم) کی زبان میں اثر بخشے۔

اس سے زیادہ اور کیا لکھا جائے۔ بس یہی کہ کچھ نہ لکھا جائے +

رقعہ ۱۸۰

ہم حکم دیتے ہیں۔ کہ جب کبھی سرفراز خان عبد اللطیف عمدۃ الملک مدار المہام کو

سلام کرنے کے لئے جائے۔ تو اگر وہ گھوڑے پر سوار ہوں تو وہ سلام کے بعد ادب کے ساتھ اُن کے پیچھے جائے۔ اگر وہ پالکی پر سوار ہوں۔ تو سلام کے بعد اُسے اختیار ہے۔ کہ ان کے ساتھ جائے یا نہ جائے۔ اور اگر وہ ہاتھی پر سوار ہوں۔ تو پیچھے پیچھے اُن کے ساتھ جائے۔ اگر وہ بات کریں۔ تو جواب دے۔ ورنہ نہیں۔ اور راؤ کانہو اور دوسرے پنج ہزاری منصب دار گھوڑے سے اُتر کر سلام کریں۔ وہ اُن کو پان دیں گے۔ اور دوسروں کو علیکم السلام کہیں گے +

نقل شقہ ۱۸۱

شاہ عالی جاہ کے اُس فرمان کی نقل جو اُنہوں نے افضل خاں کے نام صادر کیا تھا۔

سید کمال خان کا انتقال ہو گیا۔ وکیل کو لکھا جائے۔ کہ حضرت (عالمگیر) کی خدمت میں عرض کرے۔ کہ اس صوبہ کے افسروں کا حال حضرت سے پوشیدہ نہیں ہے۔ عنایت اللہ خان کو ہر افسر کی عمدہ کار گزاری کا علم ہے۔ حضور پُرنور (عالمگیر) جس کسی کو اس کام کے لائق سمجھیں۔ مقرر فرمائیں۔ اس صوبہ میں کوئی ایسا کشمیری نہیں ہے جسے ہم مقرر کریں۔ اور عنایت اللہ خاں اُس پر راضی ہو +

لہ فرمان +

پڑھا ہوا محصول جو اس افغان نے
لکھا ہے۔ اس کا اندراج یقیناً کاغذات
ہی میں ہوگا۔ جو وصول ہونے کے
قابل نہیں ہے۔ پرگنہ سے کچھ وصول
نہیں ہوتا۔ رعایا تباہ حال ہے۔ اور
سنا جاتا ہے۔ کہ رعایا اس سے بہت
ڈرتی ہے۔ اگر وہ ایک روپیہ کی
بجائے لاکھ روپیہ لائے۔ تو بھی منظور
نہیں۔ تبدیلی۔ تبدیلی۔ تبدیلی ٭

کاموں میں اللہ کا خوف اور بادشاہ کی
بازپرس کا خیال شرط ہے۔ دیوان کو
یہ کہنا زیبا نہیں کہ اپنے قریبیوں کے اور
رشتہ داروں کو ملازم رکھے۔ مرتضیٰ یونی
میں ہوگا۔ اور جس کسی کو اپنے کام
پر بھروسہ ہے۔ وہ چلا جائے۔ ہم نے
جاگیر ظلم و جبر اور حاکموں سے محبت
کرنے کے لئے نہیں لی ہے۔ فقط ٭

تأثرات

عبدالرزاق قریشی

فہرست مندرجات

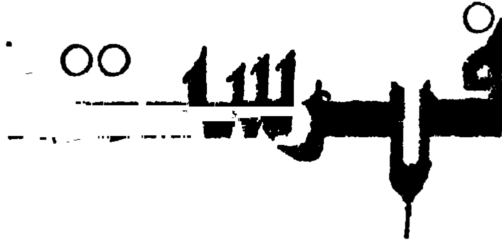
رفیق دل فگاراں

عالیہ امام

فہرست

"کیا قافلہ جاتا ہے"

(نصر اللہ خاں، کراچی ۱۹۸۵ء)







یادِ رفتگاں

(از ماہر القادری ۱۹۸۵ء)

فہرست مضامین

یادِ رفتگاں از ماہر القادری ۱۹۸۵ء

②

فہرست مضامین



فہرس

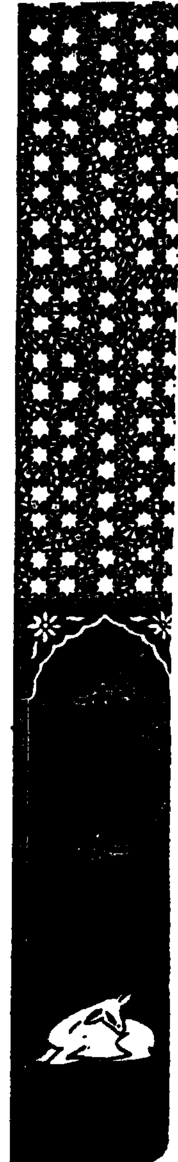
مکتوبات منجانب:

مضامین

سربراہِ مملکت

اولیاء، صوفیاء

علماء



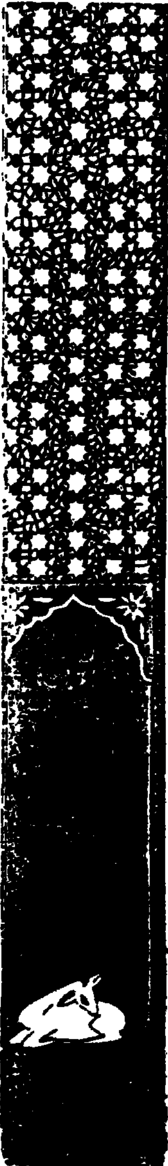


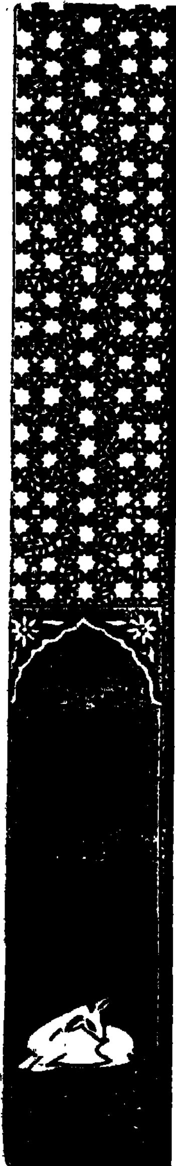
مؤرّخ

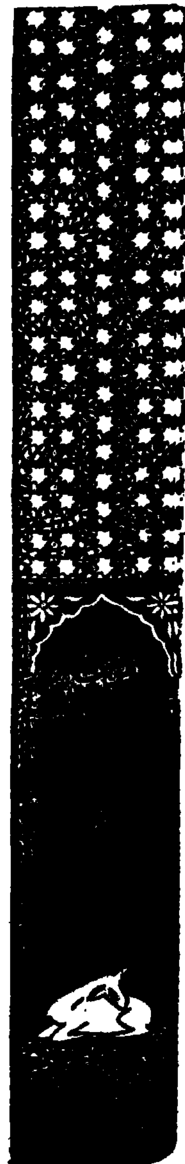
مصلحین ، سیاسین

غیر ملکی ادیب

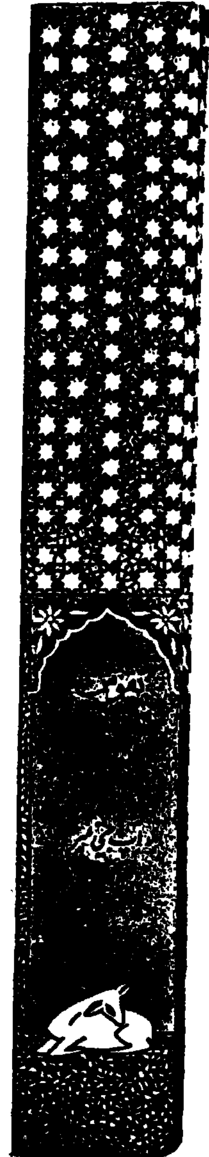








محمد طفیل ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر نے نقوش پریس لاہور سے چھپوا کر
ادارہ فروغ اردو، ایبک روڈ (انارکلی) لاہور سے شائع کیا



ترتیب (حصہ اوّل)

۵۱۵

رام پور ہاؤس — یو۔ پی — مری مسیحہ
۱۰ر فروری ۱۹۴۳ء — چہارشنبہ

عزیز گرامی مسٹر بشیر سلمہٗ   دعا اور سلام شوق — میرا خط پچھلی ڈاک کا آپ کو پہونچا ہوگا۔

کل مقبول میاں کا خط جتوں سے آیا — دو سال کے لئے انھیں مہراج نے اور لیا ہے۔ شکر ہے

ہندوستان میں اس وقت بڑے جھگڑے کا سامنا ہے۔ شیعہ اور سنی لڑ گئے۔ مجتہدین شیعہ کا فتوےٰ شائع ہوا ہے کہ اہل تشیع کے لئے — علی گڑھ — ایم۔ اے۔ او۔ کالج میں پڑھنا کفر ہے۔ ان کو اپنا کالج علیحدہ قائم کرنا چاہیے — اور ہر صورت سے اہل تشیع کو علی گڑھ کالج اور اس کی اعانت سے دست کش ہونا چاہیے۔ ادھر یہ فتوےٰ نکلا — ادھر یوسف حسین بیرسٹر (لکھنؤ) نے جدید کالج کے واسطے ایک اپیل شائع کیا ہے — اور اس میں اہل تسنن کو ایسی ایسی بے نقط سنائی ہیں کہ خدا کی پناہ — کوئی دقیقہ بدزبانی کا اٹھا نہیں رکھا ہے

میرے خیال میں یہ فتنہ فرو نہیں ہو سکتا — اس کی تہ میں ایسی آگ ہے جو گل نہیں ہو سکتی — ضرور بھڑکے گی — اور ایک حد تک پھیلے گی —

یہ فتوے لکھنؤ کے مجتہدین کا ہے — اب دیکھنا یہ ہے کہ پنجاب وغیرہ کے مجتہدین کیا کہتے ہیں —

خود علی گڑھ میں دونوں مذہبوں کے طلبا میں اَن بَن ہو گئی ہے — اگرچہ

ابھی عمل میں ہوا ہے - مگر تفتیش نہ ہوئی - یہ میں معتبر ذریعے سے کہتا ہوں -
منظور محمود علی گڑھ کو گئے تھے - پلٹ کے رام پور آ کے لکھنؤ گئے ہیں -

علی گڑھ میں سنی طلبا نے مجلس میلاد کی تھی - شیعہ طلبا نے مجلس عزا کی
اجازت چاہی - سکریٹری نے دے دیا - انھوں نے صرف شیعہ طلبا کی مجلس کی -
اس میں سنیوں پر خوب زبان درازیاں کیں - سنیوں کو محرّفِ قرآن پاک
قرار دے کے سورۂ علی (جو قرآن پاک میں نہیں ہے) پڑھا گیا - اور بہت کچھ
سنی مذہب کو برا کہا گیا - سنی لڑکوں نے یہ واقعہ سن کے شیعہ لڑکوں کو مارنے کا
قصد کیا - یہ ہنگامہ تو دبا گیا - لیکن دونوں کے قلوب بھرے ہوئے ہیں -

ان دونوں فرقوں کی اصلاح باہمی سے مجھے تو ناامیدی ہے - اب
سنیوں کی حکمتِ عملی اس سے بہتر اور میرے خیال میں نہیں ہے - کہ یہ
بلا پس و پیش ہندوؤں سے مل جائیں - چاہے کچھ جزوی قربانی
حقوق کی کرنی پڑے - اہل سنت اور اہل ہنود میں باہمی میل آسان ہے
اگرچہ بلگرام وغیرہ میں یہ چال اتحاد کا اہل تشیع اہل ہنود پر ڈال رہے ہیں -

میں نے پہلے خط میں آپ کو لکھا تھا کہ فوراً ایک خط ظاہر میاں کے متعلق
آپ مہاراج سنگھ کو لکھ بھیجیں - بات یہ ہے کہ سکریٹری ایشا میں تمام
یورپین اور بنگالی ہیں - دونوں مسلمانوں کے [illegible] ایک کاٹے ہوئے ہیں
مجھے نہیں دیتے - مسٹر [illegible] بنگالی ہیں - بے حد متعصب ہے - [illegible]

کوئی دقیقہ کوشش کا اٹھا نہیں رکھا۔ مگر وہ تعصب سے باز نہیں آتا ہے۔ مقبول میاں نے دہلی میں طاہر کے متعلق بہت کوشش کی ہے۔ واقعی بہت سرگرمی سے کوشش کی۔ اب آپ کا خط (چٹھی) انور صاحب کے نام لندن سے پہونچ جائے۔ تو میرے خیال میں بہت ہی اثر اس پر پڑیگا۔

شاہ میاں مجھ سے کشیدہ ہوگئے ہیں۔ رضی میاں سے اور بھی کشیدہ ہیں۔ ممکن ہے۔ کہ طاہر سے بھی ہوں۔ سترکہ میں طاہر کا عقد شاہ میاں کے بہت ہی خلاف ہوا ہے۔

آپ بھی شاہ میاں کی طبیعت سے واقف ہیں۔ اور میں بھی واقف ہوں۔ مینے کریمیں کچا چٹھا مخفی میں مقبول میاں سے کہہ دیا تھا۔ آپ کو اندرونی طویل قصے کیا لکھوں۔ مختصر میں مختصراً مینے یہ لکھ دیا۔

اپریل میں طاہر کے متعلق مرحلہ پیش آنا ہے۔ مارچ میں آپ کی چٹھی انور صاحب کو پہونچ جائیگی۔ ضرور (اگر ابھی نہ لکھی ہو تو اب پورا زور دے کے) لکھ دیجئے۔

نظمیں مینے ابھی نہیں دیکھی ہیں۔ عالم خیال کی ترمیم میں الجھا ہوا ہوں۔ بہر رنگ اپنی پوری مایوسی پر ستم چیند ہو گیا ہے۔ ذرا ذرا سمجھ لے مینے شروع کیا ہے۔

احمد علی۔ شوق۔ قدوائی

معین العارفین
حضرت خواجہ کا محققانہ مستند تذکرہ
مؤلف خادم حسین زبیری

ناشر
انیس مجتبیٰ زبیری
ایڈمنسٹریٹر درگاہ خواجہ صاحب اجمیر
بجانب درگاہ شریف
بماہ فروری سنہ ۱۹۵۱ طبع شد
ملنے کا پتہ
شعبہ تبلیغ و اشاعت دفتر درگاہ خواجہ صاحب اجمیر المقدس

خرم کلام
ہندوستان سے سفر بغداد و واپسی

سنہ ۵۱۸ھ	۶۰۱ھ
سنہ ۱۱۲۰ء	سنہ ۱۱۰۵ء

جب آپ کے پیر بھائی قاضی حمید الدین حضرت قاضی حمید سنہ ۵۹۷ھ
میں وارد ہندوستان ہو کر آپ کے ایما پر ... اودھ میں سکونت پذیر ہو گئے تو
غالباً اس کے بعد سنہ ۶۰۱ھ میں آپ نے اجمیر سے بغداد کا سفر اختیار کیا
اور وارد بغداد ہو کر چندے قیام فرمایا"

۵ نسخہ تلمی مرتبہ حسن ارمنی ... (کتابخانہ ... ...)
۱۱

حضرت قاضی حمید الدین ... قاضی حمید ... ارشاد ...

نے جو بنی اسرائیل سے تھا اپنی دختر کی شادی حضرت قاضی قدوہ کے والد بزرگوار کے ساتھ کی تھی۔ ان کے بطن سے دو صاحبزادے قاضی قدوہ اور نصرت الدین تولد ہوئے۔ آپ روم سے روانہ ہو کر بلاد شام، عراق، بصرہ، بسطام، بخارا، ماوراء النہر کی سیاحت کرتے ہوئے اپنے مرشد خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ کے حکم سے بعہد سلطنت شہاب الدین غوری ۵۸۲ھ میں وارد ہندوستان ہوئے اور اپنے پیر بھائی خواجہ معین الدین چشتی کے ایما سے اودھ میں سکونت اختیار کی۔ بقول مرآۃ الاسرار آپ حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ کے مرید و خلیفہ تھے۔ ۶۰۲ھ میں اجودھیا تشریف لے گئے اور وہیں ایک محلہ میں قیام فرمایا۔ یہ محلہ تھوڑے عرصہ میں آپ کے نام سے موسوم و مشہور ہو گیا یعنی قدوائی محلہ کہلایا۔ کچھ عرصہ کم تین سال قیام کرنے کے بعد یہیں بتاریخ ۱۱ رجب ۶۰۵ھ میں آپ کا وصال ہو گیا۔

۱؎ قلمی رسالہ مؤلفہ جسیم الرحمن قدوائی ساکن بڑاگاؤں ضلع بارہ بنکی

کرم فرمائے من سلامت باشید۔

کل دعوت نامہ ملا! سبز فیتے کی درازی اور الجھاوے! معاذ اللہ! بہرحال، اب امید قوی ہے کہ انشاء اللہ اس مہینے کی ۱۴ ر تاریخ کو بذریعہ ہوائی جہاز پٹنہ پہنچونگا۔

آپ کی یاد فرمائی کے لیے میں آپ کا بے حد شکر گذار ہوں۔ خدا بخش لائبریری کے سیمنار میں شرکت بڑی سعادت ہے۔ آپ کا ممنون ہوں کہ اس سعادت سے بہرہ اندوز ہونے کا موقع فراہم کیا۔

مقالے کی تیاری کے لیے مشکل سے ایک ہفتہ ملا ہے بہ ایں ہمہ انشاء اللہ خالی ہاتھ نہیں آؤں گا۔

نیشنل میوزیم کراچی کا مخطوطہ دیوان سید راجہ :- اس دیوان کا ایک اچھا مخطوطہ ہے آپ کے یہاں موجود ہے اور پروفیسر حسن عسکری صاحب اور جناب عطا کاکوی صاحب اس پر کام کر چکے ہیں۔ کراچی کا مخطوطہ تقابلی مطالعہ کیلیے مفید ہے۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ میرے دادیہال کے وہ مورث اعلیٰ جنھوں نے سب سے پہلے ہمارے خاندان میں بہار کی سکونت اختیار کی ان کا نام بھی سید راجہ تھا ان کے اپنے بارے میں اور ان کے اولاد و احفاد کے متعلق میرے دادا حضرت مولانا سید کفایت حسین صاحب رح نے اپنی ایک نامکمل تصنیف' اس کا قلمی نسخہ بھی ساتھ لاؤں گا، میں خاصا مفصل تذکرہ لکھا ہے۔ اس کتاب کی مدد سے میں نے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی ہے کہ صاحب دیوان اور ہمارے مورث اعلیٰ ایک ہی شخصیت ہیں یا نہیں۔ مولانا سید کفایت حسین صاحب نے ان کے صاحب السیف ہونے کا ذکر کیا ہے دیوان سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ وہ صاحب السیف والقلم تھے۔ بہرحال تحقیق کا سفر آگے ضرور بڑھا ہے لیکن منزل کا اتا پتا تو پروفیسر حسن عسکری ہی دے سکتے ہیں۔ خدا ان کی عمر دراز کرے اور تندرست رکھے۔

بہ نظر احتیاط اس خط کی فوٹو کاپی بذریعہ رجسٹرڈ ایر میل ارسال خدمت ہے۔ والباقی عند التلاقی۔ آپکا

قدرت اللہ فاطمی

خدا بخش مطبوعات کے بارے میں

مراسلہ

۱۹، ۱، ۱۹۹۲ء

مکرمی

آپ کی لائبریری کی جانب سے دی ہوئی کتب کا ایک بار پھر شکریہ!

اورنگ زیب: نیا زاویۂ نظر وقت کی اہم ضرورت کو پورا کرتی ہے اور اورنگ زیب کے ساتھ اشوک کی زندگی کے بھی بعض پہلو عوام کے سامنے آتے ہیں، جس سے عوام بے بہرہ تھے۔

مذکورہ کتاب کے باب ۲ کے حوالوں کے نمبروں میں شاید کہیں تصحیح میں کمی رہ گئی۔ حوالے میں آخری حوالہ ۱۱ تک ہے جبکہ ص۲ پر نمبر ۲۰، اور اس سے آگے بھی ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ میرے سمجھنے میں غلطی ہو رہی ہو۔

ہندو تہواروں کی دلچسپ اصلیت کے ص۲ پر اشاعت کا ۱۹۴۲ء ہے اور مختلف حضرات کی کتاب پر آرا ص۷ تا ص۱۲ اور آخری صفحہ پر ۱۹۲۵ء کے سنہ ہیں۔۔۔؟ جو کتاب ۴۲ء میں شائع ہوئی اس پر آرا ۲۵ء کی کیسے ہیں۔؟ محمد علی کا انتقال ۵ جنوری ۱۹۳۱ء کو ہوا۔ ان کی رائے بھی موجود ہے۔

ممکن ہے اشاعت سے قبل مسودہ ان حضرات نے دیکھا ہو۔

آپ کا مخلص

ظہیر علی صدیقی

مراسلہ

ڈاکٹر نیر مسعود
لکھنؤ

گلزار نسیم کے بارے میں

"معیار و تحقیق" بھی وصول ہو گیا، بہت ممنون ہوں۔ اس کی قیمت روانہ کر دی گئی ہے۔ قاضی صاحب مرحوم کے مسوّدۂ گلزار نسیم کے بارے میں آپ نے صحیح خیال ظاہر کیا ہے کہ طباعت کے لیے اس کی کاپی تیار ہو چکی تھی۔ اس کی کتابت میرے ہی زیر اہتمام ہوئی تھی۔ لکھنؤ کے مشہور خطاط ریاض الحسن مرحوم نے $\frac{17''\times 27''}{16}$ پر اسے خاص توجہ سے لکھا تھا، اور امیر حسن نورانی صاحب کی مرتبہ گلزار نسیم (مکتبۂ شاہراہ، دہلی نومبر ۱۹۶۵ء) کے متن میں بھی ریاض الحسن والی کتابت استعمال ہوئی ہے (ص ۲۷ تا ص ۱۱۹ = ۹۲ صفحے)۔ مقدمے اور فرہنگ کی کتابت انھوں نے خود کسی کم تجربے کے کاتب سے کرائی ہے۔

بیان ملکیت سہ ماہی خدا بخش لائبریری جرنل اور دیگر تفصیلات
مطابق فارم نمبر ۴، قاعدہ نمبر ۸

۱۔ مقام اشاعت : خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ ۴

۲۔ وقفہ اشاعت : سہ ماہی

۳،۴۔ پرنٹر و پبلشر کا نام : مصطفیٰ کمال ہاشمی

قومیت : ہندستانی

پتہ : اسسٹنٹ لائبریرین، خدا بخش لائبریری پٹنہ

۵۔ ایڈیٹر کا نام : عابد رضا بیدار

قومیت : ہندستانی

پتہ : ڈائرکٹر خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ ۔۴

۶۔ ملکیت : خدا بخش لائبریری، پٹنہ ۔۴

میں مصطفیٰ کمال ہاشمی اعلان کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا تفصیلات میرے علم و یقین کے ساتھ درست ہیں۔

دستخط پبلشر : مصطفیٰ کمال ہاشمی

یکم فروری ۱۹۹۶ء
یکم جولائی ۱۹۹۶ء

of constitutional units with mutual consent of India and Pakistan but without any outside inteference whatsoever. We have passed through an ordeal of fire and that should chasten us. India is a country of many minority communities and it can say, with all humility, that it has not treated its minorities unfairly. The task of re-union is very difficult on the surface. Yet, it is not impossible as there is abundance of good will among the masses and the common people, both in India and Pakistan. Interests of the masses and the common people should be our first consideration. Time has now come to make a re-appraisal of our politics. No re-appraisal is possible without self-introspection. It is hoped that this book will turn the mind of the readers—both Hindu and Muslim—towards introspection and re-union. The path of re-union may be 'tortuous, unlit, turning back upon itself'. But let us not be dismayed by the obstacles and let us not lose heart in our search for the promised land. If India and Pakistan combine, if communalism is avoided, the commonwealth of Indo-Pakistan will be one of the strongest powers in the world, which will be in a position to mould the destiny of the world.

Patna
1st Baisakh, 1373
15th April, 1966.

S. K. Majumdar

(**Source:** Jinnah and Gandhi by S.K.Majumdar, 1966)

stock. Ethnologically, there is no difference whatsoever between the Hindus and a vast majority of the Muslims; in the same locality, both have the same mother-tongue. We must also remember that there are still fifty or sixty millions of Muslims left in India. Of what benefit partition has been to them? Common people did not want partition. They have no concern with politics. It is they who have suffered most by the partition. They will welcome the annulment of partition with a full heart

Further, safety of the sub-continent also requires that there should be a re-union. In this respect, Lord Wavell's course of action deserves special mention. He looked into the question of partition from the defence point of view with the eye of a soldier, and his conclusion was that a partition on a two-nation theory, with all its consequential and concomitant happenings, would dangerously weaken India's defence and lay her open to attack from north and north-west. Bearing this aspect of the question in his mind, he addressed the members of the Central Legislature in the following words:

> "You cannot alter geography. From the point of view of defence, of relations to the outside world, of many internal and external problems, India is a natural unit. That two communities and even two nations can make arrangements to live together inspite of differing cultures or religions, history provides many examples."

Contemporary history has not been properly appreciative of this gallant soldier-Viceroy who courted dismissal from his exalted office rather than be responsible for splitting up the land, its people and its magnificent Army into two. Nobody, neither Gandhi nor Jinnah nor any other politician saw the evils of partition as clearly as did Lord Wavell.

Events, internal and external, that have happened during the last nineteen years—particularly those in recent months—imperatively demand that Hindus and Muslims of India and Pakistan should again come together. There should be a commonwealth of India and Pakistan with common defenece but with full autonomy for all constituent units. There could be reorganisation

in which he made the following declaration:

> "You are free; you are free to go to your temples, you are free to go to your mosques or to any other place of worship in this State of Pakistan. You may belong to any religion or caste or creed—that has nothing to do with the fundamental principle that we are all citizens of one State. Now, I think, we should keep that in front of us as our ideal, and you will find that in course of time, Hindus will cease to be Hindus, and Muslims will cease to be Muslims, not in the religious sense, because that is personal faith of each individual, but in the political sense as citizens of the State". (Hector Bolitho's Life of Jinnah, p. 197).

The above declaration shows the inner soul of Jinnah's politics. Here is the old Jinnah again, the ambassador of Hindu-Muslim unity. He did not fight the Hindu community as such but his fight was against Gandhi and Gandhi-dominated Congress. He believed in all sincerety that Gandhi had taken the Congress into a wrong path which could lead only to chaos. He found himself in the unfortunate position that not only the ignorant Hindu masses but also the Hindu intelligentsia abdicated their reasoning functions to burn incense at the alter of Gandhism. In these circumstances, no other fighting force was available to him except a communal force. The moment he achieved his aim to create a State where the writ of Gandhi and Gandhian Congress would not run, he threw off the mask of communalism which he had been wearing for the time being.

It is now recognised on all sides that the vivisection of India has been an unmitigated evil for all concerned; it has not only not solved any problem between the Hindus and Muslims, but on the other hand, it has created hundreds of insoluble problems. Every sensible man must repudiate the two-nation theory as Jinnah himself did in his first speech before the Pakistan Constituent Assembly. Where is the validity of the two-nation theory when 90% of the Muslim population, both in India and Pakistan, are of Hindu origin, the descendants of converts from the Hindu fold. Jinnah himself came from a Gujarati Hindu

Sevagram in Wardha district towards the end of his life. The village hummed with all sorts of Gandhian activities during Gandhiji's life-time. Some twelve years after his death, an ardent social worker visited Sevagram and she described the condition of things as she saw them, in the following words (Blossoms in the Dust by Kusum Nair, p. 187):

> "In Bapu's time, there used to be a charka in every home at Sevagram. To day, there is not a single spinning-wheel in the whole village. As for basic education of which Sevagram was the centre, they (villagers) say with unconcealed contempt: 'We do not send our children to the Ashram school beyond the fourth class (i.e. primary), because those who pass out of the Nai Talim cannot get jobs; so our boys go to Wardha Town; they walk four miles to study in a conventional school......'. They (villagers) say—'We do not want to remain tillers of the soil, for ever. We also want to become lawyers and doctors.'

This is the verdict of the common man, about the Gandhian ideals, after testing their utility by actual practice. This also proves that the Gandhian ideals about village reconstruction were never characterised by clarity and realism. After all, the common man knows where his shoe pinches. Who can say that he is wrong? If we now make an appraisement of the net results of Gandhiji's tremendous activities and of the fruits left by his unceasing toil and travail of soul, we will find that India is not only moving away from the Gandhian path but is definitely repudiating it totally.

Did Jinnah really believe in the two-Nation theory on which he put so much emphasis while demanding separate State for the Muslims? Had he any sympathy for communalism? Did he create Pakistan for Muslims alone? Did he want that Muslims and Hindus should live separate in water-tight compartments? Let us examine these questions. On the 7th August, 1947, he left Delhi which was to see him no more. On the 11th August, he made his first speech before the Pakistan Constituent Assembly

It was quite clear, therefore, that though the British had quitted India, yet the chance of building up of a Gandhian Utopia was very bleak in view of the open declarations of Nehru and Patel. Gandhiji's position was very anomalous now and it seemed that he had nothing else to do except preaching his ideas in his prayer-meetings. Gandhiji was not prepared to acquiesce in or accept this helpless position. To give up the idea of his Life-Mission was unthinkable to him. He was determined now to take the next step in his programme—to make a way towards a rurally-oriented State whose centre of gravity would lie not in the cities but in villages. He felt that the Congress would no longer be useful to him as it had tested power and become power-mad. He, therefore, came to the conclusion that the Congress must be done away with, and in its place he would substitute a tried Gandhian organisation which must have full faith in Gandhian ideologies. Gandhiji sketched out his plan in this respect in his own hands on the night of the 29th January, 1948, less than twenty-four hours before his death. The plan was to disband the great national institution the Indian National Congress and to set up in its place a new organisation called the Lok Sevak Sangh whose steel frame was to consist of the following Gandhian Faithfuls—All-India Spinners Association, All-India Village Industries Association, Hindustani Talimi Sangh, Harijan Sevak Sangh and Go-seva Sangh (Tendulkar, V. 8, p. 283-285).

It is a tragedy even to think of the dissolution of the Indian National Congress which has played a great part in our onward march in time and in our fight for freedom. To see it succeeded by organisations like the All-India Spinners Association, or the Go-seva Sangh would have been a greater tragedy. In this perspective the raising of banner of revolt by Jinnah against Gandhi and Gandhism seems to have been a historical necessity.

We have already seen that both Nehru and Patel refused to apply the Gandhian ideals in the practical administration of the country. Now let us see the reactions of the common man towards them. Gandhiji wanted to make practical experiments with his ideas as to what a model village should be under the Gandhian order. With this end in view he settled in village

With the advent of Independence Jinnah got his Pakistan. But what did Gandhiji get? He had not come to India in 1915 merely to fight the battle of Indian freedom. This freedom was to him merely a means to an end— a half-way resting place towards the Utopia of his dream. One would have thought that by right of service his position after the attainment of Independence should have been unique and unassailable. But it was not so. He no longer had the same commanding position as before but now it was Nehru-Patel combination that wielded the supreme power, though occasionally it made a show of consultation with him out of respect towards him. In the words of Pyarelal—"The impossible old man was put on the pedestal, admired for his genius and unerring hunch, consulted, listened to with respectful attention and bypassed (Mahatma Gandhi—Last Phase V. 2, p. 33)". In Gandhiji's own words—"Formerly, I could afford to be monarch of all I surveyed. To-day, I have many fellow-monarchs, if I may still count myself as such. If I can, I am the least among them (Tendulkar V. 8, p. 245)"

Gandhiji's influence had started waning from the time Lord Mountbatten arrived in India. The partition plan of Mountbatten was accepted by Nehru and Patel without any consultation with Gandhiji. In a meeting of the A.I.C.C. at Bombay on the 14th June, 1947, Sardar Patel made a brutally frank speech giving the go-by to the Gandhian ideals of non-violence or Ahimsa. He gave reasons why he could no longer follow the Gandhian ideals. He said—"Freedom was coming. They must build up industries. They must build up the Army and make it efficient and strong." (Mahatma Gandhi—Last Phase V. 2, p. 255).

Nehru's views also ran on similar lines. He urged for large-scale industrialisation of the country for raising the standard of living of the people. He further said that it was necessary that the background of the West in its worship of the machine and worship of the science and technology must be adopted in India.

After he left the Congress, the Muslim League became the main platform from which Jinnah propagated his ideas. All his ideas about Swaraj, about Hindu-Muslim unity remained the same. The only change that was noticeable in his speeches was that henceforth he pleaded for some special safeguards for the Muslims in view of their backwardness and because of the huge majority of the Hindus. But at the same time he showed restraint and did not allow the League to adopt any deliberate anti-Congress attitude. From the League platform he wooed the Congress and tried to be a bridge between them. He continued his conciliatory attitude for years till the formation of Provincial Ministries in 1937 under the Government of India Act of 1935. Even during the election stage; the spirit of accommodation between the Congress and the League continued. But when the election results were out, it was found that the Congress had secured an overwhelming majority. This turned the head of the Congress. Being intoxicated by its spectacular victory, it disdained to take any notice of Jinnah or the League. Further, the activities of the various Congress ministries caused fright, real or imaginary, in the minds of the Muslims. Now began the battle between the Congress and the League and naturally it took a virulent communal turn. Jinnah was on war-path, determined to teach the Congress a good lesson. He made up his mind to take some extreme steps to prevent the hegemony of Gandhi and the Gandhian Congress at least over the Muslim-majority areas of India. He now began to develop his two-nation theory which had been working in his mind for sometime. Then at the Lahore Session of the Muslim League in March, 1940, he made the formal demand for the creation of a home-land for the Muslims where the writ of Gandhi or the Gandhian Congress would not run. Events moved quickly thereafter and Jinnah's demand came to fruition when on the August 15, 1947 two separate independent sovereign states, India and Pakistan, were created by partitioning India.

nath Banerjee and others. He was not prepared to surrender the Congress to Gandhiji without a fight to the last ditch.

Jinnah had no sympathy for the Gandhian ideology and he felt that Gandhiji was taking India to an uncharted sea where everything would end in a disaster. He considered it a catastrophe for India that the Congress should adopt Gandhian programme in preference to those of the old masters of the Congress. He felt that it was suicide for the Congress to adopt the Gandhian path. In the open session of the Congress at Nagpur, Jinnah rose to utter his words of protests against the adoption of the new programme. But he was howled down and he left the Congress in disgust.

In a subsequent letter to Gandhiji Jinnah explained why he could not accept the Gandhian leadership of the Congress:

> "I thank you for your kind suggestion offering me to take my share in the new life that has opened up before the country. If by 'New Life' you mean your methods and your programme, I am afraid I cannot accept them; for I am fully convinced that it must lead to disaster......your extreme programme has for the moment struck the imagination mostly of the inexperienced youth and the ignorant and the illiterate. All this means complete disorganisation and chaos. What the consequences of this may be, I shudder to contemplate."

About Jinnah's exit from the Congress after it had passed under Gandhian control, Jawaharlal Nehru, in his autobiography writes as follows:

> "...The new developments in the Congress were thoroughly disapproved by him (Jinnah). He disagreed on political grounds—Temperamentally he did not fit in at all with the new Congress. He felt completely out of his element in the Khadi-clad crowd demanding speeches in Hindustani. The enthusiasm of the people outside struck him as mob-hysteria."

some part in the Amritsar session of the Congress in 1919. At that time feelings ran high in the Congress over the Jalianwalabagh massacre but Gandhiji advised caution and restraint. But in the meantime, the Ali Brothers—Mahammad Ali and Shaukat Ali—had started the Khilafat Movement over the Turkish sovereignty and they invited Gandhiji to join their movement and he readily agreed to do so. He plunged into it with a mad frenzy believing that this movement would give him a grand opportunity to make experiments with his own ideas. Under Gandhian leadership, the Khilafat movement gained momentum and spread through the length and breadth of the country and became such a formidable force that the Government itself took fright. Under the auspices of the Khilafat Movement, Gandhiji started his Non-Co-operation movement on the 1st August, 1920. The first non-violent shot was fired in the Gandhian battle and India entered into a new period of her history—the Gandhian period.

Gandhiji seemed to be invincible at the moment Hindu masses were already at the feet of the Mahatma and his wholehearted support to Khilafat movement brought the Muslim masses under his banner. Now it was the turn of the intelligentsia to succumb to his charms. Up to this time, the Indian National Congress had nothing to do with the various Gandhian movements which had been started. Gandhiji, however, now directed his attention towards the Congress and wanted to capture the great national institution for the furtherance of his own ideas and to convert it into an instrument of his ideology. His onslaught on the Congress was like a Blitzkreig and leaders like C. R. Das and Pandit Motilal Nehru surrendered to him in no time. In the annual session of the Congress at Nagpur in December of 1920, the Congress itself surrendered to Gandhiji and adopted the Gandhian programme for its future activities. Henceforth, Gandhiji practically became the Dictator of the Congress. This was a position which was unbearable and unacceptable to Mohammad Ali Jinnah, the old guard and the great sentinel of the old Indian National Congress of Dadabhai Naoroji, Pherozeshah Mehta, Gopal Krishna Gokhale, Surendra-

the progressive ideas of the British politics. It may be mentioned here that Gandhiji also met Dadabhai Naoroji during his student-days in London but as there was hardly anything in common between them, no intimacy grew between them. It is, however, interesting to note that in England the future Mahatma showed his interest not in politics or any other progressive activities but in the vegetarian society of London, of which he became an active member.

Returning to India, Jinnah came under the influence of two other Congress stalwarts—Sir Pherozeshah Mehta and Gopalkrishna Gokhale. In this way, Jinnah became intimately associated with the Indian National Congress and developed a deep loyalty towards it. Out of this feeling of loyalty, he did not join the Muslim League when it was founded in 1906. After several years when he was persuaded to join it, he did so only with a view to bring the two institutions nearer to each other and ultimately to get them coalesce with each other. That he greatly succeeded in his attempts was shown by the Lucknow Pact of 1916 between the Congress and the League whereby both these great institutions pledged to work together for Indian freedom. The Lucknow Pact was a great personal triumph for Jinnah in his campaign for Hindu-Muslim unity and Congress-League co-operation. His contribution towards the cause of Hindu-Muslim unity was of such a high order that Gokhale used to call him 'the best Ambassador of Hindu-Muslim unity'.

Gandhiji had returned to India a couple of years before the Lucknow pact between the Congress and the League, but he did not evince any interest in it nor in Jinnah's activities towards the Hindu Muslim unity. His mind was centred in his own ideology and in how to give it a practical shape. From 1915 to 1919, he mainly concerned himself with making some minor experiments with his ideas at Champaran and other places. During this period his interest in Congress politics was lukewarm. He took

Let us examine these questions. On the 7th August. 1947. he left Delhi which was to see him no more. On the 11th August. he made his first speech before the Pakistan Constituent Assembly in which he made the following declaration:

> "You are free; you are free to go to your temples, you are free to go to your mosques or to any other place of worship in this State of Pakistan. You may belong to any religion or caste or creed—that has nothing to do with the fundamental principle that we are all citizens of one State. Now, I think, we should keep that in front of us as our ideal, and you will find that in course of time, Hindus will cease to be Hindus, and Muslims will cease to be Muslims, not in the religious sense, because that is personal faith of each individual, but in the political sense as citizens of the State" (Hector Bolitho's Life of Jinnah, p. 197).

The above declaration shows the inner soul of Jinnah's politics. Here is the old Jinnah again, the ambassador of Hindu-Muslim unity. He did not fight the Hindu community as such but his fight was against Gandhi and Gandhi-dominated Congress. He believed in all sincerety that Gandhi had taken the Congress into a wrong path which could lead only to chaos. He found himself in the unfortunate position that not only the the Indian National Congress by those who were educated on western lines. From its impact with the west, India's intellectual mind awoke to full splendour from age-long hibernation.

Jinnah went to England for his legal studies in 1892 when he was barely sixteen years of age. At that time, Dadabhai Naoroji, one of the founders of the Congress was in England. He was then a member of the House of Commons of the British Parliament in the Liberal side. Dadabhai took young Jinnah under his care and naturally Jinnah learnt his first politics from this great master. Jinnah frequented the House of Commons and various political meetings in Dadabhai's company and in this way became imbued with

and Non-violence he is pictured as a re-incarnation of Buddha. There is no doubt that both these pictures are extreme and erroneous.

Gandhiji was undoubtedly one of the greatest men that the world has ever seen. His great services towards Indian freedom are acknowledged on all hands but at the same time there are many who think that Gandhian politics and Gandhian political techniques were as much responsible for the vivisection of India as Jinnah's two-nation theory. At times. Gandhiji handled the Hindu-Muslim problems from the wrong end of the stick. For example, there was no justification for his head-long plunge into the Khilafat Movement. The after-effects of his activities in connection with the Khilafat Movement were disastrous as they helped to rouse the religio-communal feelings of the Muslims, aggravating antagonism between them and the Hindus.

Among the numerous books which deal with Gandhiji's life and his stupendous activities, Tendulkar's Mahatma, Pyarelal's Mahatma Gandhi—Last Phase and Dr. Pattabhi Sitaramayya's History of the Congress stand out prominently. These books are mines of information but their authors have been so much overawed and overwhelmed with the great personality of the Mahatma that they have never ventured even to be mildly critical of his aim and activities. On the other hand, Jinnah's activities have not received an adequate or impartial treatment at the hands of these Indian historians. This has created an unfortunate imbalance in the study of contemporary Indian history, jeopardising the cause of truth.

Did Jinnah really believe in the two-Nation theory on which he put so much emphasis while demanding separate State for the Muslims? Had he any sympathy for communalism? Did he create Pakistan for Muslims alone? Did he want that Muslims and Hindus should live separate in water-tight compartments?

Jinnah

In the first half of the twentieth century, two great men, Mohandas Karamchand Gandhi and Mohammad Ali Jinnah filled the political stage of India with their powerful personalities. Both were great leaders of men and both were pilgrims in the quest of Indian freedom. Both were actuated by the highest motives in their political activities but there was no room for co-existence between them as their ideologies were poles asunder. one being nurtured in the western way of politics and the other deadly opposed to it with an abhorrence for western civilisation itself. In these circumstances, it was impossible for them to work from the same platform and conflict between them was inevitable. But the conflict ended disastrously for India—let us hope temporarily—and changed the course of her history, which has always been rather for synthesis and integration than for division. Gandhi-Jinnah conflict which had begun at first as a political one, based on different political ideologies, gradually degenerated into a deadly communal battle. At the last stage, the political cauldron of India bubbled so sulphurously with fumes of communalism that the vivisection of the country seemed to be the best way out of the asphyxiating atmosphere that prevailed throughout the country.

There is a general impression in the Indian circles of the present day that Jinnah alone was responsible for the partition of India. By many Indian writers, Jinnah is depicted as a virulent communalist who injected the virus of communalism in the body-politic of India, opposed the freedom movement of India, and deliberately destroyed the Hindu-Muslim unity by preaching a two-nation theory. On the other hand, a picture of Gandhiji is drawn in which he is shown as representing the quintessence of wisdom, virtue and love, and with his Ahimsa

Foreword

The following pages contain the introduction to his famous book, **Jinnah & Gandhi**, by S.K.Majumdar. It is hoped that the study will serve as a cementing force between the two people, always tantalising to love each other, the two nations/states always at war.

A.R.B.

CONTENTS

Journal No. 104

1996

Price Rs. 75/-

Printed by Pakeeza Offset Press, Muhammadpur, Shahganj, Patna-800006
and published by Khuda Bakhsh Oriental Public Library, Patna.

Khuda Bakhsh Library Journal

104

Khuda Bakhsh Oriental Public Library
Patna